فہرست ابواب کتاب مستطاب رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثالث

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۲	حضرت صلعم کی قربانی کا بیان	۱۲	ذبیحہ کے باب۔	۲۶	کتے کے شکار کا بیان۔
۳	قربانی کرنا واجب ہے یا نہین	〃	عقیقے کا بیان۔	۲۸	مجوسی کا کتا شکار کرے تو اُسکا
۴	قربانی کا ثواب	۱۴	فرعہ اور عتیرہ کا بیان		کھانا کیسا ہے۔
۵	کونسے جانور کی قربانی مستحب ہے	۱۵	جب ذبح کرے تو اچھی طرح ذبح کرے	〃	تیر کمان کا شکار۔
۶	اونٹ اور گائے کتنے آدمیوں	۱۶	ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا۔	۲۹	اگر شکار کا جانور ایک رات تک
	کی طرف سے کافی ہو سکتی ہے	〃	کس چیز سے ذبح کرنا جائز ہے۔		غائب ہو جاوے پھر ملے
〃	ایک اونٹ کتنی بکریوں کے برابر ہوتا ہے	۱۷	پوست نکالنے کا بیان	۳۰	معراض کے شکار کا بیان۔
〃	کونسا جانور قربانی کے لیے کافی ہے	۱۸	دودھ والے جانور کے ذبح سے ممانعت	〃	جو ٹکڑا زندہ جانور سے کاٹ لیا جاوے وہ مردار ہے
۸	قربانی مین کونسا جانور مکروہ ہے	〃	عورت کے ذبیحہ کا بیان	〃	مچھلی اور ٹڈی کا شکار۔
۹	ایک شخص نے قربانی کا اچھا جانور خریدا	〃	جو چارپایہ قابو سے باہر ہو جاوے	۳۳	خذف کی ممانعت
	پھر اُسپر کچھ آفت آئی		اُسکی ذکاۃ کیونکر ہے۔	۳۴	گرگٹ اور چھپکلی کے قتل کا بیان
〃	ساری گھر والونکی طرف سے ایک بکری	۱۹	جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا اور مثلہ کرنا منع ہے	۳۵	ہر دانت والا درندہ حرام ہے
	قربانی کے لیے کافی ہے۔	۲۰	جو جانور نجاست کھاوے اسکے گوشت سے ممانعت	۳۶	بھیڑیے اور لومڑی کے بیان مین
۱۰	جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو ذی الحجہ کی	〃	گھوڑون کے گوشت کا بیان	۳۷	بجو کا بیان۔
	پہلی تاریخ سے دسوین تک اپنے بال یا ناخن نہ کترے	۲۱	بستی کے گدھوں کا گوشت کیسا ہے	〃	سوسمار یعنی گوہ گھوڑ پھوڑ کا بیان
〃	نماز سے پہلے جانور قربانی کا ذبح کرنا منع ہے	۲۲	خچر کے گوشت کا بیان۔	۳۹	خرگوش کا بیان۔
۱۱	اپنے ہاتھ سے قربانی کاٹنا بہتر ہے	۲۳	پیٹ کے بچے کی ذکاۃ اسکی ماں کی ذکاۃ ہے	۴۰	دریا مین جو مچھلی مر کر تیر آوے
〃	قربانی کی کھالون کا بیان	۲۴	شکار کے باب۔ کتون کے مارنیکا حکم سوا	۴۱	کوے کا بیان۔
۱۲	قربانی کے گوشت مین سے کھانا		شکاری یا کھیت کے کتے کے	〃	بلی کا بیان۔
〃	قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنا	۲۵	کتے پالنے کی ممانعت مگر شکاری	〃	کھانون کے باب
〃	عیدگاہ مین قربانی کاٹنا		یا کھیت یا جانورون کا کتا	〃	کھانا کھلانیکی فضیلت

صفحہ	مضمون کتاب
۴۲	ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کو کفایت کرتا ہے
"	مومن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں مین
۴۴	کھانیکی برائی کرنا منع ہے
"	کھانیکے وقت وضو کرنا۔
۴۵	تکیہ لگا کر کھانا خلاف سنت ہے
"	کھانیکے وقت بسم اللہ کہنا۔
۴۶	داہنے ہاتھ سے کھانا
"	کھانیکے بعد انگلیاں چاٹنا
۴۷	پیالہ یا رکابی کو صاف کر دینا
۴۸	اپنے پاس سے کھانے کا حکم
۴۹	ثرید کی چوٹی پر سے کھانیکی ممانعت
"	جب نوالہ نیچے گر جاوے
۵۱	ثرید کی فضیلت اور کھانا ڈھنپنا
"	کھانیکے بعد ہاتھ پونچھنا۔
"	جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے
۵۲	کھانا ملکر کھانا
۵۳	کھانے مین پھونکنا منع ہے
"	جب خادم کھانا پکا کر لادے تو اس کھانے مین سے تھوڑا اسکو بھی دیوے
۵۴	خوان اور دسترخوان کے بیان مین
۵۵	جبتک دسترخوان سامنے سے نہ اٹھایا جاوے

صفحہ	مضمون کتاب
	اسوقت تک نہ اٹھے اور جب تک دوسرے لوگ فارغ نہ ہون اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔
۵۶	اگر کوئی شخص رات گذارے اور اسکے ہاتھ مین چکنی بو ہو کھانے کی۔
"	جب کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جائے
۵۷	ثرید کا کھانا کیسا ہے۔
"	کدو کا بیان۔
۵۸	گوشت کا بیان۔
"	کونسے مقام کا گوشت عمدہ ہے
۵۹	بھنا ہوا گوشت۔
"	قدید کا بیان۔
۶۰	کلیجی اور تلی کا بیان۔
"	نمک کا بیان۔
"	سرکے سے روٹی کھانا
۶۱	روغن زیتون کا بیان۔
"	دودھ کا بیان۔
"	مٹھائی کا بیان
"	ککڑی اور کھجور ملاکر کھانا
۶۲	کھجور کا بیان۔
"	جب فصل کا پہلا میوہ آوے
"	گدر کھجور اور خشک کھجور ملاکر کھانا

صفحہ	مضمون کتاب
۶۳	دو دو یا تین تین کھجوریں ملاکر کھانے سے ممانعت۔
"	اچھی کھجور کھجوروں مین ڈھونڈھ کر کھانا
"	کھجور مسکہ کے ساتھ کھانا۔
۶۴	سپیدہ کا بیان
۶۵	باریک چپاتیوں کا بیان۔
"	فالودے کا بیان۔
۶۶	گھی مین چپڑی روٹی۔
۶۷	گیہوں کی روٹی کا بیان۔
۶۸	جو کی روٹی کا بیان۔
۶۹	میانہ روی کھانے مین اور پیٹ بھرنیکی کراہت
۷۰	کھانا پھینکنے سے ممانعت
۷۱	بھوک سے پناہ مانگنا
"	رات کا کھانا چھوڑ دینا کیسا ہے
"	لوگوں کی دعوت کرنا
۷۲	اگر مہمان دعوت کی مکان مین کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو لوٹ آوے۔
۷۳	گوشت اور گھی ملاکر کھانا
"	جب کوئی گوشت پکا دے تو شوربا بہت رکھے

فہرست ابواب کتاب مستطاب رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثالث

صفحہ	مضمون کتاب
۲	حضرت صلعم کی قربانی کا بیان
۳	قربانی کرنا واجب ہے یا نہیں
۴	قربانی کا ثواب
۵	کونسے جانور کی قربانی مستحب ہے
۶	اونٹ اور گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہوسکتی ہے
"	ایک اونٹ کتنی بکریوں کے برابر ہوتا ہے
۷	کونسا جانور قربانی کے لیے کافی ہے
۸	قربانی میں کونسا جانور مکروہ ہے
۹	ایک شخص نے قربانی کا اچھا جانور خریدا پھر اسپر کچھ آفت آئی
"	سارے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کے لیے کافی ہے
۱۰	جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک اپنے بال اور ناخن نہ کترے
"	نماز سے پہلے جانور قربانی کا ذبح کرنا منع ہے
۱۱	اپنے ہاتھ سے قربانی کا کاٹنا بہتر ہے
"	قربانی کی کھالوں کا بیان
۱۲	قربانی کے گوشت میں سے کھانا
"	قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنا
"	عیدگاہ میں قربانی کاٹنا

صفحہ	مضمون کتاب
۱۲	ذبیحہ کے باب -
"	عقیقے کا بیان -
۱۴	فرعہ اور عتیرہ کا بیان
۱۵	جب ذبح کرے تو اچھی طرح ذبح کرے
۱۶	ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا -
"	کس چیز سے ذبح کرنا جائز ہے -
۱۷	پوست نکالنے کا بیان
۱۸	دودھ والے جانور کے ذبح سے ممانعت
"	عورت کے ذبیحہ کا بیان
"	جو چارپایہ قابو سے باہر ہو جاوے اسکی ذکاۃ کیونکر ہے -
۱۹	جانور کو باندھ کر نشانہ مارنا اور مثلہ کرنا منع ہے
۲۰	جو جانور نجاست کھاوے اسکے گوشت سے ممانعت
"	گھوڑوں کے گوشت کا بیان
۲۱	بستی کے گدھوں کا گوشت کیسا ہے
۲۲	خچر کے گوشت کا بیان -
۲۳	پیٹ کے بچہ کی ذکاۃ اسکی ماں کی ذکاۃ ہے
۲۴	شکاری کے یا کھیت کے کتوں کے مارنیکا حکم سو شکاری یا کھیت کے کتے کے
۲۵	کتے پالنے کی ممانعت مگر شکاری یا کھیت یا جانوروں کا کتا

صفحہ	مضمون کتاب
۲۶	کتے کے شکار کا بیان -
۲۸	مجوسی کا کتا شکار کرے تو اسکا کھانا کیسا ہے -
"	تیر کمان کا شکار -
۲۹	اگر شکار کا جانور ایک رات تک غائب ہو جاوے پیچھے ملے
۳۰	معراض کے شکار کا بیان -
"	جو گوشت زندہ جانور سے کاٹ لیا جاوے وہ مردار ہے
"	مچھلی اور ٹڈی کا شکار -
۳۳	خذف کی ممانعت
۳۴	گرگٹ اور چھپکلی کے قتل کا بیان
۳۵	ہر دانت والا درندہ حرام ہے
۳۶	بھیڑیے اور لومڑی کے بیان میں
۳۷	بجو کا بیان -
"	سوسمار یعنی گوہ گھوڑپھوڑ کا بیان
۳۹	خرگوش کا بیان -
۴۰	دریا میں جو مچھلی مر کر تیر آوے
۴۱	کوے کا بیان -
"	بلی کا بیان -
"	کھانوں کے باب
"	کھانا کھلانیکی فضیلت

صفحہ	مضمون کتاب
۴۳	ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کو کفایت کرتا ہے
"	یعنی ایک آنت مین کھاتا ہے
	اور کافر سات آنتون مین
۴۴	کھانیکی برائی کرنا منع ہے
"	کھانیکے وقت وضو کرنا۔
۴۵	تکیہ لگاکر کھانا خلاف سنت ہے
"	کھانیکے وقت بسم اللہ کہنا۔
۴۶	داہنے ہاتھ سے کھانا
"	کھانیکے بعد انگلیان چاٹنا
۴۷	پیالہ یا رکابی کو صاف کر دینا
۴۸	اپنے پاس سے کھانے کا حکم
۴۹	ثرید کی چوٹی پر سے کھانیکی ممانعت
"	جب نوالہ نیچے گر جاوے
۵۱	ثرید کی فضیلت اور [illegible]
"	کھانیکے بعد ہاتھ پونچھنا۔
"	جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے
۵۲	کھانا ملکر کھانا
۵۳	کھانے مین پھونکنا منع ہے
"	جب خادم کھانا پکا کر لادے تو اس کھانے مین
	سے تھوڑا اسکو بھی دیوے
۵۴	خوان اور دسترخوان کے بیان مین
۵۵	جبتک دسترخوان سامنے سے نہ اٹھایا جاوے

صفحہ	مضمون کتاب
	اسوقت تک نہ اٹھے اور جبتک
	دوسرے لوگ فارغ نہ ہون اپنا ہاتھ
	نہ کھینچے۔
۵۶	اگر کوئی شخص رات گذارے اور اسکے
	ہاتھ مین چکنی بو ہو کھانے کی۔
"	جب کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جاوے
۵۷	ہدیہ کا کھانا کیسا ہے۔
"	کدو کا بیان۔
۵۸	گوشت کا بیان۔
"	کونسے مقام کا گوشت عمدہ ہے
۵۹	بھنا ہوا گوشت۔
"	قدید کا بیان۔
۶۰	کلیجی اور تلی کا بیان۔
"	نمک کا بیان۔
"	سرکہ سے روٹی کھانا
۶۱	روغن زیتون کا بیان۔
"	دودہ کا بیان۔
"	مٹھائی کا بیان
"	ککڑی اور کھجور ملاکر کھانا
۶۲	کھجور کا بیان۔
"	جب فصل کا پہلا میوہ آوے
"	گدر کھجور اور خشک کھجور ملاکر کھانا

صفحہ	مضمون کتاب
۶۳	دو دو یا تین تین کھجور ملاکر کھانے
	سے ممانعت۔
"	اچھی کھجور کھجورون مین ڈھونڈ کر کھانا
"	کھجور مسکہ کے ساتھ کھانا۔
۶۴	میدہ کا بیان
۶۵	باریک چپاتیون کا بیان۔
"	فالودے کا بیان۔
۶۶	گھی مین چپڑی روٹی۔
۶۷	گیہون کی روٹی کا بیان۔
۶۸	جو کی روٹی کا بیان۔
۶۹	میانہ روی کھانے مین اور پیٹ
	بھرنیکی کراہت
۷۰	کھانا پھینکنے سے ممانعت
۷۱	بھوک سے پناہ مانگنا
"	رات کا کھانا چھوڑ دینا کیسا ہے
"	لوگونکی دعوت کرنا
۷۲	اگر مہمان دعوت کی مکان مین
	کوئی بات خلاف شرع دیکھے
	تو لوٹ آوے۔
۷۴	گوشت اور گھی ملاکر کھانا
"	جب کوئی گوشت پکاوے تو شوربا
	بہت رکھے

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
٧٣	لہسن اور پیاز اور گندنے کا بیان	٨٤	برتنون کو ڈھانپ دینا چاہیے	٩٦	حریرہ کا بیان۔
٧٤	دہی اور گھی کا بیان	٨٥	چاندی کے برتن مین پینا	٩٧	سیاہ دانے یعنے کلونجی کا بیان
٧٥	میوون کا بیان	٨٦	تین سانس مین پانی پینا	٩٨	شہد کا بیان۔
〃	اوندہے ہوکر کھانا منع ہے	٨٧	مشک کے مونہہ سے پانی پینا کیسا ہے	〃	کھنبی اور عجوہ کا بیان۔
〃	شرابون کے بیان مین	〃	مشکون کا منہ الٹ کر پانی پینا	٩٩	سنا اور سنوت کا بیان
〃	شراب ہر برائی کی کنجی ہے	٨٨	کھڑے ہوکر پانی پینا کیسا ہے	١٠٠	نماز مین شفا ہے
٧٦	جو کوئی دنیا مین شراب پیوے گا	〃	جب مجلس مین کوئی پانی یا اور	〃	ناپاک اور خبیث دوا سے علاج
	اسکو آخرت مین شراب نہین ملیگا		کوئی چیز پیوے تو پینے کے بعد داہنے		کرنے کی ممانعت
〃	جو کوئی ہمیشہ شراب پیا کرتا ہے		طرف والے کو دیوے وہ اپنے داہنے	١٠١	مسہل کی دوا
〃	شرابی کی نماز قبول نہین ہوگی		طرف والے کو دیوے۔	〃	عذرہ کا علاج اور دبانے کی ممانعت
٧٧	شراب کاہے سے بنتی ہے۔	٨٩	پانی کے برتن مین سانس لینا	〃	عرق النسا کی دوا کا بیان
٧٨	شراب مین دس طرح پر لعنت آئی ہے	〃	پانی مین پھونکنا منع ہے یا	〃	زخم کا علاج۔
〃	شراب کی سوداگری کا بیان		اور کسی پینے کی چیز مین	١٠٣	جو شخص علاج کرے کسی کا اور طب
٧٩	اخیر زمانہ مین لوگ شراب کی دوسری	٩٠	چلو سے پینا اور منہ پانی مین		نہ جانتا ہو۔
	نام رکھکر اسکو پیوین گے		لگاکر پینا۔		ذات الجنب کی دوا۔
〃	ہر مسکر حرام ہے۔	٩١	جو شخص لوگون کو پلاتا ہو وہ	١٠٤	بخار کا بیان۔
٨٠	جس شراب کا کثیر یعنے بہت مقدار		اخیر مین۔	〃	بخار دوزخ کی بھاپ سے
	نشہ پیدا کرے تو اسکا قلیل بھی حرام ہے	〃	گلاس مین پینا۔		ہے اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے
٨١	خلیطین کی ممانعت۔	〃	طب کے باب مین	١٠٦	پچھنے لگانے کا بیان۔
٨٢	نبیذ بنانے اور پینے کا بیان	٩٢	اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہین	〃	پچھنے کس مقام پر لگادے
〃	شراب کی برتنون مین نبیذ بنانے		اتاری ایسی جسکا علاج نہ رکھا ہو	١٠٧	کن دنون مین پچھنے لگادے
	کی ممانعت	٩٤	بیمار اگر کسی چیز کے کھانے کی خواہش	١١٠	داغ لینے کا جواز۔
٨٣	اُن برتنون مین نبیذ بنانیکی اجازت		کرے۔	١١١	اثمد کا سرمہ لگانا
〃	مٹی کی گھڑی مین جو روغنی ہو	٩٥	پرہیز کا بیان	〃	جو شخص طاق پر سرمہ لگادے
	نبیذ بنانے کی ممانعت	٩٦	کھانا کھانیکے لیے بیمار پر جبر نہ کرنا چاہیے	〃	شراب سے علاج کرنیکی ممانعت

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۱۱۱	قرآن سے دوا کرنا	۱۳۷	بالونکا کپڑا پہننا منع	۱۵۱	جوکوئی کہتا ہے مردی کی کہال اور
″	اونٹ کی موت کا بیان	″	سفید کپڑونکا بیان۔		بیٹھے سی نفع نہ اٹھانا چاہیے
۱۱۳	اگر برتن مین مکھی گر پڑے	۱۳۸	جو شخص اپنا کپڑا ضرورت سے	۱۵۲	آنحضرت صلعم کی جوتی کیسی تہی
″	نظر کا بیان		زیادہ لٹکادے عذر اور فخر کی راہ سے	″	جوتی پہننے اور اوتارنیکا بیان
۱۱۴	نظر کے منتر کا بیان	۱۳۹	پاجامہ کہانتک ہوسکتا ہے	″	ایک پاؤن مین جوتا پہنکر چلنے
۱۱۵	جن منترون کی اجازت ہے	۱۴۰	قمیص پہننے کا بیان		کی ممانعت۔
	اون کا بیان۔	″	قمیص کا لمبا کرنا۔	″	کھڑے ہوکر جوتا پہننا۔
۱۱۶	سانپ اور بچھو کے منتر کا بیان	″	قمیص کرتا کی آستین کتنی چاہیے گنڈیون کہلی رکھنے کا بیان	″	سیاہ موزے پہننا کیسا ہے
۱۱۷	آنحضرت صلعم نے جو دوسرونکے	۱۴۱	پاجامہ پہننے کا بیان	۱۵۳	مہندی کا خضاب۔
	لیئے اور جو آپ کے لیے منتر کیا گیا	″	عورت کو آنچل کیسا لٹکانا درست ہے	۱۵۴	سیاہ خضاب کرنا۔
۱۱۹	بخار کا تعویذ۔	″	سیاہ عمامہ کا بیان	″	زرد خضاب کا بیان۔
۱۲۰	منتر پڑھکر پھونکنا۔	۱۴۲	عمامہ کا شملہ پشت پر دونون	۱۵۵	جس نے خضاب نہین کیا
″	تعویذ لٹکانا کیسا ہے۔		مونڈہون کے بیچ مین لٹکانا	″	جوڑی اور چوٹیون کا بیان
۱۲۳	آسیب کا عمل۔	″	ریشمی کپڑا پہننا منع ہے مرد کیلیے جسکو حریر پہننے کی اجازت ہے	۱۵۶	بہت نیچے بال رکہنا مکروہ ہے
۱۲۴	دودہاری والا سانپ مارڈالنا اچھا ہے	″	اگر گوٹ حریر کی ہو تو اجازت ہے	۱۵۷	قزع کی ممانعت
۱۲۵	فال نیک لینا اچھا ہے بدفالی منع ہے	″	عورتون کو حریر اور سونا پہننا درست ہے	″	انگشتری کا نقش
۱۲۷	جذام کا بیان	۱۴۴	سرخ لباس مردونکو پہننا جائز ہے	″	سونیکی انگوٹھی کی ممانعت
″	جادو کا بیان۔	۱۴۷	کسم کا رنگ دونکو پہننا مکروہ ہونا	۱۵۸	انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کیطرف
۱۳۱	گھبراہٹ اور نیند کی اچاٹ ہونے	۱۴۸	زرد رنگ مردونکو پہننا جائز ہے		رکہنا پہننے کی حالت مین
	کا بیان۔	۱۴۹	جو چاہے وہ پہن سکتا ہے	″	داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہننا
۱۳۳	کتاب لباس کی۔		بشرطیکہ اسراف تکبر کی راہ سے نہ ہو	″	انگوٹھی مین انگشتری پہننا کیسا ہے
″	آنحضرت صلعم کے لباس کا بیان	۱۵۰	جو شخص شہرت اور ناموری کیلیے	۱۵۹	گھر مین تصویرین لٹکانا۔
۱۳۶	آدمی جب نئے کپڑے پہنے		کپڑے پہنے۔	۱۶۱	اگر روندی یا دبانے کی مقام پر
	تو کیا کہے۔	″	مردے کی کہال جب دباغت کر لیجاوے		تصویر ہو۔
″	جسطرح کپڑا پہننا منع ہے		تو اسکو پہن سکتے ہین	۱۶۲	سرخ زین پوشون اور چارجامہ کا

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۱۶۲	چیتون کی کھال پر سواری کرنا	۱۸۱	جب کسی قوم کا عزت والا شخص	۱۹۲	نوحہ لگانا کیسا ہے۔
〃	باب اخلاق اور آداب کے		آدمی تو اسکی عزت کرنا چاہیے	〃	وعظ کہنا اور قصے بیان کرنا
〃	ماں باپ سے نیک سلوک کرنا	〃	چھینک کا جواب	۱۹۴	شعر کا بیان۔
۱۶۴	جس سے باپ سلوک کرتا ہو	۱۸۲	آدمی اپنے ساتھی کی خاطرداری کرے	۱۹۵	جو شعر بری ہین
	بیٹے کو بھی سلوک کرنا چاہیے	〃	جو شخص کسی مجلس سے کھڑا ہو جاوے	〃	چوسر کھیلنے کا بیان
〃	باپ کو اولاد سے کیسے برتاؤ کرنا		پھر لوٹ کر آوے تو وہ اسجگہ کا	۱۹۶	کبوتر بازی کا بیان
	چاہیے خصوصاً بیٹیون سے		زیادہ حقدار ہے۔	〃	تنہائی کی کراہت
۱۶۷	ہمسائے کا حق۔	〃	عذر کرنے کا بیان۔	〃	راتکو سوتے وقت چراغ اور انگار بجھا دینا
۱۶۸	مہمان کا حق۔	۱۸۳	مزاح کرنے کا بیان۔	〃	راہ پر اترنے کی ممانعت۔
۱۶۹	یتیم کا حق۔	۱۸۴	سفید بال اکھاڑنا کیسا ہے	۱۹۷	تین آدمیون کا ایک جا ہونا
۱۷۱	راہ مین سے کانٹا پتھر وغیرہ دور کرنا	〃	کچھ سایہ اور کچھ دھوپ مین رہنا	〃	خط لکھکر اسپر مٹی ڈالنا
〃	پانی کے صدقے کی فضیلت	〃	اوندھے منہ لیٹنا منع ہے	〃	اگر کہین تین آدمی ہون تو دو
۱۷۳	نرمی کا بیان۔	۱۸۵	علم نجوم سیکھنا کیسا ہے۔		آدمی ملکر کانا پھوسی نکرین۔
〃	لونڈی غلامونکے ساتھ نیک	۱۸۶	ہوا کو برا کہنے کی ممانعت	۱۹۸	کوئی شخص تیر لیجاوے تو اسکے
	سلوک کرنا	〃	کونسے نام اللہ تعالی کو پسند ہین		پیکان تھام کر لیجاوے
۱۷۴	سلام کو فاش کرنیکا بیان	۱۸۷	برے نامون کا بیان	〃	ذکر الہی اور تلاوت قرآن
۱۷۵	سلام کا جواب دینا	〃	برے نام کا بدل ڈالنا		اور دعا کے ابواب۔
〃	ذمی کافرون کے سلام کا جواب	۱۸۸	آنحضرت صلعم کا نام اور کنیت	〃	قرآن کی تلاوت کا ثواب
۱۷۶	بچون اور عورتونکو سلام کرنیکا بیان		جمع کرنا کیسا ہے۔	۲۰۲	ذکر الہی کا ثواب
〃	مصافحہ کا بیان۔	〃	آدمی کا بچہ ہونے سے پہلے کنیت رکھنا	۲۰۴	لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت
۱۷۷	آدمی دوسرے آدمی کے ہاتھ کو چومے	۱۸۹	لقبون کا بیان۔	۲۰۶	اللہ کی حمد کرنے والونکی فضیلت
	تو کیسا ہے۔	〃	خوشامد کا بیان۔	۲۰۷	سبحان اللہ کہنے کی فضیلت
۱۷۸	اندر جانے سے پہلے اجازت لینا	۱۹۰	جس سے مشورہ لیا جاوے اسکو	۲۱۰	خدا سے استغفار کرنا
۱۷۹	آدمی سے یون پوچھنا آپنے		ایمانداری کا مشورہ دینا چاہیے	۲۱۱	نیکی کا ثواب۔
	صبح کیسے کی۔	۱۹۱	حمام مین جانے کا بیان	۲۱۳	لا حول ولا قوة الا باللہ کی فضیلت

مضمون کتاب	صفحہ
دعا کے ابواب	۲۱۳
دعا کی فضیلت	″
آنحضرت صلعم کی دعا کا بیان	۲
آنحضرت صلعم نے کن چیزون سے پناہ مانگی ہے۔	۲
جامع دعاؤن کا بیان	۲۲۰
عفو اور عافیت کی دعا	۲۲۱
جب کوئی تم مین سی دعا کرے تو پہلے اپنی نفس سے شروع کرے	۲۲۲
دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے	۲۲۳
آدمی کو یہ نہ کہنا چاہیے اے خدا اگر تو چاہے تو مجھکو بخشدے	″
اسم اعظم کا بیان۔	″
اللہ جل جلالہ کے ناموں کا بیان	۲۲۶
ماں باپ کی دعا اولاد کے لیے اور مظلوم کی دعا	۲۲۸
دعا مین تکلف کرنا منع ہے	۲۲۹
دعا مین ہاتھ اٹھانا۔	″
صبح اور شام آدمی کیا دعا کرے	″
جب آدمی سونیکو بچھونے پر جاوے تو کیا دعا پڑھے۔	۲۳۲
جب رات کو آنکھ کھل جاوے تو کیا دعا پڑھے	۲۳۴
سختی اور تکلیف کے وقت کی دعا۔	۲۳۵
گھر سے چلتے وقت کیا دعا پڑھے	۲۳۵
گھر مین جاتے وقت کیا دعا پڑھے	۲۳۶
سفر کرتے وقت کیا دعا پڑھے	″
بادل اور برسات کے وقت کی دعا	۲۳۷
کسی آفت یا مصیبت والے کو دیکھے تو کیا پڑھے۔	″
خواب کی تعبیر کے باب	۲۳۸
نیک خواب خود دیکھے یا دوسرا کوئی اسکے لیے دیکھے	″
آنحضرت صلعم کو خواب مین دیکھنا	۲۳۹
خواب تین طرح کا ہوتا ہے۔	۲۴۰
جو شخص برا خواب دیکھے۔	۲۴۱
جو خواب شیطان کی کھیل کا دیکھے وہ کسی سے بیان نہ کرے	۲۴۲
خواب کی جیسی تعبیر کہی جاوے ویسی ہی ہوتا ہے بس چاہیے کہ دوست کے سامنے بیان کرے	۲۴۳
خواب کی تعبیر کسطرح دینا چاہیے	″
جو شخص جھوٹھا خواب بیان کرے	۲۴۴
جو شخص جتنا سچا ہو بات کرنے مین اسیقدر اسکا خواب بھی سچا ہوگا	″
خوابون کی تعبیرونکا بیان۔	″
فتنون کا بیان	۲۵۲
جو کوئی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اسکو نہ ستانا	۲۵۳
مسلمان کی جان کی حرمت	۲۵۵
لوٹنے سے ممانعت۔	۲۵۶
مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔	۲۵۷
آنحضرت صلعم نے فرمایا میرے بعد کافر نہ ہونا ایک دوسرے کی گردنین مار کر	۲۵۷
مسلمان اللہ تعالی کے ذمے مین ہین	۲۵۸
اپنی قوم کے لیے تعصب کرنے کا بیان۔	″
بڑی جماعت کے ساتھ رہنا۔	۲۵۹
اسوقت مین جو فتنے ہونگے انکا بیان	۲۶۰
فتنے کے وقت حق پر جمے رہنا	۲۶۷
جب دو مسلمان اپنی اپنی تلوارین لیکر ایک دوسرے سے بھڑین	۲۷۱
فتنے مین زبان روکنا	۲۷۲
تنہائی اور گوشہ گیری کا بیان	۲۷۴
جس امر مین شبہ ہو وہ اس سے باز رہنا	۲۸۱
اسلام غربت سی شروع ہوا اور پھر غریب ہو جاوے گا	۲۸۲
کس شخص کو فتنے سے محفوظ رہنے کی امید ہے۔	″
ہر ایک امت کی کئی فرقے ہونا	۲۸۳
مال کا فتنہ	۲۸۴
عورتون کا فتنہ	۲۸۷
امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا بیان	۲۸۹

صفحہ	مضمون کتاب
۲۹۴	اس آیت کا بیان اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو تمکو دوسرے کی گمراہی ضرر نہ کرے گی جب تم ہدایت پر ہو
۲۹۶	گناہون کی سزا کا بیان
۲۹۹	بلا پر صبر کرنے کا بیان
۳۰۶	زمانے کی سختی کا بیان -
۳۰۹	قیامت کی نشانیونکا بیان
۳۱۲	قرآن و علم کا اٹھہ جانا قیامت کی نشانی ہے
۳۱۴	امانت کا دلون سے نکل جانا
۳۱۶	قیامت کی نشانیون کا بیان
۳۱۸	زمین کے دہنسنے کا بیان
۳۱۹	بیدا کے لشکر کا بیان -
۳۲۰	دابۃ الارض کا بیان -
"	پچہم سے سورج نکلنے کا بیان
۳۲۲	دجال کا بیان اور حضرت عیسے ع کے اترنے کا بیان اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا
۳۴۴	مہدی علیہ السلام کے نکلنے کا بیان -
۳۴۶	بڑی بڑی لڑائیون کا بیان
۳۵۰	ترک کا بیان -
۳۵۴	دنیا کی فکر کرنا کیسا ہے
۳۵۶	دنیا کی مثال
۳۵۸	جنکی لوگ پروا نہ کرینگے -
۳۵۹	فقیری کی فضیلت
۳۶۰	فقیرون کا مرتبہ -
۳۶۱	فقیرون کے ساتہ بیٹھنے کی فضیلت -
۳۶۴	جو بہت لذیذ ہین انکا بیان
۳۶۶	قناعت کا بیان -
۳۶۷	آنحضرت صلعم کی آل کی زندگی کیونکر گذری اسکا بیان -
۳۶۸	آنحضرت صلعم کی آل کا بچھونا سونیکا کیسا تہا -
۳۷۰	آنحضرت صلعم کے اصحاب کی زندگی کیونکر گذری اسکا بیان
۳۷۱	عمارت بنانا کیسا ہے
۳۷۲	توکل اور یقین کا بیان
۳۷۳	حکمت کا بیان -
۳۷۵	تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ دینے کا -
۳۷۶	شرم کا بیان -
۳۷۷	حلم اور بردباری کا بیان
۳۷۹	غم اور رونے کا بیان
۳۸۲	عمل کے قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا -
۳۸۴	ریا اور شہرت کا بیان
۳۸۵	حسد کا بیان
۳۸۶	بغاوت اور سرکشی کا بیان -
۳۸۷	تقوے اور پرہیزگاری کا بیان -
۳۸۸	لوگون کا تعریف کرنا -
۳۹۰	باب میت کے بیان مین
۳۹۱	انسان کی آرزو اور عمر کا بیان -
۳۹۳	نیک کام کو ہمیشہ کرنا
۳۹۵	گناہون کا بیان
۳۹۶	توبہ کا بیان -
۴۰۰	موت کا بیان اور اسکے واسطے تیار رہنا -
۴۰۴	قبر کا بیان اور مردے کے گل جانے کا -
۴۰۸	حشر کا بیان -
۴۱۴	اللہ کی رحمت جس کی امید کی جاتی ہے قیامت کے دن -
۴۱۸	حوض کوثر کا بیان
۴۲۰	شفاعت کا بیان -
۴۲۶	دوزخ کا بیان -
۴۳۰	جنت کا بیان

تمت

جلد ثالث

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

از تصنیف لطیف عالم ربانی معلم صمدانی یگانہ زمان مولوی محمد حسن صاحب سنبھلی

رفع العجاجہ

عن

سنن ابن ماجہ

باہتمام شیخ علاء الدین حماد احمد عبداللہ ابن شیخ محی الدین مرحوم

صد نفع بخش سنید
در مطبع فاروقی واقع دہلی طبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجلد الثانی من النصف الثانی

ابواب الاضاحی قربانیوں کے باب **باب** اضاحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی کا بیان **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یضحی بکبشین املحین اقرنین ویسمی ویکبر ولقد رأیتہ یذبح بیدہ واضعا قدمہ علی صف
انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے دو مینڈھے سیاہ اور سفید رنگ ملی ہوئی سینگد
اور بسم اللہ کہتے اور اللہ اکبر ذبح کیوقت اور مین نے دیکھا آپ اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے اپنا پاؤن انکے پٹھے پر رکھا
عن جابر بن عبد اللہ قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید بکبشین فقال حین
وجھھما انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ان
صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین ا
منک ولک عن محمد وامتہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن یعنی
کی عید کو دو مینڈھون کی قربانی کی اور جس وقت انکا مونہہ قبلہ کی طرف کیا تو فرمایا انی وجھت وجھی للذی
فطر السموت والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب
العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللھم منک ولک عن محمد وامتہ ترجمہ اس
دعا کا یہ ہے مین نے اپنا مونہہ کیا اس شخص کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو اور مین سیدھا مسلمان

اور مین فخر کرنے والون مین نہین ہون بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت سب اللہ ہی کے لیے
ہے جو صاحب ہے ساری جہانون کا اُسکا کوئی ساجھی نہین اور مجھکو اُسیکا حکم ہوا اور مین سب سے پہلے اسکی تابعدارون مین
سے ہون یا اللہ یہ قربانی تیری ہی طرف سے ہے یعنی تو نے ہی اسکو پیدا کیا اور مجھکو دیا اور تیرے ہی واسطے ہو محمد
اور اسکی امت کیطرف سے اسکو قبول فرما **ف** آپنے دو مینڈھون کو کاٹا ورنہ ایک مینڈھا یا ایک بکری سارے
گھر والون کیطرف سے کافی ہے جیسا آگے آویگا اسکی وجہ یہ تھی کہ ایک مینڈھا اپنے اور اپنے گھر والون کی طرف سے
کاٹا اور دوسرا اپنی امت کیطرف سے اب اور لوگ جو قربانی کرین انکو صرف ایک مینڈھا کاٹنا کافی ہے اور جسقدر
عمدہ اور موٹا تازہ ہو اتنا ہی افضل ہے **عَنْ** عَائِشَةَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ سَمِينَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا
عَنْ أُمَّتِهِ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حضرت عائشہ صدیقہ یا جناب ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قربانی کا ارادہ کرتے تو
دو موٹے بڑے مینڈھے لنبے سینگ والے کالے اور سفید رنگ خصی خریدتے ایک تو اپنی امت کیطرف سے ذبح کرتے
یعنے اس شخص کیطرف سے جو اللہ کو اکیلا سمجھتا ہے (یعنے توحید کا قائل ہے) اور آپ کی پیمبری کا اقرار کرتا ہے
معلوم ہوا کہ جسنے توحید اور رسالت کو مانا وہ آپ کی امت مین داخل ہے گو اور مسائل مین کتنا ہی اختلاف کرتا ہو
بشرطیکہ اسکا درجہ کفر تک نہ پہونچا ہو) اور دوسرا مینڈھا محمد اور آل محمد کیطرف سے (یعنے اپنے اور اپنے گھر والون کیطرف
سے جیسے اوپر بیان ہوا) **بَابُ** الْأَضَاحِيِّ وَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا قربانی کرنا واجب ہے یا نہین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو طاقت ہو (یعنے اتنی دولت
کے پاس ہو) اور وہ قربانی نکرے تو وہ ہماری مسجد مین نہ آوے **ف** اسکو نکالا احمد نے بھی اور حاکم نے کہا وہ صحیح
ہے حافظ نے فتح مین کہا اسکے راوی ثقہ ہین لیکن اختلاف ہے کہ اسکا موقوف ہونا صحیح ہے یا مرفوع ہونا طحاوی
نے کہا اسکا موقوف ہونا صواب ہے یعنے زیادہ ٹھیک ہے یہ ایک دلیل ہے قربانی واجب کہنے والون کی جیسے ربیعہ
اور اوزاعی اور ابوحنیفہ اور لیث اور بعض مالکیہ کا قول ہے اور جمہور کہتے ہین وہ سنت ہے واجب نہین ہے اور
روضہ مین وجوب کے قول کو ترجیح دی ہے تو اہلحدیث کا یہی مذہب ہوگا مگر صرف ایک جانور سارے گھر والون کیطرف
سے کافی ہے ہر ایک شخص کیطرف سے ضرور نہین جیسے حنفیہ نے خیال کیا ہے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ

ابن عمر عن الضحایا اواجبۃ ھی قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون من بعدہ وجرت بہ السنۃ ابن سیرین نے کہا مینے ابن عمر سے پوچھا کیا قربانی واجب ہے او نھون نے کہا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اور مسلمانون نے آپکے بعد قربانی کی اور یہ سنت جاری ہوگئی **ف** اس سے یہ نہین نکلتا کہ قربانی واجب نہین ہے بلکہ سلف کا یہی طریقہ تہا کہ احتیاط کی راہ سے یون ہی کہدیتے یہ کام حضرت نے کیا ہے بس تم بہی کرو تصریح نکرتے اسکے وجوب کی اور اگر قربانی وجب نہ ہوتی تو ابن عمر یہہ کہدیتے کہ وہ وجب نہین ہے اگر بالفرض عدم وجوب مراد اس سے دلیل ہی لیوین تو ہم کہینگے صحابی کے قول سے وجوب باطل نہین ہو سکتا **عن** جبلۃ بن سحیم قال سالت ابن عمر فذکر مثلہ سواء ترجمہ وہی روایت ابن عمر سے بہی ایسی ہے **عن** مخنف ابن سلیم قال کنا وقوفا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فقال یایھا الناس ان علی کل اھل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ اتدرون ما العتیرۃ ھی التی یسمیھا الناس الرجبیۃ مخنف بن سلیم سے روایت ہی ہم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹہیرے ہوئے تہے عرفہ کے دن آپنے فرمایا ای لوگو ہر گھر والون پر ہر سال مین ایک قربانی ہے اور ایک عتیرہ ہے تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے رجب کی قربانی **ف** یہ پہلے وجب تہی شروع اسلام مین پہر رجب کی قربانی منسوخ ہوگئی دوسری حدیث مین ہے عتیرہ کوئی چیز نہین ہے اب نہین رہی مگر عید کی قربانی اس حدیث سے بہی وجوب نکلتا ہے اسکو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے بہی نکالا لیکن اسکی اسناد مین ابو رملہ مجہول ہے اور وجوب والے اس سے بہی دلیل لیتے مین فصل لربک وانحر کیونکہ امر وجوب کے لیے ہے مخالف کہتے ہین کہ آیت کا یہ مطلب ہے کہ نحر اسکے لیے کر یعنے سوا خدا کے اور کسی کے لیے نحر نہ کر جیسے مشرکین بت پوجنے والے بتون کے نام پر نحر کیا کرتے تہے اس سے منع کیا اس سے عید کی قربانی کا وجوب نہین نکلتا ایک اور حدیث ہے جندب کی جو آگے آویگی وہ بہی وجوب کی دلیل ہے اور عدم وجوب والے جابر کی حدیث سے دلیل لیتے ہین اس مین یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اپنی امت کی ان لوگون کیطرف سے جنہون نے قربانی نہین کی ایک مینڈہے کی اسکو نکالا احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور طبرانی وغیرہ نے باسناد حسن ابو رافع سے ایسا ہی نکالا لیکن یہ عدم وجوب پر دلالت نہین کرتا اسلیے کہ مراد اس سے وہ لوگ ہین جنکو قربانی کی قدرت نہین انپر وجوب کا کوئی قائل نہیو اور یہ حدیث کہ مجہکو قربانی کا حکم ہوا اور تمپر فرض نہین ضعیف ہے اسکی اسناد مین وہ شخص ہے جسکی طرف کذب کی نسبت ہے تو اس سے حجت لینا صحیح نہین (روضہ) **باب** ثواب الاضحیۃ قربانی کا ثواب **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما عمل ابن ادم یوم النحر عملا احب الی اللہ عز وجل من ھراقۃ دم وانہ

لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَظْلَافِهَا وَأَشْعَارِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الْأَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی نے یوم النحر مین (یعنے دس ذی الحجہ کو) کوئی عمل ایسا نہین کیا جو اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہو اسکے لہو خون بہانے سے (یعنے قربانی سے زیادہ اسدن کوئی عمل خدا کو محبوب نہین) اور قربانی کا جانور قیامت کے دن زندہ ہوکر آویگا اپنے سینگ کھر بالون سمیت (یعنی جون کا تون) اور خون زمین پر گرنے سے پہلے اسکے پاس ایک اور درجہ حاصل کرتا ہے تو خوش کرو قربانی سے اپنے دل کو (یعنے قربانی سے بڑی ثواب کی امید رکھو) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعَرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوا فَالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعَرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ زید بن ارقم سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ان قربانیون میں کیا فائدہ آپنے فرمایا تمہارے (اگلے) باپ حضرت ابرہیم علیہ السلام کی سنت ہے (یعنے ان کا طریقہ ہے) لوگون نے کہا پھر ہمکو اُن مین کیا ملیگا (یعنے ابرہیم کے طریق پر چلنے سے ہمارا کیا فائدہ ہوگا) آپنے فرمایا جتنے بال قربانی کی بکری مین ہونگے ہر ایک بال کے بدل ایک نیکی ملیگی لوگون نے عرض کیا اور بھیڑ مین یا رسول اللہ آپنے فرمایا بھیڑ مین بھی ہر ایک بال کے بدل ایک نیکی ملے گی

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ کونسی جانور کی قربانی مستحب ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ ابو سعید سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ایک سینڈھے کی جو سینگ دار تھا (یعنے سینگ لانبے تھا) اسکا مونہ کالا تھا اور پاؤن بھی کالے تھے آنکھہ بھی کالی تھی (باقی بدن سفید یعنے چت کبلا تھا) ایسا سینڈھا لمبا اور فربہ جنکر قربانی کرنا افضل ہے **عَنْ** يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي سَعِيدٍ الزُّرَقِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شِرَاءِ الضَّحَايَا قَالَ يُونُسُ فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ إِلَى كَبْشٍ أَدْغَمَ لَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ وَلَا الْمُتَّضِعِ فِي جِسْمِهِ فَقَالَ لِي اشْتَرِ لِي هَذَا كَأَنَّهُ شَبَّهَهُ بِكَبْشِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یونس بن میسرہ بن حلبس سے روایت ہے مین ابو سعید زرقی کے ساتھ نکلا جو صحابی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیان خریدنے کو یونس نے کہا ابو سعید نے ایک مینڈھا بتلایا اس مین کچھ سیاہی تھی اسکی تھوڑی اور مُنھہ مین وہ اونچا تھا اور نہ بہت پست تھا اپنے جسم مین ابو سعید نے کہا میرے لیے یہ مینڈھا خرید لے اونہون نے شاید اسکو مشابہ سمجھا اُس مینڈھے کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کیا تھا **ف** سمان اس

صحابہ کا اتباع کہ قربانی خریدنے مین بہی ویسا ہی جانور ڈہونڈہتے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کیا تہا عن
أبي أمامة الباهلي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الكفن الحلة وخير الضحايا الكبش الأقرن
ابوامامہ باہلی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر کفن وہ ہے کہ جوڑا ہوا یعنے ازار اور چادر) اور بہتر
قربانی وہ ہے جو مینڈہا ہو بڑے سینگ والا **باب** عن كم تجزئ البدنة والبقرة اونٹ اور گائی کتنے
آدمیون کیطرف سے کافی ہو سکتی ہے **عن** ابن عباس قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر
فحضر الأضحى فاشتركنا في الجزور عن عشرة والبقرة عن سبعة ابن عباس سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے سفر مین اتنے مین ذیحجہ کی عید آئی اور ہم شریک ہوگئے قربانی مین اونٹ مین دس آدمی اور
گائی مین سات آدمی **ف** اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے لیکن اور علما کے نزدیک اونٹ مین بہی سات آدمیون
سے زیادہ شریک نہین ہو سکتے اور دلیل انکی جابر کی حدیث ہے جو آگے آتی ہے وہ کہتے ہین یہ حدیث منسوخ ہے اور نسخ
کی کوئی دلیل نہین ہے جب تک تاریخ معلوم نہ ہو **عن** جابر قال نحرنا بالحديبية مع النبي صلى الله عليه
وسلم البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ہمنے حدیبیہ مین آنحضرت
کے ساتہ اونٹ کو نحر کیا سات آدمیون کیطرف سے اور گائی کو بہی سات آدمیون کیطرف سے **عن** أبي هريرة قال ذبح رسول الله
صلى الله عليه وسلم عمن اعتمر من نسائه في حجة الوداع بقرة بينهن ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی بیون کیطرف سے جنہون نے عمرہ کیا تہا حجۃ الوداع مین اسکے بعد حج
یعنے تمتع کیا تہا قربانی کی ایک گائی کی ان سب کیطرف سے **عن** ابن عباس قال قلت الإبل على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم فأمرهم أن ينحروا البقر ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے اونٹ کم ہوگئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تو آپنے حکم دیا گائے کے نحر کرنے کا سات آدمیون کیطرف سے **عن**
عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحر عن آل محمد صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بقرة
واحدة ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آل محمد
کیطرف ایک گائی نحر کی حجۃ الوداع مین **باب** كم تجزئ من الغنم عن البدنة ایک اونٹ کتنی بکریون کے برابر ہوتا
ہے **عن** ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم أتاه رجل فقال إن علي بدنة وأنا موسر بها
ولا أجدها فأشتريها فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يبتاع سبع شياه فيذبحهن ابن عباس
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور بولا میرے اوپر ایک اونٹ ہے اور مین قدرت رکہتا

ہون اسپر لیکن اونٹ نہین ملتا تاکہ مین اسکو خرید کرون آپنے اسکو حکم دیا کہ سات بکریان خرید کر اسکو ذبح کرے **ف** تو ایک اونٹ برابر ہے سات بکریون کے اس سے بھی یہ نکلتا ہے کہ اونٹ مین سات آدمیون تک شریک ہو سکتے ہین یعنے سات گھر والے صبیر اور گذرا کہ اہلحدیث کے نزدیک ہر گھر پیچھے ایک بکری کافی ہے قربانی کے لیے **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَيْنَا الْقُدُورَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ الْجَزُورَ بِعَشَرَةٍ مِنَ الْغَنَمِ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ مین تہامہ کے ملک مین تو ہمنے لوٹ مین پایا اونٹون اور بکریون کو لوگون نے جلدی کی (ان کا گوشت کاٹنے مین) اور ہمنے ہانڈیون کو چڑہا دیا تقسیم سے پہلے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور حکم کیا وہ ہانڈیان اولٹ دیگئین اور گوشت پھینک دیا اسلیے کہ تقسیم سے پہلے غنیمت کا مال صرف کرنا درست نہین پھر ایک اونٹ دس بکریون کے برابر سمجھا گیا **ف** اس سے یہ نہین نکلتا کہ قربانی مین ایک اونٹ دس بکریون کے برابر ہے یعنے ایک اونٹ مین دس آدمی شریک ہو سکتے ہین جیسے اسحاق بن راہویہ کا قول ہے بلکہ یہ خاص تھا اس موقع سے شاید وہان کے اونٹ بڑی اور طاقتور ہونگے اور بکریان چھوٹی ہون گی تو آپنے ایک اونٹ کو دس بکریون کے برابر کیا

بَابُ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ کونسا جانور قربانی کے لیے کافی ہے **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا فَقَسَمَهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بکریان دین قربانی کی انہونے بانٹ دین اپنے ساتھیون کو اور ایک عتود رہ گیا (یعنے ایک سال کا بکری کا بچہ) انہونے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا تو اسکی قربانی کر **ف** بیہقی کی روایت مین ہے تیرے بعد پھر کسیکو یہ جائز نہ ہوگا اسکا اسناد صحیح ہے جمہور علماء اور اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ بکری دو برس سے کم کی قربانی مین جائز نہین کیونکہ ابو بردہ کی حدیث مین ہے صحیحین مین مینے عرض کیا یا رسول اللہ میری پاس ایک جذعہ ہے بکری کا جسکو مینے گھر مین پالا ہے آپنے فرمایا تو اسی کو ذبح کر اور تیرے سوا اور کسیکو یہ کافی نہ ہوگا اور جذعہ وہ ہے جو ایک سال کا ہو گیا ہو لیکن دو سال سے کم ہو لیکن بھیڑ کا جذعہ درست ہے جمہور علماء اور اہلحدیث کے نزدیک احمد اور ترمذی نے ابوہریرہ سے نکالا مرفوعاً اچھی قربانی ہے بھیڑ کا جذعہ لیکن بکری کا جذعہ تو وہ بالاتفاق جائز نہین ہے یہ نووی نے نقل کیا حاصل یہ ہے کہ اونٹ اور گائے اور بکری دو برس سے کم کی درست نہین **عَنْ** أُمِّ بِلَالٍ بِنْتِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم قال یجوز الجذع من الضأن اضحیۃ ہلال سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جائز ہے جذعہ بھیڑ کا قربانی میں (کیونکہ بھیڑ کا جذعہ بڑا ہوتا ہے بہ نسبت بکری کے) اس حدیث کو احمد اور بیہقی اور
طبرانی نے بھی نکالا عن عاصم بن کلیب عن ابیہ قال کنا مع رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقال لہ مجاشع من بنی سلیم فعزت الغنم فامر منادیا فنادی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کان یقول ان الجذع یوفی مما توفی منہ الثنیۃ عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کیا ہم ایک صحابی
کے ساتھ تھے جسکا نام مجاشع تھا بنی سلیم میں سے تو بکریوں کی قلت ہوئی انہوں نے ایک منادی کو حکم کیا اس نے
پکارا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بھیڑوں میں سے جذع اس کام پر آتا ہے جس کام میں دو برس کی بکری کافی ہوتی
ہے (یعنے قربانی کے لیے) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان
یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضأن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت ذبح کرو مگر مسنہ یعنے دو برس کا جانور مگر جس وقت تنگی ہو تب تو بھیڑ کا جذعہ ذبح کرو **باب ما یکرہ ان
یضحی بہ** قربانی میں کونسا جانور مکروہ ہے عن علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یضحی بمقابلۃ
او مدابرۃ او شرقاء او خرقاء او جدعاء حضرت علی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع اس جانور
کی قربانی کرنے سے جس کا کان آگے سے کٹا ہو یا پیچھے سے یا اسکا کان پھٹا ہو یا کان میں روزن ہو یا اسکا کوئی
عضو کٹا ہو یا ناک (عضبا) کٹے ہوں عن علی قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف
العین والاذن جناب امیر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا کہ ہم آنکھ اور کان کو غور سے
دیکھیں (قربانی کے جانور میں کہ یہ اعضا سلامت ہیں یا نہیں) عن عبید بن فیروز قال قلت
للبراء بن عازب حدثنی ما کرہ او نہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاضاحی فقال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہکذا بیدہ ویدی اقصر من یدہ اربع لا تجزی فی الاضاحی العوراء
البین عورہا والمریضۃ البین مرضہا والعرجاء البین ظلعہا والکسیرۃ التی لا تنقی قال فانی اکرہ
ان یکون نقص فی الاذن قال فما کرہت منہ فدعہ ولا تحرمہ علی احد عبید بن فیروز نے براء بن
عازب سے کہا مجھ سے بیان کرو جن قربانیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ جانا یا ان سے منع کیا براء نے
کہا آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے تو فرمایا چار جانور قربانی میں درست نہیں
ہیں ایک تو کانا جسکا کانا پن کھلا ہوا ہو دوسرے بیمار جسکی بیماری کھلی ہوئی ہو تیسرے لنگڑا جسکا لنگڑا پن کھلا

ہوا ہو جو بہت دبلی جسکی ہڈیون مین مغز (گودا) نرہا ہو عبید نے کہا مین برا جانتا ہون اس جانور کو بھی جسکے کان مین
نقص ہو براء نے کہا جس جانور کو تو برا سمجھے اسکو چھوڑ دے لیکن دوسرے کو منع نکر اسکے لینے سے **ف** اس حدیث
کو احمد اور اصحاب سنن نے بھی نکالا ترمذی اور حاکم اور ابن حبان نے بھی اور صحیح کہا **عَنْ** عَلِیٍّ یُحَدِّثُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُضَحَّى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ جناب امیر سے روایت ہے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سینگ ٹوٹے اور کنکٹے سے **ف** لیکن جس جانور کا سینگ اگا ہی نہو
وہ درست ہے اسیطرح اگر کان نصف سے کم کٹا ہو تو ابو حنیفہ نے اسکو جائز کہا ہے یہ حدیث مطلق ہے اور
حدیث کا اتباع بہتر ہے اور احمد اور ابوداؤد اور حاکم اور بخاری نے تاریخ مین نکالا کہ آنحضرت نے منع کیا
مصفرہ (جس کا کان گیا ہو) اور مستاصلہ (جسکا سینگ ٹوٹا ہو) اور بخقاء سے (جسکی آنکھ مین نقص ہو)
اور مشیعہ سے (جو اور بکریون کے ساتھ چل نسکے ضعف اور لاغری سے) اور کسیرہ سے (جسکی ہڈیون مین
مغز نرہا ہو) **باب** مَنِ اشْتَرٰى اُضْحِيَةً صَحِيْحَةً فَاَصَابَهَا عِنْدَهُ شَيْءٌ ایک شخص نے قربانی کا اچھا
جانور خریدا پھر اسپر کچھ آفت آئی **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ ابْتَعْنَا كَبْشًا نُضَحِّيْ بِهٖ فَاَصَابَ الذِّئْبُ
مِنْ اَلْيَتِهٖ اَوْ اُذُنِهٖ فَسَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا اَنْ نُضَحِّيَ ابو سعید خدری سے روایت
ہے ہمنے ایک مینڈھا خریدا قربانی کے لیے پھر بھیڑیا اسکے سرین یا کان کاٹ لگیا ہمنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا اسکی قربانی کر **ف** اسکو نکالا احمد اور بیہقی نے بھی لیکن اسکے اسناد
مین جابر جعفی کذاب ہے اور علماء نے کہا ہے کہ اگر قربانی کے جانور پر خریدنے کے بعد آفت آوے تو اسکو بدلنا
ضرور ہے **باب** مَنْ ضَحّٰى بِشَاةٍ عَنْ اَهْلِهٖ ساری گھر والون کی طرف سے ایک بکری قربانی کے لیے
کافی ہے **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا فِيْكُمْ عَلٰى
عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّيْ
بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ فَيَاْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَ كَمَا تَرٰى عطا بن یسار
سے روایت ہے ہمنے ابو ایوب انصاری سے پوچھا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کیسی قربانی کرتے تھے
انہون نے کہا آپکے زمانہ مین ہر آدمی اپنے اور اپنے گھر والون کیطرف سے ایک بکری قربانی کرتا پھر وہ سب
اس مین سے کھاتے اور کھلاتے (فقیرون اور دوستون کو) لیکن اسکے بعد لوگ فخر کرنے لگے قربانی مین
اب تو یہ حال ہے جیسے تو دیکھتا ہے **ف** کہ ایک گھر مین دس آدمی ہین تو دس بکرے قربانی کرتے ہین

اور اسراف تو ایک ایک شخص کیطرف سے دس دس بکری کرتے ہیں یہ اسراف اور تکبر ہے اور جو عبادت خلاف سنت اور فخر
کی راہ سے کی جاوے اس میں بجائے ثواب کے عذاب کا ڈر ہے عمدہ بات یہی ہے کہ سنت کے مطابق ہر گھر پیچھے ایک بکری قربانی
کیجاوے گو حنفیہ اسکو جائز نہیں جانتے **عَنْ** اَبِیْ سُرَیْحَةَ قَالَ حَمَلَنِیْ اَهْلِیْ عَلَی الْجَفَاءِ بَعْدَ مَا عَلِمْتُ مِنَ
السُّنَّةِ کَانَ اَهْلُ الْبَیْتِ یُضَحُّوْنَ بِالشَّاةِ وَالشَّاتَیْنِ وَالْاٰنَ یُبَخِّلُنَا جِیْرَانُنَا ابو سریحہ سے روایت ہے ہمارے گھر والوں
نے ہمکو مجبور کیا خلاف سنت کام پر اسکے بعد جب ہم عمل کرتے تھے سنت پر پہلے یہ حال تھا کہ ایک گھر والے ایک بکری یا دو
بکریوں کی قربانی کرتے (اگر لوگ زیادہ ہوتے) اور اب اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ہمارے ہمسائے ہمکو بخیل کہتے ہیں ۔
ف تو انکے طعنہ کے ڈر سے خلاف سنت بہت سی بکریاں قربانی کرنا پڑتی ہیں لیکن خدا کے خاص بندے کسی کے
طعن و تشنیع سے نہیں ڈرتے اور سنت کے موافق فی گھر ایک ہی بکری کاٹتے ہیں **بَابُ** مَنْ اَرَادَ اَنْ یُضَحِّیَ
فَلَا یَاْخُذْ فِی الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک اپنے
بال اور ناخون نہ کتراوے **ف** یہ حکم مستحب ہے شافعی اور انکے اصحاب کے نزدیک اور سعید بن المسیب اور ربیعہ
اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور اصحاب حدیث نے کہا کہ حرام ہے اسپر بال کترانا یا ناخون ان دنوں میں جبتک
قربانی سے فارغ نہ ہو اور ابو حنیفہ نے کہا جائز ہے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا بَشَرِهٖ شَیْئًا ام سلمہ سے روایت ہے آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا چاند ہو جاوے اور تم میں سے کسیکا ارادہ قربانی کا ہو تو اپنے بال اور بدن میں سے
کچھ نہ لیوے **ف** جب تک قربانی نہ کرے یہ حدیث دلیل ہے امام احمد اور اہل الحدیث کی **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ هِلَالَ ذِی الْحِجَّةِ فَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَقْرَبَنَّ لَهٗ شَعْرًا
وَلَا ظُفْرًا ام سلمہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کرنا
چاہتا ہو تو اپنے بال اور ناخون نہ کتراوے **بَابُ** النَّهْیِ عَنْ ذَبْحِ الْاُضْحِیَّةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ نماز سے پہلے جانور
قربانی کا ذبح کرنا منع ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ یَوْمَ النَّحْرِ یَعْنِیْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعِیْدَ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے بقر عید کے دن نماز سے پہلے قربانی کی تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم دیا دوبارہ قربانی کرنے کا **ف** ابن قیم نے کہا صریح حدیثیں وارد ہیں اس
میں کہ نماز سے پہلے جو ذبح ہوگا وہ کافی نہ ہوگا خواہ نماز کا وقت آگیا ہو یا نہ آگیا ہو اور یہی اللہ کا دین ہے جسکو ہم
اختیار کرتے ہیں اسکے خلاف باطل ہے اور مراد نماز سے امام کی نماز ہے عیدگاہ میں یا مسجد میں اگر امام نہ ہو تو ہر

یہ شخص اپنی نماز کے بعد ذبح کرے اسیطرح جب امام بہی نماز ہو چیسے ہماری زمانہ مین مسلمانون کے بادشاہ مین عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَبَحَ أُنَاسٌ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ مِنْكُمْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ أُضْحِيَّةً وَمَنْ لَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ جندب بجلی نے کہا مین موجود تہا عید الضحی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو چند لوگون نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا آپنے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے ابہی ذبح نہین کیا وہ ذبح کرے اللہ کے نام پر عَنْ عُوَيْمِرِ بْنِ أَشْقَرَ أَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعِدْ أُضْحِيَّتَكَ عویمر بن اشقر نے نماز سے پہلے ذبح کیا پہر اسکا ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا دوبارہ قربانی کر عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَارٍ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ فَوَجَدَ رِيحَ قُتَارٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِي ذَبَحَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَّا فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ فَقَالَ لَا وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا عِنْدِي إِلَّا جَذَعٌ أَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّأْنِ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ابوزید انصاری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے گہرون مین سے ایک گہر پر گذرے وہان آپنے گوشت بہوننے کی بو پائی فرمایا یہ کس نے ذبح کیا ایک شخص ہم مین سے نکلا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے ذبح کیا نماز سے پہلے اپنے گہر والون اور ہمسایون کو کہلانے کے لیے آپنے اسکو حکم کیا (نماز کے بعد) دوبارہ ذبح کرنے کا اس نے عرض کیا قسم اس خدا کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین ہے میرے پاس تو کچہ نہین ہے مگر ایک جذعہ یا بچہ بہیڑ کا آپنے فرمایا تو اسیکو ذبح کر اور تیرے بعد پہر جذعہ کسیکے لیے جائز نہ ہوگا

بَابُ مَنْ ذَبَحَ أُضْحِيَّتَهُ بِيَدِهٖ

اپنے ہاتہہ سے قربانی کاٹنا بہتر ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ أُضْحِيَّتَهُ بِيَدِهٖ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهَا انس بن مالک سے روایت ہے مینے دیکہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ اپنی قربانی اپنے ہاتہہ سے ذبح کرتے تہے اپنا پاؤن اسکے منہہ پر رکہے ہوئے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ أُضْحِيَّتَهُ عِنْدَ طَرَفِ الزُّقَاقِ طَرِيقِ بَنِي زُرَيْقٍ بِيَدِهٖ بِشَفْرَةٍ سعد مؤذن سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی اپنے ہاتہہ سے ذبح کی گلی کے کنارے پر بنی زریق کی راہ پر ایک چہری سے

بَابُ جُلُودِ الْأَضَاحِيِّ

قربانی کی کہالون کا بیان

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا لِلْمَسَاكِينِ حضرت علی سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا قربانی کے اونٹ بانٹ دینے کا اسکے گوشت اور کھالین اور جھولین سب (معلوم ہوا کہ کھال قربانی کی قصائی کی اجرت مین دینا درست نہین جیسے اور گوشت) **بَابُ** الْأَكْلِ مِنْ لُحُومِ الضَّحَايَا قربانیون کے گوشت مین سے کھانا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَزُورٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَأَكَلُوا مِنَ اللَّحْمِ وَحَسَوْا مِنَ الْمَرَقِ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اونٹ مین سے قربانی کے ایک ٹکڑا گوشت کا منگایا پھر ان سب ٹکڑون کو حکم دیا ایک ہانڈی مین پکانے کا پھر اسکا گوشت سب لوگون نے کھایا اور اسکا شوربا پیا **بَابُ** ادِّخَارِ لُحُومِ الْأَضَاحِي قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِي لِجَهْدِ النَّاسِ ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا حضرت عائشہ سے روایت ہے اونہون نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے جو قربانی کا گوشت (تین دن سے زیادہ) رکھنے سے منع کیا تو سوجہ سے کہ اس زمانہ مین لوگ محتاج تھے (کھلانے کے) پھر آپنے اجازت دی اسکی **عَنْ** نُبَيْشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا نبیشہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے لیکن اب کھاؤ اس مین سے اور رکھ چھوڑو (جتنے دن تک چاہو تو پہلا حکم منسوخ ہوگیا) **بَابُ** الذَّبْحِ بِالْمُصَلَّى عیدگاہ مین قربانی کاٹنا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى ابن عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ مین ذبح کرتے تھے

أَبْوَابُ الذَّبَائِحِ ذبیحے کے باب

بَابُ الْعَقِيقَةِ عقیقے کا بیان **عَنْ** أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ام کرز سے روایت ہے مین نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریان ہین اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری ہے **ف** اسکو نکالا احمد اور نسائی اور ترمذی اور حاکم اور دارقطنی نے اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا لڑکے کیطرف سے دو بکریان عقیقہ کرنے کا اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری

ف اسکو احمد اور ترمذی اور ابن حبان اور بیہقی نے نکالا اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے اور اکثر علما اور اہلحدیث
کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کیطرف سے عقیقہ مین دو بکریان کرنا چاہیئن اور لڑکی کیطرف سے ایک اور ابو داؤد اور نسائی
نے ابن عباس سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین کیطرف سے عقیقہ کیا ایک ایک مینڈھے کا صحیح کہا
اسکو عبدالحق اور ابن دقیق العید نے اور یہ مخالف نہین ہے اگلی حدیثون کے کیونکہ ان مین زیادہ ہے اور قول فعل پر
مقدم ہے اور امام مالک کے نزدیک عقیقہ مین ایک ہی بکری ہے اس حدیث کے رو سے اور محلی نے کہا اصل سنت ایک
بکری سے ادا ہوتی ہے اور دو بکریان کامل سنت ہین اور شافعی نے کہا عقیقہ کہانے اور تصدق کرنے مین
مثل قربانی کے ہے اور مسنون ہے اسکا گوشت پکانا اور اسکی ہڈی نہ توڑین گے (روضہ) عن سلمان بن
عامر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان مع الغلام عقيقة فاهريقوا عنه دما واميطوا
عنه الاذى سلمان بن عامر ضبی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے سنا آپ فرماتے تھے لڑکے
کے ساتھ عقیقہ ہے تو ایک خون اسکیطرف سے بہاؤ اور نجاست کو اس سے دور کرو ف یعنے ساتوین دن اسکو
پاک کرو اسکے بال منڈاؤ اور عقیقہ کرو یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری نے بھی نکالا عن سمرة عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال كل غلام مرتهن بعقيقته تذبح عنه يوم السابع ويحلق راسه ويسمى سمرہ سے
روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک لڑکا گرو ہے اپنے عقیقہ مین (جیسے گروی چیز سے فائدہ نہین
اٹھا سکتے بغیر روپیہ ادا کیے ہوئے ایسی ہی لڑکے کی بھی صحت اور سلامتی اور مبارکی عقیقے سے ہوتی ہے) تو
عقیقہ کا جانور ساتوین دن کاٹا جاوے گا اور اسیدن اسکا سر مونڈا جاویگا اور اسکا نام رکھا جاویگا ف
اسکو احمد اور اہل سنن اور حاکم اور عبدالحق نے نکالا اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے مگر حسن نے سمرہ سے نہین سنا
اور احمد اور ابو داؤد نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے نکالا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے
عقیقہ سے آپ نے فرمایا مین عقوق (والدین کی نافرمانی) کو پسند نہین کرتا گویا آپ نے اس نام کو برا جانا لوگون
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ سے پوچھتے ہین اگر بچہ پیدا ہو تو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا جو کوئی تم مین سے چاہے
اپنے بچہ کیطرف سے قربانی کرنا تو کرے لڑکے کیطرف سے دو بکریان اور لڑکی کیطرف سے ایک اور اس حدیث سے یہی
نکلتا ہے کہ عقیقہ واجب نہین ہے بلکہ مستحب ہے مین کہتا ہون اکثر علما کے نزدیک عقیقہ سنت ہے مگر ابو حنیفہ سے
منقول ہے کہ وہ سنت نہین ہے اور ظاہریہ　　اور حسن بصری کے نزدیک واجب ہے اور بچہ کے بال مونڈ کر اسکو
تولے چاندی یا سونے سے وہ خیرات کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو ایسا ہی حکم دیا کہ امام حسن

ے بال منڈ کر اسکے وزن چاندی خیرات کرین نکالا اسکو احمد اور بیہقی نے بیہقی کی روایت مین ہے کہ حضرت فاطمہ نے
امام حسن اور حسین اور زینب اور ام کلثوم ہر ایک کے بالون کے وزن چاندی صدقہ دی اور ترمذی اور حاکم نے حضرت
علی سے ایسا ہی نکالا اور طبرانی نے اوسط مین ابن عباس سے نکالا کہ سات باتین سنت ہین بچہ مین ساتوین دن
نام رکھنا ختنہ کرنا نجاست بدن سے نکالنا کان مین سوراخ کرنا عقیقہ کرنا سر مونڈنا عقیقہ کا خون اسکے سر مین لیتھڑنا
بالون کے ہموزن چاندی یا سونا خیرات کرنا اسکے اسناد مین رواد بن جراح ضعیف ہے باقی راوی ثقہ ہین
اور کان چھیدنے اور سر کو خون سے لیتھڑنے کا علمانے انکار کیا ہے اور ابوداؤد اور نسائی نے باسناد صحیح بریدہ
سے نکالا کہ ہم جاہلیت کے زمانہ مین جب بچہ پیدا ہوتا تو بکری کاٹ کر اسکا خون بچہ کے سر پر لگاتے جب اللہ تعالے
اسلام کو لایا تو ہم بکری کاٹتے تہے لیکن بچہ کے سر پر زعفران لگاتے اور ایسا ہی نکالا ابن حبان اور ابن السکن
نے حضرت عائشہ سے اور کہا صحیح ہے (روضہ مختصرا) **عَنْ** يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعَقُّ عَنِ الْغُلَامِ وَلَا يُمَسُّ رَأْسُهُ بِدَمٍ یزید بن عبد سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا عقیقہ کیا جاوے لڑکے کیطرف سے لیکن اس کے سر مین خون (عقیقہ کے جانور کا جیسے جاہلیت مین مروج
تہا) نہ لگایا جاوے **بَابُ** الْفَرَعَةِ وَالْعَتِيْرَةِ فرعہ اور عتیرہ کا بیان **ف** ان دونون کی تفسیر آگے
آتی ہے **عَنْ** نُبَيْشَةَ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا
نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوْا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوْا
لِلّٰهِ وَاَطْعِمُوْا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فِيْ كُلِّ سَائِمَةٍ
فَرَعٌ تَغْذُوْهُ مَاشِيَتُكَ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ فَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهٖ اُرَاهُ قَالَ عَلَى ابْنِ السَّبِيْلِ فَاِنَّ
ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت
کے زمانہ مین عتیرہ کیا کرتے تہے رجب مین تو اب آپ ہمکو کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا اللہ کے لیے ذبح کرو جس مہینے
مین چاہو اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کہانا کہلاؤ (غریبون کو) لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم فرع کیا کرتے
تہے جاہلیت مین اب آپ کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا ہر چرنے والے جانورون مین فرع ہے جسکو چرنے تیرا جانور
جب وہ بوجھ لادنے کے لائق (یعنے جوان) ہوجاوے اسوقت تو اسکا گوشت تصدق کرے مسافرون
پر تو یہ بہتر ہے **ف** عتیرہ کا تو بیان اوپر گذر چکا کہ وہ رجب کی قربانی ہے اور فرع جاہلیت مین مروج تہی
وہ پہلوٹا بچہ ہے ناقہ کا اسکو مشرک کاٹتے تہے بتون کے لیے اور بعضون نے کہا جب سو اونٹ کسی کے

پاس پوری ہوجاتی تو وہ ایک بچہ کاٹتا اسکو فرع کہتے اسلام میں لغو ہوگیا اور آپ نے فرمایا کہ بچے کے کاٹنے سے تو یہ بہتر ہے کہ اسکو جوان ہونے دے جب مضبوط اور طیار ہوجاوے اسوقت کاٹ کر مسافروں کو کھلا بعضوں نے کہا فرع اور عتیرہ اب بھی مستحب ہے لیکن خدا کے لیے کرنا چاہیے اور حدیث سے فرع کا جواز نکلتا ہے دوسری روایت میں ہے کہ جب جوان ہوجاوے تو اسکو اللہ کی راہ میں دیدے کہ جہاد میں سپہ سواری کیجاوے یا بوجھہ لادا جاوے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرعۃ ولا عتیرۃ قال ھشام فی حدیثہ والفرعۃ اول النتاج والعتیرۃ الشاۃ یذبحھا اھل البیت فی رجب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ فرع ہے نہ عتیرہ یعنے واجب اور ضروری نہیں ہے یا لغو ہے کیونکہ جاہلیت کی رسم ہے ہشام نے کہا فرع پہلوٹا بچہ اور عتیرہ وہ بکری جسکو گھر والے رجب میں ذبح کرتے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا فرعۃ ولا عتیرۃ قال ابن ماجۃ ھذا من فرائد العدنی ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع ہے نہ عتیرہ ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث محمد بن عمر عدنی کے نادر حدیثوں میں ہے

باب اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح جب ذبح کرے تو اچھی طرح ذبح کرے

عن شداد بن اوس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے ہر چیز میں احسان فرض کیا ہے یعنے رحم اور انصاف جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو (تاکہ مقتول کو تکلیف نہو) اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم میں سے ایک اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام دیوے **ف** یعنے ذبح کے بعد تھوڑی دیر ٹھیر جاوے یہاں تک کہ ٹھنڈا ہوجاوے اسوقت کھال نکالے اور کاٹے یہ حدیث صحیح ہے اسکو امام احمد اور مسلم اور نسائی نے بھی نکالا **عن** ابی سعید الخدری قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل وھو یجر شاۃ باذنھا فقال دع اذنھا وخذ بسالفتھا ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گذرے وہ ایک بکری کو گھسیٹ رہا تھا اسکا کان پکڑکے آپ نے فرمایا اسکا کان چھوڑ دے اور اسکی گردن پکڑ (تاکہ بکری کو تکلیف نہو سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے) **عن** عبد اللہ بن عمر بن عمر قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحد الشفار وان توارى عن البھائم وقال اذا ذبح احدکم فلیجھز عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا چھریوں کے تیز کرنیکا اور چھریوں کو جانوروں سے چھپانے کا (تاکہ پہلے سے انکو ہیبت نہ ہوجاوے) اور فرمایا آپ نے جب کوئی تم میں سے ذبح کرے

تو جلدی سے ذبح کر ڈالے عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ دوسری روایت بھی ایسی ہے

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ ذبح کیوقت بسم اللہ کہنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ قَالَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللهِ فَلَا تَاْكُلُوْا وَمَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس آیت کی تفسیر میں کہ شیطان وحی بھیجتے ہیں اپنے دوستوں کو کہتے تھے وحی انکی یہ تھی کہ جسپر اللہ کا نام لیا جاوے اسکو مت کھاؤ اور جسپر اللہ کا نام نہ لیا جاوے اسکو کھاؤ تب اللہ تعالی نے یہ فرمایا جسپر اللہ کا نام نہ لیا جاوے اسکو مت کھاؤ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ قَوْمًا يَاْتُوْنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِيْ ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا قَالَ سَمُّوْا اَنْتُمْ وَكُلُوْا وَكَانُوْا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِالْكُفْرِ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض لوگ ہماری پاس گوشت لاتے ہیں (یعنی بیچنے کو) اور ہم نہیں جانتے کہ اللہ کا نام لیا گیا اون پہ ذبح کیوقت یا نہیں آپنے فرمایا تم اللہ کا نام لے لو اور کھاؤ اور وہ لوگ نئے مسلمان ہوئے تھے **ف** اس حدیث سے نکلا کہ مسلمان سے گوشت لے لینا درست ہے اگرچہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے ذبح کیوقت اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں کیونکہ مسلمان کا ظاہر حال یہ امید دلاتا ہے کہ اس نے اللہ کا نام ضرور لیا ہوگا البتہ مشرک سے گوشت لینا درست نہیں جبتک اپنی آنکھہ سے دیکھہ نہ لیوے کہ اسکو مسلمان نے ذبح کیا ہے اگر دیکھے نہیں لیکن مشرک یہ کہے کہ اسکو مسلمان نے ذبح کیا ہے تو اسکا لینا درست نہیں مشرک کا قول قابل اعتبار نہیں دیانات میں فقہا نے ایسا ہی لکھا ہے البتہ اہل کتاب سے مسلمانوں کیطرح گوشت لینا درست ہے بشرطیکہ یہ معلوم نہ ہو کہ وہ مردار ہے جیسے منخنقہ وغیرہ ورنہ ہرگز درست نہ ہوگا

بَابُ مَا يُذَكّٰى بِهِ کس چیز سے ذبح کرنا جائز ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ ذَبَحْتُ اَرْنَبَيْنِ بِمَرْوَةٍ فَاَتَيْتُ بِهِمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهِمَا محمد بن صیفی سے روایت ہے میں نے دو خرگوش ذبح کیے ایک تیز پتھر سے (یعنی دھار دار سفید پتھر سے جسکو مروہ کہتے ہیں) پھر میں انکو لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے مجھہ کو حکم دیا انکے کھانے کا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِيْ شَاةٍ فَذَبَحُوْهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَكْلِهَا زید بن ثابت سے روایت ہے ایک بھیڑیے نے دانت لگائے ایک بکری میں تو لوگوں نے اس بکری کو ذبح کر ڈالا مروہ سے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اجازت دی اسکے کھانے کی **ف** اسکو امام احمد اور نسائی نے بھی نکالا عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا نَصِيْدُ الصَّيْدَ فَلَا نَجِدُ سِكِّيْنًا اِلَّا الظِّرَارَةَ وَشِقَّةَ الْعَصَا قَالَ اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ

عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم شکار کیا کرتے ہیں تو کبھی چھری نہیں ہوتی البتہ تیز پتھر ہوتا ہے یا لکڑی کی کھپانچ (باریک ٹکڑا) آپ نے فرمایا جس سے چاہے اس سے خون بہادے اور اللہ کا نام لے **ف** اسکو امام احمد اور نسائی اور ابوداؤد اور حاکم اور ابن حبان نے بھی نکالا **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي فَلَا يَكُونُ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لڑائی میں ہوتے ہیں اور ہمارے ساتھ چھری نہیں ہوتی آپ نے فرمایا جو خون بہادے اور اللہ کا نام اس پر لیا جاوے اسکو کھا سوا دانت اور ناخون کے (ان دونوں چیزوں سے ذبح کرنا درست نہیں) اسلیے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے نکالا اہلحدیث کا یہی قول ہے کہ سوا دانت اور ناخون کے ہر دھار دار تیز چیز سے ذبح درست ہے اور دانت کی مثل ہے ہر ہڈی تو درست ہے ذبح کرنا تلوار اور چھری اور نیزے اور تیر کے بھال اور دھار دار پتھر اور لکڑی اور نرکل اور کانچ اور آئینا اور ٹھیکری اور تانبے اور ٹین وغیرہ سے غرض جو چیز تیز ہو کہ خون بہا دے اس سے ذبح درست ہے اور ذبیحہ حلال ہے اور شافعی نے کہا ذبح میں حلقوم اور مری کا کٹ جانا شرط ہے اور ودجین کا بھی کاٹ ڈالنا مستحب ہے امام احمد سے بھی اصح روایت یہی ہے اور لیث اور ابو ثور اور داؤد اور ابن منذر نے کہا ان سب کا کٹنا شرط ہے اور ابو حنیفہ نے کہا اگر ان چاروں میں سے تین بھی کٹ جاویں تو درست ہے اور مالک نے کہا کہ حلقوم اور ودجان کا کٹنا ضرور ہے مری کا کٹنا شرط نہیں ابن منذر نے کہا علما کا اجماع ہے اسپر کہ جب حلقوم اور مری اور ودجین کٹ جاویں اور خون بہ جاوے تو ذبح ہو گیا (نووی) دررمین اہلحدیث کے مذہب میں اوداج کا کٹنا ضرور قرار دیا ہے **باب** السَّلْخِ پوست نکلنے کا بیان ایسے جیلنے کا اور کہال نکالنے کا **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَحَّ حَتَّى أُرِيَكَ فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبِطِ وَقَالَ يَا غُلَامُ هَكَذَا فَاسْلُخْ ثُمَّ مَضَى وَصَلَّى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑکے پر گذرے جو ایک بکری کی کہال نکال رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا تو الگ ہو جا میں تجھے بتلاتا ہوں پھر آپ نے اپنا ہاتھ گھسیڑ دیا کہال اور گوشت کے بیچ میں یہاں تک کہ بغل تک آپ کا ہاتھ غائب ہو گیا آپ نے فرمایا اے لڑکے اسطرح سے کہال نکال پھر آپ

وہاں سے چلے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا **ف** کیونکہ بکری نجس نہیں ہے **بَابُ** النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ دودہ والی جانور کے ذبح سے ممانعت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَخَذَ الشَّفْرَةَ لِيَذْبَحَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد انصاری پاس تشریف لائے اس نے چھری لی آپ کے لیے جانور کاٹنے کو آپ نے فرمایا دودہ والی مت کاٹیو **ف** دودہ والے جانور کا بلا عذر کاٹنا مکروہ ہے کس لیے کہ دودہ سے بہتوں کو فائدہ ہو سکتا ہے بہت دنوں تک اور گوشت کھا لینے میں یہ فائدہ جاتا رہیگا **عَنْ** أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَلِعُمَرَ انْطَلِقَا بِنَا إِلَى الْوَاقِفِيِّ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي الْقَمَرِ حَتَّى أَتَيْنَا الْحَائِطَ فَقَالَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ ثُمَّ جَالَ فِي الْغَنَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ أَوْ قَالَ ذَاتَ الدَّرِّ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے اور حضرت عمر سے فرمایا ہماری ساتھ چلو واقفی پاس ابو بکر نے کہا پھر ہم چلے چاندنی رات میں یہانتک کہ باغ میں پہونچے (یہی واقفی کے جس کا نام ہرمی بن عبداللہ بن رفاعہ انصاری تھا) وہ بولا مرحبا و اہلا پھر اس نے چھری لی اور بکریوں میں گھوما آپ نے فرمایا دودہ والی بکری سے بچیو یعنے اسکو مت کاٹنا **بَابُ** ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ عورت کے ذبیحہ کا بیان **عَنْ** ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا کعب بن مالک سے روایت ہے ان کی بکریاں تھیں جو سلع پہاڑ میں چرتی تھیں انکی ایک چھوکری نے ایک بکری کو پایا وہ مرنے کے قریب تھی تو ایک پتھر توڑا اس سے اس بکری کو ذبح کر دیا (بخاری) ایک عورت نے ایک بکری کو ذبح کر دیا ایک پتھر سے پھر اسکا ذکر آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے (کعب نے اپنے لوگوں سے کہا ابھی اس بکری کو مت کھاؤ جبتک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض نہ کروں پھر وہ خود گئے یا انہوں نے کسی کو بھیجا اس نے آنحضرت سے اسکو پوچھا) آپ نے اس میں کچھ برائی نہیں دیکھی (احمد اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ نے حکم دیا انکو اسکے کھانے کا) اس سے یہ نکلا کہ عورت اور غلام کا ذبیحہ جائز ہے اور یہی مذہب ہے اہل علم کا **بَابُ** ذَكَاةِ النَّادِّ مِنَ الْبَهَائِمِ جو چارپایہ قابو سے باہر ہو جاوے (یعنے وحشی ہو جاوے بھاگ نکلے) اسکی ذکوۃ کیونکر ہے **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا رافع بن خدیج سے روایت ہے

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر مین ایک اونٹ بگڑ گیا تو ایک شخص نے اسکو تیر مارا اسوقت لوگون کے پاس گھوڑے نہ تھے وہ تیر کھا کر رک گیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چارپایون مین بھی بعضے وحشی ہوجاتے ہین جنگلی جانورون کیطرح پھر جو کوئی تم کر ہاتھ نہ آوے اسکے ساتھ ایسا ہی کرو **ف** یعنی تیر برچھی وغیرہ سے مارد و بسم اللہ کہکر اگر وہ مرجاوے تو حلال ہوگا یہ ذکوۃ اضطراری ہے اسکا حکم مثل ذبح کے ہے جب ذبح پر قدرت نہو اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے اگر بندوق بسم اللہ کہکر مارے اور جانور مرجاوے ذبح کرنے سے پہلے تو وہ حلال ہے یہی قول ہے محققین اہلحدیث کا اگرچہ بعض حنفیہ اسمین شک کرتے ہین **عَنْ** اَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَكُونُ الذَّكٰوةُ اِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ لَكَ ابو العشراء اسامہ بن مالک دارمی سے روایت ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ذکوۃ نہین ہوتی مگر حلق اور کوڑی کے بیچ مین آپنے فرمایا اگر تو اسکی ران مین کونچ دیوے تو بھی کافی ہے **ف** اسکو نکالا احمد اور اصحاب سنن نے لیکن اسکی اسناد مین کئی مجہول ہین اور ابو العشراء بھی مجہول ہے اس سے کسی نے روایت نہین کیا سوا حماد بن سلمہ کے اور اسکا باپ پہچانا نہین جاتا تو اس روایت سے سند نہین لے سکتے لیکن رافع کی روایت جو اوپر گذری وہ صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے بھی نکالا اور یہ جو حدیث مین ہے کہ اگر ران مین کونچ دی تو وہ بھی کافی ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ جب ذبح پر قدرت نہو جیسے جنگلی جانور بھاگ رہا ہو یا گھریلو جانور وحشی ہوجاوے

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ وَعَنِ الْمُثْلَةِ

جانور کو باندھکر نشانہ لگانا اور مثلہ کرنا منع ہے **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانورون کا مثلہ کرنے سے **ف** یعنے انکا کوئی عضو کاٹنے سے مثلا ناک کان ہاتھ پاؤن وغیرہ کیونکہ اس مین جانور کی تعذیب ہے اور وہ حرام ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانورون کو باندھکر مارنے سے مثلا تیرون کا یا گولیون کا نشانہ اسکو کرے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز مین جان ہو اسکو نشانہ مت بناؤ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع

کیا کسی جانور کو باندھکر تیر لگانے سے **ف** جب جانور کو باندھکر اسطرح سے مارنا منع ہوا تو انسان کو اسطرح سے مارنا بطریق اولیٰ حرام ہوگا افسوس ہے کہ ہماری زمانہ مین بعضے لوگ قاتل کو اسیطرح قصاص لیتے ہین کہ اسکو ایک درخت سے باندہ دیتے ہین پھر سب لوگ ملکر اسکو گولیون سے مار دیتے ہین اسکو تعزیر کہتے ہین یہ فعل بالکل خلاف شرع ہے اور تعجب ہے کہ عرب کے علماء اس سے منع نہین کرتے **بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ** جو جانور نجاست کھا دی (یعنے جلالہ) اسکے گوشت کی ممانعت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جلالہ کے گوشت اور دودہ سے **ف** اسکو نکالا امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حسن ہے اور امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے نکالا اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا اور ابن دقیق العید نے ابن عباس سے کہ منع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے گوشت کھانے اور اسکا دودہ پینے سے اور احمد اور نسائی اور حاکم اور دارقطنی اور بیہقی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے ایسا ہی نکالا اور اس باب مین اور حدیثین بھی آئی ہین اور یہی مذہب ہے امام احمد اور ثوری اور شافعیہ اور امامیہ کا اور اہلحدیث بھی اسی کے قائل ہین لیکن بعض علما کہتے ہین کہ جلالہ کا گوشت حرام نہین ہے بلکہ مکروہ ہے اور ظاہر احادیث اسکو مقتضی ہین کہ حرام ہووے اور یہی قول ہے اہلحدیث کا اور بعضون نے کہا اگر مرغی جلالہ ہو تو اسکو تین روز تک بند رکھے اور دوسرے جانورون کو دس روز اور نجاست ان دنون مین کھانے نہ دے اسکے بعد اسکا گوشت کھانا درست ہے اور یہ قیاس کے موافق ہے کیونکہ حرمت کی علت نجاست کھانا تھی وہ جاتی رہی تو حرمت بھی نہ ہوگی (روضہ ندیہ) **بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ** گھوڑون کے گوشت کا بیان

ف گھوڑی کے گوشت مین اختلاف ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ وہ حلال ہے اور حنفیہ نے کہا کہ وہ حرام ہے حرمت اور عظمت کیوجہ سے جیسے انسان کا گوشت حرام ہے حرمت اور عظمت کیوجہ سے نہ نجاست کیوجہ سے اور دلیل لی اونہون نے خالد بن ولید کی حدیث سے جو آگے آویگی لیکن وہ ضعیف ہے اسکی اسناد مین بقیہ بن ولید ہے اور صالح بن یحییٰ اور اسکا باپ مجہول ہے بخاری نے کہا اسحدیث مین اعتراض ہے اور بیہقی نے کہا اسکا اسناد مضطرب ہے اور خطابی نے کہا اسکی اسناد مین اعتراض ہے اور صالح بن یحییٰ عن ابیہ عن جدہ انمین ہر کسیکا سماع ایک دوسرے سے معلوم نہین ہوتا اور ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے اور نسائی نے کہا اباحت کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہ اگر صحیح ہو تو منسوخ ہے اور باب کی حدیثین صحیح ہین انسے اباحت اور حلت گھوڑے کی معلوم ہوتی ہے اور یہی صحیح ہے **عَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا فَأَكَلْنَا

مِنْ لَحْمِهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے ہمنے نحر کیا ایک
گھوڑے کو اور اسکا گوشت کھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَكَلْنَا
زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمنے خیبر کے زمانہ مین گھوڑون اور
گورخرون کا گوشت کھایا ف حنفی کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا والخیل والبغال والحمیر لترکبوہا یعنے پیدا
کیا ہمنے گھوڑون اور خچرون اور گدہون کو سواری کے لیے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کھانا درست نہین
اور یہ عجیب استدلال ہے بہت سے جانور سواری کے لیے پیدا ہوے لیکن ان کا کھانا بہی درست ہے جیسے اونٹ
وغیرہ **بَابُ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ** بستی کے گدہون کا گوشت کیسا ہے ف جمہور علما اور اہلحدیث کا
یہ قول ہے کہ بستی کا گدہا حرام ہے اور اکثر عرب کے لوگ اسکو نہین کہاتے تہے اور کہتے تہے وہ مشابہ ہے شیطان
کے اور جب شیطان کو وہ دیکھتا ہے تو پکارتا ہے اور دوسری حدیث مین ہے کہ جب گدہے کی آواز سنو تو اللہ سے
پناہ مانگو اور گدہے سے مثال لائی جاتی ہے حمق اور بے وقوفی اور ذلت مین اور اسکی حرمت مین بہت سے
صحیح حدیثین آئین ہین براء بن عازب اور ابن عمر اور ابو ثعلبہ خشنی سے انکو بخاری اور مسلم نے نکالا البتہ جنگل
کا گدہا یعنے گورخر وہ بالاتفاق درست ہے اور آنحضرت کو وہ ہدیہ دیا گیا آپنے اس مین سے کہایا ہے روضہ عَنْ
اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَقَالَ اَصَابَتْنَا
مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَصَابَ الْقَوْمُ حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ
فَنَحَرْنَاهَا وَاِنَّ قُدُوْرَنَا لَتَغْلِيْ اِذْ نَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُوْرَ وَ
لَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَاَكْفَاْنَاهَا فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی حَرَّمَهَا تَحْرِيْمًا قَالَ
تَحَدَّثْنَا اَنَّمَا حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَتَّةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا تَاْكُلُ الْعَذِرَةَ ابو اسحاق
شیبانی سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن ابی اوفے سے پوچہا بستی کے گدہون کے گوشت کو اونہون نے کہا ہم بہوکے
ہوئے خیبر کے دن اور ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے لوگون کو گدہے ملے لوٹ مین جو شہر سے نکل رہے
تہے یعنے خیبر کے باہر جا رہے تہے ہمنے انکو نحر کیا اور ہماری ہانڈیان جوش مار رہی تہین کہ اتنے مین آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ ہانڈیون کو اولٹ دو اور گدہون کے گوشت مین سے کچہ مت کہاؤ آخر ہمنے
انکو اولٹ دیا ابو اسحاق نے کہا مینے عبد اللہ بن ابی اوفے سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدہے کو حرام
کر دیا اونہون نے کہا تو مجہہ سے حدیث بیان کرتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدہے کو حرام کر دیا اس وجہ سے

کہ وہ نجاست کہاتا ہے **ف** امام مالک اور ایک طائفہ علما کی نزدیک بستی کا گدہا حلال ہے وہ کہتے ہین یہ ممانعت اسوجہ سے تہی کہ اونہون نے لوٹ کا مال تقسیم سے پہلے کہانا چاہا اور وہ منع ہے جیسے اوپر گذرا اور دلیل لیتے ہین غالب بن ابجر کی روایت سے اسکو ابو داؤد نے نکالا اس مین یہ ہے کہ کہلا اپنے گہر والون کو موٹے گدہون مین سے اور منع انکو حرام کیا تہا نجاست کہانیکی وجہ سے لیکن یہ روایت ضعیف ہے اور مضطرب الاسناد ہے **عَنِ** الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ أَشْيَاءَ حَتَّى ذَكَرَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزون کو حرام کیا ان مین سے بستی کے گدہون کا بہی ذکر کیا **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ نِيئَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِهِ بَعْدُ براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بستی کے گدہون کا گوشت پہینک دینے کے لیے کچا ہو یا پکا پہر اسکے بعد حکم نہین دیا اسکی کہانیکا تو ممانعت قائم رہی **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ خَيْبَرَ فَأَمْسَى النَّاسُ قَدْ أَوْقَدُوا النِّيرَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہمنے جہاد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ خیبر کا پہر شام ہوگئی لوگون نے آگ جلائی آپنے فرمایا کیا پکتا ہو اونہون نے کہا بستی کے گدہون کا گوشت آپنے فرمایا جو کچہ ہانڈی مین ہے اسکو بہا دو اور ہانڈیان توڑ ڈالو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم جو ہانڈی مین ہے اسکو بہا دین اور ہانڈی کو دہو ڈالین آپنے فرمایا اچہا ایسا ہی کرو یعنے اختیار ہے خواہ ہانڈی سمیت پہینک دو یا ہانڈی کو دہو کر رکہہ لو **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مُنَادِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا بیشک اللہ اور اسکا رسول دونو تم کو منع کرتے ہین بستی کے گدہون کے گوشت سے کیونکہ وہ ناپاک ہے **بَابُ** لُحُومِ الْبِغَالِ

خچر کے گوشت کا بیان **ف** خچر کے گوشت کی حرمت کے لیے کوئی صحیح حدیث نہین ہے لیکن چونکہ خچر گدہے اور گہوڑے سے پیدا ہوتا ہے اور گدہا حرام ہے اسوجہ سے خچر کا بہی نہ کہانا بہتر ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ قُلْتُ فَالْبِغَالُ قَالَ لَا جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہون نے کہا ہم گہوڑون

کا گوشت کہاتے تہے مین نے کہا اور خچرون کا اونہون نے کہا نہین **ف** یہ حدیث صحیح ہے لیکن اس سے خچر کی حرمت نہین نکلتی **عَنْ** خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ خالد بن ولید سے روایت ہے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گہوڑون اور گدہون اور خچرون کے گوشت سے **ف** یہ حدیث اگر صحیح ہوتی تو عمدہ دلیل تہی ان چیزون کا گوشت حرام ہونے پر اسکو نکالا ابو داود اور نسائی نے بہی لیکن اوپر گذرا کہ یہ حدیث استدلال کے لائق نہین ہے اور بہت ضعیف ہے **بَابُ** ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ پیٹ کے بچہ کی ذکوۃ اسکی مان کی ذکوۃ ہے **ف** یعنے اگر ایک جانور کو ذبح کیا اور اسکی پیٹ مین بچہ تہا وہ مردہ نکلا تو اسکا کہانا درست ہے کیونکہ اسکی مان کا ذبح کرنا گویا اسکا ذبح کرنا ہے یہی مذہب ہے جمہور علما، اور اہلحدیث کا اور اس مین کسیکا خلاف نہین سوا امام ابوحنیفہ کے انہون نے کہا کہ پیٹ کا بچہ حلال نہوگا مگر جب کہ وہ زندہ نکلے اور جدا اسکا ذبح کیا جاوے اپنی مان کی طرح اور یہ قول انکا صحیح حدیث کے برخلاف ہے امام محمد نے بہی اس مسئلہ مین اپنی استاذ کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوحنیفہ حماد سے روایت کرتے تہے وہ ابراہیم نخعی سے وہ کہتے تہے کہ ایک نفس کی ذکوۃ دو نفسون کے لیے کافی نہوگی اور اگر یہ قول ابراہیم نخعی کا ناجح ہو تب بہی حدیث کے خلاف ان کا قول لغو ہے اور حجت لینے کے لائق نہین اور خود حنفیہ کے نزدیک تابعی کا قول حجت نہین ہے اور امام محمد نے بسند صحیح مالک سے اونہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے روایت کیا کہ جب ناقہ نحر کیجاوے تو اسکی ذکوۃ اسکے بچہ کی بہی ذکوۃ ہوجاویگی جو اسکے پیٹ مین ہو محمد نے کہا ہم اسی کے قائل ہین ابن قیم نے کہا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ وارد ہے کہ جنین کی ذکوۃ اسکی مان کی ذکوۃ ہے لیکن اسکو رد کیا گیا قیاس سے کہ یہ حدیث خلاف اصول ہے کیونکہ میتہ حرام ہے اور ہم کہتے ہین کہ جسکے زبان پر میتہ کی حرمت اوتری اوسی نے مچہلی اور ٹڈی کو حلال کیا حالانکہ وہ بہی میتہ ہین اور یہ شخص قائل ہے ان دونو کی حلت کا اور جنین میتہ نہین ہے وہ ایک جزو ہے اپنی مان کا جو ذبح کی گئی اور ہر جز کی ذکوۃ ضرور نہین پس اگر حدیث اسکی حلت مین وارد نہ ہوتی جب بہی وہ قیاس کے رو سے حلال ہوتا تو کیونکر حلال نہوگا جب حدیث بہی وارد ہوئی اور وہ موافق ہے قیاس اور اصول صحیحہ کے پس متفق ہوئے اسکی حلت پر نص اور قیاس اور اصل اور جس نے اسکو حرام کیا اوس نے ان تینون کا خلاف کیا اپنی فاسد رای کی وجہ سے اعلام الموقعین **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنِينِ فَقَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ الْكَوْسَجَ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ فِي قَوْلِهِمْ

فِی الزَّکٰوۃِ لَا یُقْضٰی بِهَا مُدْمِنَۃً قَالَ مُدْمِنَۃً یَکْبُرُ اِلَّا عَنِ الْاِثْمِ وَیَنْقُصُ اِلَّا الْاِثْمَ ابوسعید سے روایت ہے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا جنین کو آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اسکو کھاؤ اس لیے کہ اسکی ذکوۃ اسکی ماں کی ذکوۃ ہے

اَبْوَابُ الصَّیْدِ شکار کے باب بَابُ قَتْلِ الْکِلَابِ اِلَّا کَلْبُ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ کتون کے مارنے کا حکم سوا شکاری یا کھیت کے کتے کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلِلْکِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِیْ کَلْبِ الصَّیْدِ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کے مارڈالنے کا پھر فرمایا لوگون کو کتے سے کیا غرض پھر انکو اجازت دی شکاری کتا رکھنے کی ف کتے سے کیا غرض اسکا مطلب یہ ہے کہ کتا پالنا بیفائدہ ہے بلکہ وہ نجس جانور ہے جہان ہے کہ برتن یا کپڑے کو گندا کرے لیکن کتون کا قتل تو وہ منسوخ ہے مسلم کی حدیث سے جابر سے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا کتون کے قتل سے اسکے بعد اور فرمایا کالے کتے کو مارڈالو وہ شیطان ہے (انجاح) مترجم کہتا ہے ایک جماعت علماء اور اہلحدیث کے نزدیک کتا نجس نہین ہے وہ کہتے ہین اگر نجس ہوتا تو اسکا شکار کیا ہوا جانور حلال نہ ہوتا اور سات بار دھونیکا حکم جو دوسری حدیث مین وارد ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ اس مین سمیت کا اندیشہ ہے نہ نجاست کیوجہ سے ورنہ تین بار دھونا کافی تھا کیونکہ سور کتے سے زیادہ نجس ہے اسکا جوٹھا برتن تین بار دھونا کافی ہے اور امام بخاری نے اپنی صحیح مین کتے کی طہارت پر کئی حدیثون سے استدلال کیا ہے لیکن اس مین اعتراض ہے اور جمہور اور اکثر علماء اہلحدیث کا یہی مذہب ہے کہ کتا نجس ہے اور صرف شکاری کتے کا شکار اس سے مستثنی ہے بدلیل آیت اور احادیث صحیحہ کے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلِلْکِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِیْ کَلْبِ الزَّرْعِ وَکَلْبِ الْعِیْنِ قَالَ بُنْدَارٌ اَلْعِیْنُ حِیْطَانُ الْمَدِیْنَۃِ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کے قتل کا پھر فرمایا لوگون کو کتون سے کیا مطلب پھر انکو اجازت دی کھیت کے کتے کی اور باغ کے کتے کی ف یعنے جو کتے کھیت اور باغ کی حفاظت کے لیے پالے جاتے ہین انکا پالنا جائز ہے دوسری روایت مین ریوڑ یعنے جانورون کی حفاظت کے لیے بھی پالنا آیا ہے پس شریعت سے صرف تین ہی کتون کا جواز ثابت ہے ایک شکاری کتا دوسری باغ یا کھیت کی حفاظت کا تیسرے ریوڑ کا اور قیاس کیلیے اسپر اور کتون کو بھی جو کسی ضرورت سے پالے جاوین جیسے جنگل مین چور سے حفاظت کے لیے امید ہے کہ یہ بھی جائز ہو لیکن بلا ضرورت کے کتا پالنا ہماری شریعت مین جائز نہین بلکہ اس سے اجر اور ثواب مین نقصان پڑتا ہے جیسے دوسری حدیث مین وارد ہے اور ایک حدیث

میں ہر گز فرشتے اس مکان میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو یا کتا یعنے رحمت کے فرشتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتوں
کے قتل کا عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا صَوْتَهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ
وَكَانَتِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بلند آواز سے حکم کرتے تھے کتوں کے قتل کا اور کتے قتل کیے جاتے آپ کے
زمانہ میں مگر شکار یا ریوڑ کے کتے بَابُ النَّهْيِ عَنِ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ
کتے پالنے کی ممانعت مگر شکاری یا کھیت یا جانوروں کا کتا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے اس کے عمل میں سے
ہر روز ایک قیراط کم ہوگا مگر کھیت کا یا ریوڑ کا کتا **ف** دوسری روایت میں یوں ہے دو قیراط روزانہ کم
ہوں گے اور تطبیق یوں کی ہے کہ شاید کتوں کی دو قسمیں ہوں بعضوں میں ایک قیراط کی کمی ہوتی ہو
بعضوں میں دو قیراط کی اور بعضوں نے کہا یہ باعتبار اختلاف مقامات کے ہے تو مکہ اور مدینہ میں اگر بےضرورت
کتا پالے تو دو قیراط کی کمی ہوگی اور شہروں میں ایک قیراط کی کیونکہ مکہ اور مدینہ افضل اور اعلیٰ مقام ہیں
وہاں کتا پالنا زیادہ نامناسب ہے اور اس قیراط کی مقدار کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے ایک روایت
میں ہے کہ ایک قیراط احد پہاڑ سے بڑا ہے یہ حدیث عمدہ نصیحت ہے مسلمان کے لیے کہ بلاضرورت کتا پالنے
سے پرہیز رکھے اور ہمارے زمانہ میں یہ بلا بہت پھیلی ہے بہت مسلمان نصاریٰ کی مشابہت پر مرے جاتے ہیں
اور انکی طرح بلاضرورت گھروں میں کتا رکھتے ہیں یہ کیا ہے ایک آفت ہے مسلمانوں نے اگر نصاریٰ کی باتیں
سیکھیں تو وہ بھی کوٹ وپتلون پہننا بوٹ ڈانٹنا چرٹ پینا شراب اڑانا کتے بغل میں رکھنا انمیں
سے کوئی بات بھی انکے لیے مفید نہیں ہے نہ دنیا میں نہ آخرت میں بلکہ بعضوں میں دنیا اور آخرت دونوں کی تباہی ہے
اور جو باتیں نصاریٰ کے مفید اور قابل تقلید ہیں جیسے علوم وکمالات صنائع کی تحصیل ہمت اور شجاعت اتفاق
اور اتحاد جہازرانی سیر وسیاحت اپنی قوم کی خیرخواہی امانت داری اور دیانت اپنی حکومت کی وفاداری اور
پھیلائی تجارت اور اس کی ترقی ملک اور طرق اور شوارع کی آراستگی اسلحہ اور سامان حرب وضرب کی طیاری
ان میں سے ایک بات بھی کوئی مسلمان حاصل نہیں کرتا نہ ان چیزوں کے لیے چندہ اور اتفاق کیا جاتا ہے۔

لاحول ولا قوۃ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا الْاَسْوَدَ الْبَهِيْمَ وَمَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوْا كَلْبًا اِلَّا مَاشِيَةٍ اَوْ كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ اِلَّا نَقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے اللہ تبارک وتعالی کی ایک امت نہوتی اور امتوں میں سے تو مین حکم کرتا انکے قتل کا لیکن اب بہی ان مین سے خالص کالے کو مار ڈالو اور جن لوگون نے کتا پالا مگر وہ ریوڑ یا شکار یا کہیت کا کتا نہو تو انکے ثواب مین سی ہر روز دو قیراط کم ہوتے جاوینگے **ف** نووی نے کہا علما نے اجماع کیا ہے کہ کاٹنے والا کتا مار ڈالا جاوے امام الحرمین نے کہا کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کتون کے مارنیکا حکم دیا پہر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور کالا بہجنگ سی حکم پر باقی رہا بعد اسکے یہ ٹہیرا کہ کسی قسم کا کتا نہ مارا جاوے جبتک نقصان نہو یہانتک کہ کالا بہجنگ بہی اور ثواب کم ہونیکا سبب ہوگا کہ فرشتے اسکے گہر مین نہین جا سکتے جس کے پاس کتا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا اسوجہ سے کہ لوگون کو ایذا ہوتی ہے اسکے بہونکنے اور حملہ کرنے سے اور یہ جو فرمایا اگر امت نہوتی امتون مین سے اسکا مطلب ہے کہ کتا بہی ایک قسم کی نوع ہے یعنی عالم کی قسم ہے اسکا فنا کرنا ممکن نہین اسلیے قتل کا حکم دینا بیکار ہے کتنے ہی قتل کرو لیکن دنیا مین ضرور کتے باقی رہینگے جبتک دنیا باقی ہے آپ دیکہیے کہ سانپ اور بچہو اور شیر اور بہیڑیے لوگ صدہا ہزارہا سال سے جہان پاتے ہین مار ڈالتے ہین اور صدہا ہزارہا روپیہ انعام انکے مارنے مین دیا جاتا ہے مگر کیا یہ قومین دنیا سے مٹ گئین نہین ہرگز نہین

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ فَقِيْلَ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے مین نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو کوئی کتا پالے اور وہ اسکے کہیت کی بار پوشی کے کام نہ آتا ہو تو اسکے عمل مین سے (یعنی عمل کے ثواب مین سے) ایک قیراط ہر روز کم ہوگا لوگون نے سفیان سے کہا تم نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی انہون نے کہا ہان قسم ہے اس مسجد کے مالک کے

بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ کتے کے شکار کا بیان ✣

ف اہلحدیث کے نزدیک جو جانور ہتیار سے شکار کیا جاوے (جیسے تیر تلوار برچہ بہالا بندوق توپ وغیرہ سی) یا ان جانورون کے ذریعہ سے جو زخمی کرتے ہین (جیسے کتا چیتا باز بحری عقاب وغیرہ) تو وہ حلال ہے اگرچہ شکار کا جانور ذبح کرنے سے پہلے مر جاوے بشرطیکہ مسلمان شکار کرے اور جانور یا ہتیار کو شکار پر چلاتے وقت بسم اللہ کہے بہی

یہی قول ہے جمہور علما اور فقہا کا عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ اَہْلِ کِتَابٍ نَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِہِمْ وَبِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَاَصِیْدُ بِکَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ
وَاَصِیْدُ بِکَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا ذَکَرْتَ اَنَّکُمْ فِیْ
اَرْضِ اَہْلِ الْکِتَابِ فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْ اٰنِیَتِہِمْ اِلَّا اَنْ لَا تَجِدُوْا مِنْہَا بُدًّا فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا مِنْہَا بُدًّا فَاغْسِلُوْہَا
وَکُلُوْا فِیْہَا وَاَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ اَمْرِ الصَّیْدِ فَمَا اَصَبْتَ بِقَوْسِکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَکُلْ وَمَا
صِدْتَ بِکَلْبِکَ الْمُعَلَّمِ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَکُلْ وَمَا صِدْتَ بِکَلْبِکَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَکْتَ ذَکٰوتَہٗ
فَکُلْ۔ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں (یعنے یہود اور نصاریٰ کے) کیا ہم انکے برتنوں میں کہا دیں اور ہم اس
ملک میں رہتے ہیں جہاں شکار بہت ہی میں شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور اپنے سکھائے ہوئے کتے سے
اور اس کتے سے جو سکھایا ہوا نہیں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ جو تو نے بیان کیا کہ ہم اہل
کتاب کے ملک میں بستے ہیں تو تم انکے برتنوں میں کہانا مت کہاؤ مگر جب ایسی ہی مجبوری ہو (مثلا دوسرا کوئی
برتن نملے) تو انکو دہو ڈالو پہر ان میں کہاؤ اور وہ جو تو نے شکار کا بیان کیا تو جو شکار تو اپنی کمان سے کرے
اسپر اللہ کا نام لے (تیر مارتے وقت) اور اسکو کہا اور جو سکھلائی ہوئی کتے سے شکار کرے اسپر بہی اللہ کا نام لے
(کتے کو چہوڑتے وقت) پہر اسکو کہا اور جو شکار کرے بن سکہائی کتے سے پہر تو اس جانور کو پاوے اور اسکو ذبح
کرلے (اللہ کے نام پر) تو کہا ف اگر ذبح کرنے سے پہلے وہ جانور مر گیا ہو تو اسکا کہانا درست نہیں یہ حدیث
صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے بہی نکالا عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّا قَوْمٌ نَصِیْدُ بِہٰذِہِ الْکِلَابِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کِلَابَکَ الْمُعَلَّمَۃَ وَذَکَرْتَ اسْمَ
اللّٰہِ عَلَیْہَا فَکُلْ مَا اَمْسَکْنَ عَلَیْکَ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ یَاْکُلَ الْکَلْبُ وَاِنْ اَکَلَ الْکَلْبُ فَلَا تَاْکُلْ
فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَکُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ وَاِنْ خَالَطَہَا کِلَابٌ اُخَرُ فَلَا تَاْکُلْ قَالَ ابْنُ مَاجَۃَ سَمِعْتُہٗ
یَعْنِیْ عَلِیَّ بْنَ الْمُنْذِرِ یَقُوْلُ حَجَجْتُ ثَمَانِیَۃً وَخَمْسِیْنَ حَجَّۃً اَکْثَرُہَا رَاجِلٌ۔ عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا تو میں نے کہا ہم ان لوگوں میں ہیں جو کتوں سے
شکار کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تو اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو چہوڑے اور اللہ کا نام انپر لیوے تو جس
شکار کو وہ پکڑ لیں اوسکو کہا اگرچہ وہ اسکو مار ڈالیں مگر جس صورت میں کہ کتا اس شکار میں سے کہا لیوے تو

اسکو مت کھا اسلیے کہ مین ڈرتا ہون شاید اس کتے نے اس شکار کو اپنے کھانے کے لیے پکڑا ہو (تیرے لیے) اور اگر سکھلائے کتے کے ساتھ جس کو تو نے بسم اللہ کہکر چھوڑا) دوسرے کتے شریک ہو گئے تب بھی وہ شکار مت کھا (کیونکہ ان کتون پر بسم اللہ نہین کہی تھی اگرچہ وہ کتے سکھلائے ہوئے ہون یا بن سکھلائے) امام ابن ماجہ نے کہا اس حدیث مین جو میرے شیخ ہین علی بن منذر ہین نے ان سے سُنا وہ کہتے تھے مین نے اٹھاون حج کیے ہین اور ان مین اکثر حج پیدل کیے ہین **ف** امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے نکالا مرفوعاً جب کتا شکار مین سے کھالیوے تو پھر اسکو مت کھا اس نے وہ شکار اپنے لیے پکڑا اور احمد اور ابو داؤد کی ایک روایت مین ابو ثعلبہ سے یون ہے کہ اگر کتا سکھلایا ہوا ہو اور وہ شکار مین سے کھا بھی لیوے جب بھی اسکو کھا ابن حجر نے کہا اسکے اسناد مین برائی نہین حالانکہ اسکی اسناد مین داود بن عمر اودی ہے اس مین کلام ہے اور یہ روایت صحیحین کی روایت کا معارضہ نہین کر سکتی جن مین صاف یہ موجود ہے کہ جب کتا شکار مین سے کھالیوے تو پھر اسکو مت کھا اور احمد اور ابو داود نے عدی بن حاتم سے نکالا کہ جب کتے یا باز کو تو سکھلا دے پھر اُس کو چھوڑے اللہ کا نام لیکر تو کھا اس کا شکار جو وہ پکڑ لیوے **بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ** مجوسی کا کتا شکار کرے تو اسکا کھانا کیسا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِهِمْ وَطَائِرِهِمْ يَعْنِي الْمَجُوْسَ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے ہمکو ممانعت ہوئی مجوسیوں کے کتے یا پرندے کے شکار سے **ف** یعنی اگر مجوسی کا کتا یا باز شکار کرے تو وہ مسلمان کو درست نہین ہے لیکن اگر مسلمان مجوسی کا کتا یا باز لیکر اسکو اللہ کا نام لیکر چھوڑے تو وہ شکار درست ہوگا اور اسکی مثال یہ ہے جیسے مسلمان مجوسی کی چھری سے ذبح کرے یا اسکی تیر کمان سے شکار کرے اور اگر مجوسی مسلمان کے کتے یا باز سے شکار کرے تو وہ درست نہ ہوگا اسکی مثال ایسی ہے جیسے مجوسی مسلمان کی چھری سے ذبح کرے (موطا) **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ فَقَالَ شَيْطَانٌ ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نرے کالے بھجنگ کتے کو (جس مین اور کوئی رنگ نہ ہو) آپنے فرمایا وہ شیطان ہے (اس سے امام ابن ماجہ نے یہ نکالا کہ کالے کتے کا شکار درست نہین کیونکہ وہ شیطان ہے اور شیطان کافر ہے اور کافر مشرک کا ذبیحہ درست نہین ایسا ہی قول ہے بعض علماء کا لیکن اکثر علماء نے کالے کتے کا شکار درست کہا ہے اور کہا ہے حدیث مین تشبیہ ہے شیطان سے یعنی ایسا کتا اکثر شریر اور بیکار ہوتا ہے) **بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ** تیر کمان کا شکار **عَنْ** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہا اس شکار کو جو تیری کمان کرے حافظ ابو عبداللہ بن ماجہ نے کہا یہ حدیث غریب ہے صرف رملہ کے لوگون نے اسکو روایت کیا عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا قَوْمٌ نَرْمِي قَالَ إِذَا رَمَيْتَ وَخَزَقْتَ فَكُلْ مَا خَزَقْتَ عدی بن حاتم سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تیر انداز لوگ ہین آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے اور وہ گھس جاوے (یعنے زخم کرے اندر گھسکر اور خون بہاوے) تو کہا اس جانور کو جسکو تو پھاڑے **ف** آگے حدیث عدی بن حاتم کی آتی ہے کہ جو شکار معراض سے ماری (معراض بے پر اور بے پیکان کا تیر بطور لکڑی کے جو اپنے بوجھہ سی شکار کو مارتا ہے وہ مردار ہی مگر جب معراض اس مین چبھ جاوی بطور سنان کے اور پھاڑ ڈالے تو جائز ہے اسکا کہانا اور امام احمد نے نکالا کہ عدی نے کہا یا رسول اللہ ہم تیر انداز لوگ ہین تو کونسا جانور حلال ہے ہمکو آپ نے فرمایا جس کو تم ذبح کرو اور جو اللہ کا نام لیکر اسکو کونچو ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ حلت کے لیے صرف یہ کافی ہے کہ وہ آلہ شکار مین گھس جاوے اور کونچ دے یعنی سوراخ کرے اور پھاڑ ڈالے خون بہاوے اگرچہ وہ چیز بھاری ہو جیسے معراض پس بندوق کی گولی کا جو اس زمانہ مین رائج ہے شکار درست ہوگا اگرچہ اسکو ذبح نکر سکے بشرطیکہ اللہ کا نام لیکر گولی یا چھرہ ماری کیونکہ گولی بدن مین گھس جاتی ہے اور بدن کو پھاڑ ڈالتی ہی (روضہ) **مترجم** کہتا ہی فقہا نے جو لکہا ہے کہ بندقہ سی جو جانور مارا جاوی وہ مردار ہے تو اس بندقہ سے غلہ یعنے مٹی کا گولہ مراد ہے جسکو غلیل مین رکھکر مارتے ہین یہ غلیل کا گولہ بدن مین گھستا نہین نہ سوراخ کرتا ہے بلکہ چوٹ لگاتا ہے اپنی بوجھہ کیوجہ سے تو اسکا شکار درست نہوگا الا جب اسکو زندہ پاکر ذبح کرے **باب** الصَّيْدِ يَغِيبُ لَيْلَةً اگر شکار کا جانور ایک رات مار کھا کر غائب ہو جاوی پھر ملے عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنِّي لَيْلَةً قَالَ إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ شَيْئًا غَيْرَهُ فَكُلْهُ عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین شکار کے جانور کو تیر مارتا ہون پھر وہ ایک رات میری نظر سے غائب ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا جب تو اس مین اپنا تیر پاوے اور سوا اپنے تیر کے اور کچہ (زخم یا مار کا اثر یا چوٹ کا) نہ پاوی اس مین تو اسکو کہا **ف** کیونکہ اس سے گمان غالب ہوتا ہے کہ وہ اسی تیر کے صدمہ سے مرا جو بسم اللہ کہکر مارا گیا تہا صحیحین کی روایت مین اتنا زیادہ ہے مگر جب تو اسکو پانی مین پاوے تو مت کہا معلوم نہین وہ تیرے تیر سے مرا یا پانی مین گرنے سے ایک روایت مین امام احمد اور

بخاری کے یوں ہی جب تو شکار کو مارے پھر اسکو ایک دن یا دو دن کے بعد پاوے اور اس میں سوا تیرے تیر کے اور کسی چیز کا اثر نہ ہو تو اس کو کھالے اور جو پانی میں گرا ہوا ملے تو نہ کھا اور بخاری کی ایک روایت میں ہے ہم شکار کو تیر لگا میں پھر اسکو ڈھونڈا کرتے ہیں دو دو تین تین دن تک بعد اسکے اسکو مردہ پاتے ہیں اس میں تیر گھسا ہوا آپ نے فرمایا اسکو کھا دے اگر اس کا دل چاہے ترمذی کی ایک روایت میں ہے جسکو اونہوں نے صحیح کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں شکار کو تیر مارتا ہوں پھر دوسرے دن اپنا تیر اس میں پاتا ہوں آپ نے فرمایا جب تو جانے کہ وہ تیرے تیر سے مرا ہے اور اس میں کسی درندے کا اثر نہ پاوے تو اسکو کھا اور مسلم نے ابی ثعلبہ خشنی سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو تیر مارے اور شکار تین دن تک غائب رہے پھر تو اسکو پاوے تو کھا جبتک وہ بدبودار نہ ہو (روضہ)

باب صید المعراض معراض کے شکار کا بیان (معراض کی تفسیر ابھی گذر چکی) **عن عدی بن حاتم** قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید بالمعراض قال ما اصبت بحدہ فکل وما اصبت بعرضہ فھو وقیذ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا جو اسکی نوک سے مرے تو اسکو کھا اور جو عرض میں اسکے لگ کر مرے وہ مردار ہے (کیونکہ وہ ایسا ہوا جیسے کوئی لاٹھی یا پتھر کی مار سے مرے وہ مردار ہے) **عن عدی بن حاتم** قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال لا تاکل الا ان یخزق عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کو آپ نے فرمایا مت کھا اسکا شکار مگر جب وہ پھاڑ ڈالے

باب ما قطع من البھیمۃ وھی حیۃ جو ٹکڑا زندہ جانور سے کاٹ لیا جاوے وہ مردار ہے **عن ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما قطع من البھیمۃ وھی حیۃ فما قطع منھا فھو میتۃ ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ٹکڑا زندہ جانور میں سے کاٹ لیا جاوے (مثلاً اسکا ہاتھ یا پاؤں یا سرین) تو وہ مردار ہے

ف اگرچہ حلال جانور میں سے کاٹا جاوے جیسے گائے یا بکری میں سے **عن تمیم الداری** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان قوم یجبون اسنمۃ الابل ویقطعون اذناب الغنم الا فما قطع من حی فھو میت تمیم داری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اونٹوں کی کوہان اور بکریوں کی دمیں کاٹ لیں گے آگاہ رہو زندہ جانور سے جو کاٹا جاوے وہ مردار ہے

ف یہ حدیث کا اسناد ضعیف ہے دو شخص اسمعیل بن عیاش اور شہر بن حوشب دونوں میں کلام ہے

باب صید الحیتان والجراد مچھلی اور ٹڈی کا شکار **عن ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ ابن عمرؓ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم کو حلال ہین دو مردے مچھلی اور ٹڈی ف اور دو خون جگر اور طحال یعنے کلیجی اور تلی نکالا اسکو احمد اور دارقطنی اور شافعی اور بیہقی نے بہی لیکن عبدالرحمان بن زید بن اسلم اسکے اسناد مین ضعیف ہے عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ سلمانؓ سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ٹڈی کو آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بڑا لشکر ہے مین نہ اسکو کہاتا ہون نہ اسکو حرام کرتا ہون ف آپکے نہ کہانے سے غرض نہین کہ وہ شی حرام ہوجاوے آپ بعضی حلال چیزون کو بہی نہین کہاتے تہی جیسے پیاز لہسن وغیرہ اور گہوڑ پھوڑ جسکو ضب کہتے ہین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كُنَّ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَادَيْنَ الْجَرَادَ عَلَى الْاَطْبَاقِ انس بن مالکؓ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیان تحفہ بہیجتی تہین ٹڈی کو طبقون مین رکہکر عَنْ جَابِرٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَهْلِكْ كِبَارَهُ وَاقْتُلْ صِغَارَهُ وَاَفْسِدْ بَيْضَهُ وَاقْطَعْ دَابِرَهُ وَخُذْ بِاَفْوَاهِهَا عَنْ مَعَايِشِنَا وَاَرْزَاقِنَا اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَدْعُوْ عَلَى جُنْدٍ مِنْ اَجْنَادِ اللّٰهِ بِقَطْعِ دَابِرِهِ قَالَ اِنَّ الْجَرَادَ نَثْرَةُ الْحُوْتِ فِي الْبَحْرِ قَالَ هَاشِمٌ قَالَ زِيَادٌ فَحَدَّثَنِيْ مَنْ رَاَى الْحُوْتَ يَنْثُرُهُ جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بددعا کرتے تہے ٹڈی پر تو فرماتے یا اللہ ہلاک کردے بڑی ٹڈیون کو اور مار ڈال چہوٹی ٹڈیون کو اور ان کے انڈے گندے کردے (تاکہ بچے نہ ہون) اور انکی اصل میٹ دے (اور نسل) اور انکے مونہہ بند کردے ہماری روزیون سے (کہ وہ ہمارا غلہ اور اناج اور میوہ کہا نہ جاوین) اور ہمکو روزی دے تو دعا کا سننے والا ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ آپ کیسے بددعا کرتے ہین اللہ تعالیٰ کے ایک لشکر پر کہ اسکی نسل کاٹ دیوے آپنے فرمایا ٹڈی مچھلی کی چہینک سے نکلتی ہے دریا مین۔ ہاشم نے کہا زیاد نے کہا جس حدیث کا راوی ہی مجہسے ایک شخص نے بیان کیا اس نے دیکہا مچھلی چہینک رہی تہی ٹڈیان کو ف ہمارے زمانہ مین ٹڈی کی بہت تحقیقات ہوئی اور معلوم ہوا کہ وہ بہی ایک نوع ہے منجملہ انواع کے اور اوپر ایک حدیث مین گذرا کہ وہ اللہ کے سب لشکرون مین زیادہ ہے تو شاید حدیث کا یہ مطلب ہوگا کہ اول جو ٹڈی کا وجود ہوا وہ مچھلی کی چہینک سے ہوا اور شاید اب بہی ایسا ہوتا ہو کہ بعضی ٹڈیان مچھلی کی ناک سے بہی نکلتی ہون جیسے زیاد نے سنا لیکن اس زمانہ مین ٹڈیون کے انڈے بکثرت پہاڑون مین ملتے ہین اور لوگ ان انڈون کو خراب کرنے پر مقرر کیے جاتے ہین

اور حکومت کیطرف سے اسپر انعام ملتا ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے اسکو خطیب نے بھی انس سے نکالا اور جابر سے اسکی اسناد مین موسیٰ بن محمد تیمی متروک ہے ابن ملقن نے کہا متفرد ہوا موسیٰ اسکی روایت سے اور وہ منکر الحدیث ہے عن

ابی ھریرۃ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ او عمرۃ فاستقبلنا رجل من جراد او ضرب من جراد فجعلنا نضربھن باسواطنا ونعالنا فقال النبی صلعم کلوہ فانہ من صید البحر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج یا عمرے مین تو ہمارے سامنے ایک گروہ آیا ٹڈیون کا یا ایک قسم کی ٹڈیان آئین ہم انکو مارنے لگے اپنے کوڑون سے اور جوتون سے آپنے فرمایا اسکو کھاؤ وہ دریا کا شکار ہے **ف** اسکو ابوداؤد نے بھی نکالا یہ حدیث بھی ضعیف ہے اسکی اسناد مین ابوالمہزم ہے وہ ضعیف ہے ابوداؤد نے کہا یہ حدیث وہم ہے ترمذی نے بھی اسکو نکالا اور کہا غریب ہے ہم نہین پہچانتے اسکو مگر ابوالمہزم کی روایت سے اسمین شعبہ نے کلام کیا ہے **ف** اگر ٹڈی دریا کا شکار ہو تو مجوسی اور مشرک کی پکڑی ہوئی ٹڈی بھی درست ہوگی جیسے مچھلی اسکی پکڑی ہوئی درست ہے ابن عباس نے کہا دریا کا شکار کھا خواہ یہودی یا نصرانی یا مجوسی شکار کرے اور جمہور کا یہ قول ہے کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ شکار کیوجہ سے مرجاوے یا خود بخود دریا مین مرجاوے اور حنفیہ نے کہا اگر خود بخود دریا مین مرجاوے تو وہ حلال نہین ہے اور اللہ کا قول مطلق ہے احل لکم صید البحر تو شامل ہے دریا کے ہر جانور کو اور ہر قسم کی مچھلی کو اور شافعی نے مینڈک اور کچھوے اور کیکڑے اور سانپ اور بچھو کو حرام کہا ہے اور ابوحنیفہ نے سوا مچھلی کے دریا کے اور تمام جانورون کو اور امامیہ نے بغیر پوست کی مچھلی کو بھی حرام کہا ہے (روضہ مختصراً)

باب ما ینھی عن قتلہ کن جانورون کا مارنا منع ہے

عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل الصرد والضفدع والنملۃ والھدھد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا (صرد) چڑیا اور مینڈک اور چیونٹی اور ہدہد کے قتل سے عن ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل اربع من الدواب النملۃ والنحلۃ والھدھد والصرد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانورون کے قتل سے چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور صرد **ف** صرد ایک قسم کی چھوٹی چڑیا ہے یہ جانور ستاتے نہین بلکہ ان سے فائدہ ہے شہد کی مکھی شہد بناتی ہے اور چیونٹی گھر مین کا گرا پڑا اناج اور کثافت اٹھا لیجاتی ہے اور انکے مارنے مین کوئی نفع بھی نہین ہے اسلیے منع فرمایا ہدہد قاصد تھا حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کا اور اس مین گوشت بالکل کم ہوتا ہے اسلیے اسکا شکار بیفائدہ

ہے اسی طرح صرد بالکل ایک چھوٹی چڑیا ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان نبیا من الانبیاء قرصتہ نملۃ فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی اللہ عزوجل الیہ ان قرصتک نملۃ اھلکت امۃ من الامم تسبح ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر تھے اگلے پیغمبرون میں سے انکو ایک چیونٹی نے کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون کا سارا چھتہ جلا دینے کا وہ جلا دیا گیا تب اللہ تعالی نے انکو وحی بھیجی کہ تم کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور اسکے بدل تمنے ایک امت کو تباہ کر دیا جو اللہ کی تسبیح کہتی تھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور بھی اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرتے ہین اور عبادت مین مصروف ہین جانور تو کیا جھاڑ اور پہاڑ اور دریا سب اسکی حمد کر رہے ہین وان من شیء الا یسبح بحمدہ الخ لیکن افسوس ہے کہ انسان جو اسکی سب مخلوقات مین اعلے اور افضل ہے وہی اکثر اپنے مالک کو بھولجاتا ہے اور دنیا مین ایسا غرق ہوتا ہے کہ عبادت کا خیال ہی نہین رہتا لاحول ولا قوۃ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ اگلی شریعتون مین چیونٹی کا مارنا درست تھا جب تو ان پیغمبرون کو اسکے مارنے پر ملامت نہین ہوئی بلکہ ایک چیونٹی کے بدل لاکھون چیونٹیون کو مار ڈالنے پر یہ انصاف کی خلاف ہے **عن** ابن شھاب باسنادہ نحوہ وقال قرصت ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

باب النھی عن الخذف

خذف کی یعنے چھوٹی کنکریان مارنے کی ممانعت **ف** جیسے اکثر لوگون کی عادت ہوتی ہے کہ کھیل کے طور پر انگلیون سے یا غلیل سے کنکریان مارا کرتے ہین اس سے منع کیا کیونکہ یہ بیفائدہ اوقات ضائع کرنا ہے اور اس مین ضرر کا احتمال ہے کہ کسی کی آنکھ یا دانت مین لگ جاوے اور آنکھ پھوٹ جاوے یا دانت ٹوٹ جاوے **عن** سعید بن جبیر ان قریبا لعبد اللہ بن مغفل خذف فنھاہ وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الخذف وقال انھا لا تصید صیدا ولا تنکا عدوا ولکنھا تکسر السن وتفقؤ العین قال فعاد فقال احدثک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنہ ثم عدت لا اکلمک ابدا سعید بن جبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن مغفل کے ایک عزیز نے خذف کیا اونہون نے اوسکو منع کیا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع کیا اور فرمایا نہ اس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو صدمہ پہونچتا ہے لیکن دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے اوس نے یہ سنکر پھر خذف کیا عبد اللہ نے کہا مین تجھ سے حدیث بیان کرتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا اور تو وہی کام کرتا ہے اب مین کبھی تجھ سے بات نہین کرونگا **ف** یہ عبد اللہ نے غصہ سے کہا معلوم ہوا کہ جو کوئی حدیث کو سنکر یا جان کر بھی اسکے خلاف پر اصرار کرے اس سے ترک ملاقات کرنا صحابہ کا طریق ہے اور ابن عمر نے حدیث کے خلاف ایک بات کہنے پر اپنے بیٹے کو برا کہا

اور ساری عمر اُس سے بات نہ کی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ
اِنَّھَا لَا تَقْتُلُ صَیْدًا وَلَا تَنْکَی الْعَدُوَّ وَلٰکِنَّھَا تَفْقَؤُ الْعَیْنَ وَتَکْسِرُ السِّنَّ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خذف سے اور فرمایا کہ اس سے نہ شکار مرتا ہے نہ دشمن زیر ہوتا ہے البتہ آنکھ پھوٹ
جاتی ہے اور دانت ٹوٹ جاتا ہے بَابُ قَتْلِ الْاَوْزَاغِ گرگٹ اور چھپکلی کے قتل کا بیان ف
ہر چند یہ جانور کسیکو کاٹتے نہیں نہ ایذا دیتے ہیں لیکن انسے دل کو نفرت پیدا ہوتی ہے اور بعضون نے کہا ان
مین سمیت ہوتی ہے بعضون نے کہا وہ عرب کے ملک مین اونٹنی کا تھن پکڑ کر دودھ چوس لیتا ہے عَنْ اُمِّ شَرِیْکٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَھَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ ام شریک سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم کیا گرگٹون کے مارنے کا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِی اَوَّلِ
ضَرْبَۃٍ فَلَہٗ کَذَا وَکَذَا حَسَنَۃً وَمَنْ قَتَلَھَا فِی الثَّانِیَۃِ فَلَہٗ کَذَا وَکَذَا اَدْنٰی مِنَ الْاُوْلٰی وَمَنْ
قَتَلَھَا فِی الضَّرْبَۃِ الثَّالِثَۃِ فَلَہٗ کَذَا وَکَذَا حَسَنَۃً اَدْنٰی مِنَ الَّذِیْ ذَکَرَہٗ فِی الْمَرَّۃِ الثَّانِیَۃِ ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی گرگٹ کو پہلی مار مین مارے اسکے لیے اتنے
نیکیان ہین اور جو کوئی دوسری مار مین مارے اسکو لیے اتنی نیکیان ہین لیکن اول سے کم اور جو کوئی تیسری
مار مین مارے اسکے لیے اتنی نیکیان ہین دوسری سے کم عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِلْوَزَغِ الْفُوَیْسِقَۃُ حضرت عائشہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو بدکارہ فرمایا ف اوسکی
تحقیر اور تذلیل کے لیے عَنْ سَائِبَۃَ مَوْلَاۃِ الْفَاکِہِ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ اَنَّھَا دَخَلَتْ عَلٰی عَائِشَۃَ فَرَاَتْ فِیْ
بَیْتِھَا رُمْحًا مَوْضُوْعًا فَقَالَتْ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا تَصْنَعِیْنَ بِھٰذَا قَالَتْ نَقْتُلُ بِہٖ ھٰذِہِ الْاَوْزَاغَ
فَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنَا اَنَّ اِبْرَاھِیْمَ لَمَّا اُلْقِیَ فِی النَّارِ لَمْ تَکُنْ فِی الْاَرْضِ دَابَّۃٌ
اِلَّا اَطْفَاَتِ النَّارَ غَیْرَ الْوَزَغِ فَاِنَّھَا کَانَتْ تَنْفُخُ عَلَیْہِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِہٖ
سائبہ سی روایت ہی جو مولاۃ (آزاد لونڈی) تہین فاکہ بن مغیرہ کی وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس گئین
اُن کے گہر مین ایک برچھہ رکھا ہوا پایا تو کہا ای ام المومنین اس برچھی سے تم کیا کرتے ہو اونہون نے کہا ہم اسے
ان گرگٹون کو مارتے ہین اسلیے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا
نمرود مردود نے تو ساری زمین مین کوئی جانور باقی نہ رہا جس نے آگ نہ بجہائی ہو سوا گرگٹ کے وہ اور آگ
کو ہونکتا تہا انپر اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اُس کے قتل کا ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ گرگٹ

کا قتل مذہبی عداوت کی وجہ سے ہے چونکہ وہ دشمن تہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تو ساری مسلمانون کو اسکا دشمن رہنا چاہیے اور بعضون نے کہا شیطان گرگٹ کی شکل بنکر آگ پہونکتا تہا اسلیے آپ نے اس کل کو برا جانا اور اسکے ہلاک کرنیکا حکم دیا۔ حدیث سے یہ نکلا کہ ایک شخص کے برے کام کرنے سے کبہی اسکی ساری قوم ملعون ہوجاتی ہے اور مکروہ سمجہی جاتی ہے جیسے بنی امیہ کہ ان مین کے ایک شخص یعنے یزید پلید نے اہل بیت کرام علیہم السلام کو ایذا دی مگر لوگ ساری بنی امیہ کے دشمن ہین اور انکو برا جانتے ہین یہ امر فطری ہے جسکی رد کی نہین ہوسکتی گو شرع کے رو سے قانونی حکم یہی ہے کہ ہر شخص جو برا کام کرے اسکی سزا اسی کو دیجاتی ہے نہ اسکے قرابت یا علاقہ والون کو جیسے اوپر گذرا **باب** اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ہر دانت والا درندہ حرام ہے عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ اَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى دَخَلْتُ الشَّامَ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والے درندے کے کہانے سے زہری نے کہا مین نے اس حدیث کو نہین سنا یہانتک کہ مین شام مین گیا ف وہان کے لوگون نے یہ حدیث روایت کی زہری اہل مدینہ مین سے تہے وہان کے لوگون کو یہ حدیث نہین پہونچی تہی ایسا اکثر احادیث مین ہوا ہے کہ اہل کوفہ یا اہل مدینہ یا اہل شام یا اہل یمن سے خاص ہین اور اسکی وجہ یہ ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ سب ملکون مین پہیل گئے تہے بعضی حدیثین خاص خاص صحابہ کو معلوم تہین جو انہون نے اونہی ملک والون سے بیان کین جہان وہ رہے اسوجہ سے وہ حدیثین اور ملک والون کو نہین پہونچین امام ابو حنیفہ اہل کوفہ مین تہے انکو بہی بہت سی حدیثین اہل مدینہ اور اہل شام اور اہل یمن کی نہین پہونچین اور مجبور ہوکر انہون نے مسائل مین قیاس کیا جو کہین حدیث کے موافق پڑا کہین مخالف بعد بخاری اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور احمد بن حنبل اور ابو زرعہ اور ابو حاتم اور ابن ماجہ پہر انکے بعد اور لوگ جیسے طبرانی اور بیہقی اور دار قطنی اور حاکم اور خطیب وغیرہم تمام ملکون مین پہرے اور ہر ایک ملک والون کی حدیثون کو جمع کیا اور بہت سے مسائل جن مین اگلے مجتہدین نے قیاس کیا تہا صریح حدیثین پائین اور جو لوگ اہل حق اور متبع رسول خواہ حنفی ہون یا شافعی یا مالکی ہون یا حنبلی اونہون نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جس مسئلہ مین صحیح حدیث مل گئی پس اسپر عمل کیا اور قیاس اور رای کو جو اسکے خلاف واقع ہوئی تہی پہینک دیا دیوار پر پہینک دیا اور یہی طریقہ قیامت تک اہل حق کا رہیگا الا ماشاء اللہ چند جہلہ مقلدین اور متعصبین اسکے خلاف مین کہ حدیث ہوتے ہوئے اپنے مجتہد کا قول اسکے خلاف نہین چہوڑتے عنقریب انکو اپنے عمل کا جواب دینا ہوگا وما علینا الا البلاغ

اکثر اہلحدیث اور انکا یہی قول ہے کہ ہر دانت والا درندہ یعنی جو دانت سے شکار پکڑتا ہے اور حملہ کرتا ہے وہ حرام ہے جیسے بھیڑیا اور شیر اور کتا اور چیتا اور ریچھ اور بلی وغیرہ اور شافعی نے کہا کہ کفتار (بجو) اور لومڑی حلال ہے اور ابو حنیفہ نے کہا اور درندوں کیطرح یہ بھی حرام ہیں اسیطرح گیدڑ اور بوبر بچو وغیرہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکْلُ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے دن ہر دانت والے درندے کے کھانے اور ہر پنجے والے پرندے کے کھانے سے ف اسکو امام مسلم نے بھی نکالا پنجے والے پرندے سے مراد وہ پرند ہیں جو پنجے سے شکار کرتے ہیں جیسے باز بحری شکرہ عقاب چیل گدھ وغیرہ اور الو بھی شکار کرتا ہے پنجے سے پس وہ بھی حرام ہوگا اس قاعدے کے موافق لیکن افسوس ہے کہ بعض فقہا حنفیہ کو اسکی خبر نہیں ہوئی اور انہوں نے اپنی کتابوں میں الو کو حلال لکھا ہے چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے کہ الو کھایا جاویگا اور وضہ میں ہے کہ کبوتر بھی پنجہ رکھتا ہے لیکن وہ حلال ہے اسیطرح چڑیا کیونکہ وہ پاک اور نفیس ہیں) مترجم کہتا ہے حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جو جانور پنجے سے شکار کرتا ہے وہ حرام ہے اور کبوتر شکار نہیں کرتا پس اسکی حرمت کی کوئی وجہ نہیں اور یہ مطلب نہیں ہے کہ جس طائر کا پنجہ ہو وہ حرام ہے ورنہ طوطا اور بہت سے پرند کو حرام کہنا ہوگا جو پنجہ رکھتے ہیں البتہ کوا تو وہ حرام ہے دوسری حدیث کے روسے کہ پانچ بدکار قتل کیے جاویں حل اور حرم میں اور کوے کو ان میں سے بیان کیا اور اہل حدیث نے کہا ہے کہ جس جانور کے قتل کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ بھی حلال نہیں ہو سکتا اسیطرح وہ جانور بھی حلال نہیں ہو سکتے جنکے قتل سے منع فرمایا جیسے صرد اور ہدہد اور مینڈک اور چیونٹی اور شہد کی مکھی وغیرہ بَابُ الذِّئْبِ وَالثَّعْلَبِ بھیڑیے اور لومڑی کے بیان میں عَنْ خُزَیْمَۃَ ابْنِ جُزْءٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْتُکَ لِاَسْاَلَکَ عَنْ اَحْنَاشِ الْاَرْضِ مَا تَقُوْلُ فِی الثَّعْلَبِ قَالَ وَمَنْ یَّاْکُلُ الثَّعْلَبَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا تَقُوْلُ فِی الذِّئْبِ قَالَ وَیَاْکُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِیْہِ خَیْرٌ خزیمہ بن جزی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پاس اسلیے آیا کہ زمین کے کیڑوں کو آپ سے پوچھوں آپ کیا فرماتے ہیں لومڑی میں آپ نے فرمایا کون کھاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں بھیڑیے (گرگ) میں آپ نے فرمایا کہیں بھلا آدمی بھیڑیا کھاتا ہے ف یہ حدیث دلیل ہے اہلحدیث کی کہ لومڑی حرام ہے لیکن اسکا اسناد ضعیف ہے بوجہ عبدالکریم بن

ابی المخارق کے اور شافعی نے اسکو حلال کہا مگر بجو اگر شکار کرتی ہے تو وہ دانت والی درندوں میں ہے **باب** الضبع بجو کا بیان **عن** ابن ابی عمار وھو عبد الرحمان قال سالت جابر بن عبد اللہ عن الضبع اصید ھو قال نعم قلت اٰکلھا قال نعم قلت اشئ سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم عبد الرحمن بن ابی عمار سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کیا بجو شکار ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا میں اسکو کھاؤں انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں **ف** اس سے صاف نکلتا ہے کہ بجو حلال ہے امام شافعی علیہ الرحمۃ کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں وہ دانت والا درندہ ہے تو اور درندوں کی طرح حرام ہوگا اور جب تعارض ہو حلت اور حرمت میں تو اس سے باز رہنا ہی احتیاط ہے **عن** خزیمۃ بن جزء قال قلت یا رسول اللہ ما تقول فی الضبع قال ومن یاکل الضبع خزیمہ بن جزء سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں بجو میں آپ نے فرمایا بجو کون کھاتا ہے **ف** اسی حدیث سے ابو حنیفہ نے دلیل لی بجو کی حرمت پر وہ کہتے ہیں یہ ناسخ ہے پہلی حدیث کی مگر اسکا اسناد ضعیف ہے بوجہ عبد الکریم بن ابی المخارق کے اور بجو اگر درندہ ہے تو اسکی حرمت دوسری حدیث سے ثابت ہوگی جو ہر دانت والے درندے کی حرمت میں آئی ہے **باب** الضب سوسمار یعنی گوہ گھوڑ پھوڑ کا بیان **ف** یہ حلال ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر فقہا اور اہلحدیث کے نزدیک اور اسکی حرمت کی کوئی قوی دلیل نہیں ہے اور اسکی حلت کے ثبوت میں بہت سے احادیث وارد ہیں اور حرمت کی دلیلوں میں ایک ابوداؤد کی حدیث ہے کہ منع کیا آپ نے گوہ کے کھانے سے لیکن اسکا اسناد ضعیف ہے دوسرے امام محمد نے نکالا ابو حنیفہ سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ انکے پاس گوہ ہدیہ آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انکو اسکے کھانے سے اور یہ مرسل ہے ابراہیم نے حضرت عائشہ کو نہیں پایا تیسرے محمد نے حارث سے ایسا ہی نکالا سو قوی یہ بھی حجت نہیں ہے **عن** ثابت بن یزید الانصاری قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصاب الناس ضبا فاشتووھا فاکلوھا فاصبت منھا ضبا فشویتہ ثم اتیت بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ جریدۃ فجعل یعد بھا اصابعہ فقال ان امۃ من بنی اسرائیل مسخت دواب فی الارض و انی لا ادری لعلھا ھی فقلت ان الناس قد اشتووھا فاکلوھا فلم یاکل ولم ینہ ثابت بن یزید انصاری سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں نے سوسمار پکڑی اور انکو بھونا اور کھایا میں نے بھی ایک پکڑا اور اسکو بھونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا آپ نے ایک لکڑی لی اور اس سے اسکی انگلیاں

گننے لگے پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو کر زمین کے جانور بن گئے تھے میں نہیں جانتا وہی ہے شاید یہی ہو میں نے عرض کیا لوگ اسکو بھونکر کھا بھی گئے تو آپ نے اسکو نہیں کھایا نہ اس سے منع کیا **ف** دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا میری ملک میں اسکو نہیں کھاتے اسلیے مجھے کراہت معلوم ہوتی ہے یہ اور بات ہے اس سے حرمت لازم نہیں آتی اگر سوسمار حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا نہ آپ صحابہ کو اسکے کھانیکی اجازت دیتے حنفی یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں پہلی کی ہیں پھر آپ نے اس سے منع کر دیا ہم کہتے ہیں اسکو ثابت کرو کہ یہ حدیثیں پہلے کی ہیں اور ممانعت کی حدیث بعد کی ہے علاوہ اسکے ممانعت کی حدیث صحیح نہیں ہے تو اس سے صحیح حدیثوں کا نسخ کیونکر جائز ہوگا **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یحرم الضب ولکن قذرہ وانہ لطعام عامۃ الرعاء وان اللہ عز وجل لینفع بہ غیر واحد ولو کان عندی لاکلتہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ پھوڑ کو حرام نہیں کیا لیکن آپ کو وہ مکروہ معلوم ہوا اور وہ عام چرواہوں کا کھانا ہے اور اللہ جل جلالہ اس سے فائدہ دیتا ہے کئی لوگوں کو اور اگر میرے پاس ہوتا تو میں اسکو ضرور کھاتا

ف فائدہ دیتا ہے یعنے گوہ پھوڑ کا گوشت گرم ہے اور مقوی ہے اور مفید ہے بہت ساری بیماریوں میں **عن** عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایسی روایت ہے **عن** ابی سعید الخدری قال نادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل من اہل الصفۃ حین انصرف من الصلوۃ فقال یا رسول اللہ ان ارضنا ارض مضبۃ فما تری فی الضباب قال بلغنی انہ امۃ مسخت فلم یامر بہ ولم ینہ عنہ ابو سعید خدری سے روایت ہے صفہ والوں میں سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا جب آپ نماز پڑھکر لوٹے تو کہنے لگا یا رسول اللہ ہمارے ملک میں گوہ پھوڑ بہت ہوتی ہیں آپ کیا فرماتے ہیں انکے باب میں آپ نے فرمایا مجھے خبر پہونچی ہے کہ ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا پھر آپ نے نہ حکم دیا اسکے کھانیکا نہ اس سے منع کیا **ف** شاید اسوقت تک آپ کو یہ معلوم ہوا ہوگا کہ جو لوگ مسخ ہوے تھے ان کی نسل باقی نہیں رہی بلکہ وہ سب تین دن میں مر گئے **عن** خالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بضب مشوی فقرب الیہ فاہوی بیدہ لیاکل فقال لہ من حضرہ انہ لحم ضب فرفع یدہ عنہ فقال لہ خالد یا رسول اللہ احرام الضب قال لا ولکنہ لم یکن بارضی فاجدنی اعافہ قال فاہوی خالد الی الضب فاکل منہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر الیہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک گوہ پھوڑ لایا گیا بھونا ہوا وہ آپ کے سامنے رکھا گیا آپ نے

اپنا ہاتھ جھکایا اسکے کھانے کیلیے ایک شخص جو وہان حاضر تہا بولا یہ گوہ کا گوشت ہے یہ سنکر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا اس سے خالد نے عرض کیا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہین لیکن وہ میرے ملک مین نہین ہوتا تو مین دیکھتا ہون اپنے تئین اس سے نفرت ہوتی ہے یہ سنکر خالد نے گوہ کیطرف ہاتھ جھکایا اور اسکو کھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھہ رہے تھے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا احرم یعنی الضب ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین گوہ کو حرام نہین کرتا۔

باب الارنب خرگوش کا بیان **ف** یہ حلال ہے جمہور علما اور فقہا اور اہلحدیث کے نزدیک سوا امامیہ کے اونہون نے اسکو حرام کہا ہے اسوجہ سے کہ اسکو حیض آتا ہے ایک دن مین بیٹھا ہوا تہا وہان ایک افغان سوداگر تہا نانخان نامی اور ایک صاحب شیعہ بہی تہے خرگوش کی حلت اور حرمت مین بحث ہو رہی تہی شیعی صاحب بولے وہ حرام ہے کیونکہ اسے حیض آتا ہے نانخان بولا حیض تو بکری کو بہی آتا ہے یہ سنکر ساری مجلس والے سنتے سنتے لوٹ گئی اور شیعی صاحب خاموش ہو رہے عن انس بن مالک قال مررنا بمر الظهران فانفجنا ارنبا فسعوا علیها فلغبوا فسعیت حتی ادرکتها فاتیت بها ابا طلحة فذبحها فبعث بعجزها و وركيها الى النبي صلى الله عليه وسلم فقبلها انس بن مالک سے روایت ہے ہم مر الظہران سے گذرے وہ ایک مقام ہے مکہ سے قریب مدینہ کی راہ مین ہم نے ایک خرگوش کو چھیڑا سب لوگ اسپر دوڑے اور تہک گئے مین دوڑا اور مین نے اسکو پالیا اور ابو طلحہ کے پاس لیکر آیا اونہون نے اسکو ذبح کیا اور اسکی ران اور سرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجی آپ نے اسکو قبول کیا عن محمد بن صفوان انه مر علی النبي صلى الله عليه وسلم بارنبين معلقهما فقال يا رسول الله اني اصبت هذين الارنبين فلم اجد حديدة اذكيهما بها فذكيتهما بمروة افاكل قال كل محمد بن صفوان سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے گذرے دو خرگوشون کو لٹکائے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے ان دونون کو پایا اور لوہے کی کوئی چیز نہ ملی کہ اس سے ذبح کرتا انکو تو مین نے ایک سفید تیز پتہر سے انکو ذبح کیا کیا مین انکو کہاؤن آپ نے فرمایا کہا عن خزيمة بن جزء قال قلت يا رسول الله جئتك لاسالك عن احناش الارض ما تقول في الضب قال لا اكله ولا احرمه قال قلت فاني اكل مما لم تحرم ولم يا رسول الله قال فقدت امة من الامم ورايت خلقا رابني قلت يا رسول الله ما تقول في الارنب قال لا اكله ولا احرمه قلت فاني اكل مما لم تحرم ولم يا رسول الله قال نبئت انها تدمى خزیمہ بن جزء سے

روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پاس اسلیے آیا ہون کہ زمین کے کیڑون کو پوچھون آپ کیا فرماتے ہین گھوڑ پھوڑ میں آپنے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہون نہ حرام کرتا ہون میں نے عرض کیا تو میں تو کھاؤن گا اس چیز کو جسکو آپ حرام نہ کرین اور آپ کیون نہین کھاتے گھوڑ پھوڑ کو یا رسول اللہ آپنے فرمایا ایک گروہ گم ہوگیا تھا اور میں نے اوسکی خلقت ایسی دیکھی کہ مجھے شک ہوئی (شاید گوہ رہی لوگون کی نسل ہے جو گم ہو گئی تھی یعنے مسخ ہوگئی تھی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ خرگوش میں کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہون نہ حرام کرتا ہون مینے عرض کیا میں تو کھاؤن گا وہ چیز جسکو آپ حرام نہ کرینگے اور آپ کیون نہین کھاتے (خرگوش کو) یا رسول اللہ آپنے فرمایا اسکو حیض آتا ہے ایسا مجہسے کہا گیا **ف** امامیہ نے شاید اسی بنا پر خرگوش کو حرام کہا ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسکی حرمت منقول ہے لیکن انس بن مالک کی حدیث میں ہے کہ آپنے اسکا حصہ قبول کیا اگر حرام ہوتا تو آپ قبول نہ کرتے **بَاب** الطَّافِي مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ دریا مین جو مچھلی مر کر تیر آوے **ف** پانی پر اسکا کھانا حلال ہے ایک جماعت صحابہ اور تابعین اور مالک اور شافعی اور اہلحدیث کے نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہین اور دلیل انکی آگے آتی ہے نووی نے کہا دریا کے سب مردے درست ہین خواہ خود بخود مر جاوین یا شکار سے مرین اور اجماع ہے مچھلی کی حلت پر لیکن علمانے مچھلی مین اختلاف ہی یعنے جو مر کر خود بخود پانی پر تیر آوے) اور ہماری اصحاب کے نزدیک مینڈک حرام ہے اور پانی دریا کے جانورون مین تین قول ہین ایک یہ کہ کل جانور دریا کے حلال ہین دوسرے یہ کہ مچھلی کے سوا کوئی حلال نہین ہے تیسرے یہ کہ جو خشکی کے جانور حلال ہین انکی شبیہ دریا مین بھی حلال ہے جیسے گھوڑا دریائی بکری دریائی ہرن وسیائی اور جو خشکی کے جانور حرام ہین ان کی شبیہ دریا میں بھی حرام ہے جیسے دریائی کتا یا دریائی سور واللہ اعلم عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَحْرُ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْجَوَادِ أَنَّهُ قَالَ هٰذَا نِصْفُ الْعِلْمِ لِأَنَّ الدُّنْيَا بَرٌّ وَبَحْرٌ فَقَدْ أَفْتَاكَ فِي الْبَحْرِ وَبَقِيَ الْبَرُّ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے اور اسکا مردہ حلال ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور شامل ہے دریا کے تمام مردون کو اس سے یہ نکلتا ہے کہ طافی مچھلی بھی حلال ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ فَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوهُ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جانور کو دریا کنارے پر ڈالدے یا پانی کم ہوجانے سے وہ رہ

جاوے اور اسکو کھاؤ اور جو دریا میں مرکر تیر آوے (یعنی طافی) اسکو مت کھاؤ **باب الغراب** کوے کا بیان۔

عن ابن عمر قال من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقا واللہ ما ھو من الطیبات ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کون کوا کھاتا ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فاسق کہا قسم خدا کی وہ پاک جانوروں میں سے نہیں ہے **ف** یعنی طیبات میں سے جو حلال ہیں بلکہ خبائث میں ہے اس سے کوے کی حرمت ثابت ہوئی لیکن حنفیہ نے کہا ہے کہ مراد اس کوے سے وہ ہے جو مردار کھاتا ہے لیکن کھیت کا کوا جسکو عقعق کہتے ہیں حلال ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیۃ فاسقۃ والعقرب فاسق والفارۃ فاسق والغراب فاسق فقیل للقاسم ایوکل الغراب قال من یاکلہ بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سانپ بدکار ہے اور بچھو بدکار ہے اور چوہا بدکار ہے اور کوا بدکار (فاسق) قاسم سے کہا گیا (جو راوی ہیں اس حدیث کے) کیا کوا کھانا درست ہے انہوں نے کہا کون اسکو کھاوے گا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فاسق فرمایا **باب الھرۃ** بلی کا بیان **عن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الھرۃ وثمنھا جابر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بلی کے کھانے سے اور بلی کی قیمت سے **ف** لیکن طیبی نے کہا اگر وہ نافع ہو تو اسکی بیع صحیح ہے اور یہی مذہب ہے جمہور کا لیکن ابوہریرہ اور ایک جماعت تابعین سے منقول ہے کہ کسی حال میں اسکی بیع جائز نہیں ٭

ابواب الاطعمۃ کھانوں کے باب

باب اطعام الطعام کھانا کھلانے کی فضیلت **عن** عبد اللہ بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ انجفل الناس قبلہ وقیل قد قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قدم رسول اللہ ثلثا فجئت فی الناس لانظر فلما تبینت وجھہ عرفت ان وجھہ لیس بوجہ کذاب فکان اول شیء سمعتہ تکلم بہ ان قال یایھا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے مدینہ میں) تشریف لائے لوگ آپکی طرف چلے اور کہنے لگے اللہ کے رسول آئے اللہ کے رسول آئے اللہ کے رسول آئے تین بار میں بھی لوگوں میں گیا دیکھنے کو جب میں نے آپ کا چہرہ اچھی طرح دیکھا تو میں پہچان گیا کہ یہ منہ جھوٹ بولنے والا نہیں (بلکہ درحقیقت آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اہل اللہ کے چہرے پر ایسے انوار اور برکات نمایاں ہوتے ہیں کہ دیکھنے والے کو

انکی تصدیق ہوجاتی ہے اور جو لوگ معرفت مین کامل ہوتے ہین وہ چہرہ دیکھکر جھوٹے اور سچے کو تمیز کر لیتے ہین عبد اللہ
بن سلام یہود کے بڑے عالم تھے اور تمام اگلی کتب مین جو آپ کی نشانیان آئی تہین اُس سے واقف تھے انہون نے
آپ کا چہرہ دیکھکر پہچان لیا کہ درحقیقت آپ ہی وہی نبی ہین آخیر زمانہ کے جنکی بشارت حضرت موسی اور حضرت
عیسے علیہما السلام نے دی تہی اتو سب سے پہلے جو مین نے سنا آپ سے آپ فرماتے تہے ای لوگو فاش کرو سلام کو
(یعنے سلام علیکم آپس مین ایک دوسرے کو کہا کرو) اور کہانا کہلاؤ اور ناتون کو جوڑو اور رات کو نماز پڑھو جب
لوگ سورہے ہون اور جنت مین جاؤ سلامتی کے ساتھہ ف یعنی جب یہ کام کروگے فشار سلام اور اطعام
طعام اور صلہ ارحام اور صلوۃ فی اللیل والناس نیام تو ضرور تم کو جنت ملیگی سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحتین
ہین اللہ یہ سب کام اصل ہین سعادت اور نیکبختی اور خوش اخلاقی کے ناتا جوڑنا یعنے اپنے عزیزون کے ساتھ
عمدہ سلوک کرنا عن ابن عمر کان یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال افشوا السلام و
اطعموا الطعام وکونوا اخوانا کما امرکم اللہ عز وجل ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاش کرو آپس مین سلام کو اور کہانا کہلاؤ اور بہائی بہائی ہوجاؤ ایک دوسرے کے
جیسے اللہ تعالی نے تم کو حکم کیا (فرمایا فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور فرمایا انما المومنون اخوۃ عن عبد اللہ بن
عمرو ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام
وتقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے آنحضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو عرض کیا یا رسول اللہ کون سا اسلام بہتر ہے (یعنے اسلام کے ساتھہ کونسے اعمال
بہتر ہین) آپ نے فرمایا کہانا کہلانا (دوستون اور مسکینون اور فقیرون اور مسافرون اور یتیمون کو اور بیوہ
کو) اور سلام کرنا اس شخص کو جسکو تو پہچانتا ہے اور جسکو نہین پہچانتا ف نووی نے کہا ابتدا بالسلام کرنا
سنت ہے اور جواب دینا سلام کا واجب ہے اگر جماعت کو سلام کرے تو بعضون کا جواب دینا کافی ہوگا اور فضل
یہ ہے کہ جماعت مین ہر ایک ابتدا بالسلام کرے اور ہر ایک جواب دیوے اور کم درجہ یہ ہے کہ السلام علیکم کہے اور
کامل یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اور ابتدا علیکم السلام کہنا مکروہ ہے اور ضرور ہے اتنی آواز
سے کہنا کہ مخاطب سنے اسیطرح جواب بہی اور فی الفور اور ضرور ہے سلام کا جواب دینا جبکوئی شخص غائب کیطرف
سے سلام پہونچادے اور بہتر ہے کہ یون کہے علیک وعلیہ السلام اور السلام علیکم الف ولام کے ساتھہ افضل ہے
مترجم کہتا ہے سلام علیکم بغیر الف لام کے بہی درست ہے اور قرآن شریف مین ہے سلام علیکم طبتم

فادخلوها خالدین **باب** طعام الواحد یکفی الاثنین ایک شخص کا کھانا دو شخصون کو کفایت کرتا ہے
عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی الاثنین و
طعام الاثنین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کا کھانا دو شخصون کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو اور چار کا آٹھ
کو **ف** یعنی جب ایک آدمی کا پیٹ بھر کر کھانا ہو تو وہ دو آدمیون کو کافی ہو جاویگا یعنے دو آدمی اسپر گذارہ
کر سکتے ہین گو شکم سیر نہ ہون بعضون نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کھانیکی قلت ہو اور مسلمان بھوکے
ہون تو ہر ایک آدمی کو مستحب ہے کہ اپنے کھانے مین ایک اور بھائی کو شریک کرے اس صورت مین دونو زندہ
رہ سکتے ہین اور کم کھانے مین فائدہ بھی ہے آدمی چست چالاک رہتا ہے اور صحت عمدہ رہتی ہے بعضون
نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب ایک آدمی کے کھانے مین دو بھائی مسلمان شریک ہونگے اور اللہ کا نام لیکر
کھاوینگے تو وہ کھانا دونون کو کفایت کر جاویگا اور برکت ہوگی واللہ اعلم **عن** عمر بن الخطاب قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الطعام الواحد یکفی الاثنین وان طعام الاثنین یکفی الثلثۃ
والاربعۃ وان طعام الاربعۃ یکفی خمسۃ والستۃ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا تین کو اور چار کو اور چار کا
پانچ کو اور چھہ کو **باب** المؤمن یاکل فی معاء واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء مومن
ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین **ف** جب مومن مین ایمان کامل ہوتا ہے تو اسکی برکت
ایسی ہوتی ہے کہ اس مین سے حرص اور طمع بالکل نکل جاتی ہے اور دل اللہ کیطرف متوجہ رہتا ہے وہ لا
محالہ کم کھاتا ہے اور کم خواری کو عمدہ سمجھتا ہے اور کافر اور فاسق اور بعض عوام مومنین کا جن میں
نور ایمان پورا نہین یہ حال ہے کہ وہ ہر وقت پیٹ بھر کر کھانا ضرور سمجھتے ہین بلکہ ناکون ناک کھانا کھاتے
ہین کہ عبادت اور شب بیداری کی بالکل طاقت نہین رہتی بعضون نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ کافر کے
ساتھہ شیطان بھی کھاتا ہے تو وہ زیادہ کھانا کھا جاتا ہے لیکن سیر نہین ہوتا اور مسلمان اللہ کا نام لیکر
کھاتا ہے شیطان اسکے ساتھہ نہین کھاتا تو تھوڑے کھانے مین سیر ہو جاتا ہے اور یہ حدیث آپنے اسوقت
فرمائی جب ایک کافر آپ کے پاس آیا آپنے اسکو ایک بکری کا دودھ پلایا وہ سیر نہین ہوا دوسری بکری کا
دودھ پلایا جب بھی نہین ہوا آخر سات بکریون کا دودھ پی گیا پھر وہ مسلمان ہوا تو دوسرے روز ایک ہی

بکری کے دودھ میں سیر ہو گیا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی - انجاح میں ہے کہ کافر کی آنتیں اوتنی ہی ہیں جتنی مسلمان کی ہیں تو حدیث کی تاویل ضرور ہے جیسے اوپر بیان ہوئی **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن یاکل فی معًا واحدٍ والکافر یاکل فی سبعة امعاءٍ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الکافر یاکل فی سبعة امعاءٍ والمؤمن یاکل فی معًا واحدٍ ابن عمر سے ایسی ہی روایت ہے **عن** ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن یاکل فی معًا واحدٍ والکافر یاکل فی سبعة امعاءٍ ابوموسی سے بھی ایسی ہی روایت ہے **باب** النهی ان یعاب الطعام کھانے کی برائی کرنا منع ہے **عن** ابی هریرة قال ما عاب رسول الله صلی الله علیه وسلم طعامًا قط ان رضیه اکله والا ترکه ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کی برائی نہیں کی (جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہتے ہیں یہ کھانا بالکل خراب ہے بدمزہ ہے بدبودار ہے) اگر وہ پسند آیا تو کھا لیا نہیں تو اسکو چھوڑ دیا (یعنے نکھایا) **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله قال ابوبکر یخالف فیه یقولون عن ابی حازم ترجمہ دوسری روایت بھی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ایسی ہی ہے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا ابومعاویہ نے اس حدیث میں خلاف کیا اور لوگوں کا وہ اعمش سے انہوں نے ابوحازم سے روایت کرتے ہیں جیسے اوپر کی اسناد میں ہے اور ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابو یحیی سے روایت کیا مترجم کہتا ہے دونوں ثقہ ہیں تو احتمال ہے کہ اعمش نے دونوں سے اس حدیث کو سنا ہو **باب** الوضوء عند الطعام کھانے کے وقت وضو کرنا **ف** اور زیادہ فضل ہے اور بعضوں نے کہا اس سے مفلسی کبھی نہیں آتی اور صرف ہاتھ دھو لینا بھی کافی ہے بعضوں نے کہا وضو سے مراد یہاں ہاتھ دھونا ہے **عن** انس بن مالک یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب ان یکثر الله خیر بیته فلیتوضأ اذا حضر غداؤه واذا رفع انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے کہ اسکے گھر میں برکت زیادہ ہو (یا دولت) تو وہ وضو کرے جب صبح کا کھانا آوے اور جب کھانے سے فارغ ہو **ف** یعنے دونوں وقت وضو کرے اس حدیث کا اسناد ضعیف ہے بوجہ جبارہ بن مغلس کے جو شیخ ہے ابن ماجہ کا **عن** ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه خرج من الغائط فاتی

بِطَعَامٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَا اٰتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ سے برآمد ہوئے تو کھانا لایا گیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں وضو کا پانی لاؤن آپ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں **ف** جو وضو ضرور ہو معلوم ہوا کہ کھانے سے پہلے وضو ضرور نہیں صرف ہاتھ دھو لینا ہی کافی ہے **بَابُ الْاَكْلِ مُتَّكِئًا** تکیہ لگا کر کھانا خلاف سنت ہے **عَنْ** اَبِیْ جُحَيْفَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا ابوجحیفہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا **ف** یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری نے بھی نکالا اور تکیہ لگا کر کھانا تکبر اور نخوت کی نشانی ہے اسوجہ سے آپ نے اس سے پرہیز کیا اور بعضوں نے کہا اہل عجم کی نشانی ہے جو تکلف میں پھنسے ہوئے ہیں اور آپ عرب میں پیدا ہوئے تھے بے تکلفی کو پسند کرتے تھے مترجم کہتا ہے جب تکیہ لگا کر کھانا خلاف سنت ہوا تو کرسی پر بھی بیٹھکر کھانا مکروہ ہوگا دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ اس میں نصاری کی مشابہت ہے دوسرے یہ کہ کرسی پر آدمی تکیہ لگا کر اکثر بیٹھتا ہے گو یہ امورات اس قسم کے نہیں ہیں جن سے ایمان میں کچھ خلل آوے اور اگر کوئی کرسی پر بیٹھکر کھاوے تو اتنا ہی کہینگے کہ یہ خلاف سنت ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فَجَثٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ يَاْكُلُ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا عبداللہ بن بسر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری تحفہ بھیجی گئی تو آپ اسکو کھاتے تھے اوکڑوں بیٹھکر ایک گنوار بولا یہ کیا بیٹھنا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھے ایک بندہ مہربان (شفقت کرنے والا) کیا ہے اور مجھے مغرور نخوت اور عناد والا نہیں بنایا **ف** اوکڑوں یعنے دونوں زانو کھڑے کر کے بیٹھنا علامت ہے عاجزی اور انکساری کی آپ نے اسیطرح بیٹھکر کھانا پسند فرمایا اور چار زانو بیٹھنا پسند نکیا جیسے اکثر دنیا داروں کی عادت ہے کھانے وقت اور جو لوگ بسیار خوار ہوتے ہیں وہی کھاتے وقت پالتی مار کر یعنے چار زانو بیٹھتے ہیں اور کم خوار اوکڑوں بیٹھتے ہیں اس میں یہی اشارہ ہے کہ مومن کھانے کو حاجت ضروری کیطرح سمجھے اور بقدر حاجت کھا کر اوٹھ جاوے اور لذت اور عیش سمجھکر نہ کھاوے بلکہ لذت اور عیش آخرت ہی کے لیے اوٹھا رکھے **بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ** کھانے کے وقت بسم اللہ کہنا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهُ لَوْ كَانَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ لَكَفَاكُمْ فَاِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِيَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ

فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ حضرت عائشہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھانا اپنے چھ اصحاب کے ساتھ کھا رہے تھے اتنے میں ایک گنوار آیا اور سارا کھانا دو نوالوں میں اڑا دیا اتنے بڑے بڑے لقمے خدا کی پناہ، تب آپ نے فرمایا اگر یہ شخص بسم اللہ کہکر کھاتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا پس جو کوئی تم میں سے کھانا کھاوے وہ بسم اللہ کہے اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جاوے تو یوں کہے بسم اللہ فی اولہ وآخرہ **ف** یعنے اللہ کا نام لیتا ہوں شروع اور اخیر دونوں میں نووی نے کہا مستحب یہ ہے کہ پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اگر صرف بسم اللہ کہے تو بھی کافی ہے دوسری روایت میں بسم اللہ علی اولہ وآخرہ ہے ترمذی نے بھی اس حدیث کو نکالا اور کہا وہ حسن صحیح ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا آكُلُ سَمِّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں کھانا کھا رہا تھا اللہ کا نام لے یعنے بسم اللہ کہہ،

بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

داہنے ہاتھ سے کھانا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ وَلْيَأْخُذْ بِيَمِينِهِ وَلْيُعْطِ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ وَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک داہنے ہاتھ سے کھاوے پانی پیوے اور داہنے ہاتھ سے لیوے اور داہنے ہاتھ سے دیوے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے **ف** جو لوگ میز پر بیٹھکر بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں اور داہنے ہاتھ میں چھری رکھتے ہیں جیسے نصاری وغیرہ وہ بھی شیطان کے متعلد ہیں افسوس ہے کہ بعضے مسلمان بھی نصاری کی تقلید سے بائیں ہاتھ سے کھانے لگے ہیں حالانکہ یہ شیطان کا کام ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں بچہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں (چونکہ آپ نے انکی ماں حضرت بی بی ام سلمہ سے نکاح کیا تھا) تو میرا ہاتھ رکھا بیو قت پیالے کے چاروں طرف گھومتا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور اپنے پاس سے کھا **ف** یاد رہے کھانا کنارے سے اپنے نزدیک سے کھا دوسری روایت میں ہے کہ کھانے کے بیچ میں سے مت کھاؤ اوپر سے برکت اترتی ہے یا اللہ کی طرف سے برکت بیچ میں اترتی ہے اس لئے کنارے سے کھاؤ اور بیچ کا حصہ برکت کے لئے رہنے دو **عَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم قَالَ لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے

بَابُ لَعْقِ الْأَصَابِعِ

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا اللہ یہ سنت ہے اگر اس زمانہ میں بعض متکبر دنیادار اسکو تمیز کے خلاف سمجھتے ہیں جیسا آدمی پاک صاف ہو اور مثبہ دہو کر کھانا

کھاوے تو اونگلیان چاٹنے مین کیا قباحت ہی البتہ اگر ہاتھ نجس ہو اور مجھ سے کھانا کھاوے تو نہ چاٹے عن
ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقها
قال سفیان سمعت عمر بن قیس یسال عمرو بن دینار ارأیت حدیث عطاء لا یمسح احدکم یدہ حتی
یلعقها او یلعقها عمن هو قال عن ابن عباس قال فانه حدثنا عن جابر قال حفظناه من عطاء عن
ابن عباس قبل ان یقدم جابر علینا وانما لقی عطاء جابرا فی سنة جاور فیها بمکة ابن عباس سے
روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کھانا کھا چکے تو اپنا ہاتھ (کپڑے وغیرہ سے)
نہ پونچھے یہانتک کہ اسکو خود چاٹ لیوے یا کسیکو چٹا دیوے ف اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی یا غلام کو کیونکہ
انکو لذت حاصل ہوگی اور کھانا ضائع نہ جاویگا اور مرید اور معتقد لوگ اپنے شیخ کا ہاتھ چاٹنا برکت اور سعادت
جانتے ہین انکو چٹا دیوے نووی نے کہا کھانے کی سنت مین سے یہ ہے کہ انگلیان چاٹنا اور تین اونگلیون
سے کھانا اور انگلیان نہ چاٹنا کھانا ضائع کرنا ہے اور شیطان کو دینا ہے اور کبر کی نشانی ہے اسیطرح
سنت ہی اُس لقمہ کا اٹھا لینا جو دسترخوان پر گر جاوے ف سفیان نے کہا (جو اس حدیث کے راوی ہین)
مینے عمر بن قیس سے سنا وہ عمرو بن دینار سے پوچھتے تھے تم بیان کرو کہ عطا کی یہ حدیث کوئی تم مین سے اپنا ہاتھ
نہ پونچھے یہانتک کہ اسکو چاٹ لیوے یا چٹا دیوے کس صحابی سے مروی ہے انہون نے کہا ابن عباس سے
عمر بن قیس نے کہا عطا نے تو ہمکو وہ حدیث جابر سے روایت کی عمرو بن دینار نے کہا ہمین تو یون یاد ہے عطا سے
انہون نے ابن عباس سے جابر کے آنے سے پہلے اور عطا تو جابر سے اسوقت ملے ہین جس سال وہ مکہ مین جا رہے
تھے مترجم کہتا ہے حدیث صحیحین مین بھی ابن عباس سے مروی ہے عن جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یمسح احدکم یدہ حتی یلعقها فانه لا یدری فی ای طعامه البرکة جابر
سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنا ہاتھ نہ پونچھے یہانتک کہ اسکو چاٹ
لیوے کیونکہ وہ نہین جانتا اسکے کونسے کھانے مین برکت ہی **باب تنقیة الصحفة** پیالہ یا رکابی کو صاف
کر دینا عن ام عاصم قالت دخل علینا نبیشة مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن ناکل
فی قصعة فقال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکل فی قصعة فلحسها استغفرت له القصعة
ام عاصم سے روایت ہے نبیشہ (جو مولی غلام آزاد تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا) ہمارے پاس آیا اور ہم
کھانا کھا رہے تھے ایک بڑی پیالہ مین اُس نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیالہ مین کھا

پھر اسکو چاٹ کر صاف کر دیوے تو پیالہ اُسکے لیے دعا کرے گا مغفرت کی **ف** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمادات میں بھی نفس اور عقل ہے غرض شرع کی رو سے کوئی شے ایسی معلوم نہیں ہوتی جس میں نفس اور عقل نہ ہو کیا حیوانات کیا نباتات کیا جمادات اور بعضوں نے اسکی تاویل کی اور کہا کہ پیالہ کی دعا سے یہ مراد ہے کہ پیالہ پونچھنا اسکے لیے مغفرت کا سبب ہوگا کیونکہ یہ عاجزی پر دلالت کرتا ہے **عَنْ** رَجُلٍ مِّنْ هُزَيْلٍ يُقَالُ لَهُ نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ ہذیل کے ایک شخص سے روایت ہے جسکو نبیشہ خیر کہتے تھے کہ نبیشہ ہمارے پاس آیا اور ہم ایک پیالہ میں کھا رہے تھے اس نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جو شخص ایک پیالہ میں کھاوے پھر اسکو چاٹ لیوے تو پیالہ اُسکے لیے استغفار کریگا

بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيكَ اپنے پاس سے کھانیکا حکم **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيهِ وَلَا يَتَنَاوَلْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ جَلِيسِهِ ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دسترخوان بچھایا جاوے تو اپنے پاس سے کھاوے اور اپنے ساتھی کے سامنے سے نہ لیوے **ف** یہ بے تمیزی ہے کہ دوسرے کے سامنے سے کھانا اپنے سامنے سے کھانا چاہیے اور کھانا سب یکساں ہے لیکن فواکہ اور میوجات میں یہ جائز ہے کہ جہاں سے چاہے اٹھاوے **عَنْ** عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَدَكِ فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطَتْ يَدِي فِي نَوَاحِيهَا فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانٌ مِنَ الرُّطَبِ فَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ عکراش بن ذویب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور روغن تھا ثرید ایک کھانا ہے جو گوشت اور روٹی سے بنایا جاتا ہے ہم اُس میں سے کھانے لگے تو میں اپنا ہاتھ سب کونوں میں (پیالے کے) پھراتا تھا آپ نے فرمایا اے عکراش ایک طرف سے کھا کہ سب ایک ہی کھانا ہے پھر ایک طبق آیا جس میں کئی قسم کے رطب تھے (تر کھجور) تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ گھومنے لگا طبق میں اور آپ نے فرمایا اے عکراش جہاں سے تیرا جی چاہے وہاں سے کھا کیونکہ اس میں کئی طرح کے رطب ہیں **ف** اور ہر ایک کا ذائقہ اور مزا جداگانہ ہوتا ہے اور بعضوں کو ایک طرح کا میوہ پسند ہوتا ہے دوسرا

پسند نہین ہوتا تو ایسے موقع مین ہر طرف ہاتھ پہرانا جائز ہوا جب مختلف قسم کے کہانے یا مختلف قسم کے میوے
ہون غرض شرع اسلام مین جو حکم ہے وہ عقلمندی اور دانائی کے ساتھ ہے سبحان اللہ ایسا تو کوئی دین معلوم
نہین ہوتا **باب النھی عن الاکل من ذروۃ الثرید** ثرید کی چوٹی پر سے کہانے کی ممانعت **ف** یعنے
بیچا بیچ مین اسکی بلندی پر سے کہانا منع ہے بلکہ نیچے کسی ایک طرف سے کہاوے **عن** عبد اللہ بن بسر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بقصعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا من جوانبہا
ودعوا ذروتہا یبارک فیہا عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک پیالہ لایا گیا
(ثرید کا یا اور کسی کہانے کا) آپنے فرمایا اسکی چارون طرف کونون مین سے کہاؤ اور بیچ کی چوٹی رہنے دو
اس مین برکت ہوگی **عن** واثلۃ بن الاسقع اللیثی قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براس
الثرید فقال کلوا بسم اللہ من حوالیہا واعفوا راسہا فان البرکۃ تاتیہا من فوقہا واثلہ بن سقع
سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثرید کی چوٹی پر (پیالے کے بیچا بیچ بلندی پر) ہاتھ رکہا اور فرمایا
کہاؤ اللہ کا نام لیکر گرد اگرد سے اور اسکی چوٹی کو چہوڑ دو اسلیے کہ برکت اوپر سے اترتی ہے (نیچے کو)
عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع الطعام فخذوا من
حافتیہ وذروا وسطہ فان البرکۃ تنزل فی وسطہ ابن عباس سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جب کہانا رکہا جاوے تو اسکی کنارے مین سے لو اور اسکا بیچ چہوڑ دو اسلیے کہ برکت بیچا بیچ
مین سے اترتی ہے **باب اللقمۃ اذا سقطت** جب نوالہ نیچے گرجاوے **عن** معقل بن یسار قال
بینما ہو یتغدی اذا سقطت منہ لقمۃ فتناولہا فاماط ما کان فیہا من اذی فاکلہا فتغامز
بہ الدہاقین فقیل اصلح اللہ الامیر ان ہؤلاء الدہاقین یتغامزون من اخذک اللقمۃ
وبین یدیک ہذا الطعام قال انی لم اکن لادع ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لہذہ الاعاجم انا کنا نامر احدنا اذا سقطت لقمۃ ان یاخذہا فیمیط ما کان فیہا من اذی
ویاکلہا ولا یدعہا للشیطان معقل بن یسار سے روایت ہے وہ صبح کا کہانا کہا رہے تہے اتنے مین انکے ہاتہ سے
ایک نوالہ گر پڑا اونہون نے اسکو اوٹہا لیا اور جو کچھ کچرا اس مین لگ گیا تہا اسکو صاف کیا پہر اسکو کہا لیا یہ دیکہ
عجم کے کسانون نے انکی طرف اشارہ کیا آنکہہ سے (کہ کیا حقیر آدمی ہے امیر ہو کر گرا ہوا نوالہ اٹہاتا ہے) پہر
لوگون نے کہا اللہ امیر کو بہلائی کے ساتہ رکہے یہ کسان آپکے اوپر آنکہہ مارتے ہین لقمہ اٹہانے کیوجہ سے

ب

حالانکہ تمہاری سامنے آسارہت اکہانا رکھا ہے منقل نے کہا مین تو وہ بات جہوڑ نیوالا نہین جو مین نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہر ان عجمیون کیلیے **ف** عجمی کہتے ہین عرب کے سوا اور ملکون کے رہنے والے کو منقل
کا مطلب یہ تہا کہ مین حدیث شریف کو نہین چہوڑون گا گو عجمی آفاقی مجہہ پر ہنسین یا طعنہ کرین یا برا کہین سبحان
اللہ ہر ایک مومن کو حدیث شریف اور سنت کی پیروی اسیطرح سے لازم ہے اگرچہ دنیا کے کتے اور سور اسپر عمل کرنیکو
برا جانین یا طعن وتشنیع کرین یا ایذا دینے پر مستعد ہون یا حقیر سمجہین **ف** سہم مین ہر ایک حکم دیا جاتا جب
اسکا نوالہ گر پڑے تا کہ اسکو اٹہالے اور جو کوڑا وغیرہ اس مین لگ جاوے اسکو دور کرکے اسکو کہا لیوے اور
شیطان کیلیے نہ چہوڑے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ اللُّقْمَۃُ مِنْ
یَدِ اَحَدِکُمْ فَلْیَمْسَحْ مَا عَلَیْھَا مِنَ الْاَذٰی وَلْیَاْکُلْھَا جابر سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تم مین کسی کے ہاتہہ سے نوالہ گر پڑے تو اسپر جو کچرا وغیرہ لگ جاوی اسکو پونچہ ڈالے اور کہالے۔
ف حجۃ اللہ البالغہ مین ہے کہ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ ایک شخص ہماری ملاقات کو آیا ہمنے کچہ کہانا اُس
کے سامنے رکہا وہ کہا رہا تہا اتنے مین ایک ٹکڑا اُسکے ہاتہہ سے گرا اور زمین پر ڈہلکنے لگا وہ اسکے پیچہے
ہوا اور ٹکڑا اس سے دور ہوتا جاتا تہا یہانتک کہ سب حاضرین کو تعجب ہوا اور اُس شخص کو محنت ہوئی اس
کے پیچہے جانے مین آخر اُس نے اُسکو پکڑ لیا اور کہا گیا چند روز کے بعد ایک آدمی پر شیطان آیا اور اُس
کی زبان پر بولنے لگا مین فلان شخص کے پاس گیا تہا وہ کہانا کہا رہا تہا مجہے پسند آیا لیکن اس نے مجہے
کچہ کہانے ندیا آخر ایک لقمہ مین نے اُسکے ہاتہہ سے اچکا لیکن اُس نے وہ لقمہ بہی مجہہ سے چہین لیا اور کہا
لیا اور ایک روز ہماری مکان کے لوگ گاجرین کہا رہے تہے اتنے مین ایک گاجر لڑہکتی چلی ایک آدمی اُس
کیطرف بہاگا اور اسکو لیکر کہا گیا اُس کے سینہ مین اور معدہ مین درد شروع ہوا پہر شیطان اُسپر چڑہ بیٹہا
اور اُسکی زبان سے یہ بولا کہ اُس نے میرے سے ایک لڑہکتی ہوئی گاجر چہین لی اور اسکی مثل ہمنے بہت
سے قصے سنے ہین یہانتک کہ ہم کو معلوم ہو گیا کہ یہ حدیثین جن مین شیطان کے کہانیکا ذکر ہے اپنے
ظاہری معنون پر ہین اور مجازی معنے مراد نہین ہے اور اللہ تبارک وتعالی نے جو علم اپنے نبی کو دیا تہا
اُس مین یہ بہی تہا کہ آپ فرشتون اور شیاطین کا حال بہی جانتے تہے اور اُنکا پہرنا زمین مین +
مترجم کہتا ہے جن اور شیطان کا وجود یقینی ہے اور اسکا منکر کافر ہے چونکہ صدہا آیات اور احادیث
کا انکار لازم آتا ہے اور بہت سے اخبار متواتر سے اُنکا وجود ثابت ہوتا ہے اگرچہ ہمنے اتنی عمر مین کا اب

۴۰ سال کی ہے اپنی آنکھ سے کبھی جن اور شیطان کو نہین دیکھا اسطرح سے کہ کوئی شبہ باقی نرہے اور اب تک اسکو فکر مین ہین کیا عجب ہے کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے علم الیقین کے ساتھ عین الیقین بھی عطا فرماوے آمین یا رب العلمین

باب فضل الثريد على الطعام ثرید کی فضیلت اور کھانون پر (ثرید روٹی کے ٹکڑے شوربا مین بھگو کر بناتے ہین **عن** ابي موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء الا مريم بنت عمران و آسية امراة فرعون وان فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام ابو موسی اشعری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون مین تو بہت کامل ہوئے مین لیکن عورتون مین کوئی کامل نہین ہوئی سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی کے اور عائشہ رض کی فضیلت اور عورتون پر ایسی ہے جیسے ثرید کی باقی کھانون پر **ف** ثرید بلا وقت بنتا ہے کہ اس کے ساتھ نہایت سریع الہضم اور خوش ذائقہ اور مقوی اور کثیر النفع ہے ایسی ہی جناب بی بی عائشہ سے مسلمانون کو بہت فوائد حاصل ہوئے اور صدہا ہزارہا مسئلے معلوم ہوئے اللہ تعالے آخرت مین جناب بی بی کے غلامون اور خادمون مین ہمکو حشر کرے **عن** انس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کی فضیلت عورتون پر ایسی ہے جیسے ثرید کی باقی کھانون پر

باب مسح اليد بعد الطعام کھانے کے بعد ہاتھ پونچھنا **عن** جابر بن عبد الله قال كنا في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقليل ما نجد الطعام فاذا نحن وجدناه لم تكن لنا مناديل الا اكفنا وسواعدنا واقدامنا ثم نصلي ولا نتوضأ قال ابو عبد الله غريب ليس الا عن محمد بن سلمة جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کھانا بہت کم پاتے تھے اور جب پاتے تھے تو ہمارے پاس تولیہ اور رومال نہ تھے ہتھیلیان تھین اور بازو اور پاؤن (انہی پر ہاتھون کو پونچھ لیتے) پھر ہم نماز پڑھتے اور وضو نہین کرتے

باب ما يقال اذا فرغ من الطعام جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے **عن** ابي سعيد قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اكل طعاما قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمين ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا چکتے تو فرماتے الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا وجعلنا مسلمین یعنے شکر اس خدا کا جس نے ہمکو کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا **ف** یہ نعمت بہت بڑی ہے کہ دین حق کی توفیق بخشی اگر دنیا بہت بھی ہو لیکن دین تباہ ہو تو بڑی آفت ہے چند روز مین بیان سے جاتا رہے سارے

دنیا پڑی رہجاویگی ہم چلدینگے ہمارے ساتھ جو جاویگا وہ ہمارا دین ہے یا اللہ تو اپنے فضل سے سچے دین پر ہمیشہ قائم رکھہ اور خاتمہ بالخیر کر آمین یا رب العلمین عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا رُفِعَ طَعَامُهٗ اَوْمَا بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب آپ کا کھانا یا یوں کہا جب آپکے سامنے جو ہوتا (یعنے کھانا) وہ اٹھایا جاتا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا غیر مکفی و لا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا یعنے شکر ہے اللہ کا بہت شکر نہایت پاکیزہ برکت والا وہ سب کو کافی ہے اسکے لیے کوئی کافی نہیں ہے وہ رخصت نہیں ہوتا چھوڑا نہیں جاتا (یعنے ہر وقت اور ہر جگہہ ہمارے ساتھہ ہے) اور نہ اس سے کوئی بے پرواہ ہو سکتا ہے بلکہ سب اسکے محتاج ہیں ہر وقت اور ہر جگہہ اے رب ہمارے ہماری دعا سن لے اور قبول کرے عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھانا کھاوے پھر کہے الحمد للہ الذی اطعمنی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ یعنے شکر اس خدا کا جس نے مجھکو یہ کھانا کھلایا بغیر میری طاقت اور زور کے تو اسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** ایک روایت میں یہ دعا آئی ہے الحمد للہ الذی اطعم من الطعام وسقی من الشراب وکسی من العری وہدی من الضلالۃ وبصر من العمی وفضل علی کثیر ممن خلق تفضیلا ایک روایت میں یہ ہے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی ان دعاؤں میں سے جو چاہے وہ کھانے کے بعد پڑھے اور اگر سب دعائیں پڑھے تو زیادہ افضل ہے اور اگر کھانا دودھ کے سوا اور کچھہ ہو تو یوں کہے اللہم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ اور اگر دودھ ہو تو یوں کہے اللہم بارک لنا فیہ وزدنا منہ مترجم کہتا ہے مجھے اسکا تجربہ ہوا ہے کہ جب کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے اللہم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ اور اسکے بعد دوسرے وقت پر عمدہ عمدہ کھانے ملے اور جب یہ دعا پڑھنا بھول گئے تو اس سے عمدہ کھانے نہیں ملے جیسے کھائے تھے

بَابُ الْاِجْتِمَاعِ عَلَی الطَّعَامِ کھانا ملکر کھانا

عَنْ وَحْشِیٍّ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْکُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّکُمْ تَاْکُلُوْنَ مُتَفَرِّقِیْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْهِ وحشی سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے آپنے فرمایا شاید تم الگ الگ کھاتے ہو متفرق انہوں نے کہا جی ہاں آپنے

فرمایا اکٹھے ہو جاؤ اپنے کھانے پر اور اسکا نام لیکر کھاؤ اس مین برکت ہوگی ف ایک ساتھہ ملکر کھانے مین برکت
ہوتی ہے محبت بڑہتی ہے دل لگی ہوتی ہے کھانا خوشی سے کھایا جاتا ہے بہت کھایا جاتا ہے دل نہین گھبراتا
عمدہ عمدہ کھانے مختلف قسم کے کھانے مین آتے ہین کوئی کم خوراک ہوتا ہے کوئی بہت کھانیوالا سب کا پیٹ
بھر جاتا ہے غرض ہزارون فائدے ہین عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا سب ملکر کھاؤ اور جدا جدا مت کھاؤ اسلیے کہ برکت جماعت کے ساتھہ ہوتی ہے بَابُ النَّفْخِ فِي
الطَّعَامِ کھانے مین پھونکنا منع ہے اسیطرح پانی مین ایسا نہ ہو منہ سے کچھ گرے کھانے اور پینے مین اور
لوگون کو نفرت ہو) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفُخُ فِي طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کبھی نہین پھونکتے تھے کھانے اور پانی مین اور نہ برتن کے اندر سانس لیتے تھے (اس مین پانی ناک کو چڑہ جاتا
ہے اور تکلیف ہوتی ہے) بَابٌ إِذَا أَتَى أَحَدَهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ جب خادم کھانا
پکا کر لاوے تو اس کو کھانے مین سے تھوڑا اسکو دیوے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جب تم مین سے کسیکے پاس اسکا خادم کھانا لاوے تو اسکو بٹھا لیوے اور
اپنے ساتھہ کھلاوے اگر خادم ساتھہ نکھاوے یا مالک اسکو اپنے ساتھہ کھلانا گوارا نہ کرے تو اس کھانے مین کر
اسکو کچھ دیوے ف یہ مروت اور احسان ہے اگرچہ اس خادم کے لیے کھانا مقرر نہو نقد تنخواہ ہو یا اس کا
کھانا الگ ہو خادم سے عام مراد ہے لونڈی ہو یا غلام یا مزدور یا نوکر یا خدمت گار یا مرید یا چیلہ وغیرہ۔
سبحان اللہ شریعت اسلام کی اور مسلمانون کی مثل کس شریعت اور کس قوم مین اخلاق ہین کہ میان اور
غلام دونون ایک ساتھہ ملکر کھاوین اور دونو ایک سان کپڑے پہنین اگرچہ اب بعضے مغرور اور متکبر مسلمان
اسپر عمل نہ کرتے ہین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدُكُمْ
قَرَّبَ إِلَيْهِ مَمْلُوْكُهُ طَعَامًا قَدْ كَفَاهُ عَنَاءَهُ وَحَرَّهُ فَلْيَدْعُهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَأْخُذْ
لُقْمَةً فَلْيَجْعَلْهَا فِي يَدِهِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تم مین سے کسی کا غلام کھانا پکا کر سامنے
لاوے اس نے اسکے پکانے کی تکلیف اور گرمی اٹھائی ہو (اور مالک کو اسکی وجہ سے یہ راحت ملی ہو) تو

مالک اُسکو بھی اپنے ساتھ کھانے دے اگر ایسا نکرے تو ایک لقمہ اُس کھانے مین سے لیکر اُسکے ہاتھ مین رکھدے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ خَادِمُ اَحَدِکُمْ بِطَعَامِہٖ فَلْیُقْعِدْہُ مَعَہٗ اَوْ لِیُنَاوِلْہُ مِنْہُ فَاِنَّہٗ ھُوَ الَّذِیْ وَلِیَ حَرَّہٗ وَدُخَانَہٗ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے جب تم مین سے کسیکا خادم اُسکا کھانا لیکر آوے تو اسکو اپنے ساتھ بٹھالے رکھلانیکے لیے یا تھوڑا اسا کھانا اُس مین سے اسکو دیدے کیونکہ اوسی نے اسکو (پکانے کی) گرمی اور دھوان اٹھایا ہے (تو مروت کے خلاف ہے کہ اسکی لذت سے وہ بالکل محروم رہے)

باب الْاَکْلِ عَلَی الْخِوَانِ وَالسُّفْرَۃِ خوان اور دستر کا بیان **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَا فِیْ سُکُرُّجَۃٍ قَالَ فَعَلٰی مَا کَانُوْا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان پر نہین کھایا نہ سکرجہ کے ساتھ قتادہ نے کہا پھر کاہے پر کھاتے تھے انس نے کہا دسترخوان پر **ف** جو چمڑے یا بید یا بوریے کا ہوتا ہے اسپر کھانا سنت ہے اور خوان اور میز یہ سب امرا کے تکلفات ہین پیمبر کو ان چیزون کیطرف رغبت نہ تھی اور عاجزی اور فقیری پسند تھی باوجودیکہ آپ بادشاہ تھے دونون جہان کے سکرجہ کی تفسیر مین اختلاف ہے بعضون نے کہا سکرجہ وہ شربت اور سکنجبین وغیرہ ہین جنکو اہل عجم کھانے کے ساتھ رکھتے ہین اور جوارش اور چٹنیان وغیرہ ان سے یہ غرض ہوتی ہے کہ بھوک بڑہے اور کھانا زیادہ کھایا جاوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان چیزون کی حاجت نہ تھی آپ کو جسوقت کھانا ملتا جب فطرۃً خوب بھوک ہوتی اور اکثر پیٹ بھر کر نہ ملتا اور کبھی کبھی فاقہ ہوتا یہی طریقہ عمدہ ہے عقلاً اور طباً اور اہل عجم کا طریق خوب نہین ہے جب جوارش اور چٹنی کے ذریعے سے بھوک لگائی جاتی ہے تو رفتہ رفتہ معدے کو ان چیزون کی عادت ہوجاتی ہے اور بغیر انکے ایک نوالہ نہین کھایا جاتا اور کبھی یہ ہوجاتا ہے کہ معدے کی اصلی طاقت جو ہضم کی ہے وہ زائل ہوکر ضعف معدہ عارض ہوجاتا ہے طرح طرح کے امراض پیدا ہوتے ہین سو جوارشون اور سو چٹنیون سے برابر یہ ہے کہ بھوک سے کسیقدر کم غذا کھاوے اور شکم سیری سے ہمیشہ بچتا رہے اور کبھی کبھی روزہ رکھے جیسے ہماری شرع مین وارد ہے تا کہ فاقہ سے معدہ از سر نو قوی ہوجایا کرے اسکے برابر کوئی دوا نہین ہے اور اس تدبیر سے انسان ایک عمر طویل تک زندہ اور صحیح اور سالم رہتا ہے دوسرے ہمیشہ غریب کے کھانے پینے سادے کھانے کھایا کرے جیسے جو کی روٹی یا تلیہ روٹی گیہون یا ستھد روٹی یا خشکہ سالن کے یا دال کے ساتھ اور عمدہ ترکاریون اور میوؤن کا استعمال رکھے جیسے سہزی شلجم کدو آلو پالک کا ساگ خرفہ کا ساگ میوون مین ہر ایک فصلی میوے کا اعتدال

کے ساتھ استعمال کرے اس میں جیسی صحت عمدہ رہتی ہے اور دماغی قوت قائم رہتی ہے ویسی عمدہ اور اسیری کھانوں میں ہرگز نہیں رہتی اور اسیری کھانوں سے بڑے بڑے امراض پیدا ہوتے ہیں جیسے قولنج بدہضمی قبض و بواسیر وغیرہ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عادات اور خصائل اور اخلاق سب حکمت کے موافق تھے اور آپ کی پیروی کرنے میں دین اور دنیا دونوں کی بھلائی ہے اور یہی ایک نشانی کافی ہے آپ کے سچے نبی ہونے کی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم بعضوں نے کہا سکرجہ ایک قسم کا چھوٹا پیالہ ہے اس میں کھانا تکبر یا بخل کی علامت ہے عن انس قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل علی خوانٍ حتی مات انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوان پر کھاتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ نے انتقال فرمایا **باب النهی ان یقام عن الطعام حتی یرفع وان یکف یده حتی یفرغ القوم** جب تک دسترخوان سامنے سے نہ اٹھایا جاوے اسوقت تک اوٹھے اور جب تک دوسرے لوگ فارغ نہ ہوں اپنا ہاتھ نہ کھینچے عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان یقام عن الطعام حتی یرفع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھانے پر سے اٹھنے سے یہاں تک کہ کھانا اوٹھایا جاوے (یعنے دسترخوان اور لوگ فارغ ہو جاویں اچھی طرح سے) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت المائدة فلا یقوم رجل حتی ترفع المائدة ولا یرفع یده وان شبع حتی یفرغ القوم ولیعذر فان الرجل یخجل جلیسه فیقبض یده وعسی ان یکون له فی الطعام حاجة ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دسترخوان بچھایا جاوے تو پھر کوئی شخص کھڑا نہ ہو یہانتک کہ دستر اوٹھایا جاوے اور کوئی شخص اپنا ہاتھ کھانے سے نہ اوٹھاوے اگرچہ سیر ہو گیا ہو یہانتک کہ دوسرے لوگ بھی فارغ ہو جاویں اور اگر ایسا ہی ضرورت ہو تو اپنا عذر بیان کر دیوے (کہ وہ بیمار ہے یا اسکو کوئی حاجت ہے یا اسکو اشتہا نہ تھی) اسکی وجہ یہ ہے کہ آدمی شرمندہ ہوتا ہے جب اسکا ساتھی کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے اور شاید ابھی اسکو کھانے کی حاجت ہو **ف** یعنے جب ایک آدمی خصوص صاحب خانہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لیوے تو دوسرے لوگ بھی کھانا چھوڑ دیتے ہیں اگرچہ ان کو اشتہا باقی ہو اور یہ اسلیے کرتے ہیں کہ لوگوں کی نظروں میں خوار نہ ہوں کہ بڑے کھاؤ ہیں پس آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ جب تک لوگ فارغ نہ ہوں خود بھی فارغ نہ ہو اگرچہ سیر بھی ہو گیا ہو تب بھی تھوڑا تھوڑا کھاتا رہے کہ دوسرے لوگ بھی جانیں کہ یہ بھی کھانا کھا رہا ہے بعضوں نے ولیعذر کے معنے یہی کہے ہیں کہ تعلل کرتا رہے یعنے کم کم کچھ کھاتا رہے یا کوئی کلام

ایسا کرے کہ پاس میں مصرف ہوا اور دوسرے لوگ بھی سو جاویں مثلاً ہڈی کا چوسنا اسکا مغز نکالنا وغیرہ وغیرہ

باب مَن بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ اگر کوئی شخص رات گذارے اور اسکے ہاتھ میں چکنی بو ہو کھانے کی رہنے ہاتھ کو اچھی طرح دھو کر صاف نکرے عَنِ الحَسَنِ بنِ الحَسَنِ عَن اُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنتِ الحُسَينِ عَنِ الحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عَن اُمِّهِ فَاطِمَةَ ابنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا يَلُومَنَّ امرُؤٌ اِلَّا نَفسَهُ يَبِيتُ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ امام حسن مثنیٰ علیہ السلام سے روایت ہے انہوں نے اپنی والدہ جناب فاطمہ سے روایت کی جو صاحبزادی ہیں جناب امام ہمام سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی اونہوں نے روایت کی اپنی والدہ ماجدہ علیہا حضرت خاتون جنت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا علیہا السلام سے انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت رسول خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو کوئی شخص رات گذارے اور اسکے ہاتھ میں چکنی بو (کھانے کی یا گوشت کی) ہو پھر اسپر کوئی آفت آوے جیسے کوئی جانور کاٹ کھاوے تو وہ خود اپنے تئیں ملامت کرے (کہ اسی کی غفلت سے یہ آفت آئی) معلوم ہوا کہ ہاتھ خوب صاف کرکے دھونا چاہیے کہ کھانے کی چکنائی بالکل نہ رہے عَن اَبِي هُرَيرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُم وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَلَم يَغسِل يَدَهُ فَاَصَابَهُ شَيءٌ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفسَهُ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکوئی شخص تم میں سے سو جاوے اور اسکے ہاتھ میں چکنی بو ہو پھر وہ اپنا ہاتھ نہ دھووے تو خود اپنے تئیں ملامت کرے **باب** عَرضِ الطَّعَامِ جب کسیکے سامنے کھانا پیش کیا جاوے عَن اَسمَاءَ بِنتِ يَزِيدَ قَالَت اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَينَا فَقُلنَا لَا نَشتَهِيهِ فَقَالَ لَا تَجمَعنَ جُوعًا وَكَذِبًا اسماء بنت یزید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھانا آیا آپنے ہمسے کھانے کو فرمایا ہمنے عرض کیا کہ بھوک نہیں ہے آپنے فرمایا دو باتوں کو اکٹھا مت کرو بھوک اور جھوٹ کو **ف** بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کوئی کھانے کو کہے تو بھوک رکھکر یوں کہتے ہیں مجھے خواہش نہیں ہے آپنے اس سے منع فرمایا اگر بھوک ہے تو کھا لینا چاہیے ورنہ جھوٹ بولنے میں بھوکے بھی رہے اور عذاب میں مبتلا ہوئے خسر الدنیا والاخرۃ عَن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِن بَنِي عَبدِ الاَشهَلِ قَالَ اَتَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ اُدنُ فَكُل فَقُلتُ اِنِّي صَائِمٌ فَيَا لَهفَ نَفسِي هَلَّا كُنتُ طَعِمتُ مِن طَعَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جو ایک شخص تھے بنی عبد الاشہل میں سے رہنے

یہ وہ مشہور انس نہین ہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ابین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صبح کا کہانا کہا رہے تہے آپ نے فرمایا نزدیک آ اور کہا مین نے عرض کیا مین روزہ دار ہون اب پچہتاتا ہون کاش مین نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانے مین سے کہا لیا ہوتا ف اگر بالفرض روزہ ہبی ہو تو نفل روزی سیکڑون رکہہ سکتے ہین مگر یہ شرف پہر کہان ہاتہ آتا ہے کہ جناب سید عالم کے ساتہہ کہانا کہانا اگر آپ کا اولش میسر آدی تو سو روزے اسپر سے قربان کرین اکثر اہل اللہ کی حکایتین سنی ہین کہ اونہون نے لوگون کو کہانیکے لیے بلایا لیکن وہ روزے کا حیلہ کرکے اس سعادت سے محروم رہگیے اور پہر ساری عمر پچہتاتے رہی آدمی کو چاہیے کہ جب کوئی بزرگ صالح شخص اپنے ساتہہ کہانے کے لیے بلاوے تو اگر نفل روزہ ہو تو اسکو توڑ ڈالے اور کہانے مین شریک ہوجاوے پہر اگر چاہے تو اوس روزے کی قضا کرے باب الاکل فی المسجد مسجد مین کہانا کیا ہے عن عبد اللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی یقول کنا ناکل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد الخبز واللحم عبد اللہ بن حارث بن جزء سے روایت ہے ہم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مسجد کے اندر روٹی اور گوشت کہاتے ف مسجد کے اندر کہانے مین کچہ قباحت نہین خصوص مسافرون کے لیے اور جن لوگون کے گہر نہین ہین لیکن یہ ضرور ہے کہ مسجد کو آلودہ اور گندہ اور غلیظ نہ کرین باب الاکل قائما کہڑے ہوکر کہانا عن ابن عمر قال کنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناکل ونحن نمشی ونشرب ونحن قیام ابن عمر سے روایت ہے ہم آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہڑے ہوکر پیتے اور چلتے چلتے کہاتے ف معلوم ہوا کہڑے رہکر یا چلتے چلتے کہانا پینا درست ہی بعضون نے اسکو مکروہ رکہا ہے اور زمزم کے پانی کو خاص کیا ہے کہ اسکا کہڑے ہوکر پینا مستحب ہے باقی سب پانیون کو بیٹہکر پینا بہتر ہے باب الدباء کدو کا بیان یعنے لنبے کدو کا جسکو لوکی کہتے ہین عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب القرع انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کدو کو پسند کرتے تہے ف نہایت عمدہ ترکاری ہے مفرح اور سریع الہضم اور بے ضرر + عن انس قال بعثت معی ام سلیم بمکتل فیہ رطب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم اجدہ وخرج قریبا الی مولی لہ دعاہ فصنع لہ طعاما فاتیتہ وھو یاکل قال فدعانی لاکل معہ قال وصنع ثریدۃ بلحم وقرع قال فاذا ھو یعجبہ القرع قال فجعلت اجمعہ فادنیہ منہ فلما طعمنا منہ رجع الی منزلہ ووضعت المکتل بین یدیہ فجعل یاکل ویقسم حتی فرغ من آخرہ

انس سے روایت ہے ام سلیم میری ماں نے ایک ٹوکرہ بھیجا جس میں تر کھجور تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس میرے ہاتھ میں نے آپکو نہیں پایا آپ اپنے ایک مولے (آزاد غلام) پاس تشریف لیگئے تھے اوس نے آپکو بلایا تھا اور آپکے لیے کھانا طیار کیا تھا میں بھی وہاں گیا دیکھا تو آپ کھانا کھا رہے تھے آپنے مجھکو بھی بلایا اپنے ساتھ کھانیکے لیے انس نے کہا اس غلام نے ترید بنایا تھا گوشت اور کدو کا انس نے کہا میں نے دیکھا تو آپ کدو بہت پسند کرتے تھے آخر میں اسکے قتلے اکھٹا کرنے لگا اور آپکے نزدیک کرنے لگا ار کھانے میں جب ہم کھا چکے تو آپ لوٹے اپنے گھر کو میں نے وہ ٹوکرا کھجور کا آپکے سامنے رکھا آپ اسکو کھانے لگے اور بانٹتے بھی جاتے تھے یہانتک کہ بالکل اسکو تمام کر دیا یعنے بانٹ دیا اور کچھ آپ کھایا عن حکیم بن جابر عن ابیہ قال دخلت علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی بیتہ وعندہ ھذہ الدباء فقلت ای شیء ھذا قال ھذا القرع ھو الدبا نکثر بہ طعامنا جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپکے گھر میں آپکے پاس کدو تھا میں نے کہا یہ کیا ہے آپنے فرمایا قرع یعنے کدو ہے (دبا) ہم اسکو بہت کھانے میں ف بعض جاہلوں نے ایک جھوٹی حدیث بنالی ہے کہ اکل الدبا دخل الجنۃ جیکے لفظ اور معنے دونوں غلط ہیں اتنی بات ہے کہ کدو سب ترکاریوں میں آنحضرت کو زیادہ پسند تھا اور اسوجہ سے ہر مسلمان کو کدو پسند کرنا چاہیے باب اللحم گوشت کا بیان عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید طعام اھل الدنیا و اھل الجنۃ اللحم ابو الدرداء سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سردار دنیا والوں کے اور جنت والوں کے کھانیکا گوشت ہے عن ابی الدرداء قال ما دعی رسول اللہ الی لحم قط الا اجاب ولا اھدی لہ لحم قط الا قبلہ ابو الدرداء سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب بلائے گئے گوشت کھانیکے لیے تو آپنے قبول کیا اور جس نے آپ کو گوشت کا حصہ بھیجا آپنے قبول کیا معلوم ہوا گوشت آپکو بہت پسند تھا باب اطائب اللحم کون سے مقام کا گوشت عمدہ ہے عن ابی ھریرۃ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنھس منھا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایکدن گوشت آیا تو آپکو دست دیا گیا وہ آپکو پسند تھا آپ اس میں سے نوچ رہے تھے دانتوں سے ف دست کا گوشت بے ریشہ اور عمدہ ہوتا ہے اسوجہ سے آپ اسکو زیادہ پسند کرتے تھے بہ نسبت ران کے عن عبد اللہ بن جعفر

حَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَقَدْ نَحَرَ لَهُمْ جَزُورًا اَوْ بَعِيرًا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْقَوْمُ يُلْقُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ يَقُوْلُ اَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ عبداللہ بن جعفر نے ابن زبیر سے حدیث بیان کی اونہوں نے لوگوں کے لیے ایک اونٹ نحر کیا تہا کہ اونہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور لوگ آپکے لیے گوشت ڈال رہے تہے آپ فرماتے تہے سب مین پاکیزہ اور عمدہ گوشت پیٹہ کا گوشت ہوتا ہے۔

ف پسلی کا گوشت بہی زیادہ لطیف اور عمدہ ہوتا ہے اسیطرح گردن کا گوشت بے ریشہ اور نہایت نفیس ہوتا ہے

بَابُ الشِّوَاءِ بہنا ہوا گوشت عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ انس بن مالک سے روایت ہے مین نہین جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبہی سموط بکری دیکہی ہو یہانتک کہ اللہ جل جلالہ سے مل گئے ف سموط اور سمیط وہ بکری ہے جسکے بال نکالکر کہال سمیت بہون ڈالتے ہین یہ دنیا دار امیرون کا کہانا ہے اور دوسرے لوگ کہال نکالکر گوشت بہونتے ہین اور مطلب انس کا یہ ہے کہ سوچی سموط بکری آپنے نہین دیکہی ورنہ کلیا ہے سموط بناتے ہین اور وہ آپنے کہائی ہین

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رُفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ شِوَاءٍ قَطُّ وَلَا حُمِلَتْ مَعَهُ طُنْفُسَةٌ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے کبہی بہنا ہوا گوشت جو کہانے سے بچ رہے اوٹہا کر نہین رکہا گیا اسلیے کہ ایسا گوشت تہوڑا ہوتا اور کہانیوالے بہت ہوتے کبہی نہین بچتا اور نہ کبہی آپکے ساتہ بچہونا اوٹہایا گیا جیسے دنیا دار امیرون کی عادت ہوتی ہے کہ جہان جاتے ہین چادر جاجم اور شطرنجیان اور قالین ساتہ رہتے ہین بیٹہنے کے لیے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ لَحْمًا قَدْ شُوِيَ فَمَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّيْ وَلَمْ نَتَوَضَّأْ عبداللہ بن حارث بن جزء سے روایت ہے ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ گوشت کہایا بہنا ہوا مسجد مین پہر ہمنے اپنے ہاتون کو کنکریون سے پوچہا اور ہم کہڑے ہوئے آپنے نماز پڑہائی اور وضو نہین کیا بَابُ الْقَدِيْدِ قدید کا بیان قدید سوکہا گوشت جسکو نمک لگاکر سوکہا رکہتے ہین لمبے لمبے پارچے اسکے کاٹتے ہین یہ غریب لوگون کی غذا ہے عرب مین کیونکہ امیر لوگ ہر وقت تازہ گوشت کہاتے ہین عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَكَلَّمَهُ فَجَعَلَ تُرْعَدُ فَرَائِصُهُ قَالَ لَهُ هَوِّنْ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ لَسْتُ بِمَلِكٍ اِنَّمَا اَنَا ابْنُ امْرَاَةٍ تَاْكُلُ الْقَدِيْدَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِسْمٰعِيْلُ وَحْدَهُ وَصَلَهُ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص آیا آپنے اس سے باتین کین

سکا گوشت پھڑک رہا تہا ڈر کے مارے آپ نے اس سے فرمایا تو ڈر نہین کیونکہ مین بادشاہ نہین ہون دنیا کے بادشاہون کیطرح الملکہ مین ایک عورت کا بیٹا ہون جو قدید کہاتی تہی ف یعنی غریب عورت کا بیٹا ہون سبحان اللہ آپ دونون جہان کے بادشاہ تہے ایسے بڑے بادشاہ کہ تمام دنیا دار یا دشاہ آپ کی جوتیون کی خاک کے برابر بہی نہین تہے مگر آپ نے عاجزی سے یہ فرمایا قربان آپکے تواضع اور انکسار اور اخلاق حسنہ کے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَيَأْكُلُهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاَضَاحِيِّ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے پایہ اوٹہا کر رکھتے آپ اسکو قربانی کے پندرہ دن بعد کہاتے

بَابُ الْكَبِدِ وَالطِّحَالِ کلیجی اور تلی کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ فَاَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ وَاَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمکو دو مردے حلال ہین اور دو خون مردے تو ٹڈی ہے اور مچھلی اور خون جگر ہے اور تلی ف یہ دونون بہی خون ہین گو جمے ہوے سہی

بَابُ الْمِلْحِ نمک کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ اِدَامِكُمُ الْمِلْحُ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری سالنون کا سردار نمک ہے ف سالن یعنے ادام وہ ہے جس سے روٹی کہائی جاوے جیسے گوشت سرکہ اچار وغیرہ تو فرمایا نمک بہی ایک عمدہ سالن ہے کیونکہ صرف نمک سے بہی روٹی کہا سکتے ہین دوسرے یہ کہ ہر سالن مین نمک پڑنا ضرور ہے بغیر نمک کے کوئی سالن مزیدار نہین ہوتا

بَابُ الْاِئْتِدَامِ بِالْخَلِّ سرکہ سے روٹی کہانا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمدہ سالن سرکہ ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ جابر سے بہی ایسے ہی روایت ہے عَنْ اُمِّ سَعْدٍ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ وَاَنَا عِنْدَهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ قَالَتْ عِنْدَنَا خُبْزٌ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْخَلِّ فَاِنَّهُ كَانَ اِدَامَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي وَلَمْ يَفْتَقِرْ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ ام سعد سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس آئے مین انہی کے پاس تہی آپ نے فرمایا کچہ کہانا ہے انہون نے عرض کیا جی ہان ہمارے پاس روٹی ہے کہجور ہے سرکہ ہے آپ نے فرمایا عمدہ سالن ہے سرکہ یا اللہ برکت دے سرکہ مین کیونکہ یہی سالن

ہتا اگلے پیغمبرون کا اور وہ گھر کبھی محتاج نہین ہوا سالن کا جس مین سرکہ موجود ہے (کیونکہ سرکہ خود عمدہ سالن ہے)

بَابُ الزَّيْتِ روغن زیتون کا بیان عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِئْتَدِمُوْا بِالزَّيْتِ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ حضرت عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روغن زیتون سے روٹی کھاؤ اور اسکو سر اور بدن مین لگاؤ کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے **ف** اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین اسکو شجرہ مبارکہ فرمایا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مُبَارَكٌ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کا تیل کھاؤ اور اسکو سر اور بدن مین لگاؤ وہ برکت والا ہے بَابُ اللَّبَنِ دودھ کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِلَبَنٍ قَالَ بَرَكَةٌ اَوْ بَرَكَتَانِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس جب دودھ آتا آپ فرماتے ایک برکت ہے یا دو برکتین (یہ راوی کا شک ہے) دو برکتین یہ ہین ایک تو لذت دوسری سیری یا غذا بھی ہے پانی بھی ہے اور چیزین یا غذا ہین یا پانی) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِّنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَاِنِّيْ لَا اَعْلَمُ مَا يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ تعالیٰ کھانا کھلا وے وہ یون کہے اللهم بارک لنا فیہ وارزقنا خیرا منہ اور جسکو اللہ دودھ پلاوے وہ یون کہے اللهم بارک لنا فیہ وزدنا منہ اسکی وجہ یہ ہے مین نہین جانتا کہ کوئی چیز دودھ کے سوا ایسی ہے جو کھانے اور پینے دونون کے لیے کفایت کرے **ف** تو اس سے بہتر دوسرا کھانا نہین پس جب دودھ ملے تو یہ دعا کرے یا اللہ اسیکو زیادہ کر اور دوسرے کھانے مین یون کہے اس سے بہتر کھلا جیسے اوپر گذر چکا بَابُ الْحَلْوَاءِ مٹھائی کا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے مٹھائی کو اور شہد کو **ف** میٹھا بالطبع انسان کو مرغوب ہے اور شہد میٹھا بھی ہے اور اسکو ساتھ مفید بھی قرآن مین ہے فیہ شفاء للناس شہد مین تندرستی ہے لوگون کے لیے بَابُ الْقِثَّاءِ وَالرُّطَبِ يُجْمَعَانِ ککڑی اور کھجور ملا کر کھانا **ف** یہ نہایت عمدہ نسخہ ہے ککڑی ٹھنڈی اور کھجور گرم ہے اور ایک دوسرے کی مصلح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اُمِّيْ تُعَالِجُنِيْ لِلسُّمْنَةِ تُرِيْدُ اَنْ تُدْخِلَنِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اسْتَقَامَ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى اَكَلْتُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ كَاَحْسَنِ سُمْنَةٍ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میری ماں (ام رومان) مجھ موٹا کرنیکی تدبیر کرتی تھی اسلیے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین داخل کرے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت دبلی تھی نہین) اور کم سن تھی تو انکی ماں نے چاہا ذرا موٹی ہوجاوے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مین بہتر معلوم ہوگی اور عرب موٹی عورت کو پسند کرتے ہین) لیکن یہ تدبیر نہین پڑتی تھی (یعنے مین کسی علاج سے موٹی نہین ہوتی تھی) یہانتک کہ مین نے ککڑی اور کھجور کھائی پھر مین اچھی موٹی ہوگئی ف معلوم ہوا کہ ککڑی اور کھجور کے ساتھہ سمن بدن ہے اور مزیدار بھی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ککڑی کھاتے تھے کھجور کے ساتھہ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْبِطِّيْخِ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رطب (تر کھجور) کو خربزے کے ساتھہ کھاتے تھے

بَابُ التَّمْرِ کھجور کا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر مین کھجور نہ ہو اس گھر کے لوگ بھوکے ہین ف کیونکہ کھجور ہی عرب کی غالب غذا ہے ہر ایک شخص کے گھر مین وہ رہتی ہے جسکو ذرا بھی مقدور ہو عَنْ سَلْمٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ كَالْبَيْتِ لَا طَعَامَ فِيْهِ سلمیٰ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر مین کھجور نہ ہو گویا اس گھر مین کھانا نہین ہے

بَابُ اِذَا اُتِيَ بِاَوَّلِ الثَّمَرَةِ جب فصل کا پہلا میوہ آوے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُتِيَ بِاَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ ثِمَارِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَفِيْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُنَاوِلُهٗ مَنْ بِحَضْرَتِهٖ مِنَ الْوِلْدَانِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب پہلا میوہ آتا (فصل کا جیسے کھجور یا انگور یا انار وغیرہ) تو آپ فرماتے یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین اور ہمارے میوون مین اور ہمارے مد مین اور ہمارے صاع مین برکت کو ساتھہ برکت پھر اس میوے کو ان بچون مین سب سے چھوٹے بچے کو دیتے جو اسوقت حاضر ہوتے

بَابُ اَكْلِ الْبَلَحِ بِالتَّمْرِ گدر کھجور اور خشک کھجور ملا کر کھانا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ كُلُوا الْخَلَقَ بِالْجَدِيْدِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْضَبُ وَيَقُوْلُ بَقِيَ

اِبْنُ اٰدَمَ حَتّٰی اَکَلَ الْخَلَقَ بِالْجَدِیْدِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کھجور کو سوکھی کھجور کے ساتھ کھاؤ پرانی کو نئی کے ساتھ کھاؤ کیونکہ شیطان غصے ہوتا ہے اور کہتا ہے آدم کا بیٹا زندہ رکھا یہاں تک کہ اس نے پرانا میوہ نئے میوے کے ساتھ کھایا **ف** شیطان آدمی کا دشمن ہے تو اسکی رحمت اور طول عمر سے ناخوش ہوتا ہے جب عبادت اور تقوی کے ساتھ ہو بعضوں نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے یحیی بن محمد اسکے اسناد میں ہے وہ بہت غلطی کرتا ہے عراقی نے کہا اس حدیث کا معنی رکیک ہے کیونکہ شیطان آدمی کی حیات سے ناخوش نہیں ہوتا بلکہ اسکی ایمان اور اطاعت پر جینے سے **بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ التَّمْرِ** دو دو تین تین کھجوریں ملا کر کھانے سے ممانعت رحبب دوسرے آدمی بھی کھانے میں شریک ہوں کیونکہ یہ ناگوار ہوگا دوسروں کو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْتَرِنَ الرَّجُلُ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے کہ آدمی دو دو کھجور ملا کر کھاوے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سے (جو اسکے ساتھ کھا رہے ہوں) اجازت لیوے **عَنْ** سَعْدٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَکَانَ سَعْدٌ یَخْدِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ یُعْجِبُهٗ حَدِیْثُهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْاِقْرَانِ یَعْنِیْ فِی التَّمْرِ سعد سے روایت ہے وہ خادم تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکو آپ کی خدمت یا آپ کی حدیث بہت پسند تھی وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے **بَابُ تَفْتِیْشِ التَّمْرِ** اچھی کھجور کھجوروں میں ڈھونڈھ کر کھانا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِتَمْرٍ عَتِیْقٍ فَجَعَلَ یُفَتِّشُهٗ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پاس پرانی کھجور آئی تو آپ اسکو چھانٹتے تھے **ف** یعنے اچھی اچھی اسمیں سے نکال کر کھاتے تھے ابوداؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ اس میں سے کیڑے نکالتے تھے دوسری روایت میں کھجور چھانٹنے سے منع کیا اور یہ محمول ہے اس حالت پر جب نئی کھجور ہو اس وقت چھانٹنے کی ضرورت نہیں **بَابُ التَّمْرِ بِالزُّبْدِ** کھجور مسکہ کے ساتھ کھانا **ف** یہ بہت عمدہ مقوی غذا ہے اگر کسیکو منظور ہو کہ زیادہ کھجور کھائی جاویں اور پیچش نہ ہو تو مسکہ کے ساتھ کھاوے **عَنْ** اِبْنَیْ بُسْرٍ السُّلَمِیَّیْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا تَحْتَهٗ قَطِیْفَةً لَنَا صَبَبْنَاهَا لَهٗ صَبًّا فَجَلَسَ عَلَیْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْهِ الْوَحْیَ فِیْ بَیْتِنَا وَقَدَّمْنَا لَهٗ زُبْدًا وَتَمْرًا

وَكَانَ يُعْجِبُهُ الزُّبْدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بسر کے دونو بیٹے جو سلمی بیٹے بنی سلیم مین سے تہے روایت کرتے ہین کہ آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پاس آئے ہمنے آپکے تلے ایک چادر بچہائی جسپر پانی چہڑککے ہمنے اسکو ٹہنڈا کرلیا
تہا خیر آپ اسپر بیٹہے پہر اللہ تعالی نے آپ پر وحی اتاری ہماری گہر مین اور ہمنے آپکے سامنے مسکہ کہا اور
کہجور اور آپ مسکہ کو پسند کرتے تہے اللہ تعالی آپ پر رحمت بہیجے اور سلام **بَابُ** الْحُوَّارَى میدہ کا بیان

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ هَلْ رَأَيْتَ النَّقِيَّ حَتَّى
مَا رَأَيْتُ النَّقِيَّ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَهَلْ كَانَ لَهُمْ مَنَاخِلُ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَأَيْتُ مُنْخُلًا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قُلْتُ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ نَعَمْ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ وَمَا
بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ ابوحازم نے سہل بن سعد سے پوچہا کیا تمنے میدہ دیکہا ہے اونہون نے کہا مین نے میدہ نہین دیکہا
یہانتک کہ آنحضرت کی وفات ہوئی یعنے کہا کیا آنحضرت کے زمانہ مین لوگون کے پاس چہلنیان تہین اونہون نے کہا مین
نے تو چہلنی نہین دیکہی یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا مینے کہا پہر تم جو کیسے کہاتے تہے
کیا بغیر چہانے ہوئے اونہون نے کہا ہان ہم اسکو پیس کر پہونک لیتے تہے پہر جو اڑنیوالا ہوتا وہ اڑ
جاتا اور جو بچ رہتا اسکو بہگو دیتے **ف** اور گوندہکر روٹی پکا لیتے غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے وقت مین آٹا چہاننے کی اور میدہ کہانیکی رسم نہ تہی یہ بعد کے زمانہ مین تکلف والون نے ایجاد کیا
ہے اور اس تکلف مین کوئی فائدہ نہین ہے بلکہ نقصان ہے آٹا جب چہانا جاوے اور اسکا بہوسا بالکل
نکل جاوے تو وہ ثقیل اور دیر ہضم ہو جاتا ہے اور پیٹ مین سدہ اور قبض پیدا کرتا ہے آخر یہ چہاننے
والے صاحب اتنا غور نہین کرتے کہ پروردگار عالم نے جو حکیم الحکما ہے گیہون مین بہوسا بیکار نہین
پیدا کیا پس بہتر یہی ہے کہ بے چہنا ہوا آٹا کہاوے اور اگر چہانے کبہی تو تہوڑا سا موٹا موٹا بہوسا نکال ڈالے
لیکن میدہ کہانا بالکل خوفناک اور باعث امراض شدیدہ ہے

عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ أَنَّهَا غَرْبَلَتْ دَقِيقًا
فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِيفًا فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَتْ طَعَامٌ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا فَأَحْبَبْتُ
أَنْ أَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِيفًا فَقَالَ رُدِّيهِ فِيهِ ثُمَّ اعْجِنِيهِ ام ایمن سے روایت ہے اونہون نے آٹا چہانا اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی طیار کی آپنے پوچہا یہ کیا ہے وہ بولین یہ ہمارے ملک کا کہانا ہے تو مین
نے چاہا کہ آپکے لیے اسکی ایک روٹی بناؤن آپنے فرمایا بہوسا اوسی مین ڈالدے پہر گوندہ **عَنْ**

انس بن مالكٍ قال ما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رغيفا محوّرا باحدٍ من عينيه حتى لحق بالله انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میدہ کی روٹی اپنی ایک آنکھ سے بھی نہیں دیکھی یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوئی **ف** بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ نے باریک روٹی نہیں دیکھی یعنے پتلی مانڈے یا چپاتی کیونکہ یہ روٹی موٹے آٹے کی نہیں پک سکتی بلکہ اکثر میدے کی پکاتے ہیں اور ہمارے نزدیک تو نہایت روکھی ہے عمدہ روٹی وہی ہے کہ آٹے کی ہو جس میں بھوسا ملا ہوا ہو اور اگر خمیری ہو تو زیادہ سریع الہضم ہے ورنہ فطیری بھی **باب** الرقاق باریک چپاتیوں کا بیان **عن** عطاءٍ قال زار ابو هريرة قومه ابينا يعني قرية فاتوه برقاقٍ من رقاق الاوّل فبكى وقال ما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا بعينيه قط عطا سے روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کی زیارت کی یعنے ابینا میں گئے (جو ایک قریہ ہے) لوگ انکے پاس باریک چپاتیاں لیکر آئے پہلی بار کی پکی ہوئی (وہ اور زیادہ باریک ہوتی ہیں) یہ دیکھکر ابوہریرہ رو دیے اور کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھ سے یہ روٹیاں نہیں دیکھیں **ف** بلکہ ہمیشہ موٹی روٹی وہ بھی اکثر جو کی کھایا کیے اور بے چھنے آٹے کی وہ بھی روز پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی ایک دن کھایا تو ایک دن فاقہ سبحان اللہ ہمارے پیغمبر کا تو یہ حال تھا اور ہم روز کیسے کیسے عمدہ کھانے خوش ذائقہ اور نئی ترکیب کے جن کو اگلے لوگوں نے نہ دیکھا تھا نہ سنا تھا کھاتے ہیں اور وہ بھی ناکوں ناک پیٹ بھر کر وہ بھی اس طرح سے کہ حلال و حرام کا کچھ خیال نہیں مشتبہ کا تو کیا ذکر ہے اور اس حال پر ہم آرزو کرتے ہیں کہ ہماری عبادت میں اگلے بزرگوں کی طرح کیوں نور نہیں ہوتا اور ہم سے کیوں کرامات صادر نہیں ہوتیں پہنتے سو نہ کس پہنتے پڑتا باہی **عن** قتادة قال كنا ناتي انس بن مالكٍ قال اسحاق وخبازه قائم وقال الدارمي وخوانه موضوعٌ فقال يوما كلوا فما اعلم رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رغيفا مرققا بعينيه حتى لحق بالله ولا شاة سميطا قط قتادہ سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس آتے تھے اسحاق بن منصور نے اپنی روایت میں کہا ان کا نان بائی کھڑا ہوتا اور دارمی نے کہا (یعنے احمد بن سعید نے اس حدیث کو ابن ماجہ نے ان دونوں سے روایت کیا ہے) انکا خوان رکھا ہوتا ایک دن انس نے کہا کھاؤ اور میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی باریک چپاتی کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہو یہاں تک کہ آپ اللہ جل جلالہ سے مل گئے اور نہ کبھی آپ نے بکری دیکھی جو کھال سمیت بھونی جاتی ہے (صرف بال نکال کر یعنے سمیط جس کا ذکر اوپر گذرا) **باب** الفالوذج فالودہ کا بیان **عن** ابن عباسٍ قال اوّل ما سمعنا بالفالوذج ان جبرائيل عليه السلام اتى النبي صلى

اللہُ صلے اللہُ علیہِ وسلّم فقالَ اِنَّ اُمَّتکَ تفتحُ علیھِم الاَرضُ فیُفاضُ علیھِم مِنَ الدُّنیا حتّی اَنَّھُم لیاکلُونَ مِنَ الفالُوذج فقالَ النبیُّ صلّے اللہُ علیہِ وسلّمَ وما الفالُوذجُ قالَ یخلطُونَ السّمنَ وَالعسلَ جمیعاً فشھقَ النبیُّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلّمَ لذلکَ شھقۃً ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پہلے جو ہمنے فالودہ کا نام سنا وہ اس طرح سے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ کی امت ملکوں کو فتح کرے گی اور دنیا کا بہت مال انکو ملیگا یہانتک کہ وہ فالودہ کھاوینگے تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فالودہ کیا ہے انہوں نے کہا گھی اور شہد ملا دینگے یہ سنکر آپنے رونے کی سی آواز نکالی ف مجھے تو یہ حدیث موضوع معلوم ہوتی ہے فالودہ گھی اور شہد سے نہیں بنتا ملکہ نشاستہ سے بنتا ہے اور فالودہ کھانا کوئی دلیل دنیا کی زیادتی کی نہیں ہے غریب آدمی بھی فالودہ کھاتے ہیں بوکانی نے کہا اس حدیث کو ابن ابی الدنیا نے ابن عباس سے نکالا اور عبدالوہاب بن ضحاک سلمی جو شیخ ہے ابن ماجہ کا متروک ہے اور ابوحاتم نے کہا وہ جھوٹا ہے اور اسکے سوا اسماعیل بن عیاش بھی ضعیف ہے بہرحال اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے باب الخُبزِ المُلبّقِ بالسّمنِ گھی میں چپڑی روٹی عَن ابنِ عُمرَ قالَ قالَ رسُولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلّمَ ذاتَ یومٍ وَددتُ لوانَّ عندنا خُبزۃً بیضاءَ مِن بُرَّۃٍ سمراءَ مُلبّقۃً بسمنٍ ناکُلُھا قالَ نسمعَ بذلکَ رجلٌ مِنَ الاَنصارِ فاتّخذہُ فجاءَ بہِ الیہِ فقالَ رسُولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلّمَ فی ایِّ شیءٍ کانَ ھذا السّمنُ قالَ فی عُکّۃِ ضبٍّ فابٰی اَن یاکُلہُ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا میں چاہتا ہوں کاش میرے پاس ایک سفید روٹی ہوتی منّی گیہوں کی اور گھی میں چپڑی ہوئی ہم اسکو کھاتے یہ بات ایک انصاری مردنے سنی اور وہ ایسی ہی روٹی بناکر لایا آپنے فرمایا یہ گھی کاہے میں تھا اس نے کہا گھوڑ پھوڑ کی کھال کی ایک کپی میں آپنے اسکے کھانے سے انکار کیا ف اسکی وجہ یہ تھی کہ آپ کو گھوڑ پھوڑ سے نفرت تھی اگرچہ وہ حلال ہے جیسے اوپر گذرا پس آپنے اس میں رکھا ہوا گھی بھی کھانا گوارا نہ کیا اور ابوداؤد نے اس حدیث کی صحت کا انکار کیا اور واقعی یہی ہے کہ آپ کی عادت شریف کے خلاف یہ حدیث مروی ہوئی ہے آپنے کھانے پینے کی چیزوں کی کبھی آرزو نہیں کی جو مل گیا وہ کھالیا عَن انسِ بنِ مالکٍ قالَ صنعت اُمُّ سُلیمٍ للنبیِّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلّمَ خُبزۃً وَصنعت فیھا شیئاً مِن سمنٍ ثُمَّ قالت اذھب الی النبیِّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلّمَ فادعُہُ قالَ فاتیتُہُ فقلتُ اُمِّی تدعُوکَ قالَ فقامَ وَقالَ لمن کانَ عندہُ مِنَ النّاسِ قُومُوا قالَ فسبقتُھُم الیھا فاخبرتُھا فجاءَ النبیُّ صلَّے اللہُ علیہِ وسلّمَ فقالَ ھاتِی ما صنعتِ فقالت اِنّما

صنعتہ لک وحدک فقال ہاتیہ فقال یا انس ادخل علی عشرۃ عشرۃ قال فما زلت ادخل علیہ عشرۃ عشرۃ
فاکلوا حتی شبعوا وکانوا ثمانین انس بن مالک سے روایت ہے ام سلیم نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ڈلی
بنائی اور اس میں کچھ گھی بھی ڈالا پھر مجھ سے کہا تو حضرت کے پاس جا اور انکو بلا میں گیا اور میں نے عرض کیا میری ماں آپ کو
بلاتی ہیں یہ سنکر آپ کھڑے ہوئے اور جتنے لوگ آپ کے پاس تھے سب سے آپ نے فرمایا چلو انس نے کہا میں یہ حال
دیکھکر کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کو بلائے لاتی ہیں اور کھانا صرف آپ کے لائق ہے تھوڑا سا)
میں اُن لوگوں سے آگے اپنی ماں پاس آیا اور کہدیا اُنسے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہونچے آپ نے
فرمایا (ام سلیم سے) لا تونے کیا بنایا ہے وہ بولیں مینے تو صرف آپکے لیے اکیلے بنایا ہے آپنے فرمایا لا
تو سہی پھر آپ نے فرمایا لے انس ان لوگوں میں سے (جو سب آپکے ساتھ آئے تھے اور باہر کھڑے تھے
صرف آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے اندر ام سلیم کے پاس آگئے تھے) دس دس آدمیوں کو اندر لیکر
آ انس نے کہا میں برابر دس آدمی اندر آپ پاس لاتا گیا اور ان سب نے کھایا یہانتک کہ سب سیر ہو گئے
اور وہ کل آدمی اسی تھے ف سبحان اللہ اور کھانا ایک آدمی کا اسی آدمی کو کافی ہو گیا اسحدیث
میں ایک بڑا معجزہ آپ کا مذکور ہے اور اس قسم کے کئی بار اور کئی موقعوں پر آپ سے معجزے صادر ہوئے ہیں
حضرت عیسی علیہ السلام سے بھی ایسا ہی معجزہ انجیل شریف میں مذکور ہے اور یہ کچھ عقل کے خلاف نہیں ہے
ایک تھوڑی چیز کا بہت ہو جانا ممکن ہے بلکہ اللہ جل جلالہ کی قدرتوں کے سامنے نہایت سہل ہے وہ اگر
چاہے تو دم بھر میں رتی کو پہاڑ کے برابر کر دے اور پہاڑ کو رتی برابر اور جن لوگوں کی عقل میں فتور ہے وہ
ایسی باتوں میں شبہ کرتے ہیں انکو ابتک ممکن اور محال کی تمیز نہیں ہے اور جو امور ممکن ہیں ان کو وہ
نادانی سے محال سمجھتے ہیں اور خدا کی قدرت کا انکار کرتے ہیں اللہ تعالے اُن کے شر سے ہر مسلمان کو
بچاوے **باب** خبز البر گیہوں کی روٹی کا بیان **عن** ابی ھریرۃ انہ قال والذی نفسی
بیدہ ما شبع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ ایام تباعا من خبز الحنطۃ حتی توفاہ اللہ عز و
جل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ نے آپ کو اٹھا
لیا **ف** یعنے برابر تین دن تک کبھی گیہوں کی روٹی آپ کو نہیں ملی اسطرح کہ پیٹ بھر کھائی ہو ہر چند بلکہ
کبھی ایک دن گیہوں کی روٹی کھائی تو دوسرے دن جو کی ملی اور کبھی پیٹ بھر کر نہیں ملی غرض ساری

عمر تکلیف و فقر و فاقہ ہی بن گئی سبحان اللہ الفقر فخری یہی ہے عن عائشۃ قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم منذ قدموا المدینۃ ثلث لیال تباعا من خبز بر حتی توفی صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل جب سے آپ مدینہ میں آئے تین راتیں برابر پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہانتک کہ آپ نے انتقال فرمایا **باب** خبز الشعیر جو کی روٹی کا بیان عن عائشۃ قالت لقد توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما فی بیتی من شیء یاکله ذو کبد الا شطر شعیر فی رف لی فاکلت منه حتی طال علی فکلته ففنی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی اور میرے گھر میں کچھ نہ تھا آدمی کے کھانے کے موافق مگر تھوڑے سے جو میرے مچان پر تھے میں اسی کو کھاتی رہی یہانتک کہ بہت دنوں تک چلتے رہے آخر میں نے اسکو ماپا تب وہ ختم ہو گئے ف یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی اللہ سبحانہ وتعالی نے آپ کی خاص بی بی کو ان تھوڑے سے جو میں ایسی برکت دیدی کہ اگر اسکو نہ ماپتیں اور خدا تعالے کے بھروسے پر اس میں سے کھاتی رہتیں تو شاید ساری عمر کافی ہوتی اور کسی کی محتاج نہ ہوتیں مگر نفس بے صبر ہے انہوں نے ماپا تو وہ برکت موقوف ہو گئی دوسری حدیث میں جو آیا ہے اپنا کھانا ماپو اس میں برکت ہوگی تو مراد اس سے یہ ہے کہ بیچتے اور خریدتے وقت ماپ لیا کرو بس وہ اس حدیث کے خلاف نہ ہوگی عن عائشۃ قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز الشعیر حتی قبض ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل (یعنی آپ کے کنبے والے اور گھر والے جس میں بی بیاں بھی داخل ہیں) جو کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی (سیر ہونے سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں ملی) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبیت اللیالی المتتابعۃ طاویا واھله لا یجدون العشاء وکان عامة خبزهم خبز الشعیر ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پے در پے کئی راتوں تک فاقہ سے رہتے اور آپ کے گھر والوں کو رات کا کھانا نہیں ملتا اور اکثر ان لوگوں کی روٹی جو کی ہوتی عن انس بن مالک قال لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصوف واحتذی المخصوف وقال اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشعا ولبس خشنا فقیل للحسن ما البشع قال غلیظ الشعیر ما کان یسیغه الا بجرعة ماء انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صوف پہنتے

(یعنے بالون کا کپڑا) اور اپنی جوتی کو سی لیتے اور آپنے بدمزہ کھانا کھایا اور موٹا لباس پہنا حسن سے پوچھا گیا بدمزہ سے کیا مراد ہے اونہون نے کہا سونٹ جو کی روٹی آپ اسکو گلے سے اوتار نہین سکتے تھے مگر ایک گھونٹ پانی سے ف سبحان اللہ اس غذا پر آپ کی قوت اور طاقت ایسی تھی کہ بڑے بڑے پہلوان عمدہ کھانیوالے ویسی طاقت نہین رکھتے **باب** الاقتصاد فی الاکل وکراھیۃ الشبع میانہ روی کھانے مین اور پیٹ بھرنے کی کراہت ف کھانے مین اقتصاد یعنے میانہ روی یہ ہے کہ آدمی اتنا کھانا کھاوے کہ طبیعت سست نہ ہو اور قوت اور طاقت عبادت کی اور ادای فرائض کی قائم رہے اور اسکا اندازہ مختلف ہے ہر شخص اپنی مزاج کے لحاظ سے اسکا اندازہ کرے اہل اللہ ثلث شکم سے زیادہ نہین کھاتے یعنی اگر تین پاؤ کی بھوک ہو تو ایک پاؤ پر اکتفا کرتے ہین اور ہماری زمانہ مین یہ بھی غنیمت ہے کہ کوئی نصف شکم پر قناعت کرے یا ایک ثلث خالی رکھے اب تو لوگ ناکون ناک بھر لیتے ہین کہ سانس لینے کی جگہہ نہین رہتی لاحول ولا قوۃ **عن** المقدام ابن معدیکرب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما ملأ آدمی وعاء شرا من بطن حسب الآدمی لقیمات یقمن صلبہ فان غلبت الآدمی نفسہ فثلث للطعام وثلث للشراب وثلث للنفس مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی کا کسی برتن کو بھرنا اتنا برا نہین ہے کہ جتنا پیٹ کو بھرنا کافی ہین آدمی کو چند لقمے جو سیدھا رکھین اسکی پیٹھ کو (یعنے ناطاقتی کی وجہ سے کمر جھک نہ جاوے) پھر اگر آدمی پر اسکا نفس غالب ہو (اور چند لقمون پر اکتفا نہ کر سکے) تو ایک تہائی پیٹ کی کھانے کے لیے رکھے اور ایک تہائی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے۔ ف اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو لوگ متابعت نفس سے پاک ہین وہ تہائی پیٹ سے بھی کم کھاتے ہین اور تہائی سے زیادہ کھانا زہد اور ریاضت کے خلاف ہے **عن** ابن عمر قال تجشأ رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کف جشاءک عنا فان اطولکم جوعا یوم القیامۃ اکثرکم شبعا فی دار الدنیا ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے ڈکار لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے فرمایا بند کر اپنے ڈکار کو کیونکہ قیامت کے دن زیادہ بھوکے وہ لوگ ہونگے جو تم میں سے زیادہ سیر ہو کر کھاتے ہین دنیا مین ف جو آدمی زیادہ کھاتا ہے اسکو اگر کھانا نہ ملے تو اسکو بڑی تکلیف ہوتی ہے بہ نسبت اسکے جو کم کھاتا ہے وہ بھوک پر صبر کر سکتا ہے قیامت کا دن بہت لمبا ہوگا اور دن بھر کھانا نہ ملنے سے بہت کھانیوالے بہت پریشان ہونگے بعضون نے کہا جو لوگ بہت کھاتے ہین انکی عمدہ خواہش یہی ہوتی ہے کھانا اور

بیا اور سوتے سے یہ خواہشین بند کی جاتی ہین تو انکو بہت ناگوار ہوگا اور جو لوگ کم کہاتے ہین انکی خواہش کہانے کیطرف نہین ہوتی بلکہ بقای حیات اور ادای عبادت کے لیئے رفع ضرورت اور دفع جوع کر لیتے ہین انکی خواہش عبادت اور تصفیہ قلب کی ہوتی ہے اور وہ موت کے بعد قائم رہیگی پس وہ راحت اور عیش مین رہینگے **عَنْ** عَطِيَّةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ وَأُكْرِهَ عَلَى طَعَامٍ يَأْكُلُهُ فَقَالَ حَسْبِي أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عطیہ بن عامر جہنی سے روایت ہے مینے سلمان سے وہ زبردستی کیے گئے کہانا کہانے پر اونہون نے کہا مجہے کافی ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو لوگ دنیا مین زیادہ سیر رہتے ہین وہی زیادہ بہوکے رہینگے قیامت کے دن **بَابٌ** مِنَ الْإِسْرَافِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اشْتَهَيْتَ یہ امر کہ جس چیز کی نفس رغبت کرے اسکو کہاوے اسراف مین داخل ہے **ف** اگرچہ یہ وہ اسراف نہین ہے جو شریعت کی رو سے حرام ہے پر اہل اللہ اور صوفیہ کے نزدیک یہ بہی اسراف ہے کہ ہمیشہ نفس کی خواہش پر عمل کرنا اور جس چیز کو جی چاہے اسکو فورا کہا لینا اور اکثر اس سے ضرر بہی پیدا ہوتا ہے بزرگ لوگون نے برسون نفس کو مارا ہے اور جس کہانے یا میوے کی نفس نے آرزو کی ہے اسکو ایک مدت تک اس سے محروم رکہا ہے تاکہ نفس ٹوٹ جاوے اور صبر کی صفت مستحکم ہو اور نفس عقل کی اطاعت کرنے لگے ساری حکمت اخلاق اس آیت مین ہے قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا چہٹکاری پائی اس شخص نے جس نے نفس کو پاک کیا یعنے نفس کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابع کر دیا اسلئے نفس مین دو قوتین ہین ایک بہیمیہ یعنے اکل و شرب اور عمدہ غذا کی خواہش دوسرے سبعیہ یعنے غضب اور انتقام کی خواہش ان دونون قوتون کو مار ڈالنا اور عقل اور شرع کے موافق انہین چلانا پس یہی تزکیہ نفس اور تحسین اخلاق ہے جب یہ دونو قوتین عقل کی محکوم ہو جاوین اسوقت عقل کو زور دینا اور اکات اور علوم اور زہد اور عبادت اور استغراق فی اللہ اور ترک ما سوی اللہ سے پس یہی تصوف اور درویشی ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم إِنَّ مِنَ السَّرَفِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اشْتَهَيْتَ انس سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اسراف سے ہے تو جس چیز کو چاہے اسکو کہاوے **بَابُ** النَّهْيِ عَنْ إِلْقَاءِ الطَّعَامِ کہانا پہینکنے سے ممانعت **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صلعم الْبَيْتَ فَرَأَى كِسْرَةً مُلْقَاةً فَأَخَذَهَا فَمَسَحَهَا ثُمَّ أَكَلَهَا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَكْرِمِي كَرِيمًا فَإِنَّهَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ حضرت عائشہ سے روایت ہے آنحضرت صلعم گہر مین تشریف لائے تو ایک روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکہا آپ نے اسکو اوٹہایا اور پونچہا پہر اسکو کہا لیا اور فرمایا اے عائشہ عزت کر عزت والی کی یعنے اللہ کے رزق کی کیونکہ اللہ کا رزق جب کسی قوم سے پہر گیا تو پہر انکی طرف نہین آتا **ف** بلکہ وہ ہمیشہ مفلس اور محتاج ہی رہتے ہین دوسرے

روایت مین ہے روٹی کی عزت کرو اور عزت اسکی یہ ہے کہ جب روٹی دسترخوان پر رکھی جاوے تو اسکا کھانا شروع کردے اور سالن کا منتظر نہ رہے **بَابُ** التَّعَوُّذِ مِنَ الْجُوعِ بہوک سے پناہ مانگنا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون بہوک سی وہ بری ساتہی ہے (انسان کی) اور پناہ مانگتا ہون تیری خیانت (مغز چوری) سے وہ بری اندرونی صفت ہی (بطانہ استر ہے لطانہ کہتے ہین اندر کے کپڑے کو اور ظہارہ اوپر کے کپڑے کو یعنے ابرے کو) **بَابُ** تَرْکِ الْعَشَاءِ رات کا کہانا چہوڑ دینا کیسا ہے **ف** لوگون کی عادت ہوتی ہے کہ دنکو دوپہر کیوقت ایک ہی بار کہاتے ہین اور رات کا کہانا یعنے عشا بالکل نہین کرتے اس سے آدمی جلد بوڑہا ہو جاتا ہے تہوڑا سا کہانا رات کو بہی کہالینا قوت قائم رکہتا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعُوا الْعَشَاءَ وَلَوْ بِکَفٍّ مِنْ تَمْرٍ فَاِنَّ تَرْکَہٗ یُھْرِمُ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عشا کو (یعنے رات کے کہانیکو) مت چہوڑو اگرچہ ایک مٹھی کہجور ہی کی سہی (یعنے تہوڑا ہی سہی) ملیلے کہ اس کا چہوڑ دینا آدمی کو بوڑہا کر دیتا ہے **ف** اسکے اسناد مین سب ثقہ ہین سوا ابراھیم بن عبدالسلام کے وہ ضعیف ہے اور ترمذی نے اسکو انس سے نکالا اور کہا وہ منکر ہے ہم نہین پہچانتے اسکو مگر اسی طریق سے اور عنبسہ ضعیف ہی اور عبدالملک مجہول ہے اسکے اسنادمین اور ابن جوزی اور شوکانی نے اس حدیث کو موضوعات مین ذکر کیا **بَابُ** الضِّیَافَۃِ لوگون کی دعوت کرنا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْرُ اَسْرَعُ اِلَی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُغْشٰی مِنَ الشَّفْرَۃِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ انس بن مالک سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہلائی اس گہر کیطرف جلدی جاویگی جس مین مہمان آتے رہتے ہین چہری سے جو اونٹ کی کوہان کیطرف جاتی ہے **ف** اونٹ مین کوہان کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے لوگ اسی کو جلدی سے کاٹ لیتے ہین تو فرمایا کہ جس گہر مین مسافرون کی مہمانی ہوتی ہو اس مین خیر و برکت اس سے بہی جلد جاویگی جتنی جلد چہری کوہان کیطرف دوڑتی ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْرُ اَسْرَعُ اِلَی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُؤْکَلُ فِیْہِ مِنَ الشَّفْرَۃِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ ابن عباس سے بہی ایسی ہی روایت ہی اس مین یون ہے اس گہر کیطرف جس مین کہانا کہایا جاتا ہے (یعنے مہمان وہان زیادہ آتے ہین) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَیْفِہٖ

اِلٰی بَابِ الدَّارِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنت ہے آدمی کو اپنے مہمان کے ساتھ جانا گھر کے دروازے تک **ف** یعنے رخصت کے وقت بیہقی نے بھی شعب الایمان میں ابوہریرہ اور ابن عباس سے ایسا ہی نکالا اور کہا اسکی اسناد میں ضعف ہے **باب** اِذَا رَاَی الضَّیْفُ مُنْکَرًا رَجَعَ اگر مہمان دعوت کے مکان میں کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو لوٹ آوے بغیر کھانا کھائے ہوئے **عَنْ عَلِیٍّ** قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَرَاٰی تَصَاوِیْرَ فَرَجَعَ جناب حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مینے کھانا طیار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی آپ آئے اور گھر میں تصویریں دیکھیں تو لوٹ گئے **ف** اکثر علما کا یہی قول ہے کہ جس دعوت میں خلاف شرع باتیں ہوں جیسے ناچ رنگ وغیرہ یا شراب خواری یا مسکرات اس میں شریک ہونا ضرور نہیں اور جب وہاں جاکر یہ باتیں دیکھے تو لوٹ آوے اور کھانا نہ کھاوے اور اگلی علمار نے کہا ہے کہ اگر ان باتوں کے دور کرنے پر قادر ہو تو اسکو دور کرے ورنہ لوٹ آوی اور ہدایہ میں ہے کہ اگر وہ شخص لوگوں کا پیشوا نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں اگر بیٹھ کر کھانا کھالیوی اور اگر پیشوا ہو اور ان باتوں کو دور نہ کر سکے تو لوٹ آوے کیونکہ وہاں بیٹھنے میں دین کی توہین ہوگی اور دوسرے لوگوں کو گناہ کرنے کی جرئت پڑیگی یہ جب ہے کہ دعوت میں جانے سے پیشتر ان باتوں کی خبر نہ ہو اگر پہلے سے یہ معلوم ہو کہ وہاں خلاف شرع کوئی بات ہے تو دعوت قبول کرنا اوسپر ضرور نہیں **عَنْ** سَفِیْنَۃَ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَہٗ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ لَوْ دَعَوْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَ مَعَنَا فَدَعَوْہُ فَجَاءَ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاٰی قِرَامًا فِیْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ لِعَلِیٍّ فَقُلْ لَہٗ مَا اَرْجَعَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ اَنْ اَدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا سفینہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت علی کی ضیافت کی اور انکے لیے کھانا طیار کیا جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا کاش ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بلاتے آپ بھی ہماری ساتھ کھاتے خیر لوگوں نے آپ کو بلایا آپ تشریف لائے آپنے اپنا ہاتھ دروازے کے دونوں چوکھٹوں پر رکھا اور ایک باریک رنگین پردہ گھر کے کونے میں دیکھا آپ لوٹ گئے حضرت فاطمہ نے فرمایا جناب علی سے دوڑو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو آپ کیوں لوٹے یارسول اللہ حضرت علی گئے اور آپ سے عرض کیا آپنے فرمایا میری یہ شان نہیں کہ ایسے زرق برق آراستہ گھر میں جاؤں **ف** بعضوں نے کہا مزوق کے معنے یہ ہیں سونا چڑھا ہوا یعنے جس گھر میں طلائی نقرئی کام ہو چھت یا دیواروں پر یا سنہری روپہلی پردے پڑے ہوں مطلب یہ ہے

کہ پیٹ بھرکے لائق یا تنی ہی دنیا کی اب استطاعت نہیں ہے گو عوام لوگوں کے لیے یہ امر منع نہ ہو عوام کو صرف حرام سے بچنا کافی ہے اور خواص مکروہ اور مباح سے بھی بچتے ہیں ایسا نہ ہو کہ حدود سے غفلت ہو جاوے **باب الجمع بین السمن واللحم** گوشت اور گھی ملا کر کھانا **عن** ابن عمر قال دخل علیہ عمر و ھو علی مائدۃ فاوسع له عن صدر المجلس فقال بسم الله ثم ضرب بیدہ فلقم لقمۃ ثم ثنی باخری ثم قال انی لاجد طعم دسم ما ھو بدسم اللحم فقال عبد الله یا امیر المؤمنین انی خرجت الی السوق اطلب السمین لاشتریه فوجدته غالیا فاشتریت بدرھم من المھزول وحملت علیه بدرھم سمنا فاردت ان یتردد عیالی عظما عظما فقال عمر ما اجتمعا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم قط الا اکل احدھما وتصدق بالاخر قال عبد الله خذ یا امیر المؤمنین فلن یجتمعا عندی الا فعلت ذلك قال ما کنت لافعل ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے عمرؓ انکے پاس گئے وہ اپنے دسترخوان پر تھے انہوں نے باپ کے لیے جگہہ دی مجلس کے صدر میں باپ نے بسم اللہ کہی پھر ہاتھ مارا (کھانے پر) اور ایک لقمہ لیا پھر دوسرا لقمہ لیا پھر کہا کہ میں چکنائی کا مزہ پاتا ہوں اور یہ گوشت کی چکنائی نہیں ہے عبداللہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین میں بازار میں گیا تھا موٹا گوشت خریدنے کو تو میں نے اسکو مہنگا پایا پھر میں نے ایک درم کا دبلا گوشت لیا اور ایک درم کا گھی لیکر اسپر ڈالدیا مینے یہ چاہا کہ میرے سب گھروالوں کو ایک ایک ہڈی تو آوے (اگر موٹا گوشت لیتا تو وہ مہنگا تھا ایک ایک ہڈی بھی حصہ میں نہ آتی کیونکہ ابن عمر کے بال بچے بہت تھے) یہ سنکر حضرت عمر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو جب گھی اور گوشت دونوں اکھٹا ہوئے تو آپ نے ایک کو کھایا اور دوسرے کو صدقہ دیا عبداللہ نے عرض کیا اب تو کھا لیجیے اے امیر المؤمنین پھر جب گھی اور گوشت دونو مجھکو ملیں گے تو میں ایسا ہی کروں گا حضرت عمر نے کہا میں کبھی کھانے والا نہیں **باب من طبخ فلیکثر ماءہ** جب کوئی گوشت پکاوے تو شوربہ بہت رکھے **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال اذا عملت مرقۃ فاکثر ماءہ واغترف لجیرانك منھا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سالن پکاوے تو شوربا بہت رکھ اور اپنے ہمسایوں کو ایک ایک چمچہ دے **باب اکل الثوم والبصل والکراث** لہسن اور پیاز اور گندنے کا بیان۔ **عن** معدان بن ابی طلحۃ الیعمری ان عمر بن الخطابؓ قام یوم الجمعۃ خطیبا فحمد الله واثنی علیه ثم قال یا ایھا الناس انکم تاکلون شجرتین لا اراھما الا خبیثتین

هذا الثوم وهذا البصل ولقد كنت ارى الرجل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوجد ريحه منه فيوخذ بيده حتى يخرج به الى البقيع فمن كان اكلهما لابد فليمتهما طبخا معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت ہے حضرت عمر جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو اللہ کی حمد کی اور تعریف پھر فرمایا اے لوگو تم ان دو درختون کو کہاتے ہو اور مین تو انکو خبیث سمجہتا ہون ایک تو لہسن دوسرے پیاز اور مین نے دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہ کسی شخص کے منہ سے انکی بو آتی تو اسکا ہاتہ پکڑ کے بقیع کو نکال دیتے اب اگر کوئی انکو کہاوے تو پکا کر انکو مار ڈالے ف یعنی کچا نہ کہاوے چونکہ کچے مین بو بہت ہوتی ہے اور پکانے سے بو کم ہوجاتی ہے ہرچند پیاز اور لہسن حرام نہین ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو برا جانتے تہے اور نہین کہاتے تہے اس وجہ سے کہ آپ پر وحی آتی اور فرشتون کو اسکی بو ناگوار ہوتی اور دوسرے لوگون کے لیے بہی یہ حکم ہے کہ کچا نہ کہاوین اگر کچا کہاوین تو انکو کہا کر مسجد مین نہ جاوین تاکہ دوسرے مسلمانون کو تکلیف نہ ہو عن ام ايوب قالت صنعت للنبي صلى الله عليه وسلم طعاما فيه من بعض البقول فلم يأكل وقال انى اكره ان اوذى صاحبى ام ایوب سے روایت ہے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہانا طیار کیا اس مین ان سبزیون مین سے کچہ پڑا تہا (یعنی پیاز اور لہسن مین سے) آپنے اسکو نہین کہایا اور فرمایا مین برا جانتا ہون اپنے ساتہی کو ایذا دینا ف فتح الباری مین ہے کہ پیاز اور لہسن اور گندنا حلال ہین لیکن جو کوئی ان کو کہاوے اسکو مسجد مین جانا مکروہ ہے اور فقہانے مولی کو بہی ان کی مثل سمجہا ہے اور جس ترکاری مین بری بو ہو وہ اسکی مثل ہے اور جمہور اسکے قائل ہین کہ کراہت تنزیہی ہے اور ظاہریہ اہلحدیث سے انکی تحریم منقول ہے عن جابر ان نفرا اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فوجد منهم ريح الكراث فقال الم اكن نهيتكم عن اكل هذه الشجرة ان الملائكة تتاذى مما يتاذى منه الانسان جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کچہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انمین سے گندنے کی بو آتی تہی آپنے فرمایا مینے تمکو منع نہین کیا تہا اس درخت کے کہانے سے بیشک فرشتے ایذا پاتے ہین ان چیزون سے جن سے انسان ایذا پاتا ہے عن عقبة بن عامر الجهنى يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاصحابه لا تأكلوا البصل ثم قال كلمة خفية النيء عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا پیاز مت کہاؤ پہر آہستہ سے فرمایا کچی پیاز

باب اكل الجبن والسمن دہی اور گہی کا بیان

عن سلمان الفارسى

قال سُئِل رسُول الله صلى الله عليه وسلم عن السَّمنِ والجُبنِ والفِرَاءِ قال الحلال ما احلّ الله في كتابه والحرام ما حرّم الله في كتابه وما سكت عنه فهو مما عفى عنه سلمان فارسی سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا گھی اور دہی کو اور جنگلی گدہے کو (یعنے گورخر کو) آپنے فرمایا حلال وہ ہے جس کو اللہ تعالی نے حلال کیا اپنی کتاب مین اور حرام وہ ہے جسکو حرام کیا اپنی کتاب مین اور جس سے اللہ تعالے نے سکوت کیا وہ معاف ہے **ف** یعنے حلال ہے اسکے کہانے مین کچہ مواخذہ نہین ہے کیونکہ حلال صدہا چیزین ہین ان سب کا بیان کرنا دشوار تہا اسلیے جو چیزین حرام تہین انکو قرآن اور حدیث مین بیان کردیا گیا ہے طرح وہ چیزین جو حلال تہین لیکن مشرکین جہالت سے انکو حرام سمجہتے تہے **باب** اکل الثمار میوون کا بیان

عن النعمان بن بشير قال اهدى للنبي صلى الله عليه وسلم عنب من الطائف فدعاني فقال خذ هذا العنقود فابلغه امك فاكلته قبل ان ابلغه اياها فلما كان بعد ليال قال لي ما فعل العنقود هل ابلغته امك قلت لا قال فسماني غدر نعمان بن بشیر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے طائف کے انگور تحفہ آئے آپنے مجہکو بلایا اور فرمایا یہ خوشہ لے اور اپنی مان کو دے مینے اسکو کہا لیا مان کو دینے سے پہلے پہر کئی راتون کے بعد آپنے مجہسے پوچہا وہ خوشہ کیا ہوا تونے اپنی مان کو پہونچادیا مین نے کہا نہین آپنے میرا نام دغاباز رکہا (مزاح اور محبت سے) **عن** طلحة قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وبيده سفرجلة فقال دونكها يا طلحة فانها تجم الفؤاد طلحہ سے روایت ہے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپکے ہاتہ مین بہی تہی آپنے فرمایا اے طلحہ اسکو لے یہ دلکو راحت دیتی ہے **ف** بہی اور سیب دونو مقوی دل اور رافع خفقان ہین اور گرم مزاج کے مفید ہین **باب** النهي عن الاكل منبطحا اوندہے ہوکر کہانا منع ہے۔

عن سالم عن ابيه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ياكل الرجل وهو منبطح على وجهه سالم سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ آدمی اوندہے مونہہ ہوکر کہاوے **ف** اوندہے ہوکر سونا بہی منع ہے کیونکہ مشابہت ہے دوزخیون کی وہ اوندہے مونہ جہنم مین گہسیٹ کر ڈالے جاوینگے جیسے قرآن مین ہے **ابواب الاشربة** شرابون کے بیان مین **باب** الخمر مفتاح كل شر شراب ہر برائی کی کنجی ہے **عن** ابي الدرداء قال اوصاني خليلي صلى الله عليه وسلم لا تشرب الخمر فانها مفتاح كل شر ابو الدرداء سے روایت ہے مجکو وصیت کے

میرے جانی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شراب مت پی وہ کل برائیون کی کنجی ہے **ف** آدمی ہر ایک برائی سے عقل
کی وجہ سے بچتا ہے جب عقل ہوتی ہے تو خوف خدا ہوتا ہے شراب پینے سے عقل ہی مین فتور آجاتا ہے پھر خوف خدا
کہان رہا سیکڑون گناہ شرابی سے سرزد ہوتے ہین اسی لیے اوسکو ام الخبائث کہتے ہین یعنے سب برائیون کی
جڑ **عن** خباب بن الارت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ایاک والخمر فان خطیئتها
تفرع الخطایا کما ان شجرتها تفرع الشجر خباب بن ارت سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شراب سے بچا رہ اسکا گناہ سب گناہون کو گھیر لیتا ہے (یعنے جمع کر لیتا ہے) جیسے انگور کا درخت دوسرے
درخت پر پھیل جاتا ہے **باب** من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربها فی الاخرة جو کوئی دنیا مین شراب
پیئے اوسکو آخرت مین شراب نہین ملیگا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من
شرب الخمر فی الدنیا لم یشربها فی الاخرة الا ان یتوب ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دنیا مین شراب پیے (بشرطیکہ توبہ نہ کرے) اسکو آخرت مین شراب نہ ملیگا
مگر جب توبہ کر لیوے (کیونکہ توبہ کرنے سے آدمی ایسا ہو جاتا ہے جیسے اوسنے وہ گناہ نہین کیا) **عن**
ابی ھریرة رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربها فی
الاخرة ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **باب** مدمن الخمر جو کوئی ہمیشہ شراب پیا کرتا ہے
عن ابی ھریرة رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدمن الخمر کعابد وثن ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ شراب پینے والا گناہ مین بت پوجنے والے کی مثل
ہے **ف** حالانکہ بت پوجنا شرک ہے اور شرک سب گناہون مین بڑا ہے مگر شراب پینا بھی ایسا بڑا گناہ ہے
کہ ہمیشہ کرنے سے وہ شرک کے مثل ہو جاتا ہے جیسے صغیرہ گناہ ہمیشہ کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے اس مین ڈر ہے شرابیون
کے لیے ایسا نہ ہو انکا خاتمہ برا ہو بعضون نے کہا مدمن خمر سے اسکا بنانیوالا مراد ہے بعضون نے کہا جو کوئی ایسا ہو
کہ جب شراب اسکو ملے پی لے وہ مدمن ہے **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل
الجنة مدمن خمر ابوالدرداء سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہمیشہ شراب پیتا ہو وہ جنت
مین نجاویگا **ف** یہ اور مشرک بت پرست برابر ہو بعضون نے کہا مدمن خمر کا خاتمہ ٹھیک نہین ہوتا ضرور وہ
شرک اور کفر مین گرفتار ہوکر مرتا ہے اللہ بچاوے **باب** من شرب الخمر لم تقبل له صلوٰة شرابی کی نماز قبول
نہوگی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر وسکر لم تقبل

لہ صلوٰۃ اربعین صباحا وان مات دخل النار فان تاب تاب اللہ علیہ وان عاد فشرب فسکر لم
تقبل لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان مات دخل النار فان تاب تاب اللہ علیہ وان عاد فشرب فسکر
لم تقبل لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان مات دخل النار فان تاب تاب اللہ علیہ وان عاد کان حقا علی
اللہ ان یسقیہ من ردغۃ الخبال یوم القیامۃ قالوا یا رسول اللہ وما ردغۃ الخبال قال عصارۃ اھل
النار عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیے اور متوالا
ہو جاوے اسکی نماز چالیس دن تک قبول نہوگی (جب نماز قبول نہ ہوئی تو اور عبادتین بہی قبول نہ ہونگی) اور اگر ان چالیس دنوں
مین) مر جاویگا تو دوزخ مین جاویگا پہر اگر توبہ کرے تو اللہ سبحانہ وتعالی اسکی توبہ قبول کرے گا اور اگر دوبارہ
شراب پیے اور متوالا ہو جاوے تو چالیس دن تک اُسکی نماز قبول نہ ہو گی اگر مر جاوے تو دوزخ مین جاوے گا
لیکن اگر توبہ کرے تو اللہ تعالے معاف کر دے گا اور پہر (تیسری بار) شراب پیے تو اللہ تعالی کو ضرور ہوگا اسکو
ردغۃ الخبال پلانا قیامت کے دن لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ردغۃ الخبال کیا ہے آپ نے فرمایا پیپ اور خون
دوزخیون کا **ف** معاذ اللہ شراب پینا اور اتنی پینا کہ آدمی متوالا ہو جاوے کتنا بڑا سخت گناہ ہے توراۃ اور
انجیل مین بہی متوالے کی بہت برائی آئی ہے اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ تیسرے بار اگر شراب پیے تو توبہ قبول
نہ ہوگی اور ضرور عذاب ہوگا لیکن دوسری حدیثون سے یہ ثابت ہے کہ اگر ستر بار ایک گناہ کرے تب بہی توبہ
قبول ہوگی پس یا اس حدیث مین شراب کے سوا دوسرے گناہ مراد ہونگے یا یہ حدیث بطور تہدید اور تخویف کے ہوگی
تاکہ لوگ شراب پینے سے پرہیز کرین **باب ما یکون منہ الخمر** شراب کاہے سے بنتی ہے **عن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دونوں درختوں سے ہوتی ہے اور اشارہ
کیا آپ نے کہجور اور انگور کیطرف **عن** النعمان بن بشیر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان من الحنطۃ خمرا ومن الشعیر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن التمر خمرا ومن العسل خمرا نعمان
بن بشیر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گیہون کی شراب ہوتی ہے اور جو سے شراب ہوتی ہے
اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور کہجور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سے شراب ہوتی ہے **ف** اس حدیث اور
شافعی اور احمد اور جمہور علما کا یہی قول ہے کہ خمر یعنے شراب ہر چیز سے بن سکتی ہے اور خمر اسیکا نام ہے جس میں
نشہ ہو انگور کا ہو یا کہجور کا یا جو کا یا جوار کا یا گیہون کا یا شہد کا یا انجیر کا یا سب کا پہر جب شراب مین نشہ ہو

وہ حرام ہے قلیل ہو یا کثیر اور بہت احادیث صحیحہ اس مذہب کی تائید کرتی ہین مسلم کی روایت مین ہے کہ ہر مسکر یعنے نشہ لانیوالا خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور جسوقت خمر کی حرمت اتری اسوقت وہ پانچ چیزون سے بنتا تہا انگور اور کہجور اور گیہون اور جو اور شہد سے اور خمر وہی ہے جو عقل کو چہپا لیوے اور ایک روایت مین ہے کہ جب خمر کی حرمت اتری اسوقت انگور کا تو شراب بالکل کم تہا اور اکثر شراب ہمارا گدر اور کہجور خشک کا تہا حاصل یہ ہے کہ اس زمانہ مین یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ جو شراب انگور کے سوا اور چیزون سے بنایا جاوے اسکا اسقدر پینا درست ہے جس سے نشہ نہ ہو اگرچہ کچہ لوگ صحابہ اور تابعین مین سے جنکو شروع زمانہ مین حدیثین نہین پہونچین تہین اسکی قائل تہے لیکن وہ معذور تہے اب جب حدیثین مشہور ہوگئین تو کسیکو اسکے خلاف کہنا درست نہین رہا اور باطل ہوگیا وہ قول جو ابو حنیفہ رح سے منقول ہے کہ شراب خاص ہے انگور سے اور انگور کے سوا اور شرابون کا اتنا پینا درست ہے جس سے نشہ نہ ہو اور امام محمد نے ابو حنیفہ کے اسقول کی مخالفت کی جب انکو حدیثین پہونچین اور فقہای حنفیہ نے بہی امام محمد کے قول پر فتوی دیا ہے **بَابُ لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلَى عَشَرَةِ أَوْجُهٍ** شراب مین دس طرح پر لعنت آئی ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلَى عَشَرَةِ أَوْجُهٍ بِعَيْنِهَا وَعَاصِرِهَا وَمُعْتَصِرِهَا وَبَائِعِهَا وَمُبْتَاعِهَا وَحَامِلِهَا وَالْمَحْمُولَةِ إِلَيْهِ وَآكِلِ ثَمَنِهَا وَشَارِبِهَا وَسَاقِيهَا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خمر مین دس طرح پر لعنت ہوئی ہے ایک تو خود خمر یعنے شراب پر وہ ملعون ہے دوسرے اسکی نچوڑنے والے پر تیسری نچڑوانے والے پر چوتہے بیچنے والے پر پانچوین خریدنیوالے پر چہٹے اُسکے اُٹہانیوالے پر ساتوین جسکے لیے اوٹہایا جاوے آٹہوین اسکی قیمت کہانیوالے پر نوین اسکے پینے والے پر دسوین اسکے پلانیوالے پر عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَالْمَعْصُورَةَ لَهُ وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ لَهُ وَبَائِعَهَا وَالْمَبِيعَةَ لَهُ وَسَاقِيَهَا وَالْمُسْتَقَاةَ لَهُ حَتَّى عَدَّ عَشَرَةً مِنْ هٰذَا الضَّرْبِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنتکی شراب مین اسکے نچوڑنے والے پر اور نچڑانیوالے پر اور جس کے لیے نچوڑا جاوے اور جو اوٹہا وے (لیجاوے) اور جسکے لیے اوٹہایا جاوے اور بیچنے والے پر اور جسکے لیے بیچا جاوے اور پلانیوالے اور جسکے لیے پلایا جاوے یہانتک کہ دس آدمی اسیطرح بیان کیے **بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ** شراب کی سوداگری کا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب سورہ بقر کی اخیر آیتیں اتریں سود کے باب میں تو آپ باہر نکلے اور آپنے شراب کی سوداگری حرام کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمر کو خبر پہونچی کہ سمرہ نے شراب بیچا تو انہوں نے کہا اللہ تباہ کرے سمرہ کو کیا اسکو یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ نے یہود پر انپر چربی حرام ہوئی تو انہوں نے اسکو گلایا اور بیچا ف اور بیچکر اسکی قیمت کھائی معلوم ہوا کہ جیسے شراب حرام ہے ویسے ہی اسکی قیمت لینا اور سوداگری کرنا بھی حرام ہے افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں بعضے مسلمان تاجر اپنی دوکانوں میں شراب بھی رکھتے ہیں اور خیال رکھتے ہیں کہ شراب کے بیچنے میں اتنا گناہ نہیں ہے جیسے اسکے پینے میں حالانکہ حدیث کے روسے یہ سب برابر ہیں اور سب پر لعنت آئی ہے اور شراب کا پیسا حرام ہے اسکا کھانا اور کھلانا دونوں جائز نہیں اسیطرح سود کا پیسہ اور جو سوداگر شراب اور سود کا بیوپار کرتا ہو اسکی دعوت میں جانا تقوی کے خلاف ہے بَابُ الْخَمْرِ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا اخیر زمانہ میں لوگ شراب کے دوسرے نام رکھکر اسکو پئیں گے عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ حَتّٰى تَشْرَبَ فِيْهَا طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا ابوامامہ باہلی سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راتیں اور دن نہیں گذریں گے یعنے تمام نہیں ہونگے یہانتک کہ میری امت میں سے بعض لوگ شراب پئیں گے اسکا نام بدلکر ف جیسے کوئی شربت سفوح کہیگا کوئی عرق النشاط کوئی شراب الصالحین نام بدلنے سے کیا ہوتا ہے جو چیز حرام ہے وہ ہر طرح حرام ہے عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّوْنَهَا اِيَّاهُ عبادہ بن صامت سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اسکا کچھ اور نام رکھکر بَابُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ہر مسکر حرام ہے۔ عَنْ عَائِشَةَ تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ام المومنین جناب عائشہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شراب جو نشہ کرے وہ حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسکر (نشہ کرنیوالا) حرام ہے عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سلّم قال کُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ ابْنُ مَاجَةَ هٰذَا حَدِيْثُ الْمِصْرِيِّيْنَ ابومسعود سے بھی ایسی ہی روایت ہو ابن
ماجہ نے کہا یہ حدیث مصر والوں نے روایت کی ہے عَنْ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَهٰذَا حَدِيْثُ الرَّقِّيِّيْنَ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے ہر مسکر حرام ہے ہر مومن پر ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث رقہ
والوں کی ہے (رقہ ایک شہر ہے دریائے فرات پر بغداد کے قریب) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسکر خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے ف یہ حدیث صحیح ہے اسکو ائمہ ستہ یعنی چھوں صحاح والوں
نے اسی لفظ سے روایت کیا ہے تو یہ صحیح کے اعلیٰ درجہ میں ہے اور صاحب ہدایہ نے مذہبی تعصب سے اس حدیث میں
کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ یحییٰ بن معین نے اس حدیث کو ضعیف کیا حالانکہ یحییٰ بن معین کا یہ قول کہیں نہیں ملتا
اور معلوم نہیں ہوتا کہ صاحب ہدایہ کو یہ قول کیونکر ملا اگر بالفرض یحییٰ بن معین نے یہ کہا بھی ہو تو ان کا ایک قول
حدیث کو ضعیف نہیں کر سکتا جب تمام ائمہ حدیث جیسے بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہم نے اسکو صحیح مانا ہو
اور صاحب ہدایہ سے تعجب ہوتا ہے کہ اپنے مذہب کی تائید میں تو احادیث منکرہ اور ضعیفہ بلکہ موضوعہ سے بھی
استدلال کرتے ہیں اور اپنے مخالف صحیح حدیثوں کو بھی نہیں مانتے وہذا ہو الداء العضال الذی اہلک کثیرا
من الفقہاء نعوذ باللہ منہ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ابو موسیٰ
سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسکر حرام ہے بَابُ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ
جس شراب کا کثیر یعنے بہت مقدار نشہ پیدا کرے تو اسکا قلیل یعنے ایک گھونٹ یا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ
فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسکر حرام
ہے اور جسکا کثیر یعنے بہت نشہ کرے اسکا قلیل یعنے تھوڑا بھی حرام ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ جابر بن عبداللہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا کثیر نشہ کرے اسکا قلیل بھی حرام ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے بھی
ایسی ہی روایت ہو ف جناب مولانا شاہ عبدالغنی صاحب مجددی افاض اللہ علینا من انوارہ انجاح میں

مین فرماتے ہین کہ حنفی مذہب مین یہ ثابت ہو کہ اجماع متاخر خلاف متقدم کو اوٹھا دیتا ہے اور اس مین کچھ شک نہین
کہ ابو حنیفہ کے بعد اسپر اجماع ہوگیا کہ تمام مسکرات مطلقاً حرام ہین درمختار مین ہے کہ اسیپر فتوی ہے اور شرح
وہبانیہ مین ہے کہ یہی مروی ہے کل علماء سے اور بزازیہ مین ہو کہ امام محمد نے کہا جسکا کثیر مسکر ہو اسکا قلیل حرام ہے
اور نجس بہی ہو اور اگر اسکے پینے سے متوالا ہوجاوے تو اسکو حد بہی لگائی جاویگی اور یہی قول ہے مالک اور شافعی
اور احمد وغیرہم کا کہ جس شراب مین نشہ ہو وہ مطلقاً حرام ہے قلیل اور کثیر اور اکثر حنفیہ نے بہی اسیکے موافق
فتوی دیا ہے انتہے مختصراً **باب النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ** خلیطین کی ممانعت **ف** خلیط یہ ہے کہ کہجور اور
انگور کو ملا کر یا کچی اور پکی کہجور کو ملا کر بہگو یا جاوے پہر اسکا شربت بنین جسکو نبیذ کہتے ہین نبیذ حلال ہے باتفاق
علماء بشرطیکہ اس مین نشہ نہ ہو اور شربت کیطرح میٹھا ہو لیکن خلیط سے منع کیا اس خیال سے کہ اس مین جلدی
نشہ پیدا ہوجاتا ہوگا اور امام احمد اور مالک کا یہی قول ہے کہ خلیط حرام ہے اگرچہ اس مین نشہ نہ پیدا ہو ظاہر
حدیث کی روسے اور اکثر علماء نے یہ کہا کہ اگر اس مین تیزی یا سکر پیدا ہوجاوے تو وہ حرام ہے ورنہ حرام نہین
نووی نے کہا جمہور کا یہ قول ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے اور تحریمی نہین اور حرام جب ہی ہوگا کہ اس مین نشہ
پیدا ہوجاوے لیکن دررہبیہ مین اہلحدیث کا مذہب احمد اور مالک کے موافق قرار دیا ہے اور نسائی اور احمد
نے اس سے نکالا کہ منع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو چیزون کا ملا کر نبیذ بنانے سے اسکے راوی ثقہ
ہین (روضہ) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَ
الزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ
اَبِيْ رَبَاحٍ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کہجور کا ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع کیا گدر
اور خشک کہجور کا ملا کر نبیذ بنانے سے لیث بن سعد نے کہا مجہ سے عطا بن ابی رباح نے حدیث روایت کی جابر
بن عبد اللہ سے اونہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی **ف** یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم
نے بہی نکالا اور مسلم نے ابو قتادہ اور ابو سعید اور ابو ہریرہ سے بہی ایسی ہی روایت کی (روضہ) **عَنْ** اَبِيْ
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْبِذُوا التَّمْرَ وَالْبُسْرَ جَمِيْعًا وَانْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خشک کہجور اور
گدر کہجور کا ملا کر نبیذ مت بناؤ اور ہر ایک کا الگ الگ بناؤ **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم یقول لا تجمعوا بین الرطب والزھو ولا بین الزبیب والتمر وانبذوا کل واحد منھما علی حدتہ
ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکی اور کچی کھجور کو مت ملاؤ اسیطرح
انگور اور کھجور کو بلکہ ہر ایک کا الگ الگ نبیذ بناؤ **باب** صفۃ النبیذ وشربہ نبیذ پکانیکا اور پینے
کا بیان **عن** عائشۃ قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء فناخذ قبضۃ
من تمر او قبضۃ من زبیب فنطرحھا فیہ ثم نصب علیہ الماء فننبذہ غدوۃ فیشربہ عشیۃ
وننبذہ عشیۃ فیشربہ غدوۃ وقال ابو معاویۃ نھارا فیشربہ لیلا او لیلا فیشربہ نھارا
حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک میں نبیذ بناتے تو ہم ایک
مٹھی کھجور کی لیتے یا ایک مٹھی انگور کی اور اسکو مشک میں ڈالدیتے اور سے پانی ڈالدیتے مثلاً صبح کو بھگوتی
تو آپ اسکو شام کو پیتے اور شام کو بھگوتے تو آپ اسکو صبح کو پیتے۔ ابو معاویہ نے اپنی روایت میں یوں کہا دن
کو بھگوتے تو آپ رات کو اسکو پیتے اور رات کو بھگوتے تو آپ دن کو اسکو پیتے **ف** نبیذ یعنے شربت انگور
یا کھجور کا یا اور کسی میوے کا پینا درست ہے بشرطیکہ اس میں جوش نہ پیدا ہو ابوہریرہ کی حدیث میں ہے جو
آگے آویگی کہ نبیذ میں جوش آگیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو دیوار پر مار یہ تو وہ پیے گا
جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو اسکو ابوداؤد اور نسائی نے بھی نکالا اور امام احمد نے ابن
عمر سے نکالا کہ نبیذ کو پی جب تک شیطان اسکو نہ لیوے کہا گیا کتنے دن میں اسکو شیطان لیتا ہے انھوں نے
کہا تین دن میں (روضہ) **عن** ابن عباس قال کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیشربہ
یومہ ذلک والغد والیوم الثالث فان بقی منہ شیء اھراقہ او امر بہ فاھریق ابن عباس
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بھگویا جاتا تو آپ اسکو پیتے اسدن اور دوسرے دن
اور تیسرے دن پھر اگر اس میں سے کچھ بچ رہتا تو اسکو خود بہا دیتے یا کسیکو حکم دیتے وہ بہا دیتا **عن** جابر
ابن عبد اللہ قال کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تور من حجارۃ جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک پتھر کے پیالے میں نبیذ بھگویا جاتا **باب** النھی
عن نبیذ الاوعیۃ شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت **ف** اوائل اسلام میں جب شراب
کی حرمت ہوئی تو آپ نے ان برتنوں میں شراب بنا کرتا تھا نبیذ کے بنانے سے بھی ممانعت کردی تاکہ لوگوں
کو بالکل شراب کا خیال بھی نہ آوے اسکے بعد جب شراب کی حرمت دلوں میں جم گئی تو آپ نے ہر ایک برتن

مین نبیذ بنانا جائز کردیا پس اس باب کی حدیثین منسوخ ہین اسکے بعد کے باب کی حدیثون سے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ
اور شافعی اور جمہور علما اور اہلحدیث کا بریدہ کی حدیث مین جو صحیح مسلم مین ہے تصریح ہے اس نسخ کی اور بعض لوگون
کا یہ قول ہے کہ یہ ممانعت باقی ہے منسوخ نہین ہوئی اور یہی مذہب ہے مالک اور احمد کا (روضہ) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنْبَذَ فِی النَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمَۃِ وَقَالَ کُلُّ
مُسْکِرٍ حَرَامٌ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چوبین اور لاکھی برتن مین اور
کدو کے تونبے مین اور سبز روغنی برتن مین نبیذ بنانے سے اور فرمایا کہ ہر ایک مسکر حرام ہے **ف** ان برتنون مین شراب
بنا کرتا ہے تو منع کیا انہین نبیذ بنانے سے اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ نبیذ تیز نہ ہو جاوے اور کوئی اسکو پی لے یا شراب
پینے کی رغبت پیدا ہو ان برتنون کو دیکھکر عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنْبَذَ
فِی الْمُزَفَّتِ وَالْقَرْعِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور تونبے مین نبیذ
بنانے سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ فِی الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ
وَالنَّقِیْرِ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سبز روغنی برتن مین اور
تونبے مین اور چوبین (لکڑی کے) برتن مین پینے سے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ عبدالرحمن بن معمر سے روایت ہے منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو
کے تونبے اور سبز روغنی برتن سے **بَابُ مَا رُخِّصَ فِیْہِ مِنْ ذٰلِکَ** ان برتنون مین نبیذ بنانے کی اجازت عَنْ
بُرَیْدَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنِ الْاَوْعِیَۃِ فَانْتَبِذُوْا فِیْہِ وَاجْتَنِبُوْا کُلَّ
مُسْکِرٍ بریدہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تمکو منع کیا تھا برتنون سے اب اُن مین نبیذ بناؤ
لیکن ہر مسکر سے بچے رہو عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنْ
نَبِیْذِ الْاَوْعِیَۃِ اَلَا وَاِنَّ وِعَاءً لَا یُحَرِّمُ شَیْئًا کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ابن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تمکو منع کیا تھا برتنون مین نبیذ بنانے سے اب یہ بات جان رکھو کہ برتن کسی چیز کو حرام
نہین کرتا البتہ ہر ایک مسکر حرام ہے **بَابُ نَبِیْذِ الْجَرِّ** مٹی کے گھڑے مین جو روغنی ہو نبیذ بنانے کی ممانعت
عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ اَتَعْجِزُ اِحْدَاکُنَّ اَنْ تَتَّخِذَ کُلَّ عَامٍ مِنْ جِلْدِ اُضْحِیَّتِہَا سِقَاءً ثُمَّ قَالَتْ
نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنْبَذَ فِی الْجَرِّ وَفِیْ کَذَا وَفِیْ کَذَا اِلَّا الْخَلَّ ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہون نے کہا کیا تم مین سے کوئی عورت یہ نہین کر سکتی کہ ہر سال

اپنی قربانی کی کھال مین سے ایک مشک بنا لیا کرے پھر انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مٹی کے گھڑے مین نبیذ بنانے سے اور ایسے برتن مین ایسے برتن مین البتہ سرکہ ان مین بنا سکتے ہین ف کیونکہ سرکہ مین نشہ کا ڈر نہین اور وہ ضد ہے شراب کی بعض روایتون مین ہے کیا مین شراب کا سرکہ بنا لون آپ نے فرمایا نہین اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے انس سے نکالا اور ان تینون نے انس سے نکالا کہ ابوطلحہ نے آنحضرت سے پوچھا کہ چند یتیمون کو شراب ترکہ مین ملا ہے آپ نے فرمایا اسکو بہا دے ابوطلحہ نے کہا ہم اسکا سرکہ نہ بنالین آپ نے فرمایا نہین منذری نے کہا اسکو مسلم نے نکالا اور احمد نے ابوسعید سے ایسا ہی نکالا ابن قیم نے کہا اس باب مین ابو الزبیر اور جابر سے مروی ہے اور حضرت عمر سے بھی ایسا ہی صحیح ہوا اور کسی صحابی سے اسکے خلاف ہم نہین جانتے اور ہمیشہ اہل مدینہ اسکا انکار کرتے رہے کہ شراب کا سرکہ بنایا جاوے قتیبہ نے کہا مین مدینہ مین آیا امام مالک کے زمانہ مین اور ایک قاضی کے پاس گیا اُس سے پوچھا تیرے پاس شراب کا سرکہ ہے اُس نے کہا واہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم مین تو شراب کا سرکہ ڈھونڈھتا ہے پھر مین امام مالک کے مرنیکے بعد مدینہ مین گیا اور شراب کے سرکے کا ذکر کیا تو کسی نے اسکو برا نہین کہا غرض شراب کا سرکہ بنانا درست نہین اہلحدیث اور مالک اور احمد کے نزدیک البتہ اگر خود بخود سرکہ ہو جاوے تو اسکا استعمال درست ہے اور امام ابوحنیفہ نے برخلاف ان تمام احادیث کے یہ اختیار کیا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست ہے اور سرکہ بنا دینے سے شراب پاک ہو جاویگا حنفیون کے نزدیک اور اہلحدیث کے نزدیک شراب حرام ہے لیکن نجس نہین ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرَّارِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مٹی کے روغنی برتنون مین نبیذ بنانے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَبِيذِ جَرٍّ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ فَإِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مٹی کے گھڑے مین نبیذ لائے جو جوش مار رہا تھا یعنے پھین اسمین نکل رہا تھا، آپنے فرمایا اسکو دیوار پر مار اور یہ اسکا پینا ہے جو ایمان نرکھتا ہو اللہ پر اور قیامت پر ۞

باب تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ برتن کو ڈھانپ دینا چاہیے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرُ اسْمَ اللهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے آنحضرت صلے

نے فرمایا برتن کو ڈھانپ دو اور مشک میں ڈاٹ لگا دو اور چراغ کو بجھا دو اور دروازے کو بند کر دو (سوتے وقت) اسلیے کہ شیطان مشک کو نہیں کھولتا (جو بند ہی ہوئی ہو) نہ دروازہ کھولتا ہے (جو بند ہو) نہ برتن کو کھولتا ہے (جو ڈھنپا ہو) پھر اگر تم میں سے کوئی برتن نہ پاوے (ڈھانپنے کے لیے) مگر ایک لکڑی اور سکو ملے تو اسی کو آڑا کر کے اپنے برتن پر رکھدے اور بسم اللہ کہے اور چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے **ف** چراغ کی بتی منہ میں پکڑ کر لیجاتی ہے اس سے آگ لگ جاتی ہے تو سوتے وقت چراغ بجھا دینا لازم ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ پانی کا برتن ڈھنپا رہنے میں ایک تو شیطان سے حفاظت ہے دوسرے وبا سے حفاظت ہے جو سال بھر میں ایک رات میں آسمان سے اترتی ہے اور کھلے برتن میں سما جاتی ہے تیسرے نجاستوں سے حفاظت ہے چوتھے کیڑوں سے حفاظت ہے اور کبھی پانی میں کیڑا ہوتا ہے اور آدمی غفلت میں پی جاتا ہے اور ضرر اٹھاتا ہے اسلیے برتن ڈھانپنا بہت ضرور ہے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جب رات کا ایک حصہ گذر جاوے تو اپنے بچوں کو روک رکھو غرض حدیث میں دین اور دنیا دونوں کے فائدے جمع ہیں **مترجم** کہتا ہے مجھکو سوتے وقت چراغ بجھانے کی ایسی عادت ہوگئی ہے کہ اگر چراغ جلتا رہے تو ساری رات نیند نہیں آتی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَغْطِیَةِ الْاِنَاءِ وَاِیْکَاءِ السِّقَاءِ وَاِکْفَاءِ الْاِنَاءِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہمکو برتن ڈھانپ دینے کا اور مشک میں ڈاٹ لگا دینے کا اور برتن کو اولٹ کر رکھدینے کا (جیسے بدہنا وغیرہ تا کہ نجس کیڑے وغیرہ اسکے اندر سو نہ رہیں) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَضَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اٰنِیَةٍ مِنَ اللَّیْلِ مُخَمَّرَةً اِنَاءً لِطَھُوْرِہٖ وَاِنَاءً لِسِوَاکِہٖ وَاِنَاءً لِشَرَابِہٖ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رات کو تین برتن رکھتی تینوں ڈھانپ کر ایک برتن تو آپ کے استنجا کے لیے دوسرا مسواک کے لیے (یعنے وضو کے لیے) تیسرا پینے کے لیے

بَابُ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَةِ الْفِضَّةِ چاندی کے برتن میں پینا

ف چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے مرد اور عورت دونوں کے لیے اسیطرح اسمیں تیل ڈالنا یا سرمہ لگانا منع ہے اور برابر ہے کہ برتن چھوٹا ہو یا بڑا اور جیسا ان برتنوں کا استعمال منع ہے ویسا ہی انکا بنانا بھی منع ہے اور اگر کسیکے سامنے چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا رکھا جاوے اور وہ اسکو دور نہ کر سکے تو اس برتن میں سے کھانا نکالکر دوسرے برتن میں رکھکر کھاوے یا روٹی پر کھانا رکھکر کھاوے یا بائیں ہاتھ پر اسیطرح اگر سرمہ دانی چاندی یا سونے کی ہو تو سرمہ اور کہیں انڈیل کر اس میں سے لگاوے (روضہ) **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّھَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ اِنَّ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الْفِضَّۃِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ اتارتا ہے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا دونوں حرام ہونے پر اور اس میں کسیکا خلاف نہیں لیکن شافعی کا قول قدیم اور امام داود ظاہری کا یہ قول ہے کہ چاندی اور سونے کے برتن میں صرف پینا حرام ہے لیکن کھانا حرام نہیں ہے کیونکہ حدیث میں صرف پینے کا لفظ ہے اور یہ مذہب باطل ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر طرحکا استعمال حرام ہے **مترجم** کہتا ہے در رمین الہحدیث کا یہ مذہب قائم کیا ہے کہ چاندی اور سونیکے برتن میں کھانا اور پانی حرام ہے اور دوسری استعمال جیسے تیل لگانا یا سرمہ لگانا یا ان میں تھوکنا یا نہانا یا ہاتھ پاؤں دھونا ان کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں ہے سوا قیاس کے اور نووی نے امام داود کے مذہب کو باطل کہا کیونکہ دوسری حدیث میں کھانیکا لفظ بھی موجود ہے اسکے سوا یہ کہہ سکتے ہیں کہ کھانا اور پینا ایک ہی قبیل سے ہیں اور ایسے قیاس جلی کا انکار ٹھیک نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اہلحدیث نے صرف کھانے اور پینے کو ان میں حرام رکھا صحیحین میں حذیفہ کی روایت میں ہے مت کھاؤ چاندی اور سونے کی رکابیوں میں اور ایک روایت میں مسلم کے یوں ہے جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے سونے یا چاندی کے برتن میں **عَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَقَالَ ھِیَ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَھِیَ لَکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ حذیفہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے اور فرمایا یہ انکے لیے ہیں یعنے کافروں کے لیے دنیا میں اور تمھارے لیے آخرت میں ہیں **عَنْ** عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءِ فِضَّۃٍ فَکَاَنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاندی کے برتن میں پیا وہ گویا غٹ غٹ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ اتارتا ہے

بَابُ الشُّرْبِ بِثَلٰثَۃِ اَنْفَاسٍ تین سانس میں پانی پینا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلٰثًا وَزَعَمَ اَنَسٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلٰثًا انس سے روایت ہے وہ پانی تین سانسوں میں پیتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** تین سانسوں میں پانی پینا مستحب ہے مگر ضرور ہے کہ جب سانس لیوے تو برتن کو اپنے مونھ سے علاحدہ کرے اور دوسری حدیث میں جو برتن میں سانس لینے سے منع کیا ہے اسکا یہی مطلب ہے کہ برتن منہ سے لگا ہو اور سانس لیوے

مکروہ ہے کس لیے کہ پانی ناک میں چڑھ جانے کا ڈر ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
شَرِبَ فَتَنَفَّسَ فِیْہِ مَرَّتَیْنِ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا اور پینے میں دو سانس
لیں **ف** یہ اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں تین سانسوں میں پینا مذکور ہے کیونکہ اس میں اس سانس کا حساب
نہیں کیا جو پانی پینا شروع کرنے سے پہلی جاتی ہے اس سانس کو اگر ملا لو تو تین سانسیں ہو جاتی ہیں اور پانی
پینے میں دو ہی سانسیں لیجاتی ہیں اور بعضوں نے کہا یہ بیان جواز کے لیے ہے اور غرض یہ ہے کہ ایک سانس
میں کل پانی نہ چڑھا جاوے جیسے بے تمیز لوگ کرتے ہیں کم سے کم دو سانس میں پیے اور تین میں پیا اور بہتر ہے
کیونکہ یہ طاق عدد ہے اور آپ طاق کی رعایت پسند کرتے تھے اور اکثر روایتوں میں آپ سے تین ہی سانسوں
میں پینا منقول ہے بعض بزرگوں نے لکھا ہے کہ پانی پینے میں پہلے سانس میں بسم اللہ کہے دوسرے میں الرحمٰن
تیسرے میں الرحیم **بَابُ** الشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَاءِ مشک کے مونہ سے پانی پینا کیسا ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَاءِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے مونہہ سے پانی پینے سے منع کیا **ف** وجہ ممانعت کی ظاہر
ہے کہ پانی اس صورت میں نظر نہیں آتا اور احتمال ہے کہ پانی میں کوڑا یا کیڑا ہو اور وہ پی جاوے دوسرے
یہ کہ مشک میں بو ہو جانیکا خیال ہے مونہہ لگ کر تیسرے یہ کہ پانی گرنے کا اندیشہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے
اکثر علما کے نزدیک (انجاح) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّشْرَبَ
مِنْ فَمِ السِّقَاءِ ابن عباس سے بھی ایسے ہی مروی ہے **بَابُ** اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ مشکوں کا مونہہ
اولٹ کر پانی پینا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ
الْاَسْقِیَۃِ اَنْ یُّشْرَبَ مِنْ اَفْوَاھِھَا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے منع کیا مشک کا مونہ اولٹ کر اوسکی مونہہ سے پانی پینے سے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ وَاِنَّ رَجُلًا بَعْدَ مَا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ قَامَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی سِقَاءٍ فَاخْتَنَثَہٗ فَخَرَجَتْ عَلَیْہِ مِنْہُ حَیَّۃٌ ابن عباس سے روایت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مشک کا مونہ اولٹ کر اسکے مونہ سے پینے کو اور ایک شخص نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ممانعت کے بعد رات کو اوٹھکر مشک کے مونہ سے پانی پینا چاہا اس میں سے
ایک سانپ نکلا **ف** گویا اسکو تنبیہ ہوئی کہ حدیث کا خلاف کرنے سے ایسی آفتیں آتی ہیں آیندہ

کے لیے اُسنے توبہ کی ہو گی غرض آنحضرت کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں ہے اور مسلمان کو آپکے ہر ایک حکم پر جان دینا چاہیئے

باب الشرب قائما کھڑے ہو کر پانی پیا کیا ہے **عن** ابن عباس قال سقیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب قائما فذکرت ذلک لعکرمۃ فحلف باللہ ما فعل شعبی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے زمزم سے پانی پلایا آپنے کھڑے رہکر پیا شعبی نے کہا میں نے یہ حدیث عکرمہ سے بیان کی اونہوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا **ف** یعنی کھڑے ہو کر پانی نہیں پیا یہ عکرمہ نے اپنے گمان کے موافق قسم کھائی ورنہ مشہور روایتوں سے یہ ثابت ہے کہ آپنے زمزم کا پانی کھڑے ہی رہکر پیا اور علما نے کہا ہے کہ زمزم کا پانی اور وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے رہکر پینا مستحب ہے اور باقی کل پانی بیٹھکر پینا چاہیے اور احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زمزم کا پانی کھڑے رہکر پیا یہ عذر کیوجہ سے ہو کہ وہاں بیٹھنے کی جگہہ آپنے نہ پائی ہو ہجوم کیوجہ سے اور بعضوں نے کہا کہ کھڑے رہکر پانی پینا پہلے منع تھا پھر اسکی ممانعت منسوخ ہو گئی اور بعضوں نے کہا پہلے جائز تھا پھر منع ہوا جابر سے ایسا ہی مروی ہے غرض بہتر یہی ہے کہ بیٹھکر پانی پیے مگر جب ضرورت ہو تو کھڑے ہو کر بھی پی سکتا ہے **عن** کبشۃ الانصاریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا وعندہا قربۃ معلقۃ فشرب منہا وھو قائم فقطعت فم القربۃ تبتغی برکۃ موضع فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبشہ انصاریہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس گئے اور وہاں ایک مشک پانی کی ٹنگی تھی آپنے اس مشک سے پانی پیا کھڑے رہکر مشک سے مونہ لگا کر کبشہ نے کہا میں نے اس مشک کا مونہہ کاٹ کر رکھہ لیا تبرک کے واسطے کیونکہ آپ کا مونہ اس سے لگا تھا **ف** اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بزرگ اور مقدس لوگوں کی چیزوں سے برکت لینا اور انکو متبرک سمجھنا درست ہے اور دوسری حدیث میں جو مشک سے مونہ لگا کر پینے سے منع کیا اور یہاں آپنے خود ایسا کیا اسکی وجہ یہ تھی کہ آپکے جوٹھے سے لوگ برکت لیتے تھے پس آپکے پینے میں یہ ڈر نہ تھا کہ دوسروں کو نفرت پیدا ہو گی دوسرے یہ کہ آپنے یہ ظاہر کرنا چاہا کہ ضرورت سے ایسا کرنا درست ہے اور یہ بیان کرنا چاہا کہ وہ نہی تنزیہی ہے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشرب قائما انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے رہکر پانی پینے سے منع کیا

باب اذا شرب اعطی الایمن فالایمن جب مجلس میں کوئی پانی پیا اور کوئی چیز پیے تو اپنے بعد داہنی طرف والیکو دیوے وہ اپنے داہنے طرف والیکو دیوے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلبن قد شیب بماء وعن یمینہ اعرابی وعن

بیسارہ ابو بکر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پاس دودھ آیا پانی ملا ہوا آپ کے داہنے طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر صدیق تھے آپ نے پہلے
پیا پھر وہ اعرابی کو دیدیا اور فرمایا کہ پہلے داہنی طرف والے کو دینا چاہیے پھر جو اسکے داہنے طرف ہو ف حالانکہ ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کا درجہ اس اعرابی سے بہت بلند تھا مگر آپ نے داہنے کی رعایت درجہ پر مقدم رکھی عن
ابن عباس قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلبن وعن یمینہ ابن عباس وعن یسارہ خالد بن الولید
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن عباس اتاذن لی ان اسقی خالدا قال ابن عباس ما احب ان
اوثر بسؤر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی نفسی احدا فاخذ ابن عباس فشرب وشرب خالد
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودھ آیا آپ کے داہنے طرف ابن
عباس تھے اور بائیں طرف خالد بن ولید تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس سے فرمایا تم اجازت دیتے ہو
کہ پہلے میں خالد کو دوں ابن عباس نے عرض کیا میں تو اللہ کے رسول کا جوٹھا اپنے سے پہلے کسی اور کو دیا جانا گوارا
نہیں کرونگا آخر ابن عباس نے اسکو لیا اور پیا پھر خالد نے پیا ف ابن عباس کم عمر بچے تھے اور خالد بڑی
عمر والے تھے اسلیے آپ نے ابن عباس سے اجازت چاہی پہلے انکو دینے کی لیکن جب انہوں نے اجازت نہ دی
تو آپ خاموش ہو رہے کیونکہ قاعدے سے پہلے ابن عباس کا حق تھا انپر زبردستی نہیں ہو سکتی تھی باب
التنفس فی الاناء پانی کے برتن میں سانس لینا عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء فاذا اراد ان یعود فلینح الاناء ثم لیعد ان کان یرید ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے پیے تو برتن کے اندر سانس نہ لیوے
اگر سانس لینا چاہے تو برتن کو اپنے منہ سے علاحدہ کرلے پھر اگر چاہے تو دوبارہ پیے ف اس حدیث کی شرح اوپر
گذر چکی عن ابن عباس قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التنفس فی الاناء ابن عباس رضی اللہ سے
روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع کیا باب النفخ فی الشراب پانی میں
پھونکنا منع ہے پانی اور کسی پینے کی چیز میں کیونکہ احتمال ہے کہ منہ سے کچھ گرے اور پانی میں پڑ جاوے دوسرے ان
کو نفرت ہو عن ابن عباس قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینفخ فی الاناء ابن عباس رض
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن میں پھونکنے سے عن ابن عباس قال لم یکن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفخ فی الشراب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پینے

کی خبر نہیں ہو سکتے تھے

بَابُ الشُّرْبِ بِالْأَكُفِّ وَالْكَرْعِ چلو سے پینا اور منہ پانی میں لگا کر پینا

عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ عَلَى بُطُونِنَا وَهُوَ الْكَرْعُ وَنَهَانَا أَنْ نَغْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ وَقَالَ لَا يَلَغْ أَحَدُكُمْ كَمَا يَلَغُ الْكَلْبُ وَلَا يَشْرَبْ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِينَ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَشْرَبْ بِاللَّيْلِ فِي إِنَاءٍ حَتَّى يُحَرِّكَهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِنَاءً مُخَمَّرًا وَمَنْ شَرِبَ بِيَدِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِنَاءٍ يُرِيدُ التَّوَاضُعَ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِعَدَدِ أَصَابِعِهِ حَسَنَاتٍ وَهُوَ إِنَاءُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ إِذْ طَرَحَ الْقَدَحَ فَقَالَ أُفٍّ هٰذَا مَعَ الدُّنْيَا

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا اوندھے لیٹ کر پانی پینے سے یعنی کرع سے **ف** وہ یہ ہے کہ نہ برتن سے پیئے نہ چلو سے بلکہ منہ سے پیئے یہ اسی وقت منع ہے جب اوندھا پڑ جاوے اور منہ پانی میں ڈال کر پیئے جانور کی طرح **ف** اور منع کیا ہم کو ایک ہاتھ سے چلو پینے سے (کیونکہ اس میں پانی کم آتا ہے اور بار بار لینے کی ضرورت پڑتی ہے اور پانی گر بھی جاتا ہے دونوں ہاتھ سے چلو لینا بہتر ہے) اور فرمایا تم میں سے کوئی پانی میں اس طرح منہ نہ ڈالے جیسے کتا ڈالتا ہے اور نہ ایک ہاتھ سے پیئے جیسے وہ لوگ پیتے ہیں جن پر اللہ غصہ ہوا (یعنی یہود) اور نہ رات کو کسی برتن کا پانی پیئے جب تک اس کو ہلا نہ لے مگر جب وہ برتن ڈھانپا ہوا ہو (اس میں کیڑے وغیرہ کے جانے کا اندیشہ نہ ہو) اور جو شخص اپنے ہاتھ سے پانی پیئے اور وہ قدرت رکھتا ہو برتن سے پینے کی اور اسکی نیت ایسا کرنے سے تواضع کی ہو (یعنی عاجزی اور انکسار کی) تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسکی انگلیوں کے شمار کے موافق اسکے لیے نیکیاں لکھے گا اور ہاتھ برتن ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (وہ ہاتھ سے پانی پیتے اور ریت کو جمع کر کے اسکا تکیہ لگاتے سبحان اللہ ترک دنیا ہو تو ایسا ہو) جب انہوں نے پیالہ پھینک دیا اور کہا افسوس ہے یہ بھی دنیا کا سامان ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ فَاسْقِنَا وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ إِلَى الْعَرِيشِ فَحَلَبَ لَهُ شَاةً عَلَى مَاءٍ بَاتَ فِي شَنٍّ فَشَرِبَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ بِصَاحِبِهِ الَّذِي مَعَهُ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد انصاری پاس گئے وہ اپنے باغ میں پانی دے رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا اگر تیرے پاس باسی پانی ہو مشک میں تو ہم کو پلا ورنہ ہم کرع کریں گے (معلوم ہوا کہ کرع جائز ہے) وہ بولا میرے پاس باسی پانی ہے مشک میں پھر

وہ گیا اور ہم بھی اسکے ساتھ گئے سند دی کی طرف اور سنے ایک بکری کا دودہ دوہا اور اس میں بھی پانی پڑا لاحوض سنک میں تھا آپ نے اوسکو پیا پھر جو آپکے ساتھ تھے ان کو ساتھ بھی ایسا ہی کیا ف یعنی انکو بھی دودہ پلایا پانی پڑا دودہ یہ ساتھ والے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا عَلَى بِرْكَةٍ فَجَعَلْنَا نَكْرَعُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْرَعُوا وَلَكِنِ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ ثُمَّ اشْرَبُوا فِيهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ إِنَاءٌ أَطْيَبَ مِنَ الْيَدِ ابن عمر سے روایت ہے ہم پانی کے ایک حوض پر سے گذرے تو اس میں کرع کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کرع کرو لیکن اپنے ہاتھ دھو پھر ہاتھ سے پیو اسلیے کہ کوئی برتن ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ نہیں ہے۔

ف کرع یعنے موہنہ سے پینے میں ایک قباحت یہ بھی ہے کہ اکثر کوڑا یا کیڑا بھی پانی کے ساتھ موہنہ میں چلا جاتا ہے اور ہاتھ سے پینے میں یہ بات نہیں ہوتی آدمی پانی کو ہاتھ میں لیکر دیکھ لیتا ہے پھر اسکو پیتا ہے بَابُ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا جو شخص لوگوں کو پلاتا ہو (یعنے ساقی ہو) وہ اخیر میں پیے اسب لوگوں کے بعد جو بچ رہے۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا ابو قتادہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو پلانیوالا اخیر میں پیے یہ مروت اور ادب کے طور پر ہے نہ وجوبًا بَابُ الشُّرْبِ فِي الزُّجَاجِ گلاس میں پینا (یعنے شیشہ اور کانچ میں) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ قَوَارِيرَ يَشْرَبُ فِيهِ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا شیشہ کا آپ اس میں پیتے أَبْوَابُ الطِّبِّ طب کے باب میں ف یعنے دوا اور علاج کے بہت شریف علم ہے کیونکہ اس میں انسان کے بدن سے بحث کی جاتی ہے من حیث الصحۃ والمرض اور اسکا درجہ علم اخلاق کے بعد ہے اس میں روح کی صحت اور مرض سے بحث کی جاتی ہے اور روح بدن سے اشرف ہے اسیواسطے علم اخلاق کو طب روحانی کہتے ہیں اور شریعت مصطفوی میں اصل بحث طب روحانی سے ہے لیکن کہیں کہیں طب جسمانی کو بھی بیان کر دیا ہے کیونکہ جب جسم میں خلل پیدا ہوتا ہے تو روح میں بھی خلل آتا ہے اسیطرح جب روح میں مرض ہوتا ہے تو اسکا اثر جسم پر پڑتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ روح اور بدن میں بحکم الٰہی ایسا تعلق رکھا گیا ہے کہ ایک کے رحمت اور صدمہ کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اور اس تعلق کے سمجھنے اور اسکی حقیقت دریافت کرنے میں آجتک بنی آدم عاجز رہے ہیں باوجودیکہ ہزارہا سال سے بڑے بڑے حکیم اور فیلسوف اسمیں غور کر رہے ہیں یہ تعلق موت کی وجہ سے جاتا رہتا ہے لیکن نہ روح معدوم ہوتی ہے نہ جسم کے اجزا ءسٹ جاتے ہیں دونوں اپنی اپنی جگہہ پر قائم رہتے ہیں اب حشر کیا ہے اس تعلق کا دوبارہ قائم

کر دیا اور بدن کے اجزا جو متفرق ہو گئے ہیں انکو ایک جا ہی پر جمع کر دیا یہ امر نہ محال ہے نہ خدا کی قدرت کے سامنے کچھ مشکل ہے ایک حکیم کا قول ہے کہ انسان میں دو چیزیں ہیں ایک روح دوسرے جسم پس ہمیشہ انسان کو ان دونون کی درستی اور صحت کی فکر رکھنا چاہیے اور جن باتون سے روح یا جسم مین امراض پیدا ہوتے ہین انسے احتراز کرنا چاہیے لیکن یہ امر بغیر اسکے نہیں ہو سکتا کہ انسان طب روحانی اور طب جسمانی دونون علمون کو اچھی طرح سے حاصل کرے اس سے معلوم ہوا کہ تمام علمون مین دو ہی علم انسان کو سب سے زیادہ ضرور ہین اور مبارک ہے وہ انسان جو اپنے اوقات عزیز کو ان دو علمون مین صرف کرے وہ گیا مین علم اخلاق اور علم طب باقی رہے اور علوم جیسے جغرافیہ اور طبعی اور ریاضیات اور نجوم وغیرہ یہ علوم انسان کی ذات سے متعلق نہیں ہین بلکہ دوسری چیزون سے اگر ان دو علمون سے فراغت اور فرصت حاصل ہو تو بقدر ضرورت انکو بھی سیکھے اور اگر نہ سیکھے تو کچھ حاجت نہیں مثل مشہور ہے اول خویش بعدہ درویش اور قرآن مین ہے وفی انفسکم افلا تبصرون یعنے اپنے نفسون مین کیون غور نہیں کرتے اور انسان کو اپنی حقیقت اور ترکیب اور مزاج اور آثار کا جو کچھ علم ہو سکتا ہے وہ انہی دو علمون کے بدولت ہوتا ہے علم طب سے تمام اعضا کا حال اور ہر ایک عضو کا نفع اور اسکی حرکت اور سکون کے اغراض اور ان مین خلل پڑے تو انکے درست کرنے کے طریقے معلوم ہوتے ہین اسیطرح علم اخلاق مین روح کی ماہیت اور اثر اور اسکی صحت اور مرض اور روح کی بیماریون کے علاج بیان کیے جاتے ہین گو روح کی حقیقت جیسی چاہیے ویسی کسیکو معلوم نہیں ہوئی مگر جہانتک انسانون کے غور کرنے سے معلوم ہوا ہے اسیقدر حاصل ہونا یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے اب بعض لوگ جو علم طب کو برا جانتے ہین اسوجہ سے کہ وہ ذریعہ ہوتی ہے شرک کا تو یہ غلط ہے ہو منیز دواؤن کی تاثیر کو تسلیم کرتے ہین لیکن یہ کہتے ہین کہ یہ تاثیر بحکم الٰہی ہے اور اس تاثیر کا انکار نہیں ہو سکتا کیونکہ مشاہدہ اور تجربہ سے بخوبی ثابت ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی متعدد حدیثون مین علاج اور دوا کرنیکا حکم دیا ہے **باب** مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً اللہ تعالے نے کوئی بیماری نہین اتاری ایسی جسکا علاج نہ رکھا ہو **عن** اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ شَهِدْتُ الْاَعْرَابَ يَسْاَلُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا اَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ اَخِيْهِ شَيْئًا فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرَجٌ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ اَنْ لَا نَتَدَاوٰى قَالَ تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ مَعَهٗ شِفَاءً اِلَّا الْهَرَمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ الْعَبْدُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ اسامہ بن شریک سے روایت ہے مین موجود تھا جس وقت گنوار لوگ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہے تھے کیا اس میں کوئی گناہ ہے ہم پر کیا اسمیں کچھ گناہ ہے ہم پر (اگر ہم دوا نکریں) آپنے
فرمایا اے اللہ کے بندو اللہ نے گناہ کسی میں نہیں رکھا مگر اس میں کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت میں خلل ڈالے اسے دینیو
اسکی آبروریزی کرے ایسی گناہ ہی ہے پھر اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم پر کچھ گناہ ہے اگر ہم دوا نہ کریں آپنے
فرمایا دوا کرو اے اللہ کے بندو کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جسکی دوا نہ بنائی ہو مگر ایک
بیماری وہ بڑھاپا ہے (اسکی کوئی دوا نہیں ہے اب جو کوئی یہ دعوی کرے کہ بڑھے کو دوا سے جوان کر دیگا تو وہ
جھوٹا ہے) پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا چیز ہے جو سب سے بہتر بندے کو دی جاتی ہے آپنے فرمایا خوش خلقی
ف سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوصف اُمی ہونیکے وہ باتیں تبلائیں جنکو بڑے بڑے حکیم
اور فیلسوف لوگوں نے ساری عمر محنت کرکے پیدا کیا ہے یہ بھی ایک کھلی نشانی تھی آپکے پیغمبر ہونیکی۔ اس
حدیث میں آپنے پہلے عوام لوگوں کو طب جسمانی کی رغبت دلائی جب اونہوں نے یہ سوال کیا کہ سب سے بہتر علم
کون سا ہے تو فرمایا اخلاق کا علم گویا آپنے اس حدیث میں ہدایت کردی دونو علموں کی حاصل کرنے کی یعنے علم
طب اور علم اخلاق کی۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دوا کرنا جائز ہے کیونکہ آپنے امر کیا اوسکا اور ادنی درجہ امر کا یہ
ہے کہ وہ شی مباح ہو اور بعضوں نے کہا دوا کرنا مستحب ہے اور اسپر یہ اعتراض ہوا ہے کہ اگر دوا کرنا مستحب ہوتا تو
دوسری حدیث میں آپ ان لوگوں کی تعریف نکرتے جو نہ دوا کرتے ہیں نہ منتر بلکہ اپنے مالک پر بھروسا کرتے ہیں
اور اسکا جواب یہ ہے کہ وہاں دوا سے داغ دینا مراد ہے اور داغ نہ دینا بہتر ہے برخلاف دوسرے علاجوں کے
انکی کئی حدیثوں میں ترغیب آئی ہے اور خود آپنے علاج کیا ہے اب جو کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع
کی نیت سے دوا اور علاج کرے تو ضرور اوسکو اجر اور ثواب بھی ہوگا۔ اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور
ابن خزیمہ اور حاکم نے بھی روایت کیا اور ترمذی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اسکو صحیح کہا عَنْ اَبِیْ خُزَامَۃَ
قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اَدْوِیَۃً نَتَدَاوٰی بِھَا وَرُقًی نَسْتَرْقِیْ بِھَا وَتُقًی نَتَّقِیْھَا
ھَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ شَیْئًا قَالَ ھِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ ابو خزامہ سے روایت ہے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپ کیا فرماتے ہیں دواؤں میں جن سے ہم علاج کرتے ہیں اور منتروں میں
جنکو ہم پڑھتے ہیں اور بچاؤ کی چیزوں میں جن سے ہم بچاؤ کرتے ہیں ف لڑائی میں جیسے ڈھال سپر زرہ
بکتر چار آئینہ وغیرہ اور ممکن ہے کہ حدیث میں تقی نتقیہا سے پرہیز مراد ہو یعنے بعض بیماریوں میں جب بعضے کھانوں
اور غذاؤں سے پرہیز کرتے ہیں اور یہ معنی زیادہ مناسب ہے مقام کے ف کیا یہ چیزیں اللہ تعالی کی تقدیر

کو کچھ رد کر سکتی ہین آپنے فرمایا یہ چیزین خود اسکی تقدیر مین داخل ہین **ف** سبحان اللہ کیا عمدہ جواب دیا کہ سوال کرنیوالے کو اب کچھ کہنے کی گنجایش ہی نہین رہی مطلب آپکے جواب کا یہ ہے کہ سپر یا ڈھال رکھنا یا دوا یا علاج کرنا تقدیر الٰہی سے خارج نہین ہین جو فعل دنیا مین واقع ہو وہی معلوم ہوا کہ اسکی تقدیر مین تھا پس انسان کو لازم ہے کہ تدبیر اور علاج مین کمی نہ کرے ہوگا تو وہی جو تقدیر مین ہے اسیطرح جو کوئی علاج نہ کرے تو سمجھنا چاہیے کہ اس کے لیے تقدیر یہی ہے غرض اسکی تقدیر بندہ کو معلوم نہین ہو سکتی جبکوئی فعل بندے سے ظاہر ہوجاتا ہے اُسوقت تقدیر معلوم ہوتی ہے۔ یہ حدیث کو احمد اور ترمذی نے بھی نکالا اور ترمذی نے کہا وہ حسن ہے **عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انزل اللہ داءً الا انزل لہ دواءً عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہین اتاری جسکی دوا نہ اتاری ہو **ف** معلوم ہوا کہ بیماریاں اللہ کیطرف سے اترتی ہین **عن** ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داءً الا انزل لہ شفاءً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی روایت ہے اس مین یہ ہے کہ اللہ نے کوئی بیماری نہین اتاری مگر اسکی شفا بھی اتاری **ف** اسحدیث کو بخاری نے بھی نکالا اور مسلم نے جابر رضہ سے نکالا کہ ہر بیماری کی دوا ہے پھر جب یہ دوا پہونچتی ہے تو بیمار اچھا ہوجاتا ہے اللہ کے حکم سے یہ کہنا کہ دوا سے صحت ہوئی شرک ہے اگر یہ سمجھکر کہا جاوے کہ دوا خود تاثیر کرتی ہے اور جو یہ سمجھکر کہا جاوے کہ اللہ کے حکم سے تاثیر کرتی ہے تو شرک نہین ہے اسیطرح ہر چیز کو سمجھنا چاہیے کہ اسکا نفع اور ضرر بحکم الٰہی ہے اور جو کوئی یہ سمجھکر کہیگا کہ فلان چیز سے نفع ہوا تو وہ شرک نہ ہوگا اور جب اس چیز کو مستقل اور مختار نفع مین جانیگا تو وہ شرک ہو جاوے گا مشرکین یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بعضے اپنے مقبول بندون کو اختیار دیدیا ہے کہ جو چاہین کرین اب وہ جسکو چاہین اپنے اختیار سے نفع پہونچاتے ہین اور اللہ کا حکم ہر معاملہ مین نہین لیتے یہ اعتقاد شرک ہے اور مسلمان یہ سمجھتے ہین کہ بعض وقت ایک بندے سے دوسرے بندے کو نفع یا نقصان ہوتا ہے لیکن یہ نفع اور نقصان اللہ کے حکم سے ہوتا ہے تو یہ شرک نہین **باب** المریض یشتھی الشیٔ بیمار اگر کسی چیز کے کھانیکی خواہش کرے بشرطیکہ وہ چیز اوسکو مضر نہ ہو **عن** ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتھی قال اشتھی خبز بُرٍ فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بُرٍ فلیبعث الی اخیہ ثم قال النبی صلی اللہ علیہ اذا اشتھی مریض احدکم شیئا فلیطعمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی اسکے پوچھنے کو تشریف لیگئے بیماری مین آپنے اس سے پوچھا تیرا جی

کسی چیز کے کھانے کو جی چاہتا ہے وہ بولا جی ہاں گیہوں کی روٹی کھانے کو جی چاہتا ہے آپ نے فرمایا جس شخص کے پاس
گیہوں کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کو بھیج دیوے پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بیمار ہو اور وہ کسی
چیز کی خواہش کرے تو اسکو کھلا دے **ف** یہ بشرطیکہ وہ چیز علانیہ مضر نہ ہو جیسا دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے
اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مریض کو سخت پرہیز کرانا اور اسکی خواہش کے موافق بالکل غذا نہ دینا یا غذا کھانے کے
لیے اس پر جبر کرنا جیسا بعضے نیم حکیم خطرہ جان کیا کرتے ہیں محض جہالت ہے ہر مرض کے علاج میں بڑا ضروری
امر یہ ہے کہ مریض کی طاقت اور قوت قائم رہے اور یہ جب ہی ہوتا ہے کہ مریض کی خواہش کے موافق غذا اور میوے
وغیرہ دیے جاویں **عن** أنس بن مالك قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم على مريض يعوده قال
أتشتهي شيئا أتشتهي كعكا قال نعم فطلبوا له انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بیمار
کے پوچھنے کو گئے آپ نے فرمایا تیرا جی کسی چیز کو چاہتا ہے کیا کعک کھانے کو جی چاہتا ہے وہ بولا جی ہاں پھر کعک
اسکے لیے منگوایا گیا (کعک ایک قسم کی روٹی ہے فارسی میں اسکو کاک کہتے ہیں حضرت قطب الدین بختیار کاکی
اسی قسم کی روٹیاں لوگوں کو بانٹا کرتے تھے انکا لقب کاکی ہو گیا) **باب الحمية** پرہیز کا بیان **عن**
أم المنذر بنت قيس الأنصارية قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه علي بن
أبي طالب وعلي ناقه من مرض ولنا دوالي معلقة وكان النبي صلى الله عليه وسلم يأكل منها
فتناول علي ليأكل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعلي مه يا علي إنك ناقه قالت فصنعت
للنبي صلى الله عليه وسلم سلقا وشعيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعلي من هذا فأصب فإنه
أنفع لك ام منذر بنت قیس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے آپ کے ساتھ حضرت علی تھے
اور وہ ناتوان تھے ایک بیماری سے چنگے ہو کر اور ہمارے پاس کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم انمیں سے کھا رہے تھے حضرت علی نے بھی انکو لیا کھانے کے لیے آپ نے فرمایا اے علی ٹھیرو تم ابھی ناتوان
ہو ام المنذر نے کہا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شلجم اور جو پکائے آپ نے حضرت علی سے فرمایا اے
علی اس میں سے کھاؤ یہ تمکو زیادہ مفید ہے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ پرہیز کرنا جائز ہے دوسری روایت میں
ہے کہ پرہیز کرنا سر ہے ہر علاج کا اور سچ بھی یہی ہے کہ پرہیز کرنے سے دوا کی تاثیر بحکم الٰہی جلدی ہوتی ہے
اور بدپرہیزی سے بڑی خرابیاں اٹھتی ہیں **عن** صهيب قال قدمت على النبي صلى الله عليه و
سلم وبين يديه خبز وتمر فقال النبي صلى الله عليه وسلم ادن فكل فأخذت آكل من التمر

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَاکُلُ تَمْرًا وَبِکَ رَمَدٌ قَالَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَمْضَغُ مِنْ نَاحِیَۃِ الْاُخْرٰی فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صہیب سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کے سامنے روٹی اور کھجور تھی آپ نے فرمایا نزدیک آ اور کھا میں نے کھجور کھانا شروع کی آپ نے فرمایا تو کھجور کھاتا ہے حالانکہ تیری آنکھ دکھتی ہے میں نے عرض کیا میں دوسری طرف سے کھجور چباتا ہوں (بطور مزاح کے یعنے جسطرف کی آنکھ دکھتی ہے اودھر سے نہیں کھاتا دوسری طرف سے کھاتا ہوں) یہ سنکر آپ نے تبسم فرمایا **ف** قربان آپ کے حسن و جمال کے ایسے حسین اور خوبصورت چہرے پر تبسم کیا زیب دیتا ہوگا **باب** لَا تُکْرِھُوا الْمَرِیْضَ عَلَی الطَّعَامِ کھانا کھانیکے لیے بیمار پر جبر نہ کرنا چاہیے **عن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ الْجُھَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُکْرِھُوْا مَرْضَاکُمْ عَلَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ اللّٰہَ یُطْعِمُھُمْ وَیَسْقِیْھِمْ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیماروں پر جبر نہ کرو کھانے اور پینے کے لیے اللہ تعالیٰ انکو کھلا اور پلا دیتا ہے **ف** کھانے اور پینے سے غرض یہی ہے کہ بقای روح اور تسلی ہو تو ان امور کا محافظ پروردگار ہی ہے وہ بیماروں کی دوسری طرح خبرگیری کرتا ہے کہ انکو غذا کی ضرورت نہیں پڑتی پس جب وہ اپنی خوشی سے کھانا چاہیں ان کو کھلاؤ زبردستی مت کرو اور جو غذا زبردستی سے کھائی جاوے وہ بعوض فائدے کے اور نقصان پیدا کرتی ہے **باب** التَّلْبِیْنَۃِ ہریرہ کا بیان **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَھْلَہُ الْوَعَکُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ قَالَتْ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّہُ لَیَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِیْنِ وَیَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِیْمِ کَمَا تَسْرُوْ اِحْدٰیکُنَّ الْوَسَخَ عَنْ وَجْھِھَا بِالْمَاءِ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو بخار آتا تو آپ ہریرہ بنانے کا حکم دیتے اور آپ فرماتے تھے کہ ہریرہ غمگین کا دل سنبھال دیتا ہے اور بیمار کے دل سے رنج دور کردیتا ہے جیسے پانی تم میں سے کسی کے مونہہ سے میل کو دور کرتا ہے **ف** ہریرہ ترجمہ ہے حساء کا حسا وہ کھانا جو آٹا اور پانی سے بنایا جاتا ہے اور روغن ہے اس میں کبھی شیرینی بھی ڈالتے ہیں اور کبھی شہد اور کبھی آٹے کے بدل بھوسے ڈالتے ہیں اسکو تلبینہ بھی کہتے ہیں اور ہندی میں ہریرہ مشہور ہے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْبَغِیْضِ النَّافِعِ التَّلْبِیْنَۃِ یَعْنِی الْحَسَاءَ قَالَتْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَکٰی اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِہٖ لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَۃُ عَلَی النَّارِ حَتّٰی یَنْتَھِیَ اَحَدُ طَرَفَیْہِ یَعْنِیْ یَبْرَأُ اَوْ یَمُوْتُ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لازم کر لو اپنے

لازم کر لو اپنے اوپر ہریرہ کو جسکی کھانیکو دل نہین چاہتا لیکن وہ فائدہ دیتا ہے حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا آپ کے گھر والون مین جب کوئی بیمار ہوتا تو ہمیشہ ہانڈی چولہے پر رہتی (اور ہریرہ طیار رہتا) یہانتک کہ وہ تندرست ہو جاوے یا مر جاوے **ف** بیشک ہریرہ بہت عمدہ اور سریع الہضم غذا ہے اور پانی بھی اس مین شریک ہے علاحدہ پانی پینے کی ضرورت نہین ہوتی اور وہ کھچڑی سے بہتر ہے جسکو ہماری ملک مین بیمارون کو کھلاتے ہین کیونکہ کھچڑی سے پیاس بھی لگتی ہے اور کھچڑی کھانے مین دیر چاہیے برخلاف ہریرہ کے اسکے چبانے کی بھی ضرورت نہین پڑتی اور کھچڑی قبض بھی کرتی ہے ہریرہ اگر بھوسی کا ہو تو قبض نہین کرتا۔ اگر بخار صفراوی ہو تو نمکین ہریرہ ترشی وغیرہ ڈالکر بناوین ورنہ خفیف شیرینی شریک کرکے بناوین

باب الحبۃ السوداء سیاہ دانہ یعنی کلونجی کا بیان

عن ابی ہریرۃ رض انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام والسام الموت والحبۃ السوداء الشونیز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کالے دانے مین ہر بیماری سے تندرستی ہے مگر موت سے اور کالا دانہ کلونجی ہے

عن سالم بن عبد اللہ یحدث عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علیکم بہذہ الحبۃ السوداء فان فیہا شفاء من کل داء الا السام ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کر لو اپنے اوپر سیاہ دانے کو اس مین تندرستی ہے ہر بیماری سے سوا موت کی بیماری کے

عن خالد بن سعد قال خرجنا ومعنا غالب بن الحبر فمرض فی الطریق فقدمنا المدینۃ وھو مریض فعادہ ابن ابی عتیق وقال لنا علیکم بہذہ الحبۃ السوداء فخذوا منہا خمسا او سبعا فاسحقوھا ثم اقطروھا فی انفہ بقطرات زیت فی ھذا الجانب وفی ھذا الجانب فان عائشۃ حدثتھم انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ھذہ الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا ان یکون السام قلت وما السام قال الموت خالد بن سعد سے روایت ہے ہم سفر مین نکلے اور ہمارے ساتھ غالب بن جبر بھی تھے وہ راہ مین بیمار ہو گئے پھر ہم مدینہ منورہ مین آئے وہ بیمار تھے ابن ابی عتیق ان کی عیادت کو آئے اور کہنے لگے سیاہ دانہ مین سے پانچ یا سات دانہ لو اور انکو پیس کر زیتون کے تیل مین ملا کر چند قطرے انکی ناک مین ڈالو دونو نتھنون مین کیونکہ حضرت عائشہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ اونہون نے سنا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس سیاہ دانہ مین شفا ہے ہر ایک بیماری سے مگر جب سام آوے مین نے کہا سام کیا ہے اونہون نے کہا موت **ف** یعنے اگر موت آئی ہے تو کسی علاج سے بچنے والا نہین کلونجی بھی مفید نہ ہوگی باقی سب بیماریون مین کلونجی مفید ہے اور یہ سچ ہے مینے بہت سے مومنین کاملین کو دیکھا کہ ہر ایک بیماری مین کلونجی کھا لیتے ہین اور بحکم الہی شفا پاتے ہین

باب

العسل شہد کا بیان عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلاث غدوات کل شہر لم یصبہ عظیم من البلاء ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شہد چاٹ لیا کرے ہر مہینے میں تین دن صبح کے وقت اسکو کوئی بڑی آفت نہ آویگی عن جابر بن عبد اللہ قال اھدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم عسل فقسم بیننا لعقۃ لعقۃ فاخذت لعقتی ثم قلت یا رسول اللہ ازداد اخری قال نعم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ آیا شہد کا آپ نے ہم سب کو تھوڑا تھوڑا بانٹ دیا چاٹنے کیلیے میں نے اپنا حصہ لیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تھوڑا اور لوں آپ نے فرمایا اچھا عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالشفائین العسل والقرآن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کر لو اپنے اوپر دو شفاؤں کو ایک شہد دوسرے قرآن۔

ف شہد شفا ہے امراض جسمانی کی اور قرآن شفا ہے امراض روحانی کی اللہ تعالے نے شہد کے باب میں فرمایا فیہ شفاء للناس اور قرآن کے باب میں فرمایا ہو ھدی وشفاء للمؤمنین

باب الکماۃ والعجوۃ

کھنبی اور عجوہ (ایک قسم کی کھجور ہے) کا بیان عن ابی سعید وجابر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(۱) الکماۃ من المن وماؤھا شفاء للعین والعجوۃ من الجنۃ وھی شفاء من الجنۃ ابوسعید اور جابر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی من سے ہے اور اسکا پانی تندرستی ہے آنکھوں کے لیے اور عجوہ جنت کا میوہ ہے وہ شفا ہے زہر سے ف کھنبی ایک چھوٹا درخت ہے جو زمین پر خود بخود اگتا ہے لوگوں نے اسکی ہجو کی اور زمین کی چیچک کہا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ وہ تو من میں سے ہے یعنے اُس من کیطرح ہے جو بنی اسرائیل پر اوترتا تھا بغیر محنت اور مشقت کے وہ آسمان سے اوترتا تھا یہ زمین سے اوگتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے ترمذی کے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ ہماری ایک چھوکری کی بینائی ضعیف ہو گئی میں نے تین یا پانچ یا سات کھنبیاں لیکر انکو نچوڑا اور انکا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا وہ اسکی آنکھ میں لگایا گیا اسکی بیماری جاتی رہی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ دوسری روایت ابوسعید خدری سے بھی ایسی ہی ہے عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الکماۃ من المن الذی انزل اللہ علی بنی اسرائیل وماؤھا شفاء للعین سعید بن زید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی اس من میں سے ہے جو اللہ تعالی بنی اسرائیل پر اتارتا تھا (جما ہوا شہد بطور ترنجبین کے) اور اسکا پانی شفا ہے آنکھ کی عن ابی ہریرۃ قال کنا نتحدث عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تَذَاكَرْنَا الْكَمْأَةَ فَقَالُوا هُوَ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَنُمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم باتیں کر رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنے میں کھمبی کا ذکر آیا لوگوں نے کہا وہ تو زمین کی چیچک ہے آخر یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک گئی آپ نے فرمایا کھمبی من میں سے ہے اور عجوہ جنت کا میوہ ہے وہ شفا ہے زہر سے **عَنْ** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ مِنْ فِيهِ رافع بن عمرو مزنی سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے عجوہ اور بیت المقدس کا صخرہ (جو پہلے معلق تھا لیکن لوگ اسکے تلے جاتے ہوئے ڈرتے تھے اسلیے دیواریں اسکے تلے بنا دیں) جنت میں سے ہے

بَابُ السَّنَا وَالسَّنُّوتِ سنا اور سنوت کا بیان **عَنْ** أَبِي أُبَيِّ بْنِ أُمِّ حَرَامٍ وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالسَّنَا وَالسَّنُّوتِ فَإِنَّ فِيهِمَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ قَالَ عَمْرٌو قَالَ ابْنُ أَبِي عَبْلَةَ السَّنُّوتُ الشِّبِتُّ وَقَالَ آخَرُونَ بَلْ هُوَ الْعَسَلُ الَّذِي يَكُونُ فِي زِقَاقِ السَّمْنِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّاعِرِ ؎ هُمُ السَّمْنُ بِالسَّنُّوتِ لَا أَلْسَ فِيهِمُ وَهُمْ يَمْنَعُونَ الْجَارَ أَنْ يُقَرَّدَا ابو ابی بن ام حرام سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں والی نماز پڑھی تھی (یعنے وہ نماز جس میں قبلہ بدلا گیا) وہ کہتے تھے میں نے سنا آپ سے آپ فرماتے تھے لازم کر لو اپنے اوپر سنا اور سنوت کو اسلیے کہ ان میں شفا ہے ہر بیماری سے سوا سام کے لوگوں نے عرض کیا سام کیا ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا موت - عمرو بن بکر سکسکی نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا ابن ابی عبلہ نے کہا سنوت سویہ کو کہتے ہیں اور دوسرے لوگوں نے کہا سنوت شہد ہے جو گھی کی مشکوں میں ہوتا ہے اور اسی سے ہے شاعر کا یہ قول ؎ ہم السمن بالسنوت لا الس فیہم وہم یمنعون الجار ان یقردا - یعنے وہ لوگ (جنکی شاعر تعریف کرتا ہے) مثل گھی کے ہیں سنوت (یعنے شہد) کے ساتھ ملتے ہیں آپس میں لڑائی نہیں ہے بلکہ وہ اپنے ہمسائی کو اکیلا رہنے سے منع کرتے ہیں (یعنے غیر لوگوں کو دوستی اور اتحاد کا حکم کرتے ہیں تو آپس میں کیونکر لڑینگے مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں میں پورا اتفاق ہے **ف** سنوت بروزن تنور یا بروزن سنور گھی اور دہی اور شہد اور سویہ کو بولتے ہیں اور اسکے اور معنے بھی ہیں جیسے قاموس میں ہے اور یہاں مراد شہد ہے یا سویہ - **مترجم** کہتا ہے ایک نسخہ مجھکو اگلے بزرگوں سے پہونچا ہے جو حفظ صحت کے لیے نہایت خوب ہے اور

جن لوگون کو قبض اور قلت اشتہا کا عارضہ رہتا ہے انکے لیے بہت مفید ہے وہ نسخہ یہ ہے چار سین اور ایک شین چار سین سے سنا اور سونٹھ اور سونف اور سوے کے بیج مراد ہین یہ چارون دوائین ہموزن پیس لیجاوین اور شین یعنے شہد کے ساتھ معجون بناکر رکھ لیا جاوے جب قبض یا نفخ کی شکایت ہو تو چہ ماشہ اسمین سے سوتے وقت کہا لینا چاہیے۔ اس نسخہ مین تین چیزین ایسی ہین جنکی تعریف قرآن اور حدیث مین موجود ہے یعنے سنا اور سویہ اور شہد **بَابٌ** فِی الصَّلٰوۃِ شِفَآءٌ نماز مین شفا ہے **عَنْ** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ ھَجَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَہَجَّرْتُ فَصَلَّیْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشِکَمَتْ دَرْد قُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شِفَآءً ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو چلے مین بہی چلا پہر مینے نماز پڑہی اور بیٹہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکہا اور فرمایا اشکنب درد یعنے تیرے پیٹ مین درد ہے یہ فارسی جملہ ہے امین نے عرض کیا جی ہان یارسول اللہ آپنے فرمایا اوٹہ نماز پڑہ نماز مین شفا ہے **ف** فیروزآبادی نے کہا جتنی حدیثین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فارسی بولنے مین آئی ہین جیسے اشکنب درد یا عنب دودو والتمر یک یک ان مین سے کوئی حدیث صحیح نہین ہے مین کہتا ہون اس حدیث کے راوی معتبر ہین سوا ذواد بن علبہ کے وہ ضعیف ہے **عَنْ** ذَوَّادِ بْنِ عُلْبَۃَ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ وَقَالَ فِیْہِ اِشْکَمَتْ دَرْدْ یَعْنِیْ تَشْتَکِیْ بَطْنَکَ بِالْفَارِسِیَّۃِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **بَابٌ** النَّھْیِ عَنْ دَوَآءِ الْخَبِیْثِ ناپاک اور خبیث دوا سے علاج کرنے کی ممانعت **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِیْثِ یَعْنِی السَّمَّ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خبیث دوا سے یعنے زہر سے **ف** دوسری روایت مین ہے حرام سے دوا مت کرو اور زہر سب حرام ہین اس مقدار مین جس سے مرنے کا اندیشہ ہے بیہقی نے کہا اگر یہ دونو حدیثین صحیح ہون تو مراد خبیث اور حرام سے مسکر ہے یعنے جس چیز مین نشہ ہو اور یہ احتمال ہے جب بلاضرورت ایسا کیا جاوے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَھُوَ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زہر پیا اور اپنے تئین مار ڈالا وہ ہمیشہ زہر پیتا رہے گا دوزخ کی آگ مین اور ہمیشہ ہمیشہ اسی مین رہیگا **ف** سخت وعید ہے خودکشی کرنے والے کے لیے اور اکثر علما نے کہا ہے کہ یہ تشدید اور سختی کے طور پر ہے اور مومن اگرچہ کیسا ہی سخت گناہ کرے ہمیشہ کے لیے جہنم مین نہین رہے گا بلکہ کبہی

کبھی دوزخ سے منہ نکالا جاویگا۔ یا اسکا یا ہم کو دوزخ سے **باب** دَوَاءُ المَشِیِّ مسہل کی دوا **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَاذَا کُنْتِ تَسْتَمْشِیْنَ قُلْتُ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ ثُمَّ اسْتَمْشَیْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ لَوْ کَانَ شَیْءٌ یَشْفِیْ مِنَ الْمَوْتِ کَانَ السَّنَا وَالسَّنَا شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ اسماء بنت عمیس سے روایت ہے جو بی بی تھیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم مسہل کس چیز کا لیا کرتی تھیں مینے عرض کیا شبرم کا (وہ ایک دانہ ہے چنے برابر نہایت گرم اور سخت مسہل ہے) آپنے فرمایا وہ تو گرم آگ ہے مینے کہا پھر مین سنا کا مسہل لینے لگے آپ نے فرمایا اگر کسی چیز مین موت سے شفا ہوتی تو سنا مین ہوتی اور سنا شفا ہے موت سے **باب** دَوَاءُ الْعُذْرَۃِ وَالنَّھْیِ عَنِ الْغَمْزِ عذرہ کا علاج اور دبانے کی ممانعت **ف** عذرہ ایک ورم ہے حلق مین جو بچون کو اکثر ہو جاتا ہے عورتین دبا کر او نگلی سے اسکا علاج کرتی ہین **عَنْ** اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَعْلَقْتُ عَلَیْہِ مِنَ الْعُذْرَۃِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِھٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُمْ بِھٰذَا الْعُوْدِ الْھِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ یُسْعَطُ بِہٖ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ بِہٖ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے مین اپنا ایک بیٹا لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور مینے اسکا حلق دبایا تھا عذرہ کی شکایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیون اپنے اولاد کا حلق دباتی ہو اور اعلاق کرتی ہو لازم کر لو اپنے اوپر عود ہندی کو اس مین سات بیماریون سے شفا ہے اگر عذرہ ہو تو اسکی ناس دیجاوے اور اگر ذات الجنب ہو تو اسکا لدود کیا جاوے (لدود کہتے ہین منہ کے اندر دوا ڈالنا) **عَنْ** اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِہٖ قَالَ یُوْنُسُ اَعْلَقْتُ یَعْنِیْ غَمَزْتُ دوسری روایت بھی ایسی ہی ام قیس سے اور اعلاق کے معنے دبانا اور دغر کے معنے ایک بتی بنا کر بچہ کے ناک مین ڈالنا اسکا زور ورم کے مقام تک پہونچتا ہے اور کالے رنگ کا خون اس مین سے نکلتا ہے **باب** دَوَاءُ عِرْقِ النَّسَاءِ عرق النسا کے دوا کا بیان **ف** یہ ایک سخت درد ہے جو ایک رگ مین ہوتا ہے جسکو نسا کہتے ہین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ شِفَاءُ عِرْقِ النَّسَاءِ اَلْیَۃُ شَاۃٍ اَعْرَابِیَّۃٍ تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلٰثَۃَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ یُشْرَبُ عَلَی الرِّیْقِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ جُزْءٌ انس بن مالک سے روایت ہے مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے عرق النسا کا علاج یہ ہے کہ جنگلی بکری کی چکتی (چربی کی) لیجاوے اور اسکو گلا کر تین حصے کیے جاوین اور ایک حصہ اس مین سے نہار منہ پیا جاوے **باب** دَوَاءُ الْجِرَاحَۃِ زخم کا

علاج عن سهل بن سعد الساعدي قال جرح رسول الله صلى الله عليه وسلم ....
.... يوم احد وكسرت رباعيته وهشمت البيضة على راسه فكانت فاطمة تغسل الدم عنه
وعلي يسكب عليه الماء بالمجن فلما رات فاطمة ان الماء لا يزيد الدم الا كثرة اخذت قطعة حصير
فاحرقتها حتى اذا صار رمادا الزمته الجرح فاستمسك الدم سہل بن سعد سے روایت ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو زخم لگا دن احد کے اور آپ کا سامنے کا ایک دانت ٹوٹ گیا (پتھر کی مار سے) اور خود آپکے سر
مین گھس گیا تو جناب فاطمہ زہرا آپکے بدن سے خون دھوتی تھین اور حضرت علی ڈھال سے پانی ڈالتے تھے جب
حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو انہون نے بوریے کا ایک ٹکڑا لیا اور اسکو
جلایا جب وہ راکھ ہوگیا تو آپکے زخم مین بھر دیا اسوقت خون رک گیا **ف** سبحان اللہ اللہ کے خاص حبیب
اور لڑائی مین اسقدر صدمے اوٹھائے یہ آزمایش تھی پروردگار کی اور پروردگار ہمیشہ اپنے نیک بندون پر
مصیبتین ڈالتا ہے اور انکو آزماتا ہے **عن** عبد المهيمن بن عباس بن سهل الساعدي عن ابيه
عن جده قال اني لاعرف يوم احد من جرح وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن كان يرقئ
من وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ويداويه ومن يحمل الماء في المجن وبما دووي به الكلم
حتى رقئ اما من كان يحمل الماء في المجن فعلي واما من كان يداوي الكلم ففاطمة احرقت
له حين لم يرقا قطعة حصير خلق فوضعت رماده عليه فرقي الكلم سہل بن سعد سے روایت ہے انہون نے
کہا مین پہچانتا ہون جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مونہ مبارک زخمی کیا احد کے دن **ف** مشہور
یہ ہے کہ عبد اللہ بن قمیہ ملعون نے آپ کو زخمی کیا اور بعضون نے کہا ان چار ملعون کافرون نے آپکے
قتل کا عہد کیا تھا کفار سے عبد اللہ بن قمیہ اور عتبہ بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن شہاب زہری اور ابی بن
خلف نووی نے تہذیب مین کہا کہ عتبہ بن ابی وقاص وہی ہے جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مونہہ
مبارک زخمی کیا اور آپ کا دانت توڑا احد کے دن اور مین نہین جانتا کہ وہ مسلمان ہوا ہو اور نہ اگلے
کسینے اسکو صحابہ مین ذکر کیا اور بعضون نے کہا وہ کافر مرا **مترجم** کہتا ہے اگر آپ اس ایذا پر بھی کفار
قریش کے لیے بددعا کرتے تو اللہ تعالی کا عذاب ان پر سخت اترتا مگر مین ایذا کی حالت مین آپنے یہ دعا
فرمائی کہ یا اللہ انکو ہدایت کر یہ نہین جانتے **ف** اور جو آپ کا زخم دھوتا تھا اور آپ کی دوا کرتا تھا اور جو
پانی لاتا تھا ڈھال مین اور جس چیز سے زخم کی دوا کی گئی یہانتک کہ خون تھم گیا لیکن پانی لانیوالے تو وہ

حضرت علی تھے اور زخم کا علاج حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا جب خون بند نہ ہوا تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا جلایا
اور اسکی راکھ زخم میں رکھدی خون بند ہو گیا **باب** مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ جو شخص علاج کرے
کسیکا اور طب نہ جانتا ہو **ف** سبحان اللہ شریعت محمدی میں کوئی بات نہیں چھوڑی اکثر ہندوستانی ریاستوں
میں دیکھا جاتا ہے کہ ادہر ادہر کے عطائی درویش عطار وغیرہ لوگوں کی دوا اور علاج کرتے ہیں اور علم طب سے واقف
نہیں ہوتے غلطی کرتے ہیں لوگوں کو ضرر ہوتا ہے حکومت ایسے لوگوں کو سزا دیوے اور انکو علاج سے باز رکھے اشباہ میں
ہے کہ اگر ایک حجام نے آنکھ میں سے گوشت کاٹا اور وہ حاذق تھا بینائی جاتی رہی تو اسپر نصف دیت لازم ہوگی
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ
مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے جس نے علاج کسیکا اور اس سے پہلے وہ
مشہور نہ تھا علم طب میں (اور اسکے علاج سے کوئی نقصان ہوا) تو وہ ضامن ہوگا اس نقصان کا **ف** اگر جان
جاتی رہے تو پوری دیت دینا ہوگی اور جو کوئی عضو بیکار ہو جاوے تو اسکی دیت دینا ہوگی **باب** دَوَاءِ ذَاتِ
الْجَنْبِ ذات الجنب کے دوا **ف** وہ ایک ورم ہے جو پسلی میں ہوتا ہے اور یہ مرض بہت سخت ہے اکثر ہلاک کر دیتا
ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ نَعَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرْسًا وَقُسْطًا وَ
زَيْتًا يُلَدُّ بِهِ زید بن ارقم سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الجنب میں اس نسخہ کی تعریف کی ورس
(ایک گھانس ہے زرد خوشبودار) اور قسط (یعنی عود ہندی) اور زیتون کا تیل اسکا لدود کیا جاوے **ف**
یعنے یہ تینوں دوائیں ملا کر سونہہ میں ایک طرف سے ڈالدے جاویں لدود اس دوا کو کہتے ہیں جو بیمار کے سونہہ میں لگائی
جاوے تاکہ پیٹ میں چلی جاوے بعض قدیم طبیبوں نے اس نسخہ پر اعتراض کیا ہے کہ قسط یعنے عود ہندی بہت
گرم ہے تو ذات الجنب میں جو مرض حار ہے اسکا دینا کیسے مناسب ہوگا اور ہم کہتے ہیں کہ یہ اعتراض محض لغو اور
قلت معرفت سے پیدا ہوا ہے بعض دوائیں بالخاصیت ایک بیماری کو مفید ہوتی ہیں جیسے کونین حار ہے اور بخار
کے لیے اکسیر ہے اور پارہ حار ہے اور آتشک کے لیے مفید ہے اور اب ہمارے زمانہ میں جو طب مروج ہے اسمیں
تمام علاجات خاصیت سے کیے جاتے ہیں حرارت اور برودت سے کوئی بحث نہیں ہے اور علاج بالکیفیۃ جو قدیم یونانیوں
کا طریقہ تھا بالکل ترک کر دیا گیا اور تجربات وسیعہ سے انکی بہت غلطیاں ثابت ہوئیں پس جو کچھ اللہ کے رسول نے فرمایا
وہی تجربے سے بھی صحیح نکلا اور قدیم طبیبوں کی نافہمی اور حماقت اب کھل گئی اور روز بروز کھلتی جاتی ہے **عَنْ**
أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ

فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ ابْنُ سَمْعَانَ فِي الْحَدِيْثِ فَاِنَّ فِيْهِ شِفَاءً مِنْ سَبْعَةِ اَدْوَاءٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرو اپنے اوپر عود ہندی کو یعنے کست کو اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے ان میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے ابن سمعان کی روایت میں یوں ہے اسلیے کہ اس میں شفا ہے سات بیماریوں سے ان میں سے ایک ذات الجنب ہے۔

بَابُ الْحُمّٰى بخار کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبَّهَا فَاِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بخار کا ذکر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے بخار کو گالی دی (برا کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہہ اسکو وہ گناہوں کو (مسلمان کے) دور کر دیتی ہے جیسے انگار لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ عَادَ مَرِيْضًا وَمَعَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ وَعْكٍ كَانَ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ فِي الْاٰخِرَةِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بیمار کی عیادت کو تشریف لے گئے میں بھی ساتھ تھا اس شخص کو بخار آتا تھا آپ نے فرمایا خوش ہو جا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بخار میری آگ ہے اسکو مقرر کرتا ہوں میں اپنے ایماندار بندے پر تاکہ وہ بدل ہو جاوے آخرت کی آگ کا (اور آخرت کی آگ سے وہ محفوظ رہے)

بَابُ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ بخار دوزخ کی بھاپ ہے اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے

ف ممکن ہے کہ دوزخ سے مراد یہاں پیٹ ہو یعنے بخار پیٹ کی بھاپ سے پیدا ہوتا ہے اور عفونت سے اور ممکن ہے کہ بخار کی بھاپ ایک جزو ہو دوزخ کی بھاپ کا جس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بھیجا اپنے بندوں پر کسی مصلحت سے آب بخار میں غسل کرنا تو سب کے نزدیک مفید ہے لیکن بعض بخاروں میں ٹھنڈے پانی سے غسل چاہیے بعضوں میں گرم پانی سے بہرحال غسل مفید ہوا اور حدیث میں ٹھنڈے اور گرم پانی کی قید نہیں ہے اور اصل یہ ہے کہ بخار ہمیشہ عفونت اخلاط سے پیدا ہوتا ہے اور بدن کی ظاہری عفونت اور اسکو مدد دیتی ہے غسل کرنے سے بدن لطیف ہو جاتا ہے تو بخار میں تخفیف ہوگی اور گرم پانی سے غسل کرنے میں مسامات کھلجاویں گے اور اندر کے بخارات باہر نکلجاویں گے اور کبھی پسینا بھی آجاویگا جیسا حمام میں جانے سے آتا ہے اور پسینا آنا بخار میں کمال فائدہ دیتا ہے اور ممکن ہے کہ ٹھنڈا کرنے سے حدیث میں ہاتھ پاؤں کا دھونا مراد ہو یعنے پاشویہ کرنا گرم پانی سے اور یہ باتفاق اطبا بخار میں مفید ہے بہرحال جس شخص نے اس باب کی حدیثوں

پر اعتراض کیا ہی وہ محض جاہل ہے اب ڈاکٹری کتابون مین کتنی قسم کے بخارون مین آب سرد سی غسل کرنیکو مفید قرار دیاہے اور عرب کا ملک حار ہے وہان اکثر صفراوی بخار عارض ہوتاہے ہمین ٹھنڈے پانی سے غسل کمال مفید ہوتاہے یہ تجربہ سی معلوم ہوچکاہے اور کوئی طبیب حاذق اسکا انکار نہ کرے گا اور ممکن ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہو کہ بخار جہنم کی بھاپ ہے اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے یعنی پسینے سے مطلب یہ ہے کہ پسینہ لانے کی فکر کرو خواہ مریض کو اوڑہا کر خواہ کوئی دوا کھلا کر اسصورت مین توکوئی اشکال ہی نہوگا اور اخیر کا معنے ایک الہام الٰہی ہے جو ترجم کو ہوا واللہ المستعان **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح جھنم فابردوھا بالماء حضرت عائشہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی بھاپ سے ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے **ف** خود حدیث دلالت کرتی ہے کہ یہان وہ بخار مراد ہے جو گرمی سے ہو کیونکہ پانی سے وہی ٹھنڈا ہوگا اور جو بخار سردی سی ہوگا اس مین تو آگ سے گرم کرنا مفید ہوگا اور بخار جہنم کی بھاپ سے ہے اس مین کوئی اشکال نہین کیونکہ دوسری حدیث مین ہے کہ گرمی اور سردی دونون جہنم کی سانس سے ہوتی ہین گرمی تو اس حصہ جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے جو گرم انگار ہے اور سردی اس حصے کی بھاپ سے جو زمہریر ہے اور بخار ہمیشہ یا گرمی کی وجہ سے ہوتا ہے یا سردی سے پس یہ کہنا بالکل صحیح ہوا کہ بخار جہنم کی بھاپ سے ہے کیونکہ سبب کا سبب ہوتا ہے اور علت کی علت علت ہوتی ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان شدۃ الحمی من فیح جھنم فابردوھا بالماء ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے **عن** رافع بن خدیج قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحمی من فیح جھنم فابردوھا بالماء فدخل علی ابن لعمار فقال اکشف الباس رب الناس الہ الناس رافع بن خدیج سے روایت ہی مینے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کی بھاپ سے ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے اور آپ تشریف لے گئے عمار کے ایک بیٹے کے پاس (وہ بیمار تھا) آپنے فرمایا اے رب آدمیون کے دور کردی بیماری کو اے خدا آدمیون کے **عن** اسماء بنت ابی بکر انھا کانت توتی بالمراۃ الموعوکۃ فتدعو بالماء فتصبہ فی جیبھا وتقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابردوھا بالماء فانھا من فیح جھنم اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی انکے پاس وہ عورت لائی جاتی جسکو بخار ہوتا وہ پانی منگواتین اور اسکے گریبان مین ڈالتین اور کہتین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ٹھنڈا کرو اسکو پانی سے اور فرمایا وہ جہنم کی بھاپ سے ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی کیر من

كِيْرِ جَهَنَّمَ فَنَحُّوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار ایک بھبکی ہے جہنم کی اسکو ہٹاؤ اپنے سے ٹھنڈے پانی سے **بَابُ** الْحِجَامَةِ پچھنے لگانے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوُوْنَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے علاجوں میں کسی میں بہتری ہو تو وہ پچھنے لگانے میں ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِمَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا كُلُّهُمْ يَقُوْلُ لِي عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بِالْحِجَامَةِ ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے میں معراج کی رات میں فرشتوں کے کسی گروہ پر نہیں گزرا مگر وہ سب مجھ سے کہتے تھے اے محمد لازم کرلے اپنے اوپر پچھنے لگانے کو **فائدہ** پچھنے لگانا جب بدن میں خون کی کثرت ہو نہایت مفید پڑتا ہے اور بعض امراض میں فورا اس سے تسکین ہوتی ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ ابن عباس سے روایت ہے اچھا ہے وہ بندہ جو پچھنے لگاتا ہے پچھنے لگانا خون نکال دیتا ہے اور کمر کو ہلکا کردیتا ہے اور بینائی کو روشن کردیتا ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِمَلَاءٍ إِلَّا قَالُوْا يَا مُحَمَّدُ مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں معراج کی رات کو فرشتوں کی جس جماعت پر گذرتا وہ کہتے اے محمد اپنی امت کو حکم کرو پچھنے لگانے کا **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا وَقَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی پچھنے لگانے کی آپ نے ابوطیبہ کو حکم دیا کہ انکے پچھنے لگادے جابر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ابوطیبہ حضرت بی بی ام سلمہ کے دودھ بہائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے **ف** ورنہ اجنبی مرد کو آپ کیسے حکم دیتے پچھنے لگانے کا اگرچہ ضرورت کیوقت طبیب کو نظر کرنا جائز ہے بیماری کے مقام کیطرف

بَابُ مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ پچھنے کس مقام پر لگاوے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ يَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ عبداللہ بن بحینہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے لحی جمل میں (جو ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) اور آپ احرام باندھے ہوئے

تھے اپنے بیچا بیچ سر میں (یعنے تالو (چاند) میں) **عن** عَلِیٍّ قَالَ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِجَامَۃِ الْاَخْدَعَیْنِ وَالْکَاھِلِ جناب علی سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جبرئیل اوترے اور آپ کو حکم دیا گردن کی رگون اور دونون مونڈہون کے بیچ مین پچھنے لگانے کا **عن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ فِی الْاَخْدَعَیْنِ وَعَلَی الْکَاھِلِ انس سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی اخدعین (گردن کی رگین) اور کاہل مین (کاہل وہ مقام ہے جو دونون مونڈہون کے بیچ مین ہے گدی کے نیچے) **عن** اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَحْتَجِمُ عَلٰی ھَامَتِہٖ وَبَیْنَ کَتِفَیْہِ یَقُوْلُ مَنْ اَھْرَاقَ مِنْہُ ھٰذِہِ الدِّمَاءَ فَلَا یَضُرُّہٗ اَنْ لَّا یَتَدَاوٰی بِشَیْءٍ لِشَیْءٍ ابو کبشہ انماری سے روایت ہی آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چندیا پر پچھنے لگاتے تھے اور دونون مونڈہون کے بیچ مین اور فرماتے تھے جو کوئی ان مقامون مین سے خون بہاوے اسکو نقصان نہ کریگا اگر اور کسی بیماری کے لیے کوئی دوا نکرے **عن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسِہٖ عَلٰی جِذْعٍ فَانْفَکَّتْ قَدَمُہٗ قَالَ وَکِیْعٌ یَعْنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ عَلَیْھَا مِنْ وَثْءٍ جابر سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے پر سے گرے کھجور کے ایک کڑے پر تو آپ کا پاون موچ کھا گیا وکیع نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ نے پچھنے لگائی صرف درد کی وجہ سے **ف** جو پاون مین تہا وثی عربی مین درد کو کہتے ہین جو کسی عضو مین پیدا ہو بغیر اس عضو ٹوٹنے کے **باب** فِیْ اَیِّ الْاَیَّامِ یَحْتَجِمُ کن دنون مین پچھنے لگاوے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ الْحِجَامَۃَ فَلْیَتَحَرَّ سَبْعَۃَ عَشَرَ اَوْ تِسْعَۃَ عَشَرَ اَوْ اَحَدًا وَّعِشْرِیْنَ وَلَا یَتَبَیَّغْ بِاَحَدِکُمُ الدَّمُ فَیَقْتُلَہٗ انس بن مالک سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پچھنے لگانا چاہے وہ مہینے کی سترہوین یا انیسوین یا اکیسوین کو لگا دے اور ایسے دن مین نہ لگاوے جب خون کا جوش اسکو مار ڈالے **ف** ابو داؤد نے کبشہ سے روایت کی کہ انکے باپ منع کرتے تھے منگل کے دن پچھنے لگانے کو اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منگل کے دن ایک ساعت ایسی ہے جس مین خون بند نہین ہوتا اور منگل کا دن خون کا دن ہے اور آگے ابن عمر کے حدیث مین آتا ہے کہ پیر اور منگل کے دن پچھنے لگا پس دونو مین مخالفت ہو گی اسکا جواب یون دیا ہے کہ ابن عمر کی حدیث مین وہ منگل مراد ہے جو مہینے کی سترہوین تاریخ آن پڑے کیونکہ طبرانی نے معقل بن یسار سے نکالا مرفوعا جس نے پچھنے لگائی منگل کے دن سترہوین تاریخ وہ اسکے لیے دوا ہوگی سال بہر تک

اور کمبخت کی حدیث مین وہ منگل مراد ہے جو سترہوین تاریخ کے سوا اور کسی تاریخ مین پڑے اور ابو داؤد نے ابو ہریرہ سے نکالا مرفوعا جس نے پچھنے لگائے سترہوین یا انیسوین یا اکیسوین کو تو شفا ہوگی اسکے لیے ہر بیماری سے اسکی اسناد مین کوئی برائی نہین عن ابن عمر قال یا نافع قد تبیغ بی الدم فالتمس لی حجاما واجعله رفیقا ان استطعت ولا تجعله شیخا کبیرا ولا صبیا صغیرا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامة على الريق امثل وفيه شفاء وبركة وتزيد في العقل وفي الحفظ فاحتجموا على بركة الله يوم الخميس واجتنبوا الحجامة يوم الاربعاء والجمعة والسبت ويوم الاحد تحريا واحتجموا يوم الاثنين والثلثاء فانه اليوم الذي عافى الله فيه ايوب من البلاء وضربه بالبلاء يوم الاربعاء فانه لا يبدو جذام ولا برص الا يوم الاربعاء او ليلة الاربعاء ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے کہا اے نافع (یہ ابن عمر کے مولی ہین یعنے غلام آزاد تھے اور بڑے فقیہ تھے امام مالک نے انہی سے روایتین کی ہین) میرے خون مین جوش ہوگیا ہے تو ایک پچھنے لگانیوالے کو تلاش کر جو نرم مزاج کا ہو لیکن بوڑھا بیہوش اور چھوٹا بچہ نہ ہو کیونکہ مینے سنا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حجامت کرنا یعنے پچھنے لگانا نہار منہ بہتر ہے اور اسمین شفا اور برکت ہے اور اس سے عقل بڑھتی ہے اور حافظہ تیز ہوتا ہے ف جب چندیا پر لگائی جاوے لیکن اعتدال کے ساتھ خون نکالے اگر خون زیادہ نکلجاوے گا یا بیموقع لگائی جاویگی تو جس قدر حافظہ ہے وہ بھی جاتا رہیگا چنانچہ معمر راوی نے کہا مینے چندیا مین حجامت کرائی تو میرا حافظہ خراب ہوگیا اور شاید چند روزون کے لیے ہوا ہو پھر ان کا حافظہ اچھا ہوگیا ہو اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے نکالا مرفوعا کہ سر مین پچھنے لگانا شفا ہے سات بیماریون سے ف تو حجامت کراؤ اللہ تعالے برکت دیگا جمعرات کے دن اور بچو حجامت سے چارشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن یعنے ان دنون کا قصد کر کے ان مین حجامت کراؤ اگر ضرورت سے ایسا اتفاق ہوجاوے تو خیر اور حجامت کراؤ پیر کے دن اور منگل کے دن کیونکہ منگل وہ دن ہے جس دن اللہ تبارک وتعالی نے تندرستی دی حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے اور چارشنبہ کے دن انپر بیماری آئی تھی اور جذام یا برص نمود ہوتا ہے تو چارشنبہ کے دن یا چارشنبہ کی رات کو نمود ہوتا ہے ف حجامت سے یہان پچھنے لگانا مراد ہے لیکن یہ حجامت جسکو ہندوستان مین حجامت کہتے ہین یعنے بال منڈانا تو وہ ہر دن درست ہے اور بعض مشائخ نے اس حجامت کو بھی اس حجامت پر قیاس کیا ہے اور جمعرات اور پیر اور منگل کو بال بنانا بہتر کہا ہے اور چارشنبہ کو مکروہ جانا ہے مگر اسپر کوئی دلیل نہین ہے عن نافع قال قال ابن عمر

یا نافع تبیغ بی الدم فاتنی بحجام واجعلہ شابا ولا تجعلہ شیخا ولا صبیا قال وقال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل وھی تزید فی العقل وتزید فی الحفظ و تزید الحافظ حفظا فمن کان محتجما فیوم الخمیس علی اسم اللہ واجتنبوا الحجامۃ یوم الجمعۃ و یوم السبت ویوم الاحد واحتجموا یوم الاثنین والثلثاء واجتنبوا الحجامۃ یوم الاربعاء فانہ الیوم الذی اصیب فیہ ایوب بالبلاء وما یبدو جذام ولا برص الا فی یوم الاربعاء او لیلۃ الاربعاء نافع سے روایت ہے ابن عمر نے مجھ سے کہا اے نافع مجھے خون کا جوش ہوگیا ہے تو ایک پچھنے لگانیوالے کو بلا جو جوان ہو اور بوڑھا اور بچہ نہ ہو نافع نے کہا ابن عمر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پچھنے لگانا نہار منہ بہتر ہے اور وہ زیادہ کرتا ہے عقل کو اور حافظہ کو اور حافظے والے کا حافظہ اس سے اور بڑھ جاتا ہے پھر جو کوئی پچھنے لگانا چاہے وہ پنجشنبہ یعنے جمعرات کے دن لگاوے اور بچو پچھنے لگانے سے جمعہ کے دن اور ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن اور پیر اور منگل میں پچھنے لگاؤ اور بچو اس سے چارشنبہ کے دن اور چارشنبہ کی رات کو **باب** الکی داغدینا **ف** یہ مکروہ ہے اہلحدیث کے نزدیک یہ کراہت تنزیہی ہے کیونکہ عمران کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا داغ دینے سے اور ہمنے داغ لگایا پھر نہ فائدہ ہوا اور نہ بیماری گئی نکالا اسکو احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود داغ دیا سعد بن معاذ کو اور سعد بن زرارہ کو اگر حرام ہوتا تو آپ نہ دیتے اور کراہت کی وجہ یہ ہے کہ وہ عذاب ہے آگ سے اور وہ خاص ہے پروردگار سے **عن** عقار بن المغیرۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکتوی او استرقی فقد برئ من التوکل مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے داغ لگایا یا منتر کیا وہ بری ہوگیا توکل سے **ف** جب یہ سمجھ کر لگاوے کہ ان چیزوں میں خود کوئی اثر ہے اور اگر یہ سمجھ لگاوے کہ اللہ کے حکم سے اثر ہوتا ہے تو کچھ قباحت نہیں **عن** عمران بن حصین قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکی فاکتویت فما افلحت ولا انجحت عمران بن حصین نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا داغ دینے سے لیکن ہمنے داغ لگایا تو نہ بیماری گئی نہ مطلب حاصل ہوا اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا تو بہتر ہوتا یہ حدیث ہوئی ترمذی نے اسحدیث کو صحیح کہا **عن** ابن عباس قال الشفاء فی ثلث شربۃ عسل وشرطۃ محجم وکیۃ بنار وانھی امتی عن الکی رفعہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں شفا ہے ایک تو گھونٹ بھر شہد میں دوسرے پچھنے لگانے

مین تیرے انگارے سے داغ دینے مین اور مین اپنی امت کو داغ دینے سے منع کرتا ہون اسحدیث کو ابن عباس نے مرفوع کیا +

ف اب دونون طرف کی حدیثون مین موافقت یون ہے کہ جب تک اور علاج ممکن ہون تو دوسرے علاج کرے داغ نہ دیوے جب دوسرے علاجون سے فائدہ نہ ہو تو اخیر مین داغ بھی دینا درست ہے جیسے ایک حدیث مین ہے اخیر دوا داغ دینا ہے -

باب مَنِ اكْتَوٰى داغ لینے کا جواز **عن** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ الْاَنْصَارِيِّ سَمِعَهُ عَمِّي يَحْيٰى وَمَا اَدْرَكْتُ رَجُلًا مِنَّا بِهِ شَبِيْهًا يُحَدِّثُ النَّاسَ اَنَّ اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ وَهُوَ جَدُّ مُحَمَّدٍ مِنْ قِبَلِ اُمِّهِ اَنَّهُ اَخَذَهُ وَجَعٌ فِيْ حَلْقِهِ يُقَالُ لَهُ الذُّبْحَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُبْلِغَنَّ اَوْ لَاُبْلِيَنَّ فِيْ اَبِيْ اُمَامَةَ عُذْرًا فَكَوَاهُ بِيَدِهِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْتَةُ سُوْءٍ لِلْيَهُوْدِ يَقُوْلُوْنَ اَفَلَا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ وَمَا اَمْلِكُ لَهُ وَلَا لِنَفْسِيْ شَيْئًا محمد بن عبدالرحمان بن اسعد بن زرارہ سے روایت ہے مینے اپنے چچا یحیے (بن اسعد بن زرارہ) سے سنا اور مینے تو ہم لوگون مین کوئی شخص یحیے کیطرح (تقوی اور پرہیزگاری مین) نہین دیکھا وہ لوگون سے حدیث بیان کرتے تھے کہ اسعد بن زرارہ (اور وہ نانا تھے محمد کے اور دادا بھی تھے بعض نسخون مین یہ ہے کہ دادا تھے اور یہی ظاہر ہے) انکو درد ہوا حلق مین جسکو ذبحہ کہتے ہین (اور خناق بھی کہتے ہین اکثر وہ مہلک ہوتا ہے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تو ابوامامہ (یہ کنیت ہے سعد بن زرارہ کی) کے علاج مین اخیر درجہ تک کوشش کرون گا یا آزمایش کرون گا انکی تاکہ لوگ مجھے معذور رکھین (یعنے یون کہین تمنے علاج نہ کیا اسوجہ سے وہ مرگئے) پھر آپنے انکو داغ دیا اپنے ہاتھ سے لیکن وہ مرگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مرنا برا ہوا یہود کے لیے وہ کہتے ہین اگر یہ شخص پیغمبر ہوتا تو اپنے ساتھی کو بچا لیتا اور مین نہ اسکی جان کا مالک تھا نہ اپنی جان کا مالک **ف** اسعد بن زرارہ انصار کے سردار تھے اور بڑے مومن کامل تھے آپنے انکا علاج کیا جہان تک ہو سکا لیکن موت مین کسیکا زور نہین چلتا پیغمبر صاحب کو بھی یہ اختیار نہ تھا کہ کسی کی موت آوے اور وہ روک دین لیکن یہودیون کو جو اول سے بے ایمان تھے اور بے ایمانی کا موقع ملا اور کہنے لگے اگر یہ سچے پیغمبر ہوتے تو اپنے ساتھی سے موت کو دفع کردیتے آپنے انکا رد کیا اور فرمایا پیغمبر کو اس سے کیا علاقہ مجھ کو خود اپنی جان پر اختیار نہین ہے تو بھلا دوسرے کی جان پر کیسے ہوگا اور افسوس ہے کہ یہودی اتنا نہ سمجھے کہ اگلے تمام پیغمبر جب انکی موت آئی مرگئے بلکہ حضرت ہارون علیہ السلام جو حضرت موسی کے بھائی تھے حضرت موسی کی زندگی مین مرے اور حضرت موسی علیہ السلام انکو نہ بچا سکے بھلا امر الٰہی کو کوئی روک سکتا ہے ولی ہون یا نبی خداوند کریم کے سامنے سب عاجز بندے اور غلام ہین

عن جَابِرٍ قَالَ مَرِضَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ مَرَضًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيْبًا فَكَوَاهُ عَلٰى اَكْحَلِهِ

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابی بن کعب بیمار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پاس ایک طبیب کو بھیجا اس نے انکی اکحل پر داغ دیا ایک رگ ہے داغدیا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِي اَكْحَلِهِ مَرَّتَيْنِ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو داغ دیا ان کی اکحل میں دوبار **بَابُ** الْكُحْلِ بِالْاِثْمِدِ اثمد کا سرمہ لگانا اثمد ایک سرمہ کا پتھر ہے جو صفہان سے آتا ہے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرو اپنے اوپر اثمد سرمہ کو وہ تیز کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے بالون کو پلک کے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ جابر سے بھی ایسی ہی روایت ہے اس میں یہ ہے کہ سوتے وقت لازم کرو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تمہاری سرموں میں اثمد ہے (سرمہ صفہانی) وہ تیز کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے بال کو **بَابُ** مَنِ اكْتَحَلَ وِتْرًا جو شخص طاق بار سرمہ لگاوے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرمہ لگاوے وہ طاق بار لگاوے جو ایسا کرے وہ اچھا ہے اور نہ کرے تو کچھ قباحت نہیں ہے

ف اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مطلق امر وجوب کے لیے ہے اور چونکہ یہاں بھی وجوب کا گمان تھا تو آپ نے اوسکو رفع کردیا یہ فرما کر کہ طاق کی رعایت کرنا مستحب ہے واجب نہیں ہے، اگر کوئی جفت بار لگاوے تو بھی کچھ برائی نہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس ایک سرمہ دانی تھی آپ اس میں سے تین تین بار ہر ایک آنکھ میں سرمہ لگاتے **بَابُ** النَّهْيِ اَنْ يُتَدَاوَى بِالْخَمْرِ شراب سے علاج کرنے کی ممانعت **عَنْ** طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِاَرْضِنَا اَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا فَنَشْرَبُ مِنْهَا قَالَ لَا فَرَاجَعْتُهُ قُلْتُ اِنَّا نَسْتَشْفِي بِهِ لِلْمَرِيْضِ قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِشِفَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ طارق بن سوید حضرمی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے ملک میں انگور ہیں جنکو ہم نچوڑ کر پیویں (یعنے شراب) آپ نے فرمایا نہیں میں نے دوبارہ پوچھا اور عرض کیا ہم اس سے دوا کرتے ہیں بیمار کی آپ نے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ خود بیماری ہے **ف** بیماری کے دو معنے ہو سکتے ہیں،

ایک یہ کہ گناہ ہے اور ہر گناہ بیماری ہے دوسرے یہ کہ شراب سے بیماری پیدا ہوتی ہے شفا نہین ہوتی دونون سمجھ مین
شراب سے مسلمان کو سوائے ضرر کے کبھی فائدہ حاصل نہوگا اور بادی النظر مین جو کیسکو شراب پینے سے پہل پہل
کچھ فائدہ نظر آتا ہے یہ فائدہ نہین بلکہ مقدمہ ہے اس ٹٹ سے نقصان کا جو آگے چلکر پیدا ہوگا اب تمام اطبا اتفاق
کرتے جاتے ہین کہ شراب مین نقصان ہی نقصان ہین اور فائدہ موہوم اور ابو ہریرہ کی حدیث اور پر گذری کہ آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا سے منع کیا اسکو مسلم نے نکالا اور ابوداؤد نے نکالا ابو الدرداء سے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوا اتاری اور بیماری اور ہر بیماری کی دوا اوتاری تو دوا کرو لیکن حرام
سے دوا مت کرو اس کے اسناد مین اسمعیل بن عیاش ہے اور شراب سے دوا کرنے کی ممانعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے صحیح ہوئی اسکو مسلم نے نکالا اور بخاری نے ابن مسعود سے نکالا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز
مین نہین رکھی جسکو تم پر حرام کیا تو جمہور کا یہی قول کہ نجس اور حرام دواؤن سے علاج کرنا حرام ہے اور عرینہ والون کو
جو آپنے اونٹ کا موت پینے کی اجازت دی تھی وہ اسکے خلاف نہین ہے کس لیے کہ اونٹ کا موت نہ نجس تھا نہ
حرام اور اگر اس کی حرمت کو مان لیوین تو بھی جمع ممکن ہے اس طرح سے کہ یہ خاص ہے اور خاص عام کے معارض
نہین ہوتا اور نووی مین ہے کہ نجس سے علاج کرنے مین اختلاف ہے اکثر نے اسکو جائز رکھا سوا شراب کے کیونکہ
آپنے عرینہ والون کو اجازت دی اونٹ کا موت پینے کی لیکن شراب کے باب مین فرمایا کہ وہ بیماری ہے دوا نہین
ہے اور بعضون نے کہا نجس چیز سے دوا کرنا جائز نہین ہے کیونکہ وہ خبیث ہے اور منع کیا آپنے خبیث دوا سے
اور بعضون نے کہا خبیث سے زہر مراد ہے (روضہ) **بَابُ** الْاِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْاٰنِ قران سے دوا کرنا **عَنْ**
عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دوا قرآن ہے رحبی سورہ فاتحہ اور سورہ شفا ہے ہر بیماری کے لیے **بَابُ**
الْحِنَّاءِ مہندی کا بیان **عَنْ** سَلْمٰی اُمِّ رَافِعٍ مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ لَا یُصِیْبُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرْحَةٌ وَّلَا شَوْکَةٌ اِلَّا وَضَعَ عَلَیْهِ الْحِنَّاءَ سلمے سے روایت ہے یعنے ام رافع سے جو مولاۃ
تھین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اونہون نے کہا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی زخم لگتا یا کانٹا
چبھتا تو آپ وہان مہندی لگا دیتے **ف** مہندی ہر درد کی دوا ہے **بَابُ** اَبْوَالِ الْاِبِلِ اونٹ کے موت کا
بیان **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ فَقَالَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰی ذَوْدٍ لَّنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا انس سے روایت ہے عرینہ

ایک قبیلہ ہے) کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انکو مدینہ کی ہوا ناموافق ہوئی تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش تم ہماری اونٹوں میں جاؤ انکے دودھ اور موت پیو انہوں نے ایسا ہی کیا **ف** آگے قصہ طول ہے وہ اچھے ہوئے اور چرواہے کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے آپ نے انکو پکڑوا بلایا اور انکے ہاتھ اور پاؤں کاٹے یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اونٹ کا موت اسیطرح ہر حلال جانور کا موت نجس نہیں ہے اور حرمتہ میں اسکے خلاف ہے

باب الذباب یقع فی الاناء اگر برتن میں مکھی گر پڑے

عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی احد جناحی الذباب سم وفی الآخر شفاء فاذا وقع فی الطعام فامقلوہ فیہ فانہ یقدم السم ویؤخر الشفاء ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مکھی کے ایک بازو میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے جب وہ کھانے میں گرے تو اسکو ڈبو دو کھانے میں کیونکہ وہ زہر کا بازو آگے رکھتی ہے (اور وہی کھانے میں پہلے ڈالتی ہے) اور شفا کا بازو پیچھے رکھتی ہے۔

عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسہ فیہ ثم لیطرحہ فان فی احد جناحیہ داء وفی الآخر شفاء ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسیکے پانی میں مکھی پڑ جاوے تو اسکو ڈبو دے اس میں پھر نکالکر پھینکدے کیونکہ اسکے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں تندرستی ہے (کیا قدرت ہے اللہ تبارک وتعالی کی کہ بیماری کے ساتھ تندرستی کو کردیا ورنہ لوگ ہلاک ہوجاتے اسکی زہر سے)

باب العین نظر کا بیان

ف نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ہماری زمانہ میں تو نظر کی بڑی تحقیقات ہوئی ہے اور عجیب عجیب نظر کی آثار معلوم ہوئے ہیں جنسے اگلے لوگ واقف نہ تھے اور جو لوگ نظر کی تاثیر میں شبہ کرتے ہیں وہ بے علم ہیں

عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعة عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العین حق عامر بن ربیعہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر حق ہے

عن ابی ہریرة رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العین حق ابو ہریرہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے

عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعیذوا باللہ فان العین حق حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے پناہ مانگو نظر صحیح ہے

عن ابی امامة بن سہل بن حنیف قال مر عامر بن ربیعة بسہل بن حنیف وہو یغتسل فقال لم ار کالیوم ولا جلد مخباة فما لبث ان لبط بہ فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقیل لہ ادرک سہلا صریعا قال من تتہمون بہ قالوا عامر بن ربیعة قال علی

مَا يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مِنْ اَخِيْهِ مَا يُعْجِبُهٗ فَلْيَدْعُ لَهٗ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَاَمَرَ عَامِرًا اَنْ يَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرُكْبَتَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَصُبَّ عَلَيْهِ قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَكْفَأَ الْاِنَاءَ مِنْ خَلْفِهٖ ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے سہل بن حنیف ان کے باپ نہار ہے تھے عامر بن ربیعہ ادہر سے گذرے اونہوں نے کہا مینے تو ایسا آدمی نہین دیکہا جیسا آج دیکہا سہل کو کہا پردہ والی عورت کا بہی تو بدن ایسا نہین دیکہا تہوڑی دیر نہین گذری کہ سہل گر پڑے (عامر کی نظر سے) لوگ ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور آپ سے عرض کیا سہل کی خبر لیجیے وہ گر پڑا ہے آپ نے فرمایا تمہارا گمان کس پر ہے (یعنی کس کی نظر لگی ہے) اسکو اونہوں نے کہا عامر پر آپ نے فرمایا بہلا یہ کیا بات ہے کہ تم مین سے کوئی اپنے بہائی کو قتل کرتا ہے (بد نظر سے) جب کوئی تم مین سے اپنے بہائی مین وہ بات دیکہے جو اس کو پسند آوے تو برکت کی دعا کرے اُسکے لیے پہر آپ نے پانی منگوایا اور عامر کو حکم دیا وضو کرنے کا اونہون نے اپنا مونہہ دہویا اور دونون ہاتہہ کہنیون تک اور دونو گہٹنے اور اپنے تہبند کے اندر کا بدن (ذکر اور خصیے یا سرین یا زیر ناف) آپ نے حکم دیا وہ پانی سہل پر ڈالنے کا سفیان نے کہا معمر نے زہری سے یون روایت کی حکم دیا آپ نے کہ وہ برتن سہل کے پیچہے سے اُن پر اوندہا دیا جاوے **ف** یہ غسل بدنظری کے لیے متعدد حدیثون سے ثابت ہے انکو نکالا احمد اور مالک اور نسائی اور ابن حبان نے۔ زہری نے کہا جسکی نظر لگی ہو اسکو لادین اور اُسکے سامنے ایک پیالہ پانی کا رکہین وہ ہاتہہ اس مین ڈالے اور کلی لیکر اسی پیالہ مین کلی کردے پہر اپنا مونہہ بہی اسمین دہووے پہر بایان ہاتہہ اسمین ڈالے اور داہنے ہاتہہ پر پانی بہاوے پہنچے پہونچے پر اسی پیالہ مین پہر داہنا ہاتہہ ڈالے اور بایان پہونچا اسیطرح دہووے پہر بایان ہاتہہ ڈالے اور داہنے کہنی اسمین دہووے پہر داہنا ہاتہہ ڈالے اور بائین کہنی اسی مین دہووے پہر بایان ہاتہہ ڈالے اور داہنا پاؤن دہووے پہر داہنا ہاتہہ ڈالے اور بایان پاؤن دہووے پہر بایان ہاتہہ ڈالے اور داہنا گہٹنا دہووے پہر داہنا ہاتہہ ڈالے اور بایان گہٹنا دہووے پہر اپنے ازار کے اندر کا بدن دہووے اسی مین اور پیالہ زمین پر نہ رکہا جاوے (بلکہ کوئی شخص اسکو لیے رہے ہاتہہ مین) پہر جسکی نظر لگی ہو اسکے پیچہے سے جا کر یہ پیالہ ایک بارگی اسپر اوندہا دیا جاوے یہ غسل ہے نظر بد کا اور ایک حدیث مین ہے کہ جب اوس سے کہا جاوے نظر کا غسل کرنے کے لیے تو انکار نہ کرے کیونکہ اس مین اپنا نقصان نہین اور ایک بہائی کا فائدہ ہے خدا تعالیٰ نظر بد سے سب کو بچاوے **بَاب** مَنِ اسْتَرْقٰى مِنَ الْعَيْنِ نظر کے منتر کا بیان **عَنْ** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ قَالَتْ اَسْمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِيْ جَعْفَرٍ تُصِيْبُهُمُ الْعَيْنُ فَاَسْتَرْقِيْ لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ

الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ عبید بن رفاعہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس نے کہا یا رسول اللہ جعفر کے بچون کو نظر لگتی ہے کیا مین انکے لیے منتر کرون آپنے فرمایا ہان اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے ہو سکتی تو وہ نظر ہوتی ف اوسکو نکالا احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا وہ صحیح ہے اور تقدیر سے آگے ہونیکا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی چیز بغیر اللہ کے تقدیر کے ضرر پہونچا سکتی تو وہ نظر بد ہوتی لیکن بغیر تقدیر اللہ کے کوئی چیز نہ ضرر پہونچا سکتی ہے نہ نفع عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ ثُمَّ مِنْ اَعْيُنِ الْاِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَهُمَا وَتَرَكَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ ابو سعید سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنون کی نگاہ سے پھر آدمیون کی نگاہ سے جب یہ دونو سورتین اترین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تو آپنے ان دونون کو پڑھنا شروع کیا انکے سوا اور دعائین چھوڑ دین ف جو نظر سے بچنے کے لیے آپ پڑھتے یہ دونو سورتین جنکو معوذتین کہتے ہین عمدہ منتر ہین ہر بلا اور بد نظر سے بچنے کے لیے اور مجرب ہین دفع سحر کے لیے بھی اور لبید بن عاصم یہودی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا تھا اور بالون مین گرہین دی تھین جب یہ سورتین اترین تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے کہنے پر آپنے وہ گرہ دار بال بھی ایک اندھے کنوئے سے منگوا لیا اور ایک ایک آیت ان سورتون کی آپ پڑھتے جاتے تھے ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہانتک کہ سب گرہین کھل گئین اور اس بدرد کا سحر باطل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج جو بہت کسلمند رہتا تھا چاق اور درست ہو گیا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ حضرت عائشہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا نظر کا منتر کرنے کے لیے ف روضہ مین ہے کہ منتر مین کچھ قباحت نہین بشرطیکہ اوس مین شرک کے الفاظ نہون اور اگر حدیث اور قرآن سے ہو تو بہت عمدہ ہے اور جن حدیثون مین منتر تعویذ سے ممانعت ہے وہ محمول ہین شرک کی مضامین پر یا اسباب پر تکیہ کرنے پر اسطرح کہ اللہ تعالی سے غافل ہو جاوے اور منتر کے طریق مختلف سلف سے مروی ہین پانی مین تھوک کر پھونکنا وہ بیمار کو پلانا یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور مجاہد نے کہا کوئی قباحت نہین اگر قرآن لکھا جاوے اسکو دھوکر بیمار پی لیوے اور ابن عباس نے دردزہ مین آیتین دھوکر پلانیکا حکم دیا اور سعید بن المسیب نے کہا کچھ قباحت نہین قرآن لکھکر عورتون یا بچون کے گلے مین لٹکانا بشرطیکہ چاندی یا چمڑے مین بند کر دیا جاوے اور ابن عمرو بن عاص دعا کو لکھکر چھوٹے بچون کے گلے مین لٹکاتے انتہی بعض زیادۃ واختصار

باب مَا رُخِّصَ فِيْهِ مِنَ الرُّقَى جن منترون کی اجازت ہے انکا بیان عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ بریدہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منتر

نہیں ہو مگر نظر میں یا ڈنک میں (سانپ یا بچھو کے) عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ خَالِدَۃَ بِنْتَ اَنَسٍ اُمَّ بَنِیْ حَزْمٍ السَّاعِدِیَّۃِ جَاءَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَیْہِ الرُّقٰی فَاَمَرَھَا بِھَا ابوبکر بن محمد سے روایت ہے کہ خالدہ بنت انس ام بنی حزم جو بنی ساعدہ میں سے تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور آپ پر منتروں کو پیش کیا آپ نے اجازت دی ان منتروں کے کرنے کی عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ اَھْلُ بَیْتٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَھُمْ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ یَرْقُوْنَ مِنَ الْحُمَۃِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ نَھٰی عَنِ الرُّقٰی فَاَتَوْہُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قَدْ نَھَیْتَ عَنِ الرُّقٰی وَاِنَّا نَرْقِیْ مِنَ الْحُمَۃِ فَقَالَ لَھُمْ اعْرِضُوْا عَلَیَّ فَعَرَضُوْھَا عَلَیْہِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِھٰذِہٖ ھٰذِہٖ مَوَاثِیْقُ جابر سے روایت ہے انصار میں ایک خاندان تھا اس کو عمرو بن حزم کی آل کہتے تھے وہ منتر کرتے تھے ڈنک سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا تھا منتروں سے تو وہ لوگ آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے منتروں سے منع کر دیا اور ہم تو منتر کرتے تھے ڈنک کا آپ نے فرمایا اپنا منتر مجھکو سناؤ انہوں نے سنایا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں اس میں یہ تو اقرارات ہیں اور روایت کیا اسکو مسلم نے بھی اس میں اتنا زیادہ ہے جو کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نفع پہونچا سکے تو پہونچا وے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الرُّقْیَۃِ مِنَ الْحُمَۃِ وَالْعَیْنِ وَالنَّمْلَۃِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی منتر کی ڈنک مار نہیں اور بد نظر میں اور نملہ میں (وہ ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں)

بَابُ رُقْیَۃِ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ سانپ اور بچھو کے منتر کا بیان

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرُّقْیَۃِ مِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے منتر کی اجازت دی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ لَدَغَتْ عَقْرَبٌ رَجُلًا فَلَمْ یَنَمْ لَیْلَتَہٗ فَقِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُلَانًا لَدَغَتْہُ عَقْرَبٌ فَلَمْ یَنَمْ لَیْلَتَہٗ فَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَوْ قَالَ حِیْنَ اَمْسٰی اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ مَا ضَرَّہٗ لَدْغُ عَقْرَبٍ حَتّٰی یُصْبِحَ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے بچھو نے ایک شخص کو کاٹا وہ ساری رات نہیں سویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ فلاں شخص کو بچھونے کاٹا آپ نے فرمایا اگر وہ شام کو یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو اسکو بچھو کا کاٹنا ضرر نہ کرتا صبح تک **ف** پھر صبح کو یہ کہہ لیتا تو شام تک کوئی کیڑا ضرر نہ پہونچا سکتا سبحان اللہ کیا عمدہ اور پر تاثیر اور مختصر دعا ہے بعض روایتوں میں یوں ہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شئے ھو آخذ بناصیتہ ومن شر ما یدب علی الارض ومن اسد واسود وحیۃ وعقرب ✤

عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ عَرَضْتُ النَّهْشَةَ مِنَ الْحَيَّةِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا عمرو بن حزم سے روایت ہے مینے سانپ کاٹنے کا منتر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنایا آپنے حکم دیا اسکے کرنیکا **ف** اور احمد اور ترمذی اور ابن حبان وغیرہم نے سغیرہ سے نکالا مرفوعاً کہ جس نے داغ دیا یا منتر کیا وہ توکل سے بری ہوگیا اس سے مراد وہ منتر ہے جس مین شرک کے الفاظ ہون یا ایسے الفاظ جنکے معنے معلوم نہ ہون ایسے منتر کرنا منع ہے باقی منتر جائز ہین ان احادیث کی روسے۔ اگرچہ بعض اولیا سے یہ بھی منقول ہے کہ وہ دوا یا منتر نہین کرتے تھے اور ہر وقت اور ہر حالت مین راضی رضای الٰہی رہتے تھے اور جملہ امور کو اسکی امر اور ارادہ پر چھوڑ دیتے تھے مگر یہ عوام کے شایان نہین ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کیا اسیکا اتباع بہتر ہے اور اگر کوئی یہ وہم کرے کہ پیمبر کی شان تمام اولیا سے اعلیٰ ہے پھر آپ نے دوا اور دعا کیسے کی تو اسکا جواب یہ ہے کہ بیشک پیمبر کا درجہ تمام اولیا سے زیادہ ہے لیکن پیمبر کو ہر وقت اپنے مالک کی مرضی معلوم رہتی ہے پس جب اسکی مرضی صبر مین پاتے ہین تو صبر کرتے ہین اور جب دعا یا دوا کا اشارہ پاتے ہین تو ویسا ہی کرتے ہین اولیا کو یہ مرتبہ ہر وقت حاصل نہین ہے وہ ایک ہی حالت پر چلتے رہتے ہین کبھی کبھی اشارہ ربانی سے وہ مطلع ہو جاتے ہین نہ ہر وقت پیمبر کیطرح پس ہر حال مین پیمبر ہی کی شان بڑھی ہوئی نکلی اور ہمارے پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی تو وہ شان ہے کہ ساری جہان کے اولیا اور غوث اور قطب آپکی کفش برداری کو اگر ملجاوی باعث فخر اور سعادت دارین خیال کرتے ہین اور ہمارے پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو ساری جہان کا راہ پر لانا اور ہدایت عام کرنا تفویض تھا اور آپ مکمل تھے صورت نوعیہ انسانیہ کے پس آپنے وہی امور اختیار فرمائے جو نوع انسانی کے عموماً لائق ہین برخلاف اولیا کے کہ انکو اپنے نفس کی یا خاص ایک گروہ کی درستی منظور تھی وَكَانَ مِنْهَا اور یہی سبب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبادت اور عادات کمال احسان اور اعتدال کے ساتھ تھی اور آپنے وہ شاق ریاضتین جو بعض اولیا سے منقول ہین ہمیشہ نہین کین اگر کبھی کبھی کین اور کسی نے انکی پیروی چاہی تو آپنے اسکو منع فرمایا جیسے وصال سے منع کیا اور اس مین یہی راز تھا جو اوپر مجھکو معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اور ساری عالم کی تکمیل اور ہدایت اور ارشاد کے لیے بھیجے گئے تھے لہذا غالب اوقات آپ وہی اعمال کرتے تھے جو عامہ ناس کے مناسب ہون اور ظاہر ہے کہ مرتبہ اعلیٰ اسی کا ہے جو ایک جہان کو ڈوبنے سے اور ہلاک ہونے سے بچاوے نہ اسکا جو اپنی کملی بچانے کے فکر مین ہر وقت رہے ؎

آن فکر می کند کہ بگیرد گلیم خویش　　　وین جہد می کند کہ بگیرد غریق را

بَابُ مَا عَوَّذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عُوِّذَ بِهِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوسرون کے پر

کیا اور جواب کے لیے منتر کیا گیا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْمَرِيْضَ فَدَعَا
لَهٗ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار پاس آتے تو اُس کے لیے دعا کرتے
اذہب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما یعنے اے پروردگار آدمیوں کے
دور کردے بیماری کو اور تندرستی عنایت فرما تو ہی چنگا کرنیوالا ہے اور تندرستی وہی ہے جو تو دیوے ایسی تندرستی
عنایت فرما کہ کوئی بیماری نہ چھوڑے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ
بِبُزَاقِهٖ بِاِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی میں تھوک لگاکر بیمار کے لیے یوں فرماتے
بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا ف یعنے اللہ کے نام سے ہم میں کسی کی تھوک سے
ہماری زمین کی خاک سے شفا ہوگی ہمارے بیمار کو ہماری مالک کے حکم سے انجاح میں ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اس
منتر کو پڑھتے وقت آپ کلمہ کی انگلی پر تھوکتے اور اسکو مٹی سے لگاکر بیمار کے بدن پر یا بیماری کے مقام پر ملتے
اور یہ منتر پڑھتے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبِيْ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُبْطِلُنِيْ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ يَدَكَ الْيُمْنٰى عَلَيْهِ وَقُلْ اَعُوْذُ
بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَشَفَانِيَ اللّٰهُ عثمان بن ابی
العاص سے روایت ہے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ایسا درد تھا کہ ہلاک کرنے کے قریب تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اپنا داہنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھ اور یہ کہہ بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ و
قدرتہ من شر ما اجد سات بار میں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے مجھکو شفا دی عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ جِبْرَائِيْلَ
اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ
مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ اَوْ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ ابو سعید سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ
السلام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کیا آپ بیمار ہیں آپنے فرمایا ہاں اونہوں
نے یہ دعا پڑھی بسم اللہ ارقیک منکل شیء یوذیک من شر کل نفس او عین او حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک
یعنے میں منتر کرتا ہوں تم پر اللہ کے نام سے ہر چیز سے جو تمکو ایذا دیوے اور ہر نفس اور آنکھ اور حاسد کی برائی
سے اللہ تم کو شفا دیوے اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں تم پر عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عليه لما يعودني فقال لي الا ارقيك برقية جاءني بها جبرئيل قلت بابي وامي بلى يا رسول الله قال
بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء فيك من شر النفاثات في العقد ومن شر حاسد اذا
حسد ثلاث مرات ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے
تو فرمایا میں تیرے اوپر وہ منتر نہ کروں جسکو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس لیکر آئے میں نے عرض کیا ضرور کیجیے
یا رسول اللہ آپ پر میرا باپ اور ماں صدقے آپ نے فرمایا بسم اللہ ارقیک اللہ یشفیک من کل داء فیک من شر النفاثات
فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد تین بار یہ فرمایا عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ
الحسن والحسين يقول اعوذ بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة
قال وكان ابونا ابراهيم يعوذ بها اسمعيل واسحاق او قال اسمعيل ويعقوب وهذا حديث وكيع
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امام حسن اور جناب امام حسین علیہما السلام پر یہ منتر
کرتے تھے آپ فرماتے اعوذ بکلمات اللہ التامات من کل شیطان وہامۃ ومن کل عین لامۃ اور فرماتے کہ ہمارے باپ
حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بچوں جناب اسمعیل اور جناب اسحاق علیہما السلام پر یہی منتر پڑھتے **ف** اس کا
معنے یہ ہے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالی کے پورے کلموں کی ہر شیطان اور ہر زہری کیڑے سے اور ہر آنکھ
سے جو دیوانہ کر دیتی ہے **باب** ما یعوذ بہ من الحمی بخار کا تعویذ **عن** ابن عباس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم کان یعلمہم من الحمی ومن الاوجاع کلہا ان یقولوا بسم اللہ الکبیر اعوذ
باللہ العظیم من شر عرق نعار ومن شر حر النار قال ابو عامر انا اخالف الناس فی ہذا اقول
یعار ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخار کے لیے اور کل بیماریوں کے واسطے
لوگوں کو سکھلاتے کہ یہ کہیں بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر عرق نعار ومن شر حر النار ۔ ابو عامر نے کہا میں
اور لوگوں کے خلاف اس دعا میں یعار کہتا ہوں **ف** اور لوگ نعار نون سے کہتے ہیں نعار کے معنے جوش
مارنیوالا اور یعار کے معنی بدخلق اور سخت اور سرکش **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ
وقال من شر عرق یعار دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اس روایت میں یعار ہے یے سے **عن** عبادة
ابن الصامت يقول اتى جبرئيل عليه السلام النبي صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فقال بسم
الله ارقيك من كل شيء يؤذيك من حسد حاسد ومن كل عين الله يشفيك عبادہ بن صامت سے
روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے آپ کو بخار آتا تھا انہوں نے

کہا بسم اللہ ارقیک من کل شئی یوذیک من حسد حاسد ومن کل عین اللہ یشفیک **باب** النَّفثِ فِی الرُّقیَۃِ منتر پڑہکر پہونکنا **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْفُثُ فِی الرُّقیَۃِ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منتر مین پہونکتے تہے **ف** یعنی دعا پڑہکر اپنے اوپر پہونک لیتے تہے یا دوسرے پر پڑہکر پہونکتے تہے اسحدیث سے یہ نکلا کہ جہاڑ پہونک سنت ہی اسیطرح بانہین دعا پہونک وہ بیمار کو پلانا اور سب باتین سلف سے ثابت ہین اور جسنے ان باتون کا انکار کیا ہے وہ کم علم ہے **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَیَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُہٗ کُنْتُ اَقْرَأُ عَلَیْہِ وَاَمْسَحُ عَلَیْہِ بِیَدِہٖ رَجَاءَ بَرَکَتِھَا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) اپنے اوپر پڑہکر پہونکتے پہر جب آپ کی بیماری سخت ہوئی (مرض موت مین) تو مین آپ پر پڑہتی معوذتین کو اور آپ ہی کا ہاتہ آپ پر پہیرتی برکت کی امید سے **ف** کہ شاید آپ کو شفا ہو جاوے بی بی آپ کی جدائی کبہی گوارا نہین کر سکتی تہین اور دل سے چاہتی تہین کہ آپ اچہے ہو جاوین لیکن منظور خداوندی نہ تہا اور اخیر وقت آن پہونچا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی مرضی یہی تہی کہ آپ بارگاہ خداوندی مین تشریف لیجاوین اور دنیا سے سفر فرماوین آخر ویسا ہی ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون **باب** تَعْلِیقِ التَّمَائِمِ تعویذ لٹکانا کیسا ہے **عن** زَیْنَبَ قَالَتْ کَانَتْ عَجُوْزٌ تَدْخُلُ عَلَیْنَا تَرْقِیْ مِنَ الْحُمْرَۃِ وَکَانَ لَنَا سَرِیْرٌ طَوِیْلُ الْقَوَائِمِ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ اِذَا دَخَلَ تَنَحْنَحَ وَصَوَّتَ فَدَخَلَ یَوْمًا فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَہٗ احْتَجَبْتُ مِنْہُ فَجَاءَ فَجَلَسَ اِلٰی جَانِبِیْ فَمَسَّنِیْ فَوَجَدَ مَسَّ خَیْطٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا فَقُلْتُ رُقًی لِیْ فِیْہِ مِنَ الْحُمْرَۃِ فَجَذَبَہٗ فَقَطَعَہٗ فَرَمٰی بِہٖ وَقَالَ لَقَدْ اَصْبَحَ اٰلُ عَبْدِ اللّٰہِ اَغْنِیَاءَ عَنِ الشِّرْکِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَۃَ شِرْکٌ قُلْتُ فَاِنِّیْ خَرَجْتُ یَوْمًا فَاَبْصَرَنِیْ فُلَانٌ فَدَمَعَتْ عَیْنِیَ الَّتِیْ تَلِیْہِ فَاِذَا رَقَیْتُھَا سَکَنَتْ دَمْعَتُھَا وَاِذَا تَرَکْتُھَا دَمَعَتْ قَالَ ذَاکَ الشَّیْطَانُ اِذَا اَطَعْتِہٖ تَرَکَکِ وَاِذَا عَصَیْتِہٖ طَعَنَ بِاِصْبَعِہٖ فِیْ عَیْنِکِ وَلٰکِنْ لَوْ فَعَلْتِ کَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ خَیْرًا لَکِ وَاَجْدَرَ اَنْ تُشْفِیْنَ تَنْضَحِیْنَ فِیْ عَیْنِکِ الْمَاءَ وَتَقُوْلِیْنَ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سُقْمًا زینب سے روایت ہے جو بی بی تہین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک بڑہیا ہماری پاس آیا کرتی تہی وہ منتر کرتی تہی سرخ بادہ کا اور ہماری پاس ایک تخت تہا اسکے پائے لنبے تہے عبد اللہ کا یہ قاعدہ تہا کہ جب وہ اندر آتے تو کہنکارتے

اور آواز دیتے ایک روز وہ اندر آئے جب مین نے انکی آواز سنی تو ان سے حجاب کیا اور آئے اور میری ایک طرف بیٹھے اور مجھ سے مساس کیا ایک گنڈا ان کے ہاتھ کو لگا (جو میرے گلے مین پڑا تھا) انہون نے کہا یہ کیا ہے مینے کہا سرخ بادی سے بچنے کے لیے ایک منتر ہے (تعویذ) انہون نے اسکو کھینچا اور توڑ کر پھینک دیا اور کہا کہ عبد اللہ کی آل شرک کی حاجت نہین رکھتی مینے سنا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے منتر اور تعویذ اور گنڈے (جو گلے مین لٹکائے جاوین) اور ٹونا (جیسے کا گنڈا یا سحر کا ڈورا) یہ سب شرک ہین مینے انسے کہا ایک روز مین باہر نکلی مجھے فلان شخص نے دیکھ لیا تو میری اُس آنکھ سے آنسو بہنے لگے جو اس شخص کے قریب تھی جب مین اسپر منتر کرتی تو آنسو تھم جاتے پھر جب منتر چھوڑ دیتی تو آنسو بہنے لگتے عبد اللہ نے کہا یہ شیطان کا فریب تھا جب تو اسکی اطاعت کرتی (اور منتر کی پناہ ڈھونڈھتی) تو وہ تجھکو چھوڑ دیتا اور جب تو اسکی نافرمانی کرتی (اور منتر کو ترک کر دیتی) تو وہ اپنی انگلی مارتا تیری آنکھ مین تیری آنسو بہنے لگتے تاکہ تجھے منتر پر اعتقاد آوے اور تو شرک مین گرفتار ہو) لیکن اگر تو وہ کرتی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو بہتر ہوتا تیرے لیے اور غالباً شفا ہو جاتی تو اپنی آنکھ مین پانی چھڑکتی اور کہتی اذہب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما۔

ف ہر چند تعویذ گنڈہ جب اسمار الٰہی یا آیات قرآن کے ساتھ ہو تو وہ جائز ہے جیسے اوپر گذرا اور بعض سلف سے بھی منقول ہے اسیطرح وہ منتر جس مین شرک کا مضمون نہ ہو جیسے کئی حدیثون سے ثابت ہوا مگر عبد اللہ بن مسعود نے سرخ بادہ کے گنڈے کو توڑ ڈالا اسوجہ سے کہ وہ آیات قرآنی اور اسمای الٰہی سے نہ ہوگا اور جس بڑھیا نے اسکو دیا تھا اسکی مشرکہ ہونے کا گمان ہوگا ایک روایت مین ہے کہ وہ عورت یہودیہ تھی اور یہودی اکثر جادوگر ہوتے تھے دوسرے اسوقت شرک کا زمانہ قریب گذرا تھا اور عورتین اپنی قدیم رسوم کیطرف جلد مائل ہو جاتی ہین پس عبد اللہ یہ ڈرے کہ کہین انکی عورت بھی شرک مین گرفتار نہو جاوے اور ایک طائفہ علماء نے اسی حدیث کی رو سے ہر طرح کے گنڈے اور تعویذ اور ٹونے اور جھاڑ اور عمل کو مکروہ رکھا ہے یہانتک کہ آیات قرآنی اور اسمار الٰہی کے بھی گنڈے اور تعویذ کو اور جمہور علما نے کہا ہے کہ اگر اس مین شرک کے مضامین نہ ہون تو وہ جائز ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے قول الجمیل مین چیچک کے دفع کے لیے سورہ رحمان کا گنڈہ لکھا ہے اور وہ ہمارے ملک مین بہت رائج ہے کہ جس بچے کی چیچک نکلنے کا ڈر ہو لیکن نکلنا شروع نہ ہوا ہو تو ایک ڈورا پاک صاف لیکر سورہ رحمان پڑھنا شروع کرے اور ہر فبای آلاء پر ایک گرہ اس مین دیتا جاوے یہانتک کہ سورت تمام ہو اور یہ ڈورا بچے کے گلے مین لٹکا دیا جاوے **مترجم** نے بھی اسکو آزمایا ہے اور اپنی اولاد پر کیا ہے مگر باوجود ان سب باتون کے اہلحدیث

اور اہل توحید میں تعویذ گنڈے کا اتنا رواج نہیں ہے جتنا اہل بدعات میں ہے اور اہل توحید کے بچوں کی شناخت ہو جاتی ہے اسطرح سے کر انکے گلوں اور بازوؤں پر تعویذ فلیتے کم ہوتے ہیں اور میں نے تو اپنے بچوں کے گلے میں کبھی کوئی گنڈہ یا تعویذ ہمیشہ کے لیے نہیں ڈالا البتہ سورہ رحمٰن کا گنڈہ کبھی کبھی بخار کی حالت میں جب چیچک کا ڈر ہوا ہے کسی بچے کو پہنا دیا پھر اوتار ڈالا اور ہمارے بچے ہمیشہ سادے اور صاف تعویذ گنڈوں سے خالی رہے ہیں اگرچہ تعویذ میں ادعیہ یا آیات قرآنی لکھکر لٹکانا بچے کے گلے میں بعض سلف سے منقول ہے اور اسکی جواز میں کلام نہیں مگر یہ جواز اسوجہ سے ہے کہ اس میں شرک کا اندیشہ نہیں اگر کسی تعویذ یا نقش میں کبھی شرک کا اندیشہ پیدا ہو تو وہی کرنا چاہیے جو عبداللہ نے اپنی عورت کے ساتھ کیا کہ گنڈے کو کاٹ کر پھینک دیوے اور جس کے گلے میں یہ گنڈا یا تعویذ ہو اسکو جتلا دے کہ اللہ کے سوا کوئی نفع اور نقصان نہیں پہونچا سکتا اور اگر بچہ کو شیطان کے شر کا اندیشہ ہے تو صبح و شام یہ دعا پڑھ لیا کرے اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر ما خلق و من شر کل شیطان و ہامۃ و عین لامۃ غرض اولی تو یہی ہے کہ گلے اور بازو پر تعویذ گنڈے ڈوری نہ باندھے اور سنت کے موافق خود دعا پڑھ لیا کرے اور چھوٹے بچوں پر ان کے ولی پڑھکر پھونک دیا کریں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین پر پڑھا کرتے تھے اور اگر کہیں شرک کا اندیشہ نہ ہو اور تعویذ میں آیات قرآنی اور اسمای الٰہی یا ادعیہ ماثورہ ہوں تو چھوٹے بچے کے گلے میں اسکو لٹکا دینا بھی درست ہے اسکے سوا گنڈے اور تعویذوں کی کثرت کہ ہر بڑے اور چھوٹے کے گلے میں ہر وقت پڑے رہنا یہ سلف کے طریق کے خلاف ہے اور اہل بدعات اور اہل شرک کی اس میں مشابہت ہے پس اس سے احتراز کرنا اولی ہے۔ انجاح میں ہے کہ جب کا تعویذ یعنے ٹونا یا نظر کے دفع کے لیے بعضے پتھر یا نگینے لٹکانا بچوں کے گلوں میں یا سحر کا گنڈا یہ سب چیزیں باطل اور لغو ہیں شریعت محمدی نے انکو باطل کر دیا کیونکہ ان چیزوں کا رکھنا دلالت کرتا ہے اسپر کہ رکھنے والے کو ان کی تاثیر کا اعتقاد ہے اور یہ شرک کی طرف لیجاتا ہے اللہ بچا دے اس سے۔

مترجم کہتا ہے حدیث میں تولہ ہے تولہ کہتے ہیں ٹونے کو یعنے حب کے دہاگے کو جو عورتیں اپنے گلے میں یا بازو پر رکھتی ہیں اس غرض سے کہ خاوند اسنے محبت کرے اور بعضوں نے کہا یہ سحر کی ایک قسم ہے یہ شرک ہے جیسے حدیث میں وارد ہے اور ظاہر ہے کہ شرک اسیوقت ہوگا جب اسکی بالذات اور مستقل تاثیر کا کوئی اعتقاد کرے لیکن اگر کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ بحکم الٰہی اسکا اثر ہوگا دوا کی طرح تو یہ اعتقاد شرک نہ ہوگا مگر دوا کا اثر تجربہ سے اور مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے اور حب کے تعویذ کا اور ٹونے کا اثر تجربہ سے معلوم نہیں ہوا پس یہ اعتقاد بھی کہ بحکم خدا وہ اثر کرے گا ایک بے اصل اور غلط اعتقاد ہوگا اور بعضی چیزیں خود شرک نہیں ہوتیں لیکن کفار کی مشابہت

کیونکہ اس مین شرک کا حکم دیا جاتا ہے جیسے زنّار ڈالنا اور ایسے کام گو شرک کے اعتقاد سے نہ ہون تب بھی حرام ہوتے ہین
پس کیا عجب ہے کہ تولہ یعنے حب کا ٹوٹکہ بھی اسی قبیل سے ہو اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس چیز کے حرمت اور جواز مین
یا کراہت اور جواز مین اختلاف بھی ہو اس سے باز رہنا ہر طرح احتیاط اور تقوی کا مقتضے ہے اور یہی صحابہ
کرام کا طریق تھا اہلحدیث اور اہل توحید اس زمانہ مین نمونہ ہین عبداللہ بن مسعودؓ اور دوسرے صحابہ کرام کے کہ جہان
تک ہو سکتا ہے کفار کے رسوم اور عادات سیٹ دیتے ہین اور اتباع سنت اور پیروی حدیث رسول اللہ مین سر سے
لیکر پانو تک غرق رہتے ہین اور رنگے ہوئے ہین اللہ اور رسولؐ کے رنگ سے ولا یخافون فی ذلک لومۃ لائم وانکار
غیر ملائم اللہم ارض عن اہل الحدیث والتوحید واحشرنا معہم آمین یا رب العالمین عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا فِيْ يَدِهٖ حَلْقَةٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْحَلْقَةُ قَالَ هٰذِهٖ
مِنَ الْوَاهِنَةِ قَالَ انْزِعْهَا فَاِنَّهَا لَا تَزِيْدُكَ اِلَّا وَهْنًا عمران بن حصین رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص کو دیکھا اوسکی ہاتھہ مین چھلا تھا پیتل کا آپنے فرمایا یہ چھلا کیسا ہے وہ بولا واہنہ کی
بیماری کا ہے (وہ ایک بیماری ہے یا رگ ہے ہاتھہ مین) آپنے فرمایا اسکو اتار ڈال اس سے تجھے اور وہن پیدا
ہوگا **ف** وہن کہتے ہین سستی اور کاہلی اور ضعف کو آپنے فرمایا کہ اس چھلے سے بعوض نفع کے اور نقصان
ہوگا اور شاید اس شخص نے تعویذ کے طور پر اس چھلے کو مفید جانکر پہنا ہوگا تو آپ نے اس سے منع فرمایا
بَابُ النُّشْرَةِ نشرہ کا عمل **عَنْ** اُمِّ جُنْدُبٍ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى
جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَبِعَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ
لَهَا بِهٖ بَلَاءٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا ابْنِيْ وَبَقِيَّةُ اَهْلِيْ وَاِنَّ بِهٖ بَلَاءً لَا يَتَكَلَّمُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِيْ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَاُتِيَ بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ
ثُمَّ اَعْطَاهَا فَقَالَ اسْقِيْهِ مِنْهُ وَصُبِّيْ عَلَيْهِ مِنْهُ وَاسْتَشْفِي اللّٰهَ لَهٗ قَالَتْ فَلَقِيْتُ الْمَرْاَةَ فَقُلْتُ
لَوْ وَهَبْتِ لِيْ مِنْهُ فَقَالَتْ اِنَّمَا هُوَ لِهٰذَا الْمُبْتَلٰى قَالَتْ فَلَقِيْتُ الْمَرْاَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَاَلْتُهَا عَنِ
الْغُلَامِ فَقَالَتْ بَرَاَ وَعَقَلَ عَقْلًا لَيْسَ كَعُقُوْلِ النَّاسِ ام جندب سے روایت ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا آپنے جمرہ عقبہ پر کنکر مارے وادی کے نشیب مین سے یوم النحر کو پھر آپ لوٹے اور خثعم کی ایک عورت
آپکے پیچھے ہوئی اسکے ساتھہ ایک بچہ تھا اوسپر بلا تھی (یعنے جن یا شیطان وغیرہ) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ
یہ میرا بچہ ہے اور میرے گھر والون مین یہی باقی ہے اسکے اوپر ایک بلا ہے وہ بات نہین کرتا یہ سنکر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑا پانی لاؤ لوگ پانی لائے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اس میں دہویا اور کلی کی اس میں پھر وہ پانی اس عورت کو دیدیا اور فرمایا یہ پانی اس بچے کو پلا اور اسکے بدن پر ڈال اور اللہ سے دعا کر اوسکی تندرستی کے لیے ام جندب نے کہا میں اس عورت کو ملی اور میں نے اس سے کہا تھوڑا پانی اس میں سے مجھکو بھی دے وہ بولی یہ تو اسی بیمار بچے کے لیے ہے ام جندب نے کہا پھر میں اس عورت سے دوسرے سال ملی اور میں نے اس سے اس بچے کا حال پوچھا اس نے کہا وہ بچہ اچھا ہو گیا اور ایسے عقل والا ہوا کہ لوگوں کی عقل سے بڑھ کر ف یا تو مجنون اور دیوانہ تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹے پانی پلانے سے وہ آسیب اور شیطان فوراً بھاگ گیا اور بچا جیسا کا سیانوں سے سیانہ ہو گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فیوض اور انوار اور برکات کے سامنے یہ امر نہایت حقیر تھا بہلا عورت کو تو آپ نے اپنے ہاتھ دہو کر اور کلی کر کے پانی دیا تھا شیطان اور جن اور آسیب کی کیا مجال تہی کہ وہ پانی پلانے یا لگانے کے بعد وہاں قائم رہتا لیکن آپ جہان گذر جاتے تہے یا جسکو ہاتھ لگا دیتے تہے وہاں سے شیطان کوسوں بھاگتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تو مرتبہ بہت عالی تھا آپ کے غلام اور آپ کے اہل بیت کرام میں سے صدہا ہزارہا اولیا اور محدثین ایسے گذرے ہیں کہ شیطان اور جن اور آسیب ہمیشہ انسے کانپتے اور لرزتے رہے جیسے نقل ہے کہ امام ہمام ابن تیمیہ جس شخص کو آسیب ہوتا اسکے آسیب کو اپنا سلام کہلا بھیجتے وہ فوراً بھاگ جاتا یہ حدیث شریف کی برکت تہی جس میں امام ہمام ابن تیمیہ ساری عمر مشغول رہے اور حضرت سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ جنکا مزار متبرک کچھوچھہ میں ہے اپنی زندگی میں صدہا آسیب زدوں کو اچھا کرتے رہے اب تک انکے مزار شریف پر آسیب زدہ کو لیجاتے ہیں تو فائدہ ہوتا ہے غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نور برکت بہت کچھ ہی تہی آپ کے نام مبارک کے لینے سے اور آپ کی حدیث میں مشغول رہنے سے ایسی برکت ہوتی ہے کہ شیطان اور پلید اور خبیث سب ایسے شخص سے بہلگتے ہیں اور ایسے شخص کو ایذا دینا تو کجا مولانا شاہ عبدالعزیز اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بہی اس قسم کے کئی قصے منقول ہیں کہ کئی جنون اور آسیبوں کو صرف حدیث کی برکت سے انہوں نے بہگا دیا اور حصن حصین میں آسیب زدہ کے لیے دوسری دعا منقول ہے وہ یہ ہے کہ اسکو اپنے سامنے بٹھادے اور فاتحہ اس پر پڑھے پھر الم سے مفلحون تک اور الٰھکم الہ واحد اخیر آیت تک اور آیۃ الکرسی اور للہ ما فی السموات وما فی الارض سے اخیر سورہ بقرہ تک اور شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو سے اخیر آیت تک اور ان ربکم اللہ سے اخیر آیت تک جو سورہ اعراف میں ہے اور فتعالی اللہ سے اخیر سورہ مومنون تک اور دس آیتیں شروع سورہ والصافات کی لازب تک اور تین آیتیں اخیر سورہ حشر کی اور انہ تعالی اخیر آیت تک سورہ جن میں اور سورہ اخلاص اور معوذتین نکالا اسکو حاکم اور احمد نے اور یہ حدیث آگے اس کتاب میں بہی آویگی **باب قتل ذی الطفیتین** دو دہاری والا سانپ

مار ڈالنا چاہیے **ف** جسکو عربی مین ذوالطفیتین کہتے ہین وہ ایک خبیث زہریلا سانپ ہے اسکی پیٹھ پر دو سیاہ لکیرین ہوتی ہین **عن** عائشۃ قالت امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقتل ذی الطفیتین فانہ یلتمس البصر و یصیب الحبل یعنی حیۃ خبیثۃ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالطفیتین سانپ کے قتل کا حکم کیا کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور حاملہ عورت کا حمل گرا دیتا ہے ایک خبیث سانپ ہے +

عن سالم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقتلوا الحیات واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانہما یلتمسان البصر ویسقطان الحبل ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سانپون کو اور مار ڈالو دو دھاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو یہ دونون آنکھ کی تلاش مین رہتے ہین یعنے آنکھ کی بینائی کھو دیتے ہیں اور حمل کو گرا دیتے ہین

باب من کان یعجبہ الفال ویکرہ الطیرۃ

فال نیک لینا اچھا ہے اور بد فالی منع ہے **عن** ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الفال الحسن ویکرہ الطیرۃ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نیک فال اچھی معلوم ہوتی تھی اور بد فالی کو آپ برا جانتے تھے **ف** فال یعنے شگون لینا شریعت مین اسکی کچھ اصل نہین ہے لیکن جاہلیت کے لوگون کا اور اب تک جاہلون کا یہ حال ہے کہ شگون لیا کرتے ہین جانورون کی آوازسے عورت اور بلی کے سامنے آنیسے کسیکے چھینک دینے سے اور انہین سے کئی ایک چیزون کو منحوس جانتے ہین اور انسے بد شگونی لیتے ہین تو حدیث مین یہ آیا ہے کہ یہ شگون لینا شرک ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسکو برا جانتے تھے البتہ فال نیک سے آپ خوش ہوتے اور اسکی مثال یہ ہے کہ مثلاً جنگ کے لیے جاتے ہین ایک شخص سامنے سے آیا اسکا نام فتح خان نکلا اس سے کسینے نیک فال لیا کہ فتح ہوگی کیونکہ اس مین کوئی قباحت نہین ہے ہوگا تو وہی جو اللہ تعالی کو منظور ہے مگر نیک فال لینے سے مسلمانکو خوشی ہوتی ہے اور نیک کام کے لیے اور زیادہ مستعد ہوتے ہین برخلاف بد شگونی کے کہ وہ علاوہ شرک اور حرام ہونیکے دل مین وسوسہ اور رنج پیدا کرتا ہے اور نیک کام مین آدمی کو متردد کر دیتا ہے اب ہماری زمانہ مین جو فال مروج ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص قرآن شریف مین فال دیکھتا ہے کوئی دیوان حافظ کوئی کسی بزرگ کے فالنامے مین اور اس سے آیندہ کی بات تلاتا ہے یا علم حاصل کرتا ہے یہ محض واہیات ہے اور قرآن اسلیے نہین اترا کہ اس مین فال دیکھا جاوے بلکہ تلاوت اور تدبر اور عمل کے لیے اترا ہے اور بہت علمانے کہا ہے کہ قرآن مین فال دیکھنا حرام ہے اور آیندہ کی بات کا کسی کو علم نہین بجز خدا وند کریم کے یہانتک کہ اولیا اور انبیا بھی اس مین عاجز ہین بغیر خدا کے تبلائے ہوئے **عن** انس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ

وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا لگ جانا یعنے عدوے اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مین پسند کرتا ہوں نیک فال کو ف اب تک لوگ عدوی کے قائل ہیں یعنے بیماری کے متعدی ہونیکے اور کبھی ایک امر مین حال کے ڈاکٹروں نے بھی گمان کیا ہے کہ وہ متعدی ہیں جیسے ہیضہ جذام بعض قسم کے بخار مگر یہ نرا گمان ہی گمان ہے اور جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط بتلایا وہ کبھی صحیح ہو سکتا ہے اگر ایک شخص کی بیماری کے بعد دوسرے کو بھی وہ ہو جاوے تو ہم کہینگے کہ خدا کی مرضی سے ہوئی جس نے پہلے شخص کو بیمار کیا نہ کہ بیماری متعدی ہوئی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدشگونی لینا شرک ہے اور ہم مین سے جسکو بدشگونی کا وہم پیدا ہو تو اللہ تعالی اسکو دور کر دیگا توکل کیوجہ سے ف یعنے خدا کے اوپر بھروسا کرنے سے یہ وہم جاتا رہے گا انسان کو چاہیے کہ اگر ایسا وہم کبھی دلمین آوے تو اسکو بیان نکرے اور منہ سے نہ نکالے اور اللہ پر بھروسا کرے جو وہ چاہے وہ ہوگا امام بخاری نے کہا سلیمان بن حرب کہتے تھے یہ قول وما منا اخیر تک ابن مسعود کا قول ہے میرے نزدیک عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے اسیطرح ہامہ یعنے الو اسیطرح صفر کا مہینہ ف الو کو دن کو دکھائی نہین دیتا ہے تو وہ رات کو نکلتا ہے اور اکثر ویرانو مین رہتا ہے عرب لوگ اسکو منحوس جانتے تھے اور بعض یہ سمجھتے تھے کہ مقتول کی روح الو بنکر پکارتی پھرتی ہے جب اسکا بدلہ لے لیا جاتا ہے تو وہ اڑ جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خیال کو باطل کر دیا اسیطرح صفر کے مہینے کو اب تک لوگ منحوس جانتے ہیں عورتیں تیرہ تیزی مین کوئی بڑا کام جیسے شادی بیاہ وغیرہ کرنے نہیں دیتیں یہ بھی لغو ہے صفر کا مہینہ اور مہینوں کیطرح ہے کچھ فرق نہیں ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَعِيْرُ يَكُوْنُ بِهِ الْجَرَبُ فَتَجْرَبُ بِهِ الْإِبِلُ قَالَ ذٰلِكَ الْقَدَرُ فَمَنْ أَجْرَبَ الْأَوَّلَ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ عدوی ہے نہ بد فالی نہ ہامہ ایک شخص اٹھا آپ کیطرف اور بولا یا رسول اللہ ایک اونٹ کو خارش ہوتی ہے پھر اسکی وجہ سے سب اونٹ خارشی ہو جاتے ہیں (تو عدوی ثابت ہوا) آپنے فرمایا یہ تقدیر ہے بھلا پہلے اونٹ کو کس نے خارشی کیا ف اور جو ڈاکٹر یا حکیم ہمارے زمانہ مین بعض بیماریوں مین عدوی بتلاتے ہیں انسے جب یہ اعتراض کرو کہ بھلا اگر عدوی صحیح ہوتا تو جس گھر مین ایک شخص کو ہیضہ ہو تو چاہیے کہ اس گھر کے ملکیاس

محلے کے سب لوگ مرجاوین تو اسکا کوئی معقول جواب نہین دیتے بلکہ یون کہتے ہین کہ بعضی مزاجون مین ان بیماری کے
قبول کرنے کا مادہ ہوتاہے انکو بیماری لگ جاتی ہے بعضی مزاجون مین یہ مادہ نہین ہوتا انکو باوجود قرب کے بیماری نہین
لگتی ہم یون کہتے ہین کہ اس مادے کا مزاجمین پیدا کرنے والا کون ہے خداہے تو پھر سب امور خدا ہی کیطرف سے ہوئے
اسکی مرضی اور تقدیر سے پھر عدوی کا قائل ہونا کیا ضرور ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَی الْمُصِحِّ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیمار آدمی تندرست کے پاس نہ لایا جاوے ف اگرچہ عدوی کوئی چیز نہین ہے مگر یہ اس قبیل سے ہے جیسے جذامی سے دور رہنے
کا حکم ہے ایک حدیث مین اور اس مین بھید یہ ہے کہ بعض لوگ ضعیف الاعتقاد ہوتے ہین ایسا نہو وہ بیمار کے قریب
رہین اور انکو کوئی بیماری تقدیر سے ہوجاوے اور ضعف ایمان کیوجہ سے انکو عدوی کا خیال گذرے اور تقدیر کا
بھروسا جاتا رہے مگر جو لوگ قوی الایمان ہین وہ اگر بیمار کے پاس رہین تو کچھ اندیشہ نہین جیسے ایک حدیث مین
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ کھانا کھایا اور فرمایا کھا اللہ پر بھروسا اور توکل کرکے **بَابُ
الْجُذَامِ** جذام کا بیان (وہ مشہور خبیث بیماری ہے جس سے سارا بدن گلجاتا ہے اور اعضا جھڑنے لگتے ہین
معاذ اللہ) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِ رَجُلٍ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهَا
مَعَهٗ فِی الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَی اللّٰهِ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑا اور اسکو اپنے ساتھ شریک کرلیا پیالے مین (کھانے کے) پھر فرمایا کھا
اللہ پر اعتماد ہے اور اسی پر بھروسا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ
اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جذامیون کیطرف برابر مت دیکھی
جاؤ ف کیونکہ زیادہ دیکھنے سے دلمین وسوسہ اور اندیشہ پیدا ہوگا اگر کبھی ایسی بلا اور آفت رسیدہ پر نظر
پڑجاوے تو یون کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا عَنْ رَجُلٍ مِنْ
اٰلِ الشَّرِیْدِ یُقَالُ لَهٗ عَمْرٌو عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ فِیْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقَدْ بَایَعْنَاكَ شرید کی اولاد مین ایک شخص تھا اسکا نام عمرو تھا اس سے روایت ہے کہ ثقیف کے
قاصدون مین ایک شخص جذامی تھا آپ نے اسکو کہلا بھیجا تو لوٹ جا ہمنے تجھ سے بیعت کرلی ف اور اس سے
ہاتھ نہین ملایا اسکی وجہ یہ ہے کہ جذامی سے ہاتھ ملانے مین نفرت پیدا ہوتی ہے **بَابُ السِّحْرِ** جادو کا بیان
ف سحر اور جادو یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جنکو عادتاً لوگ نہین کرسکتے اور ان کامون کا ذریعہ اور سبب عبادت

اور تقوی اور دعا اور تلاوت اسمای الٰہی نہ ہو ورنہ اسکو کرامت یا عمل کہینگے نہ اسباب ظاہرہ جیسے آلات سے کام لینا مثلاً
ریل گاڑی و تار برقی وغیرہ نہ کسرت جیسے رسی پر چلنا یا گھوڑے پر سواری نئے نئے طور سے کرنا چونکہ یہ کام مشق اور محنت
سے ہر ایک آدمی سیکھہ سکتا ہے اسیطرح وہ کام جنکے اسباب خفیہ ہوں لیکن طبعی اسباب جیسے انڈا تنگ مونہ کی شیشی
مین اوتار دیا یا انڈا خود بخود ہوا مین اوپر چڑہنا کہ یہ دوائیون کے آثار سے ہوتے ہین انکو شعبدہ اور طلسم کہتے
ہین اور بعضون نے کہا شعبدہ اور طلسم بہی سحر کے قسم سے ہے اور اسکی دلیل یہ ہے کہ فرعون کے پاس جو جادوگر آئے
تہے اونہون نے اسیقسم کا شعبدہ کیا تہا کہ رسیون پر کچہ ملکر ڈالا وہ دہوپ نکلتے ہی سانپون کیطرح ہلنے لگین اور
اللہ تعالے نے انکے حق مین فرمایا وجاؤا بسحر عظیم اور میرے نزدیک شعبدہ اور طلسم کو جو ادویہ اور آلات کی مدد سے
ہو سحر مین داخل کرنا ٹہیک نہین کسلیے کہ ہمارے زمانہ مین جو ایجادین اہل یوروپ نے کی ہین وہ سب اسیقسم کی
ہین پس ان سب کو سحر کہنا ہوگا جیسے ریل تار برقی انواع و اقسام کی گہڑیان راگ ماجے جو کنجی دینے سے بجتے
ہین دوربینین جنسے اجرام فلکی کے حالات آدمی یہان سے دیکھہ سکتا ہے خوردبینین جنسے بہت چہوٹی چیزین جیسے
پانی کے کیڑے بڑی بڑی دکہلائی دیتے ہین کپڑا بننے کی کلین سینے کی کل تیل نکالنے کی کل چہاپنے کی کل قیمہ کے
کل برقی صندوق برقی گلوبند برقی چراغ گیس کی روشنی جو صرف دہوئین سے ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ صدہا
چیزین ہین کہ اگلے لوگ ان سے بہت اتر کر بہی کوئی چیز دیکہتے تو اسکو خلاف عادت جانتے اور سحر کا گمان کرتے
مگر اب یہ سب چیزین عادت کے موافق ہوتی جاتی ہین اور لوگ انکے اسباب اور آلات کو سمجہنے لگے ہین پس کوئی
انکو تعجب کی نگاہ سے نہین دیکہتا ہے اور سب سے زیادہ عجیب وہ آلہ ہے جو آواز کے روکنے کے لیے حال میں ایجاد
ہوا ہے اسیطرح قوت سامعہ کو بڑہانے کا آلہ اسیطرح پانی مین بلا تکلف چلنے کا آلہ ہوا مین پرند کی طرح اڑنے کا
آلہ یہ سب اشیا ملک امریکہ مین جاری ہو چکے ہین اور تار پیڈو یعنے آلہ جہاز شکن اور ڈاینا میٹ یعنی آلہ انہدام
عمارات عظیمہ بہی نہایت عجیب ہین اسیطرح انواع و اقسام کی توپین ہین کہ بعضی توپ سے ایک منٹ مین دس ہزار
گولے چہوڑے جاتے ہین اسیطرح انواع و اقسام کے جنگی فولادی جہاز جو بخار کے زور سے دریا مین چلتے ہین
اور بعضے پانی مین ڈوب کر چلتے ہین اسیطرح وہ ریل جو کہربائی قوت سے اب امریکہ مین چلا چاہتی ہے اسیطرح
غبارہ جس مین فوج اور توپ خانہ رکہکر ہوا مین اوڑتا ہے اور جہان چاہین اسکو اتار دین یہ سب عجائب اشیاء
الآلات اور ادویہ کے زور سے ایجاد کی گئی ہین کوئی ان مین سے سحر نہین ہے گو بعضے نافہم اسکو سحر سمجہین اور
بنی اسرائیل کے ساحرون نے یہ کمان سے معلوم ہوا کہ کل سحر آلات ہی کے زور سے کیا تہا بلکہ احتمال ہے کہ انکے

سحر میں بہت سی چیزیں ایسی ہی ہوں گی جو بغیر مدد آلات کے ہوں یا بمدد ارواح خبیثہ وغیرہ اور بعض چیزیں آلات وادویہ سے بھی ہوں اور پروردگار نے معجزہ کو تغلیبا سحر کہا ہو بالجملہ سحر وہی علم ہے جس سے بذریعہ تسخیر کواکب یا بذریعہ ارواح اور اجنہ خبیثہ یا شیاطین کے کوئی کام خلاف عادت کیا جاوے یا بذریعہ لیسے اعمال کے جنکو ان امور میں دخل ہو گو بطور خفی جیسے بالوں میں گرہیں دینا ناریل پھوڑنا کہ شیاطین انمیں شریک ہوتے ہیں یا بذریعہ نظر وغیرہ کے کسیکو بیہوش کیا جاتا ہے جیسی مسمریزم میں یہ سب سحر ہیں اب عام ہے کہ اسکے حاصل کرنیکے لیے کلمات کفر و شرک کہنے کی حاجت ہو یا نہ ہو ہر طرح ہر ایک قسم کا سحر کفر ہے اور ساحر واجب القتل ہے المحدث کا یہی مذہب ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَلَا يَفْعَلُهُ قَالَتْ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ وَاللهِ يَا عَائِشَةُ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی نے بنی زریق کے یہودیوں میں سے جادو کیا جسکا نام لبید بن اعصم تھا یہانتک کہ آپ کا یہ حال ہو گیا کہ ایک کام کو آپ کر رہے ہیں حالانکہ اسکو نہیں کرتے تھے ایک دن یا ایک رات ایسا ہوا کہ آپنے دعا کی اللہ تعالے سے پھر دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا اے عائشہ بیشک اللہ نے مجھکو بتلادی وہ بات جو میں اُس سے پوچھتا تھا میرے پاس دو شخص آئے (فرشتوں میں سے) ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس پھر جو سر کے پاس بیٹھا تھا اُسنے کہا اُس سے جو پاؤں پاس بیٹھا تھا یا جو پاؤں کے پاس بیٹھا تھا اُسنے کہا اُس سے جو سر کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو کیا بیماری ہے (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) دوسرا بولا اسپر جادو ہوا ہے اسنے کہا کس نے جادو کیا دوسرے نے کہا لبید بن الاعصم (یہودی ملعون) نے اس نے کہا کس چیز میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی میں اور اُن بالوں میں

جو کنگھی کرتے وقت سر سے گرتے ہین تر کھجور کے خوشہ کے غلاف مین (کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے) اسنے کہا یہ
چیزین کہان ہین دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوے مین رکھا ذروان ایک کنوے مین جو بنی زریق کا ایک کنوان تھا جہان
یہ یہودی ملعون رہتا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (یہ خبر پاکر) اس کنوے پر آئے آپکے ساتھ
کئی لوگ تھے آپکے اصحاب مین سے پھر آپنے اُن چیزون کو کنوین سے نکلوایا وہ کنگھی نکلی اس مین بال بھی تھے جس مین
گرہین دی تھین کھجور کے ایک پوست مین (جب آپ لوٹ کر آئے تو فرمایا قسم خدا کی اے عائشہ اس کنوے کا پانی ایسا
تھا جیسے مہندی کا پانی (ایسے رنگین) اور وہان پر جو کھجور کے درخت تھے گویا وہ سر ہین شیطانون کے (ایسے کریہ
منظر اور وحشت خیز تھے) مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ان جادو کی چیزون کو جلایا کیون نہین (تاکہ سب لوگ اس
کو دیکھین اور گواہ رہین یہود کی شرارت پر) آپنے فرمایا نہین مجھکو تو اللہ نے تندرست کر دیا اور مجھے برا معلوم ہوا لوگون
مین اسکی برائی پھیلانا پھر آپنے حکم دیا وہ چیزین دفن کر دی گئین ف دوسری روایت مین ہے کہ آپ پر سورہ معوذتین
اترین آپ ایک ایک آیت ان مین سے پڑھتے جاتے اور ایک ایک گرہ بال کی کھلتی جاتی یہانتک کہ گیارہ گرہین کھل
گئین جب گیارہ آیتین جو ان دونون سورتون مین ہین پوری ہوئین اور سحر کا اثر آپ پر سے جاتا رہا آپنے اس خیال سے
اس معاملہ کو فاش نہ کیا کہ بیفائدہ اور مردود یہودی زیادہ دشمن ہوگا کہین اور کچھ سحر نہ کرے دوسرے وہ اقرار تھوڑی
کریگا اور ثبوت گواہی سے نہ تھا پھر ظاہر کرنا اور تمام یہودیون کی عداوت کو ترقی دینا کیا ضرور ہے تیسرے یہ کہ اگر
آپ فاش کرتے تو وہ مردود یہودی اپنے دلمین پھول جاتا کہ میرے سحر کا آپ پر خوب اثر ہوا اب تو اسکو معلوم ہی نہوا
کہ اس سحر نے کچھ اثر بھی کیا یا نہین چپ تھے یہ جب اس یہودی کو یہ معلوم ہوتا کہ یہ سحر نکالکر پھینک دیا گیا تو وہ اور دوسرا طلسم
کرتا اب تو اسکو یہی خیال رہا کہ وہ سحر اپنے حال پر قائم ہے۔ اگر اللہ جل جلالہ چاہتا تو آپ پر سحر کی تاثیر نہ ہوتی مگر آپ
پر جو سحر کا اثر ہوا اس مین کئی حکمتین تھین ایک یہ کہ سحر کی حقیقت ثابت ہو جاوے جب آپ پر اسکا اثر ہوا تو اور لوگون
پر بھی اثر کرنا بعید نہین دوسری یہ کہ آپکا ساحر اور جادوگر نہ ہونا ثابت ہو جاوے جیسے مشرکین گمان کرتے تھے کہ آپ
ساحر ہین معاذ اللہ کیونکہ ساحر پر سحر کا اثر نہین ہوتا اور یہ سحر اسوقت کیا گیا تھا جب آپ حدیبیہ سے لوٹ کر آئے
سنہ ۶ ہجری مین اور اسکا اثر چالیس روز یا چھ مہینے یا ایک سال تک رہا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ لَا يَزَالُ يُصِيبُكَ كُلَّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتَ قَالَ مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا
إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ وَآدَمُ فِي طِينَتِهِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام المومنین ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ آپکو
ہر سال بیماری ہوا کرتی ہے اس زہریلی بکری سے جو آپنے کھائی تھی (خیبر مین ایک یہودیہ کی دعوت مین) آپنے

فرمایا مجھکو کچھ نہین ہوا مگر جو میری تقدیر مین لکھا تہا جب آدم علیہ السلام مٹی کے پتلے تہے **ف** بخاری کی روایت مین ہے
کہ آپنے مرض موت مین فرمایا اے عایشہ مین اس کہانیکا اثر ابتک پاتا ہون جو مینے خیبر مین کہایا تہا میرے دل کی
رگ معلوم ہوتا ہے جیسے کٹ گئی معاذ اللہ کس شدت کا زہر اس خبیث یہودیہ ملعونہ نے اس بکری مین ملایا تہا آپنے
ایک ہی نوالہ کہایا تہا جسکا اثر برسون تک رہا آخر اسی کے اثر سے وفات پائی اور یہ عین شہادت ہے اس عورت ملعونہ
کا نام زینب بنت حارث تہا جو مرحب یہودی کی بہن تہی اور مرحب کو جناب امیر نے جنگ خیبر مین واصل جہنم کیا تہا
اب اختلاف ہے روایات کا کہ آپنے اس عورت کو قتل کرایا یا نہین بعضون نے کہا بشر بن براء اس گوشت کو کہانے
سے مرگئے تہے آپنے اس عورت کو بشر کے وارثون کو حوالہ کردیا انہون نے اسکو قتل کیا **باب** اَلْفَزَعِ وَالْاَرَقِ
وَمَا يُتَعَوَّذُ مِنْهُ گہبراہٹ اور نیند کے اچاٹ ہونیکا بیان **عن** خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا قَالَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ فِي
ذٰلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ خولہ بنت حکیم سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مین سے
کوئی جب کسی جگہہ مین اترے (سفر مین) اور یہ کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو اس منزل کی کوئی چیز
اسکو نقصان نہ پہونچاویگی یہانتک کہ وہان سے کوچ کرے **عن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ لَمَّا اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّائِفِ جَعَلَ يَعْرِضُ لِي شَيْءٌ فِي صَلَوتِي حَتّٰى مَا اَدْرِي مَا اُصَلِّي فَلَمَّا رَاَيْتُ
ذٰلِكَ رَحَلْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ اَبِي الْعَاصِ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا جَاءَ
بِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَرَضَ لِي شَيْءٌ فِي صَلَوتِي حَتّٰى مَا اَدْرِي مَا اُصَلِّي قَالَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ اُدْنُهْ
فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ عَلٰى صُدُورِ قَدَمَيَّ قَالَ فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهٖ وَتَفَلَ فِي فَمِي وَقَالَ اخْرُجْ
عَدُوَّ اللّٰهِ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ الْحَقْ بِعَمَلِكَ قَالَ فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَعَمْرِي مَا اَحْسِبُهُ خَالَطَنِي بَعْدُ
عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے طائف کا عامل کیا تو مجہے نماز مین کچہ خیال
آنے لگا یہانتک کہ مجھکو یاد نہین رہتا تہا کتنی رکعتین مینے پڑہین جب مین نے یہ حال دیکہا تو مینے سفر کیا آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے فرمایا ابو العاص کا بیٹا ہے مینے عرض کیا جی ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو کیون
آیا مینے عرض کیا یا رسول اللہ نماز مین مجہے ایسا خیال آنے لگا ہے جس سے مجھکو یاد نہین رہتا کتنی رکعتین مین نے
پڑہین آپنے فرمایا یہ شیطان کا کام ہے میرے نزدیک آمین نزدیک گیا اور اپنے پاؤن کی انگلیون پر (مودب)
بیٹہا آپنے میرے سینہ پر اپنا ہاتہہ مارا اور میرے مونہہ مین اپنا تہوک ڈالدیا سبحان اللہ زہے قسمت عثمان بن ابی

العاص کی بات اسنے ہمکو بھی اپنے چہرے کے پاوں چومنا اور آنکھوں سے لگانا نصیب کر) اور فرمایا نکلجا اے اللہ کے دشمن تین بار آپنے ایسا ہی کیا پھر فرمایا جا اپنے کام پر جا (یعنے طائف کو) عثمان نے کہا قسم میری عمر کی مین نہین جانتا کہ اسکے بعد شیطان نے مجھے بہلایا ہو یا میرے سے خلط کیا ہو (یعنے ملا ہو) عن ابن ابی لیلیٰ قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ اعرابی فقال ان لی اخا وجعا قال ما وجع اخیک قال بہ لمم قال اذھب فأتنی بہ قال فذھب فجاء بہ فاجلسہ بین یدیہ فسمعتہ عوذہ بفاتحۃ الکتاب واربع آیات من اول البقرۃ وآیتین من وسطھا والھکم الہ واحد وآیۃ الکرسی وثلاث آیات من خاتمتھا وآیۃ من آل عمران احسبہ قال شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو وآیۃ من الاعراف ان ربکم اللہ وآیۃ من المؤمنین ومن یدع مع اللہ الھا آخر لا برھان لہ بہ وآیۃ من الجن وانہ تعالی جد ربنا وعشر آیات من اول الصافات و ثلث آیات من آخر الحشر وقل ھو اللہ احد والمعوذتین فقام الاعرابی قد برأ لیس بہ باس ابن ابی لیلی سے روایت ہے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے مین ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میرا ایک بھائی بیمار ہے آپنے فرمایا کیا بیماری ہے وہ بولا اسکو آسیب ہو گیا ہے (یہ بھی ایک طرح سے ہوتا ہے جن انسان کے بدن مین سما جاتا ہے اسکو بوجھ سا معلوم ہوتا ہے اور کبھی جن صدمہ پہونچا دیتا ہے تو عقل یا حواس مین فرق آجاتا ہے غرض جب جن کا سایہ یعنے آسیب ہوتا ہے تو دوا سے فائدہ نہین ہوتا بلکہ مرض بڑھتا جاتا ہے) آپنے فرمایا جا اور اسکو لیکر آ وہ گیا اور اسکو لیکر آیا آپنے اسکو اپنے سامنے بٹھلایا مینے سنا آپنے سورہ فاتحہ اسپر پڑھی پھر چار آیتین شروع سورہ بقرہ کی اور دو آیتین اسکی بیچ کی والھکم الہ واحد اور آیۃ الکرسی اور تین آیتین اسکے اخیر کی اور ایک آیت سورہ عمران کی مین سمجھتا ہون یہ آیت تھی شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو اخیر تک اور سورہ اعراف کی یہ آیت ان ربکم اللہ اور سورہ مومنین کی یہ آیت ومن یدع مع اللہ الھا آخر لا برہان لہ بہ اور سورہ جن کی یہ آیت وانہ تعالی جد ربنا اخیر تک اور دس آیتین شروع سورہ والصافات سے اور تین آیتین اخیر سورہ حشر کی اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (یعنے اخلاص اور معوذتین) پھر وہ گنوار اچھا کھڑا ہو گیا جیسے اسکو کوئی بیماری نہ تھی ف سبحان اللہ کلام اللہ کی پاکی مین ایسی ہی تاثیر ہے کہ تمام شیاطین اور خبیث جن اس سے بھاگ جاتے ہین مگر یہ تاثیر اسوقت بہت جلد ہوتی ہے جب پڑھنے والا اللہ کا مقرب بندہ ہو اب بھی یہ تاثیر کلام پاک کی اور حدیث نبوی کی موجود ہے مگر ہمارے گناہون کی وجہ سے بخوبی یہ تاثیر ظاہر نہین ہوتی چنانچہ ایک شخص پر جن آیا ایک بزرگ نے یہ آیت سنائی قل اللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون جن لا واللہ لا واللہ کہتا ہوا بھاگا ایک صاحب وہان موجود تھے انھون نے یہ آیت دوسرے

کسی شخص پر جیسے اتفاق سے وہی جن آیا تھا جن بولا آیت تو وہی ہے مگر پڑھنے والا وہ نہیں ہے مسلمان کو چاہیے کہ جب آسیب کا خلل ہو تو یہی آیتیں آسیب زدہ پر پڑھے اور دعا کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پر فتوح سے توسل کرے یقین ہے کہ وہ آسیب دفع ہو جاویگا اور اگر دفع نہ ہو تو یہ سمجھنا چاہیے کہ ہماری گناہوں کیوجہ سے اور حلال کی روٹی نکھانی سے پورا اثر نہیں ہوتا اسوقت کسی اور متقی پرہیزگار خداترس بزرگ سے رجوع کرے ان سے یہی آیتیں آسیب زدہ پر پڑھوادے اگر اس سے بھی دفع نہو تو ان بزرگوں کی قبور کی زیارت کرادے جو دفع آسیب اور شیاطین کے لیے مشہور تھے جیسے حضرت سید اشرف جہانگیر رحمہ اللہ یا مکہ معظمہ اور حرم نبوی میں آسیب زدہ کو لیجاوے اگر ہو سکے اللہ چاہے تو ضرور دفع ہو جاویگا

کتاب اللباس

کتاب لباس کی (یعنے کپڑا پہننے کے احکام کی)

باب لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس کا بیان

عن عائشة قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصة لها اعلام فقال شغلنی اعلام هذه اذهبوا بها الی ابی جهم و ائتونی بانبجانیة ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک اونی چادر میں جس میں نقش تھے پھر نماز پڑھکر آپنے فرمایا کہ اس چادر کے بیل بوٹے نے مجھکو غافل کردیا (نماز میں) یہ چادر ابو جہم پاس لے جاؤ (انہوں نے یہ چادر آپ کی خدمت میں گذرانی تھی) اور اسنے ایک سادی چادر مجھے لادو **ف** اس حدیث سے کئی باتیں نکلیں ایک یہ کہ نماز میں خشوع یعنے دل لگانا حاضری سے ضرور ہے دوسرے یہ کہ اگر خشوع میں خلل پڑجاوے تو نماز درست ہو جاویگی کیونکہ آپ سے یہ منقول نہیں ہوا کہ آپنے اس نماز کا اعادہ کیا جو نقشی چادر میں پڑھے تھی مگر بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ ساری نماز میں اگر ذرا سی دیر بھی خشوع ہو جاوے تو نماز صحیح ہو جاویگی لیکن اگر کل نماز میں اول سے لیکر اخیر تک بالکل خشوع نہو تو نماز جائز نہ ہوگی تیسرے یہ کہ نماز میں ایسے لباس کا پہننا جس میں یا ایسے جای نماز پر پڑھنا جہاں زیب و زینت زیادہ ہو اور نمازی کو خشوع نہ ہو سکے مکروہ ہے چوتھے یہ کہ انبیا بھی بشر ہیں اور صفات بشری سے معرا نہیں ہیں کبھی انکا دل بھی دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور یاد الٰہی سے غفلت ہو جاتی ہے لیکن وہ فوراً توبہ اور استغفار کرتے ہیں اور جس چیز کیوجہ سے غفلت ہوتی ہے اسکو نکالدیتے ہیں حضرت سلیمان نے جو گھوڑوں کو مرواڈالا وہ بھی اسیوجہ سے تھا کہ انکے دیکھنے میں نماز سے غافل ہو گئے تھے اور ہمیشہ اہل اللہ نے ایسا ہی کیا ہے کہ جو چیز یاد الٰہی سے غافل کردے اسکو ترک کردیا ہے نفس کو سزا دینے کے لیے پانچویں یہ کہ جو مقرب ہیں بارگاہ الٰہی میں انکو مباحات میں بھی مصروف ہونا سزاوار نہیں ہے البتہ بقدر ضرورت مباح سے فائدہ اوٹھا سکتے ہیں لیکن عیش اور عشرت سے ہمیشہ پرہیز کرتے ہیں جیسے آپنے کیا کہ نقشی چادر کو واپس کردیا حالانکہ اس کا

پہننا درست تھا اور عوام لوگوں کو یہ باتیں منع نہیں ہیں عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ لِي إِزَارًا غَلِيظًا مِنَ الَّتِي تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الْأَكْسِيَةِ الَّتِي تُدْعَى الْمُلَبَّدَةَ وَأَقْسَمَتْ لِي لَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں جناب عائشہ صدیقہ پاس گیا انہوں نے ایک موٹی کپڑے کا تہ بند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کمل ان کملوں میں سے جنکو ملبدہ کہتے ہیں (ایک قسم کا موٹا اور ازار ان کمل ہے عربیا میں) اور قسم کھائی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی انہی دونوں کپڑوں میں

ف سبحان اللہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کمل اور ایک تہ بند پر اکتفا کی تو ہر مومن کو ان دو چیزوں پر اکتفا کرنا چاہیے مطلب یہ ہے کہ دنیاداروں کی خوشامد کرنے سے اور بیہودہ دوڑنے پہرنے سے ہمیشہ پرہیز رکھے اور قناعت کو اپنا شعار گردانے اور سوال اور حاجت لیجانے سے اپنے تئیں ذلیل و خوار نہ کرے۔ بڑی حاجت دو چیزوں کی ہے اگر یہ نہ ملیں تو انکے لیے فکر کرنا ضرور ہے اور کوشش کرنا جہاں تک ہو سکے ایک کھانا بروقت گرسنگی اور شدید جوع کے بقدر سد رمق کوئی کھانا ہو اگرچہ ایک روٹی جو کی یا جوار کی اور ایک پیالہ پانی ہی کا سہی دوسرے کوئی کپڑا ستر عورت کے لیے اور کوئی کپڑا سردی سے بچنے کے لیے پس ستر عورت کے لیے ایک تہ بند کافی ہے اور سردی سے بچنے کے لیے ایک کمل کافی ہے اب اگر کھانا بقدر سد رمق اور پہننے کو ایک تہ بند اور ایک کملی ملجاوے تو آدمی بے پرواہ ہے کسی کی خوشامد کرنے سے اور سوال کرنے سے اور اپنے تئیں ذلیل کرنے سے اس سے زیادہ کی حاجت نہیں ہے لیکن اگر خداوند کریم اپنے فضل سے کسی اپنے بندے کو زیادہ کشایش دیوے تو عمدہ کھانے کھانا یا عمدہ کپڑے پہننا منع نہیں ہے آپ کھاوے اور پہنے اور دوسرے مستحق بھائی مسلمان کو دیوے اور یتیموں اور بیووں اور جورو بچوں اور ناتے والوں کی خبرگیری کرے مگر یہ تو ہم سے نہ ہو سکے گا کہ ہم عمدہ کھانے یا عمدہ کپڑے یا عمدہ بچھونے کے لیے دنیاداروں کے سامنے ذلیل ہوویں اور اپنی اپنی حاجت ظاہر کریں کا ینا من کان اور جو شخص ان چیزوں کے طمع میں پھنس جاوے وہ ہمیشہ فقیر اور محتاج ہی رہے گا اور کتنی ہی دولت اسکے پاس ہو مگر اس سے زیادہ کا طلبگار رہوگا کیونکہ طمع کی کوئی انتہا نہیں ہے اور دولت کی کوئی حد نہیں پھر ساری عمر اسی ذلت اور رسوائی اور تکلیف اور خواری اور سرگردانی میں گذرے گی اور کبھی عیش اور چین نہ ملیگا نہ کبھی راحت اور خوشی اور بے فکری حاصل ہوگی و تلک عذاب الیم عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي شَمْلَةٍ قَدْ عَقَدَ عَلَيْهَا عبادہ بن صامت سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جسپر گرہ دیدی تھی (تاکہ کھل نہ جاوے نماز میں) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ انس بن مالک سے روایت ہے مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپکے اوپر ایک چادر تھی نجران کی (جو ایک مقام ہے حجاز اور شام اور یمن کے بیچ مین) اسوٹے حاشیہ کی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُبُّ أَحَدًا وَلَا يُطْوَى لَهُ ثَوْبٌ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا کسیکو برا کہتے ہوئی اور نہ کوئی دوسرا آپ کا کپڑا تہ کرتا۔

ف اول تو کپڑے ہی آپکے پاس کم تھے اور جب تھے انکو آپ خود ہی تہ کر لیتے اور رکھدیتے خدمتگار سے یہ کام نہ لیتے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ قَالَ وَمَا الْبُرْدَةُ قَالَ الشَّمْلَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي لِأَكْسُوَكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ فَجَاءَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ رَجُلٌ سَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْبُرْدَةَ اكْسُنِيهَا قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ وَاللهِ مَا أَحْسَنْتَ كُسِيَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا لِأَلْبَسَهَا وَلَكِنْ سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا لِيَكُونَ كَفَنِي فَقَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ يَوْمَ مَاتَ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ایک چادر لیکر آئی ابو حازم نے پوچھا چادر کیا انہوں نے کہا شملہ (جو اوڑھا جاوے) خیر وہ عورت بولی یا رسول اللہ مینے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے آپکو پہنانے کیلیے آپنے اس چادر کو لے لیا کیونکہ آپکو اسکی احتیاج تھی پھر آپ برآمد ہوئے ہم لوگون پر اور وہی چادر آپکا تہبند تھی استنے مین ایک شخص آیا فلان فلان کا بیٹا (سہل نے اسدن اسکا نام لیا جسدن یہ حدیث بیان کی مگر ابو حازم جو ان سے راوی ہین یہ نام بھول گئے) اور کہنے لگا یا رسول اللہ یہ کیا خوب چادر ہے مین اسکو پہنون آپنے فرمایا ہان جب آپ گھر مین تشریف لیگئے تو اس چادر کو تہ کیا اور اس شخص کے پاس بھیجدیا لوگون نے اس سے کہا قسم خدا کی تونے اچھا کام نہین کیا اس چادر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا تھا اور آپکو اسکی احتیاج تھی اور تونے مانگ لیا اسکو آپ سے اور تو جانتا ہے کہ آپ کسی سائل کا سوال رد نہین کرتے وہ شخص بولا مینے قسم خدا کی یہ چادر آپ سے اسلیے نہین مانگی کہ مین اسکو پہنون لیکن مینے اسلیے مانگی کہ میری کفن مین یہ چادر کام آوے سہل نے کہا پھر وہی چادر اس شخص کا کفن ہوئی جسدن وہ مرا **ف** دوسری روایت مین اس شخص کا نام عبد الرحمان بن عوف مذکور ہے جو کبرای صحابہ اور عشرہ مبشرہ مین سے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگ اور اہل اللہ لوگون سے برکت کے لیے لینا درست ہے اور متبرک کپڑے کفن کے لیے رکھنا بہتر ہے اور آثار صالحین سے برکت لینا جائز ہے **عَنْ**

انس قال لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصوف واحتذی المخصوف ولبس ثوبا خشنا خشنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صوف پہنا یعنی بالون کا کپڑا اور موزے یا جوتی کو آپ نے سیا اور سخت کپڑا پہنا **ف** مردون کا یہی لباس ہے یعنی موٹا اور سخت اور نرم اور نازک اور چکنا اور باریک کپڑا عورتوں کے لیے مناسب ہے مگر بعض بے وقوف مردان کپڑون کو پہنتے ہین جیسے ململ جالی مینوڈور یہ چکن گون وغیرہ اور زنانے والے اُنکو پہنتے ہین **باب** ما یقول الرجل اذا لبس ثوبا جدیدا آدمی جب نیا کپڑا پہنے تو کیا کہے **عن** ابی امامۃ قال لبس عمر بن الخطاب ثوبا جدیدا فقال الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیوتی ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من لبس ثوبا جدیدا فقال الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیوتی ثم عمد الی الثوب الذی اخلق او القی فتصدق بہ کان فی کنف اللہ وفی حفظ اللہ وفی ستر اللہ حیا ومیتا قالہا ثلاثا ابو امامہ سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب نے نیا کپڑا پہنا تو کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھکو پہنایا وہ جس سے مین اپنا ستر چھپاتا ہون اور اپنی زندگی مین اُسسے زیب کرتا ہون پھر کہا مین نے سنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی نیا کپڑا پہنے اور یون کہے الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی (اسکا معنے وہی ہے جو اوپر گذرا) پھر اپنے کپڑے کو جو اس نے اتارا صدقہ کردے تو وہ اللہ کی حفاظت اور اسکے حمایت مین رہیگا زندگی مین اور مرنے کے بعد بھی تین بار یہ فرمایا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای علی عمر قمیصا ابیض فقال ثوبک ھذا غسیل ام جدید قال لا بل غسیل قال البس جدیدا وعش حمیدا ومت شہیدا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ایک سفید کرتہ پہنے دیکھا تو فرمایا تیرا یہ کپڑا دھویا ہوا ہے یا نیا ہے انھون نے کہا جی دھویا ہوا ہے آپ نے فرمایا نیا کپڑا پہن اور اچھی طرح زندگی کر اور شہید ہو کر مر **ف** یہ آپ نے دعا دی حضرت عمر کو ایسا ہی ہوا کہ بڑی حکومت کے ساتھ وہ زندہ رہے اور اخیر مین شہید ہو کر مرے رضی اللہ عنہ وارضاہ **باب** ما نھی عنہ من اللباس جس طرح کپڑا پہننا منع ہے **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبستین فاما اللبستان فاشتمال الصماء والاحتباء فی الثوب الواحد لیس علی فرجہ منہ شیٔ ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو لباسون سے ایک تو اشتمال صماء سے وہ یہ ہے کہ ایک کپڑا لیکر اسکو ساری بدن پر اس طرح سے لپیٹ لیوے کہ ہاتھ ہلانے کی گنجایش نہ رہے نہ پاؤن نکالنے کی اس مین تکلیف ہوتی ہے اور کبھی کپڑا

جھوٹا ہوتا ہے تو سامنے سے ستر کھلجاتا ہے اسلیے منع ہوا) دوسرا ایک کپڑے مین احتبا کرنے سے (یعنی گوٹ مار کر بیٹھنے
سے اسطرح پر کہ شرمگاہ پر اس کپڑے مین سے کچھ نہو (کیونکہ اس مین اکثر ستر کھلجاتا ہے) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لِبْسَتَیْنِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ یُفْضِیْ بِفَرْجِهٖ
اِلَی السَّمَاءِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے اس مین یون ہے کہ ایک کپڑے مین احتبا کرنے سے منع فرمایا اسطرح پر کہ شرمگاہ آسمان کیطرف کھلی رہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
لِبْسَتَیْنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَاَنْتَ مُفْضٍ فَرْجَكَ اِلَی السَّمَاءِ حضرت عائشہ صدیقہ
سے بھی ایسے ہی روایت ہے **بَابُ** لُبْسِ الصُّوْفِ بالون کا کپڑا پہننا عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ
قَالَ لِیْ یَا بُنَیَّ لَوْ شَهِدْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ
رِیْحَنَا رِیْحُ الضَّاْنِ ابوموسیٰ اشعری نے اپنے بیٹے ابوبردہ سے کہا بیٹا تو ہمکو اسوقت کاش دیکھتا جب ہم آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم پر پانی پڑتا تو تو سمجھتا کہ ہماری بو بھیڑ کی بو ہے ف کیونکہ بالون کے کپڑے
جب بھیگ جاتے ہین ان مین سے ایسی ہی بو بو ٹ نکلتی ہے عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ رُوْمِیَّةٌ مِنْ صُوْفٍ ضَیِّقَةُ الْكُمَّیْنِ فَصَلّٰی بِنَا فِیْهَا لَیْسَ
عَلَیْهِ شَیْءٌ غَیْرُهَا عبادہ بن صامت سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر برآمد ہوئے آپ رومکا جبہ
پہنے ہوئے تھے بالون کا تنگ آستینوں کا آپنے نماز پڑھائی ہمکو اور سوا اسکے اور کوئی کپڑا آپ پر نہ تھا عَنْ
سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوْفٍ كَانَتْ عَلَیْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهٗ
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بالون کا جبہ جو آپ پہنے تھے
اسکو اولٹ کر اس سے مونہہ پونچھا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسِمُ
غَنَمًا فِیْ اٰذَانِهَا وَرَاَیْتُهٗ مُتَّزِرًا بِكِسَاءٍ انس بن مالک سے روایت ہے مینے دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بکریون
کو داغ دے رہے تھے انکے کانون مین اور مینے دیکھا آپ ایک کملی کا تہ بند باندھے ہوئے تھے ف چونکہ کملی
اکثر بالون کی ہوتی ہے اسلیے مولف رحمہ اللہ نے حدیث کو اس باب مین لائے **بَابُ** الْبَیَاضِ مِنَ الثِّیَابِ سفید کپڑون
کا بیان عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ ثِیَابِكُمُ الْبَیَاضُ فَالْبَسُوْهَا
وَكَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاكُمْ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر کپڑے
تمہارے سفید ہین انہی کو پہنو اور انہی مین اپنے مردون کو کفن دو عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَسُوْا ثِیَابَ الْبَیَاضِ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ سمرہ بن جندب سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو وہ پاکیزہ ہیں اور عمدہ ہیں **ف** حبّ میلے ہوئے ہو دُھالا دھونے سے خراب نہیں ہوتے **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰہَ بِہٖ فِیْ قُبُوْرِکُمْ وَمَسَاجِدِکُمُ الْبَیَاضُ ابوالدرداء سے روایت ہے بہتر لباس جسکو پہنکر تم اسکی زیارت کرتے ہو اپنی قبروں میں اور مسجدوں میں وہ سفید ہے معلوم ہوا نماز بھی سفید کپڑے میں بہتر ہے اور کفن کے لیے بھی سفید ہی کپڑا بہتر ہے

بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ

جو شخص اپنا کپڑا ضرورت سے زیادہ لٹکاوے غرور اور فخر کی راہ سے **ف** ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا حرام ہے کیونکہ اسراف ہے اگر غرور کی راہ سے ہو اسیطرح ہر کپڑے کا ضرورت سے زیادہ صرف کرنا جیسے آستینیں بہت لمبی اور بہت چوڑی رکھنا یا پائجامے کے پائنچے جیسے ہندوستان کی عورتیں کرتی ہیں یا دوپٹہ بہت لمبی جیسے دکن کی عورتیں کرتی ہیں مکروہ ہے کیونکہ یہ ضائع کرنا ہے کپڑے کا اگر وہ کپڑا کسی مسکین کو دیا جاوے تو اسکے کام آوے اور اگر تکبر اور فخر کی راہ سے ہو تو حرام ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ یَجُرُّ ثَوْبَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کپڑا اپنا لٹکاتا ہے غرور کی راہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف نہیں دیکھے گا گویا اس غرور کے بدل قیامت کے دن اسکو ذلیل کرے گا لوگوں میں کہ اور بندوں سے باتیں کرے گا ان کیطرف مخاطب ہوگا مگر مغرور کیطرف دیکھے گا بھی نہیں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ فَلَقِیْتُ ابْنَ عُمَرَ بِالْبَلَاطِ فَذَکَرْتُ لَہٗ حَدِیْثَ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاَشَارَ اِلٰی اُذُنَیْہِ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ ابوسعید سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا پائجامہ لٹکایا تکبر کی راہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف نہیں دیکھے گا عطیہ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا ابوسعید سے) میں ابن عمر سے ملا بلاط میں (وہ ایک مقام ہے مدینہ میں مسجد نبوی اور بازار کے درمیان) اور میں نے انسے ابوسعید کی یہ حدیث بیان کی ابن عمر نے اشارہ کیا اپنے کانوں کی طرف اور کہا اسحدیث کو میرے دونو کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَرَّ بِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَتًی مِنْ قُرَیْشٍ یَجُرُّ سُبُلَہٗ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ابوہریرہ پر سے ایک جوان گذرا قریش کا وہ اپنی چادر لٹکاتا تھا ابوہریرہ نے کہا اے بھتیجے میرے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اپنا کپڑا غرور اور فخر کی

راہ سے لٹکاوے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکیطرف نہیں دیکھے گا **بَاب** مَوْضِعِ الْاِزَارِ اَیْنَ هُوَ یا بجامہ کہانتک ہو سکتا ہے **عَنْ** حُذَیْفَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَسْفَلِ عَضَلَةِ سَاقِیْ اَوْ سَاقِهٖ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی الْكَعْبَیْنِ حذیفہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کا نیچے کا پٹھا پکڑا اور فرمایا ازار کا یہ مقام ہے (یعنے نصف ساق تک) اگر تو یہ نکرے تو اس سے نیچے رکھہ اگر یہی نہ کرے تو ٹخنوں سے نیچے ازار کا حق نہیں ہے **عَنْ** حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ دوسری روایت بھی حذیفہ سے ایسی ہی ہے **عَنِ** الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فِی الْاِزَارِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَیْهِ لَا جُنَاحَ عَلَیْهِ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْكَعْبَیْنِ وَمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَیْنِ فِی النَّارِ یَقُوْلُ ثَلٰثًا لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا عبد الرحمان سے روایت ہے میں نے ابو سعید خدری سے کہا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ازار کے باب میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے آپ سے سنا کہ مومن کی ازار اُسکے نصف ساق تک ہوتی ہے اور اگر ٹخنوں تک کبھی تو بھی اسپر کچھ گناہ نہیں ہے لیکن ٹخنوں سے جو نیچے ہو وہ تو دوزخ میں ہے تین بار آپ فرماتے تھے کہ اللہ جل جلالہ اس شخص کیطرف نہ دیکھیگا جو اپنی ازار تکبر کی راہ سے لٹکاوے **عَنِ** الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا سُفْیَانَ ابْنَ سَهْلٍ لَا تُسْبِلْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُسْبِلِیْنَ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سفیان بن سہل اپنے کپڑے کو مت لٹکا کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ دوست نہیں رکھتا کپڑا لٹکانیوالوں کو **ف** ازار لٹکانا سخت گناہ ہے اور اس میں بڑی وعید آئی ہے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار لٹکانے والیکو نماز اور وضو دونوں کے اعادے کا حکم دیا اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم تشدد اور تہدید کے طور پر تھا کیونکہ وضو ٹوٹنے کی کوئی وجہ نہیں ہے بہرحال ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھنا بڑی خرابی کی بات ہے کہ اس میں نماز صحیح ہونے کا اندیشہ ہے اور شعبان کی شب کی فضیلت میں جو حدیث آئی ہے اس میں یہ ہے کہ اس شب میں سب کی مغفرت ہوتی ہے مگر جو دائم الخمر ہو اور جو زیادہ لعنت کیا کرتا ہو اور جو ازار لٹکاتا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ یہ وعید اسی کے لیے ہے جو غرور اور تکبر کی راہ سے ایسا کرے اور جسکی ازار خود بخود کبھی ٹخنوں سے نیچے ہو جایا کرے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے بدلیل اسکے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میری ازار کبھی ٹخنوں کے نیچے ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے اور لٹکانا کچھ ازار سے خاص نہیں ہے بلکہ ہر ایک کپڑے میں مقدار سنت یا مقدار ضرورت

ٹرہا ما اسکو لٹکانا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازار نصف ساق تک ہوتی اور یہی افضل ہے اور ٹخنوں تک رخصت ہے اس سے نیچے حرام ہے اسیطرح عمامہ کا شملہ نصف پشت سے زیادہ لٹکانا بدعت اور حرام ہے اور اسراف ہے لمعات مختصراً **باب** لُبْسِ الْقَمِيْصِ قمیص پہننے کا بیان **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَمِيْصِ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کپڑا کرتے سے زیادہ پسند نہ تہا **ف** یعنے سیئے ہوئے کپڑے میں اب کپڑے کی جنس تو دوسری روایت میں ہے کہ سب سے زیادہ پسند آپکو حبرہ تہا یعنے دہاری دار کپڑا یمن کا جس میں سرخ کاریاں ہوتی ہیں اور اس زمانہ میں یہ کپڑا اور سب کپڑوں میں عمدہ تہا **باب** طُوْلِ الْقَمِيْصِ كَمْ هُوَ قمیص کا لمبا کرنا **ف** ضرورت سے زیادہ منع ہے اور یہ بہی اسبال میں داخل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قمیص گہٹنوں تک ہو اور انتہا نصف ساق تک اس سے نیچا کرنا منع ہے اور دکن کے لوگ انکا ٹخنوں سے بہی نیچے پہنتے ہیں یہ بہی اسراف ہے اور حرام ہے مگر اب ایسے انگلی سوقوف ہوتے جاتے ہیں شکر خدا کا **عن** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اَغْرَبَهُ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسبال ازار میں ہے اور قمیص میں اور عمامہ میں اور جسنے انمیں سے کسی کو لٹکایا تکبر اور فخر کی راہ سے تو اللہ اسکیطرف نہیں دیکہے گا قیامت کے دن ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا یہ حدیث کیسی غریب ہے **ف** مزی نے کہا اس حدیث کو ابوداؤد نے بہی نکالا لباس میں اور نسائی نے زینت میں لیکن سب کے اسناد میں حسین بن علی جعفی ہے اور ابن ابی رواد جو ضعیف ہے اور ابن حبان نے افراط کیا اور کہا ابن ابی رواد متروک ہے اسکا نام عبد المجید بن عبد العزیز ہے وہ سچا تہا لیکن خطا کرتا تہا اور مرجیہ میں سے تہا (انجاح) **باب** كُمِّ الْقَمِيْصِ كَمْ يَكُوْنُ قمیص (کرتہ) کی آستین کتنی چاہیے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ قَمِيْصًا قَصِيْرَ الْيَدَيْنِ وَالطُّوْلِ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتہ لنبا ہوتا اور اسکی آستینیں چہوٹی ہوتیں (پہونچوں تک) **باب** حَلِّ الْاَزْرَارِ بٹن گریبان کی کہلی رہنا **عن** مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ وَاِنَّ زِرَّ قَمِيْصِهِ لَمُطْلَقٌ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ فِيْ شِتَاءٍ وَلَا صَيْفٍ اِلَّا مُطْلَقَةً اَزْرَارُهُمَا قرہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں نے آپ سے بیعت کی آپ کی قمیص کا تکمہ کہلا ہوا تہا عروہ نے کہا میں نے معاویہ بن قرہ اور انکے بیٹے کو دیکہا وہ گرمی اور جاڑے میں ہمیشہ تکمہ کہلا رکہتے **ف** گریبان کا سبحان اللہ صحابہ کو چہوٹی چہوٹی سنتوں میں بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی پیروی کا کتنا خیال تھا جس حال میں اور جس وضع میں آنکو دیکھا ساری عمر وہی وضع اور روش اختیار کی آفرین
انکی عشق اور محبت پر اور کمال ایمان یہی ہی کہ آپ کی پیروی کی جاوے عبادات اور عادات میں گو عادات میں پیروی
کرنا واجب نہیں ہے دوسری روایت میں ہی کہ آپکے کرتہ کا گریبان بیچ میں رہتا **باب** لُبْسِ السَّرَاوِیْلِ پاجامہ پہننے
کا بیان **عن** سُوَیْدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ اَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِیْلَ سوید بن قیس سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے آپنے پاجامہ چکایا **ف** اس سے یہ نکلتا ہے کہ آپنے پاجامہ پسند کیا اور شاید
پہنا بھی ہو مگر پاجامہ کا پہننا آپ سے ثابت نہیں ہے **باب** ذَیْلِ الْمَرْاَۃِ کَمْ یَکُوْنُ عورت آنچل کتنا لٹکا دے
عن اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمْ تَجُرُّ الْمَرْاَۃُ مِنْ ذَیْلِهَا قَالَ شِبْرًا قُلْتُ اِذًا
یَنْکَشِفُ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِیْدُ عَلَیْہِ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا
عورت کتنا آنچل لٹکا دے آپنے فرمایا ایک بالشت (یعنے ٹخنے سے ایک بالشت نیچا رکھے) مینے عرض کیا اتنے
میں تو پاوں کھلجاوے گا آپنے فرمایا ایک ہاتھ نیچا رکھے اس سے زیادہ نکرے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُخِّصَ لَهُنَّ فِی الذَّیْلِ ذِرَاعًا فَکُنَّ یَاْتِیْنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ بِالْقَصَبِ ذِرَاعًا ابن عمر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو ذیل (یعنے آنچل یا پائنچہ ازار کا) ایک ہاتھ لٹکانے
کی اجازت تھی وہ ہمارے پاس آتیں ہم ایک لکڑی سے ہاتھ کے ماپ انکو بتا دیتے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَۃَ اَوْ لِاُمِّ سَلَمَۃَ ذَیْلُکِ ذِرَاعٌ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا سے یا جناب بی بی ام سلمہ سے فرمایا اپنا ذیل ایک ہاتھ رکھ **عن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ ذُیُوْلِ النِّسَاءِ شِبْرًا فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اِذًا تَخْرُجُ سُوْقُهُنَّ قَالَ
فَذِرَاعٌ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے آنچل میں فرمایا کہ ایک بالشت
لٹکتا رہے حضرت عائشہ نے عرض کیا اسصورت میں تو انکی پنڈلیاں کھل جاوینگی آپنے فرمایا ایک ہاتھ سہی
باب الْعِمَامَۃِ السَّوْدَاءِ سیاہ عمامہ کا بیان **عن** جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ عمرو بن حریث سے روایت ہی مینے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے آپ کالا عمامہ باندھے تھے **عن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی آپ مکہ میں داخل ہوئے (جسدن
مکہ فتح ہوا) اور آپ کالا عمامہ باندھے تھے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ

وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **ف** ان حدیثوں سے سیاہ عمامہ کا مسنون ہونا نکلتا ہے دوسری روایتوں میں سفید اور سبز بھی منقول ہے اور آپ کے عمامہ کا طول سات یا آٹھ گز لکھا ہے جب گھر میں رہتے اور نماز پڑھاتے وقت بارہ گز کا اور لڑائی میں پندرہ گز کا منقول ہے (شاہ عبد الحق) **بَابُ** اِرْخَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ عمامہ کا شملہ پشت پر دونوں مونڈھوں کے بیچ میں لٹکانا **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ عمرو بن حریث سے روایت ہے گویا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ کے سر پر کالا عمامہ تھا جسکے دونوں کنارے آپ نے اپنے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں لٹکائے تھے **بَابُ** كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ ریشمی کپڑا پہننا منع ہے مرد کے لیے **ف** یعنے خالص ریشمی اور مہدی نے بحر میں اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ حریر یعنے خالص ریشمی کپڑا پہننا مردوں پر حرام ہے اور کہا کہ اس میں خلاف کیا علیہ نے اور انکے بعد اجماع ہو گیا حرمت پر اور قاضی عیاض نے کہا بعض لوگوں سے اسکی اجازت منقول ہے اور ابو داؤد نے کہا کہ حریر کو صحابہ میں سے بیس شخصوں نے پہنا ہے اور اختلاف ہے اُس حریر میں جسمیں نرا ریشم نہ ہو بعضوں نے اسکو منع کیا ہے بدلیل حدیث علی کے کہ منع کیا آپ نے حلہ سیراء سے اور سیراء کار دار کپڑا لیکن اس سے استدلال پورا نہیں ہوتا شاید وہ خالص ریشمی ہوگا اور اکثر نے جائز کہا بدلیل حدیث ابن عباس کے کہ منع کیا آپ نے خالص ریشمی سے اسکو نکالا احمد اور ابو داؤد نے لیکن اسکی اسناد میں خصیف بن عبد الرحمن ضعیف ہے البتہ عورتوں کو نرا ریشمی کپڑا پہننا بھی درست ہے اسیطرح ایک انگلی یا چار انگل تک مردوں کے لیے بھی اور بعضوں نے کہا خارشت یا جوں کی بیماری میں بھی درست ہے (روضہ مختصرًا) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشمی کپڑا (حریر) پہنا اسکو آخرت میں نہ ملیگا پہننے کے لیے **عَنْ** الْبَرَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ براء سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دیبا اور حریر اور استبرق سے **ف** یہ سب ریشمی کپڑے ہیں **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ وَقَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْاٰخِرَةِ حذیفہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حریر اور سونا پہننے سے اور فرمایا وہ کافروں کے لیے ہے دنیا میں اور ہمارے لیے آخرت میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

لَوِ ابْتَعْتَ هٰذِهِ الْحُلَّةَ لِلْوَفْدِ وَلِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے سیرا کا حلہ (حلہ کہتے ہین جامہ دار اور ازار کو) جو حریر کا تھا دیکھا بازار مین بکتا ہوا سیرا کاڑ ہیدار اور بعضون نے کہا مختلف الالوان) انہون نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اس حلہ کو خرید کر لیجیے اور جب باہر کے لوگ آپ پاس آتے ہین اسوقت اور جمعہ کیدن اسکو پہنیے آپ نے فرمایا اسکو تو وہ پہنے گا جسکو آخرت مین کوئی حصہ نہین **ف** یہ حدیث صحیح ہے اسکو بخاری اور مسلم نے بہی نکالا

بَابُ مَنْ رُخِّصَ لَهُ فِي لُبْسِ الْحَرِيْرِ جسکو حریر پہننے کی اجازت ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ وَلِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيْصَيْنِ مِنْ حَرِيْرٍ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا حِكَّةٍ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی زبیر بن عوام اور عبدالرحمن بن عوف کو حریر کا قمیص پہننے کی ایک بیماری کیوجہ سے جو کہجلی تہی (اور مسلم کی روایت مین ہے کہ جوؤن کی شکایت تہی)

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ اگر گوٹ حریر کی ہو تو اجازت ہے

عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ إِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا ثُمَّ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ثُمَّ الثَّانِيَةِ ثُمَّ الثَّالِثَةِ ثُمَّ الرَّابِعَةِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنْهُ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ریشمی کپڑے سے ممانعت کرتے تہے مگر جو اسقدر ہو اور اشارہ کیا انہون نے اپنی ایک انگلی سے پہر دوسری سے پہر تیسری سے پہر چوتہی سے (یعنے چار انگل تک اگر کنارون یا جوڑون جیسے جیب یا گریبان پر لگا دے تو درست ہے) اور کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو اس سے

عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلٰى أَسْمَاءَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرٰى عِمَامَةً لَهَا عَلَمٌ فَدَعَا بِالْجَلَمَيْنِ فَقَصَّهُ فَدَخَلْتُ عَلٰى أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ بُؤْسًا لِعَبْدِ اللّٰهِ يَا جَارِيَةُ هَاتِي جُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ بِجُبَّةٍ مَكْفُوفَةِ الْكُمَّيْنِ وَالْجَيْبِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ ابو عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولی تہا اسماء کا کہ ابن عمر کو مین نے دیکھا انہون نے ایک عمامہ خریدا جس مین حاشیہ تہا (یعنے کنارہ ریشم کا) انہون نے قینچی منگوائی اور اسکو کتر ڈالا پہر مین اسماء پاس گیا ان سے اسکا ذکر کیا انہون نے کہا آفت پڑے عبداللہ پر اے چہوکری ذرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جبہ لیکر آ وہ ایک جبہ لیکر آئی جسکی آستینون اور گریبان اور سامنے کے دونون کلیون پر دیبا کی گوٹ لگی ہوئی تہی **ف** شاید ابن عمر کو اس رخصت کی خبر نہ ہوگی اور شاید انکے عمامہ کا حاشیہ چار انگل سے زیادہ ہوگا اسلیے انہون نے کاٹ ڈالا

بَابُ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ عورتون کو حریر اور سونا پہننا درست ہے **ف** اور بعض اہل حدیث نے عورتون کو بہی سونا پہننا نادرست کہا ہے لیکن یہ قول جمہور علماء اور ائمہ اربعہ کے خلاف ہے اور متعدد

احادیث سے عورتوں کو سونا پہننے کا جواز نکلتا ہے اور امام شوکانی نے خاص اس مسئلہ کی تحقیق میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرِیْرًا بِشِمَالِہٖ وَذَھَبًا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ رَفَعَ بِھِمَا یَدَیْہِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ حِلٌّ لِاِنَاثِھِمْ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ میں حریر لیا اور داہنے ہاتھ میں سونا لیا پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا یہ دونوں چیزیں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر اور حلال ہیں میری امت کی عورتوں پر **ف** جو لوگ عورت کے لیے بھی سونا پہننا ناجائز کہتے ہیں اور دلیل لیتے ہیں حدیث سے کہ جو کوئی اپنے محبوب کو انگار کا چھلا پہنانا چاہے وہ سونے کا چھلا پہناوے اور دوسری روایت میں ہے جو کوئی عورت تم میں سے سونے کا زیور پہنے اسکو ظاہر کرتے ہو تو عذاب دیا جاوے گی اس سے اور مخالفین کہتے ہیں کہ پہلی حدیث میں محبوب سے لڑکا مراد ہے اور دوسری حدیث میں یہ مقصود ہے کہ کبر اور غرور کی راہ سے پہنے یا غیر مردوں کو دکھلانے کے لیے اور بی بی ام سلمہ کے کنگن سونے کے تھے جیسے دوسری روایت میں وارد ہے اور بعضوں نے کہا عورتوں کو غیر مقطع یعنے بغیر کٹا سونا پہننا منع ہے جیسے ایک پورا اڈلا سونے کا **عَنْ** عَلِیٍّ اَنَّہٗ اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلَّۃً مُکَفَّفَۃً بِحَرِیْرٍ اِمَّا سَدَاھَا وَاِمَّا لُحْمَتُھَا فَاَرْسَلَ بِھَا اِلَیَّ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَصْنَعُ بِھَا اَلْبَسُھَا قَالَ لَا وَلٰکِنِ اجْعَلْھَا خُمُرًا بَیْنَ الْفَوَاطِمِ حضرت علی سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تحفہ آیا ایک جوڑہ کپڑے کا جس میں ریشم شریک تھا تانے میں یا بانے میں آپ نے وہ مجھ کو بھیجدیا میں آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اسکو کیا کروں کیا پہنوں آپ نے فرمایا نہیں لیکن اسکو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنا دے تینوں فاطموں کی **ف** ایک فاطمہ بنت اسد حضرت علی کی ماں دوسرے فاطمہ بنت امیر حمزہ تیسری سیدۃ النساء جناب فاطمہ زہرا صاحبزادی علیا شان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اِحْدٰی یَدَیْہِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِیْرٍ وَفِی الْاُخْرٰی ذَھَبٌ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَیْنِ مُحَرَّمٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ حِلٌّ لِاِنَاثِھِمْ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے آپ کے ایک ہاتھ میں کپڑا تھا حریر کا اور دوسرے ہاتھ میں سونا تھا آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کو حلال ہیں **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلٰی زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَمِیْصَ حَرِیْرٍ سِیَرَاءَ انس سے روایت ہے میں نے حضرت زینب کو جو صاحبزادی تھیں جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک قمیص پہنے دیکھا سیرا کا جو ریشمی تھا

باب لُبْسِ الْاَحْمَرِ لِلرِّجَالِ سرخ لباس مردوں کو پہننا جائز ہے **ف** اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے

بعضون نے سرخ رنگ مردون کے لیے مطلقاً جائز رکہا ہے کسم کا رنگ ہو یا اور کسی چیز کا اور یہی قول ہے ایک جماعت صحابہ اور تابعین کا اور شافعی کا اور بعضون نے مطلقاً ناجائز رکہا ہے اور صحیح مذہب محققین اہلحدیث کا یہ ہے کہ کسم کا رنگ مردون کے لیے ناجائز ہے اور کسی چیز کا سرخ رنگ درست ہی بیہقی نے کہا کسم کے رنگ کی حرمت مردون کے لیے صحیح حدیثون سے ثابت ہی اور اگر شافعی کو یہ حدیثین پہونچتین تو انہی کے موافق عمل کرنے کا ہمکو حکم دیتے لیکن اونہون نے وصیت کی ہے صحیح حدیث پر عمل کرنے کی اور بعضون نے کہا بقصد زینت اور شہرت سرخ رنگ کا پہننا مکروہ ہے اور گہر مین اُس کا پہننا جائز ہے امام مالک سے یہی منقول ہے اور بعضون نے کہا خالص سرخ منع ہے بعضون نے کہا گہرا سرخ لیکن ہلکا سرخ یعنے گلابی جائز ہے اور ان لوگون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سرخ رنگ کا جوڑا پہننا منقول ہے اس سے مراد یہ ہی کہ دہاری دار سرخ تہا اور یمن کی چادرین ایسی ہی ہوتی ہین (فقط) انجاح مین ہے کہ در مختار مین سرخ رنگ کا کپڑا پہننا لاباس بہ لکہا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے اور شرنبلالی نے اس مین آٹھ قول لکہے مین انمین سے ایک یہ ہی کہ اسکا پہننا مستحب ہے اور بعضون نے کہا وہ حرام ہے کیونکہ وہ شیطان کا لباس ہے

مترجم کہتا ہی سوا کسم کے رنگ کے باقی اور کسی چیز کے سرخ رنگ کی ممانعت پر مردون کے لیے کوئی دلیل نہین ہے اور جس نے اسکو مکروہ یا حرام کہا ہے وہ ناواقف ہے احادیث سے اور صحیح مذہب اہلحدیث کا یہ ہے کہ کسم کا رنگ مردون کے لیے درست نہین اور سرخ رنگ درست ہین اور امام بیہقی شافعی مذہب کہتے تہے لیکن صحیح حدیثون کو انہون نے پاکر اپنے امام کا قول ترک کیا اور یہ کہا کہ اگر شافعی کو یہ حدیثین پہونچتین تو وہ بہی انکے قائل ہوتے اور انہون نے وصیت کی ہی صحیح حدیث پر عمل کرنے کی اور یہی حال ہے اگلے علمار کا کہ ان مین سے بعض صرف نام کے لیے حنفی یا شافعی یا مالکی تہے یعنے جن مسائل مین حدیث نہین ملتی تہی ان مین جس مجتہد کے ساتہہ زیادہ اعتقاد ہوتا اسکی تقلید کرتے لیکن جب حدیث صحیح ملجاتی تو اسوقت تقلید کو بالائے طاق رکہتے اور حدیث پر عمل کرتے مومنین کا یہی شیوہ ہی اور ایک طائفہ اگلے علما کا یہ کرتا کہ جن مسائل مین حدیث ملتی ان مین تو حدیث پر عمل کرتا اور جن مسائل مین حدیث نملتی ان مین اپنی رائے اور قیاس پر عمل کرتے یا کسی غیر معین مجتہد کا قول اختیار کرتے مثلاً بعض مسائل مین شافعی کا بعض مسائل مین مالک کا بعض مین ابوحنیفہ کا اب ہمارے زمانہ مین جو تقلید رائج ہوئی ہے کہ اندہا دہند تمام مسائل مین ایک ہی مجتہد کی پیروی کرنا اور صحیح حدیث پاتے ہوئے بہی اسی مجتہد کے قول پر جمے رہنا اور حدیث کی مخالفت کرنا یا اسکی فاسد تاویل کرنا معاذ اللہ یہ ایک بلائے عظیم ہے جسکی نظیر اگلے زمانہ مین کہین نہین ملتی اور اس قسم کی تقلید انہی لوگون نے اختیار کی ہے جو علم قرآن و حدیث سے بے بہرہ اور بنور ایمان

اور اتباع سنت سے معرا ہیں شاہ ولی اللہ صاحب نے ایسی ہی فقہا کی شان میں لکھا ہے کہ خدا کا قرب ایسے فقیہوں سے
دور رہکر حاصل کرنا چاہیے اور ایسے ہی مقلدوں کے باب میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی افاض اللہ علینا من برکا
تے فرمایا کہ کوئی ولی حنفی مذہب میں نہیں گذرا مراد انکی یہی ہے کہ جو کوئی ایسا سخت حنفی ہو معاذ اللہ یا ایسا سخت
شافعی کہ حدیث صحیح ملجانے پر بھی اپنے امام کا قول نہ چھوڑے تو وہ ہرگز ولی نہیں ہو سکتا اسلیے کہ ولایت بغیر
محبت خدا اور رسول کے حاصل نہیں ہو سکتی اور ایسے مقلد کو تو محبت اپنے امام کی زیادہ ہے خدا اور رسول کی
محبت سے اللہ تعالی ایسی تقلید سے بچاوے عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَرَجِّلًا فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ براء سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو
نہیں دیکھا بالوں میں کنگھی کیے ہوئے سرخ جوڑہ پہنے ہوئے ف سبحان اللہ آپ کا جمال جہان آرا آنکھوں
میں پھر رہا ہے اللہ تعالی ہر مومن پاک اعتقاد متبع سنت کو آپکی زیارت نصیب کرے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ
أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَأَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا
قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِي
حِجْرِهِ فَقَالَ صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هٰذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ
أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ بریدہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے اتنے میں
جناب امام حسن اور جناب امام حسین علیہما السلام تشریف لائے دونو لال کرتے پہنے ہوئے تھے گرتے تھے اور اٹھتے
تھے (صغر سن کیوجہ سے) انکو دیکھکر آپ (منبر پر سے خطبہ چھوڑکر) اوترے (اللہ اللہ کیا خاطر ہے ان صاحبزادوں کی)
اور انکو اٹھالیا اور گود میں لے لیا پھر فرمایا اللہ اور اسکے رسول نے سچ کہا انما اموالکم واولادکم فتنۃ یعنے تمہارے مال
اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں (یعنے خدا سے غافل کردیتی ہیں) میں نے ان دونو کو دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا آخر میں
نے منبر پر سے اوترکر انکو اوٹھا لیا) پھر آپ خطبہ پڑھنے لگے ف اس حدیث سے کئی باتیں نکلیں ایک یہ کہ خطبہ کے درمیان
بات کرنا اور بچوں کا اوٹھالینا اور کسی کام کے لیے منبر پر سے اترنا اور تھوڑی دیر کے لیے خطبہ موقوف کرنا درست ہے
دوسرے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی جلالت شان اور عظم قدر تیسری انتہا محبت آپکی ان دونوں صاحبزادوں
کے ساتھ چوتھی انبیا کا لوازم بشریت سے پاک نہ ہونا پانچویں سرخ رنگ کا جواز کیونکہ یہ دونو صاحبزادے سرخ رنگ کے
قمیص پہنے ہوئے تھے اگر یہ ناجائز ہوتا تو آپ اس سے منع فرماتے یا اتار نیکا حکم دیتے مترجم کہتا ہے جب
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عین خطبے کی حالت میں ان دونوں صاحبزادوں کا زمین پر گرنا اور پڑنا گوارا نہ ہوا اور

اور آپ نے خطبہ چھوڑ کر انکو اٹھا لیا اور آپ سے صبر نہ ہوسکا تو قیاس کرنا چاہیے کہ عالم برزخ مین آپکا حال کیا ہوا ہوگا اور آپکو کسقدر صدمہ اور کیسی بیقراری ہوئی ہوگی جب بد اشقیای بد نہاد نے ان دونو صاحب زادون کو بڑی بے رحمی کے ساتھ شہید کیا ترمذی نے روایت کی کہ حضرت بی بی ام سلمہ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا جب امام حسین علیہ السلام کربلا کے معلے مین شہید ہوئے آپ کے بالون اور ڈاڑھی پر خاک پڑی ہوئی تھی اور آپ بہت پریشان تھے بی بی نے اسکی وجہ پوچھی ارشاد ہوا کہ مین ابھی اس مقام مین گیا تھا جہان حسینؓ شہید ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون **بَابُ** كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ کسم کا رنگ مردون کے لیے مکروہ ہونا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُفَدَّمِ قَالَ يَزِيْدُ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا الْمُفَدَّمُ قَالَ الْمُشَبَّعُ بِالْعُصْفُرِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مفدم سے یزید بن ابی زیاد نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مین نے حسن بن سہیل سے کہا مفدم کیا ہے انہون نے کہا جو کپڑا خوب سرخ ہو کسم کے رنگ سے **ف** اس سے یہ نکلتا ہے کہ ہلکا سرخ رنگ کسم کا بھی درست ہے **عَنْ** عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ جناب امیر المومنین حضرت علی مرتضےٰ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجھ کو مین یہ نہین کہتا کہ تم کو منع فرمایا کسم کا رنگ پہننے سے **ف** یہ احتیاط تھی جناب امیر کی حدیث کے بیان کرنے مین کہ جس طرح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اسیطرح نقل کیا لیکن احکام شرعیہ مین جناب علی اور دوسرے مومنین مین کوئی فرق نہین ہے پس اورون کو بھی کسم کا رنگ منع ہوگا اور مسلم نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا یہ کافرون کے کپڑے ہین انکو مت پہن مینے عرض کیا انکو دھوڈالون آپ نے فرمایا نہین انکو جلادے۔ یہ حکم بطریق تشدد اور سختی کے تھا ورنہ کسم کا رنگ اگر دھوڈالے اور کپڑا سفید ہوجاوے تو پھر مرد کو اسکا پہننا درست ہے اسیطرح یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مرد ایسے کپڑون کو جو کسم مین رنگے ہون کسی عورت کو دیدیوے پہننے کے لیے جیسا آگے آتا ہے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَأَتَيْتُ أَهْلِيْ وَهُمْ يَسْجُرُوْنَ تَنُّوْرَهُمْ فَقَذَفْتُهَا فِيْهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے ہم آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اذاخر ایک مقام ہے مکہ کے قریب اسکے گھاٹی سے آپ نے میری طرف دیکھا میں ایک باریک چادر باندھے تھا جو کسم میں رنگی ہوئی تھی آپ نے فرمایا یہ کیا ہے میں سمجھ گیا کہ آپنے اسکو برا جانا پھر میں نے گھر والوں میں آیا وہ چولہا جلا رہے تھے میں نے اس چادر کو اس میں ڈالدیا وہ جلکر خاک ہوگئی دوسرے دن میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپنے فرمایا اے عبداللہ وہ تیری چادر کہاں گئی میں نے یہ حال بیان کیا آپنے فرمایا تو نے اپنے گھر والیوں میں سے کسی کو کیوں نہ دیدی کیونکہ عورتوں کو اسکے پہننے میں کوئی برائی نہیں ہے **باب** الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ زرد رنگ مردوں کو پہننا جائز ہے **ف** ورس کا ہو یا زعفران کا یا ہارسنگار کی ڈنڈیوں کا یا اور کسی چیز کا خواہ کپڑا رنگے یا بدن اسی طرح مہندی کا رنگ بدن میں لگا دے یا کپڑے میں عورت اور مرد دونوں کو درست ہے اور محققین اہلحدیث کا یہی قول ہے کہ سوا کسم کے رنگ کے اور اس رنگ کے جو خاص ہے عورتوں سے جیسے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا باقی سب رنگ مردوں کے لیے جائز ہیں اور اکثر لوگوں نے زعفرانی رنگ بھی مردوں کے لیے ناجائز رکھا ہے کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ منع کیا آپنے کسم کے رنگ اور زعفرانی رنگ سے مردوں کے لیے اور ابن عمر سے ثابت ہے کہ وہ اپنی ڈاڑہی کو زرد رنگتے تھے اور اپنے کپڑے بھی زرد پہنتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے اور آپ کو زردی زیادہ اور کوئی رنگ پسند نہ تھا اور بعضوں نے کہا یہ زردی ورس کی تھی نہ زعفران کی کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ فرشتے اس جنازہ پر نہیں آتے جسپر زعفران لگی ہو میں **کہتا ہوں** دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے یہانتک کہ عمامہ بھی ورس اور زعفران میں رنگتے اور مواہب میں ہے کہ زید بن اسلم اور ام سلمہ اور ابن عمر سے یہ احادیث مروی ہیں اور بعضوں نے اسکا جواب یوں دیا ہے کہ تھوڑے کپڑے کا زعفران میں رنگنا جائز ہے ساری کپڑے کا درست نہیں اور بعضوں نے کہا بدن میں زعفران لگانا منع ہے مرد کے لیے نہ بالوں میں اور نہ کپڑوں میں میں کہتا ہوں عبدالرحمان بن عوف اور عمار بن یاسر بدن میں زعفران لگا کر آئے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر انکار نہیں کیا اور نہ انکو زعفران دہونے کا حکم دیا از فتح الودود ملخصًا اور روضہ میں ہے کہ جو لباس یا رنگ عورتوں سے خاص ہے وہ مردوں کو درست نہیں اسیطرح جو مردوں سے خاص ہے وہ عورتوں کو درست نہیں ابوداؤد اور نسائی کی حدیث میں ہے کہ آپنے لعنت کی اس مرد پر جو عورت کا لباس پہنے اور عورت پر جو مرد کا لباس پہنے اور صحیح بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں انتہی مختصرًا

عن قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَتَبَرَّدُ بِهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ

أَتَيْنَاهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْوَرْسِ عَلَى عُكَنِهِ قیس بن سعد سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بار تشریف لائے ہمنے آپکے لیے پانی رکھا تاکہ آپ نہا کر ٹھنڈے ہوں پھر آپنے غسل کیا مین آپکے لیے ایک چادر پیلی لایا آپنے اسکو باندھا یہانتک کہ ورس کا نشان مینے آپکے پٹ پر دیکھا یعنے پیٹ کی بٹ پر **ف** ورس ایک گھانس ہے خوشبودار اسکا رنگ زرد ہوتا ہے **بَابُ** الْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَكَ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ جو چاہے وہ پہن سکتا ہے بشرطیکہ اسراف اور تکبر کی راہ سے نہو **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاؤ اور پیو اور صدقہ کرو اور پہنو جبتک اسراف یا تکبر اس مین پیدا نہو **ف** اسراف کہتے ہین ضرورت سے زیادہ مال تباہ کرنے کو یہ حرام ہے قرآن شریف مین ہے ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین اور دوسری جگہہ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین اور خلاف شرع کام مین ایک پیسہ بہی صرف کرنا اسراف مین داخل ہے جیسے پتنگ بازی کبوتر بازی آتشبازی مرغبازی بٹیربازی مین اور جو کام شرع کے روسے مباح ہین جیسے عمدہ کہانے عمدہ کپڑے جو حلال ہین ان مین ضرورت اور حاجت کے موافق صرف کرنا جائز ہے اور ضرورت اور حاجت سے زیادہ صرف کرنا اسراف اور ناجائز ہے اور نیک کامون مین جیسے فقرا اور مساکین کو دینا یتیمون اور بیواؤن اور مسافرون کی پرورش کرنا جہاد مین صرف کرنا مسلمانون کے مفید عام کامون مین صرف کرنا جیسے واعظین کی طیاری مدرسہ کی طیاری سرا کی طیاری کنوئے کی طیاری ان مین جتنا زیادہ صرف کرے اوتنا ہی زیادہ ثواب ہے کسیطرح ان کامون مین اسراف نہین ہے مگر جب حسد اور عداوت یا شہرت کی نیت ہو تو بعوض ثواب کے گناہ ہوگا جیسے ایک محلہ مین مسجد بنی ہوئی ہے اب اسی کے قریب مین بلاضرورت دوسری مسجد بنوانا تاکہ پہلی مسجد کی آبادی مین کمی ہو یا نئی مسجد بنوانے سے ناموری ہو معاذ اللہ یہ اپنے مال کا ضائع کرنا ہے اور جب پرانی مسجد موجود ہو تو اسی کی مرمت کرنا لازم ہے اور نئی مسجد بنوانا درست نہین اور بعضون نے لکہا ہے کہ مسجد مین بنانیوالا اگر اپنا نام کندہ کرا دے تو یہ ریا مین داخل ہے اور اس صورت مین ثواب جاتا ہے نام سے کیا غرض ہے جب مرگئے تو دنیا سے بے تعلق ہوگئے اب نام رہا تو کیا گمنام ہوئے تو کیا البتہ آخرت مین جہان رہنا ہے وہان نام پیدا کرنا چاہیے وہ اسیطرح ہوتا ہے کہ دنیا مین گمنام رہے یعنی خود اپنی ناموری مین سعی نہ کرے لیکن اگر اللہ سبحانہ وتعالی اسکا نام مشہور کرا دیوے تو یہ اسکی عنایت ہے اور اسکا فضل ہے اور اللہ کے نیک بندون کی ایک علامت یہ بہی ہے کہ مرنے کے بعد انکا نام نیک اور ذکر جمیل باقی

رہتاہے ورنہ فنا لگ کر کہ اس پر شاہد عادل ہے سلطنت اور حکومت اور دولت سے نام نہیں رہتا اعمال صالحہ اور
اخلاق حسنہ سے نام باقی رہتاہے عدل اور انصاف اور ایمانداری اور راستبازی اور صدقہ اور خیرات اور تصنیف
اور تالیف کتب دین یہ ایسی چیزیں ہیں کہ انسے لاکھوں برس تک انسان کی یاد قائم رہتی ہے اور عاقل کے نزدیک
ہزار ہا گنبد اور ہزار ہا مضبوط مکان بنانے سے یہ بہتر ہے کہ ایک کتاب علم دین میں تالیف کرے یا ترجمہ کرے
یا طبع کراوے یہ قیامت تک مٹ نہیں سکتا اور مکان یا قبر یا گنبد یا مینار یا کمان یا عمارت کیسے ہی مضبوط
اور مستحکم ہو چار پانچ سو برس میں گر کر خاک ہو جاتی ہے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام

بَابُ مَنْ لَبِسَ شُهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ جو شخص شہرت اور ناموری کے لیے کپڑے پہنے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ
ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شہرت کا لباس پہنے یعنے اس نیت سے کہ لوگوں
میں اسکا نام ہو لوگ اسکو خوش پوشاک کہیں اللہ تعالی اسکو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہناوے گا **عَنْ** ابْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ أَلْهَبَ فِيْهِ نَارًا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے دنیا میں شہرت کا کپڑا پہنا اللہ سبحانہ وتعالی اسکو قیامت کے دن ذلت کا کپڑا پہناویگا پھر اس میں
انگار لگا دیگا (ایک تو رسوائی دوسرے جلنا معاذ اللہ دوہری مصیبت) **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى يَضَعَهُ مَتٰى وَضَعَهُ ابوذر سے
روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالی قیامت کے دن اس
سے مونہ پھیر لیگا یہاں تک کہ اسکو رکھے گا جہاں رکھیگا یعنی دوزخ میں **بَابُ** لُبْسِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ مردے
کی کھال جب دباغت کر لیجاوے تو اسکو پہن سکتے ہیں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کھال دباغت کی جاوے وہ پاک ہو گئی **ف** سوا سور کے ابوحنیفہ کے نزدیک
اور سوا سور اور کتے کے شافعی کے نزدیک اور امام احمد کے نزدیک کوئی کھال دباغت سے پاک نہ ہوگی اور یہی ایک
روایت ہے مالک سے اور اوزاعی اور اسحاق بن راہویہ اور ابن مبارک نے کہا جو حلال جانور ہیں انکی کھال دباغت
سے پاک ہو جاتی ہے اور امام مالک کا مشہور قول یہ ہے کہ سب کھالیں پاک ہو جاتی ہیں ظاہراً نہ باطناً یعنے

یعنے اگر پانی تک جاویگا تو ناپاک ہوجاویگی اور داؤد اور اہل ظاہر نے کہا کہ دباغت سے سب کہالین ظاہرا اور باطنا اس طرح پاک ہوجاوینگے کیونکہ حدیث مطلق ہے یہانتک کے سوار اور کتے کی بہی اور زہری نے کہا کہ مردے کی کہال بغیر دباغت کے بہی نفع اٹہانا جائز ہے مولانا فخر نے کہا کہ یہ سب اقوال مردود ہین مگر ابو حنیفہ اور شافعی کا قول ہے اکثر حدیثین دلالت کرتی ہین **مترجم** کہتا ہے امام داؤد اور اہل ظاہر کا قول مردود ہونیکی کوئی وجہ نہیا ہے بلکہ حدیث مین اہاب کا لفظ جو عام ہے انہی کے مذہب پر دلالت کرتا ہے اور کوئی عمدہ دلیل نہین ہے شافعی اور ابو حنیفہ کے مذہب کے کتے اور سور کی استثنا پر **عن** مَيْمُونَةَ اَنَّ شَاةً لِمَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ مَرَّ بِهَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً فَقَالَ هَلَّا اَخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ فَانْتَفَعُوْا بِهٖ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا ام المومنین میمونہ کی ایک مولاۃ تہین انکو ایک بکری صدقہ مین ملی تہی اور مری پڑی تہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے اوپر سے گذرے اور فرمایا انہون نے اسکی کہال کیون نہ لے لی دباغت کرکے اس سے فائدہ اٹہاتے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مردار ہے آپنے فرمایا مردار کا صرف کہانا حرام ہے نہ اسکی کہال سے فائدہ اٹہانا **عن** سَلْمَانَ قَالَ كَانَ لِبَعْضِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ شَاةٌ فَمَاتَتْ فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَا ضَرَّ اَهْلَ هٰذِهٖ لَوِ انْتَفَعُوْا بِاِهَابِهَا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک ام المومنین کی ایک بکری تہی وہ مرگئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے اوپر سے گذرے اور فرمایا اس بکری کے مالکون کو ضرر نہ تہا اگر وہ فائدہ اٹہاتے اسکی کہال سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا مردہ کی کہالون سے فائدہ لینے کا جب انکی دباغت کی جاوے

باب مَنْ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ

جو کوئی کہتا ہے مردے کی کہال اور پٹہے سے نفع نہ اٹہانا چاہیے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا اس مین لکہا تہا کہ مردے کی کہال اور پٹہے سے نفع مت اٹہاؤ **ف** بعضون نے کہا یہ حدیث ناسخ ہے اگلی حدیثون کی کیونکہ اسکے بعض طریقون مین ہے کہ یہ خط آپکی وفات سے ایک مہینہ پہلے آیا اور جمہور یہ کہتے ہین کہ ابن عکیم کی یہ حدیث قوی نہین ہے اگلے باب کی حدیثون کیطرح اور ابن عکیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ملے اور اگر یہ حدیث ثابت ہو تو محمول ہوگی اسپر کہ

دباغت سے پہلے ست فائدہ اوٹھاؤ۔ مین کہتا ہون اگر یہ حدیث ثابت ہو تب بھی حجت نہ ہوگی کیونکہ ابن عکیم نے یہ حدیث خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی اور کتاب مین طرح طرح کے احتمال ہین اور معلوم نہین ہوتا کہ کتاب لانیوالا کون تھا **باب** صِفَةِ النِّعَالِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کیسی تہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مَثْنِيٌّ شِرَاكُهُمَا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کے دو تسمی تہی سامنے کے دوہرے **ف** آپ چپل پہنتے تہے اور تسموں سے مراد یہ ہے کہ ہر جوتی مین سامنے دو دو چپلے تہی چمڑے کی ایک مین انگھوٹا اور بیچکی انگلی ڈالتے اور دوسرے مین باقی انگلیان **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ انس سے بھی ایسے ہی روایت ہی **باب** لُبْسِ النِّعَالِ وَخَلْعِهَا جوتی پہننے اور اتارنیکا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرَى ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکوئی تم مین سے جوتا پہنے تو پہلے دہنا جوتہ پہنے اور جب اتارے تو پہلے بایان اتارے **باب** الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ ایک پاؤن مین جوتا پہنکر چلنے کی ممانعت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا خُفٍّ وَاحِدٍ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَمْشِ فِيهِمَا جَمِيعًا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے ایک جوتہ پہنکر نہ چلے نہ ایک موزہ بلکہ دونو جوتے یا موزے اوتار کر چلے یا دونون کو پہنکر چلے **ف** یہ حکم ادب کے طور پر ہے اگر کوئی عذر ہو مثلا ایک پاؤن پر پہوڑا یا درد ہو کہ جوتہ اوس مین نہ پہنا جاوے تو بہتر یہی ہے کہ دوسرے پاؤن کا بھی جوتہ اتار کر چلے **باب** الِانْتِعَالِ قَائِمًا کہڑے ہوکر جوتہ پہننا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑی ہوکر جوتہ پہننے سے منع کیا **ف** انجاح مین ہے کہ مراد وہ جوتہ ہے جس کے باندہنے کے تسمے لگانیکی ضرورت ہو ایسا جوتہ بیٹھکر پہنے کیونکہ کہڑے کہڑے اسکو پہننے مین تکلیف ہوگی اور اسکا باندہنا دشوار ہوگا انتہے ہماری ملک مین بوٹ ایسا ہی جوتا ہے کہ اسکو بیٹھکر پہنا اولے ہے اور عام جوتا کہڑے ہوکر بے دقت پہن سکتے ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہی **باب** الْخِفَافِ السُّودِ سیاہ موزے پہننا کیسا ہے **عَنْ** بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ سَاذَجَيْنِ أَسْوَدَيْنِ فَلَبِسَهُمَا بریدہ سے روایت ہی نجاشی (حبش کے

بادشاہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ موزے سادے تحفہ بھیجے آپ نے ان دونون کو پہنا **باب الخضاب بالحناء**
مہندی کا خضاب **ف** اول تو اس مین اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا یا نہین انس نے روایت
کیا کہ آپکی سفیدی خضاب کے لائق نہین ہوئی تھی اور ام سلمہ کی روایت سے حنا اور وسمہ کا خضاب ثابت ہے اور ابن عمر
کی روایت سے زرد خضاب ثابت ہے اور تطبیق یون دی ہے کہ حنا یا زعفران آپ خضاب کی نیت سے نہین لگاتے تھے
بلکہ خوشبو آپ بہت استعمال کرتے تھے لوگون نے اسکو خضاب سمجھا اور بعضون نے کہا کبھی آپ نے خضاب کیا اور
کبھی نہین کیا جس نے جیسا دیکھا ویسا نقل کیا بعضون نے کہا آپ ڈاڑھی کے بالون مین خضاب کرتے تھے اور سر کے
بالون مین نہین کرتے تھے پس اثبات کی روایت ڈاڑھی کے بالون مین ہے اور نفی کی روایت سر کے بالون مین اب
اس مین اختلاف ہے کہ خضاب جائز ہے یا مکروہ اور اکثر نے جائز بلکہ مستحب کہا ہے اور بعض اسکے سنت ہونیکی طرف
گئے ہین خصوصاً جہاد مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو قحافہ کے بالون مین خضاب کرنیکا حکم دیا اور بعضون نے
کہا ترک خضاب افضل ہے پھر اس مین اختلاف ہے کہ سیاہ خضاب جائز ہے یا نہین اور جمہور نے اسکو مکروہ رکھا ہے اور
بعضون نے کہا سیاہ خضاب حرام ہے بدلیل حدیث ابن عباس کے ابو داؤد کے پاس کہ اخیر زمانہ مین ایسے لوگ پیدا ہونگے
جو کبوتر کے پوٹون کیطرح کالا خضاب کرینگے وہ جنت کی بو نہ سونگھینگے اور محققین علما اسکو جائز کہتے ہین خصوصاً
حالت جہاد مین اور دلیل انکی حدیث ہے صہیب کی کہ عمدہ خضاب سیاہ ہے اور ابو ذر کی کہ عمدہ جس سے تم بدلتے ہو بڑہاپے
کو مہندی اور وسمہ ہے اور ام سلمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بال نکالا جسپر خضاب تھا مہندی اور وسمہ کا اور
ظاہر ہے کہ مہندی اور وسمہ کا خضاب سیاہ ہوتا ہے اور امام حسن علیہ السلام سیاہ خضاب کیا کرتے تھے اور مین نے
انکو خواب مین دیکھا آپ کی ڈاڑھی پر خضاب تھا لیکن بعضے بالون مین وسمہ کا رنگ کم ہوکر مہندی کی سرخی نمودار تھی
اور ابن عباس کی حدیث سیاہ خضاب کی ممانعت مین ضعیف ہے اور اگر ثابت بھی ہو تو اس سے خضاب کی ممانعت نہین
نکلتی بلکہ آپ نے ان لوگون کا پتہ بتلایا کہ وہ کالا خضاب کرینگے جیسے خارجیون کا پتہ بتلایا کہ وہ سارا سر گھٹا دینگے
اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ سیاہ خضاب کرنا انکی جنت مین نہ جانیکا باعث ہو جیسے سر منڈانا دوزخ مین جانیکا سبب نہین اور خود ابن عباس
کی حدیث سے نکلتا ہے کہ سیاہ خضاب ممنوع نہین ہے اسلئے کہ منع بھی ہو تو غایت درجہ مکروہ تحریمی ہوگا اور مکروہ تحریمی کا اثر یہ نہین ہو سکتا
آدمی بالکل جنت سے محروم ہو جاوے یہانتک کہ اسکی بو بھی نہ سونگھ سکے اور ایک دلیل ممانعت والون کی مسلم کی حدیث
ہے ابو قحافہ کی باب مین اس مین یہ ہے کہ بچو سیاہی سے اور یہ روایت صحیح ہے لیکن معارض ہے اسکے صہیب کی حدیث
کہ بہتر خضاب سیاہ ہے اسکو ابن ماجہ نے نکالا لیکن اسکی اسناد مین دفاع بن دغفل ہے اور عبد الحمید بن صیفی دونون

ضعیف ہیں اور ممکن ہے کہ یہ ممانعت خاص ہو ابو قحافہ سے کسی مصلحت کے لیے واللہ اعلم عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تم انکا خلاف کرو (اور خضاب کرو اس حدیث سے خضاب کی فضیلت ثابت ہوئی) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ ابوذر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر وہ چیز جس سے تم بڑھاپے کو بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ شَعَرًا مِنْ شَعَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ عثمان بن موہب سے روایت ہے میں ام المومنین ام سلمہ پاس گیا اونہوں نے ایک بال نکالا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے وہ خضاب کیا ہوا تھا مہندی اور وسمہ سے باب الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ سیاہ خضاب کرنا عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيْءَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّ رَاْسَهُ ثَغَامَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهِ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ فَلْتُغَيِّرْهُ وَجَنِّبُوْهُ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا اس دن ابو قحافہ (عثمان بن عامر ابوبکر صدیق کے والد) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے انکا سر سفید گھاس کی طرح تھا اسقدر بوڑھے تھے تب آپ نے فرمایا انکو کسی انکی عورت کے پاس لیجاؤ وہ انکا بڑھاپا بدلدے (یعنے خضاب کردے) لیکن سیاہی سے بچاؤ (یعنے سیاہ خضاب مت کرو) عَنْ صُهَيْبِ الْخَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا اخْتَضَبْتُمْ بِهِ لَهٰذَا السَّوَادُ اَرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِيْكُمْ وَاَهْيَبُ لَكُمْ فِيْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمْ صہیب سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بہتر خضاب سیاہ خضاب ہے اس سے عورتیں تمہاری طرف رغبت کرتی ہیں (جوان سمجھ کر) اور دشمن کے دلوں میں (جہاد میں) تمہاری ہیبت ہوتی ہے باب الْخِضَابِ بِالصُّفْرَةِ زرد خضاب کا بیان عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْوَرْسِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَّا تَصْفِيْرِيْ لِحْيَتِيْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ سعید بن ابی سعید سے روایت ہے ابن جریج نے ابن عمر سے پوچھا میں تم کو دیکھتا ہوں تم اپنی داڑھی زرد کرتے ہو ورس سے اونہوں نے کہا میں داڑھی اسلیے زرد کرتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی داڑھی زرد کرتے تھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ

فقال ھذا احسن من ھذا کلہ وکان طاؤس یصفر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گذرے جس نے مہندی کا خضاب کیا تھا آپ نے فرمایا یہ کیا اچھا ہے پھر ایک
دوسرا شخص گذرا جس نے مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا آپ نے فرمایا یہ اس سے اچھا ہے پھر ایک تیسرا شخص گذرا اس
نے زرد خضاب کیا تھا آپ نے فرمایا یہ ان سب سے اچھا ہے ابن طاؤس نے کہا کہ طاؤس (ابن عباس کے شاگرد) زرد خضاب
کیا کرتے تھے **ف** اسکو ابو داؤد نے بھی نکالا اور نسائی نے ابن عمر سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
ڈاڑھی زرد کرتے تھے ورس اور زعفران سے اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سب خضابون مین افضل زرد خضاب ہے اسکے
بعد حنا اور وسمہ دونون کا اسکے بعد صرف حنا کا مگر یہان یہ اعتراض ہوتا ہے کہ حنا اور وسمہ کو جب ملا دین تو سیاہ
خضاب ہوتا ہے اور وہ منع ہے اسکا جواب یون دیا ہے کہ شاید مراد حدیث مین یہ ہے کہ کبھی صرف وسمہ سے
خضاب کرے تو وہ سبز ہوگا اور کبھی صرف حنا سے تو وہ سرخ ہوگا مگر یہ جواب کچھ ٹھیک نہین ہے کیونکہ اگر یہ مطلب
ہوتا تو آپ دوسری قسم کو اول قسم سے افضل کیون فرماتے ملکہ اول اور دوم قسم ایک ہوجاتی ہے جب صرف حنا سے
خضاب کرے اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث معارض ہے سیاہ خضاب کی ممانعت کی حدیث کے اور شاید ممانعت کی حدیث منسوخ
ہو اور اسکا قرینہ یہ ہے کہ بہت صحابہ اور تابعین اور ائمہ سے منقول ہے کہ وہ سیاہ خضاب کیا کرتے تھے۔ ابوبکر
صدیق بھی حنا اور وسمہ کا خضاب کیا کرتے تھے اور امام مالک سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور امام حسن سے بھی مروی
ہے جیسے اوپر گذرا **باب** من ترک الخضاب جس نے خضاب نہین کیا **عن** ابی جحیفۃ قال رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ منہ بیضا یعنی عنفقتہ ابو جحیفہ سے روایت ہے مینے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا ٹھڈی کا مقام (یعنے چھوٹی ڈاڑھی کو جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھڈی کے بیچ مین ہوتی ہے) سفید
دیکھا **عن** حمید قال سئل انس بن مالک اخضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ
لم یر من الشیب الا نحو سبعۃ عشر او عشرین شعرۃ فی مقدم لحیتہ حمید سے روایت ہے انس بن مالک
سے پوچھا گیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے انہون نے کہا آپ کی ڈاڑھی مین سفید بال دکھلائی
ہی نہین دیتے تھے مگر سترہ بیس بال وہ بھی سامنے کے حصہ مین ڈاڑھی کے **عن** ابن عمر قال کان شیب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو عشرین شعرۃ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا بڑھاپا بیس بالون کے موافق تھا **باب** اتخاذ الجمۃ والذوائب جوڑا اور چوٹیون کے بیان
عن مجاھد قال قالت ام ھانی دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ ولہ اربع غدائر تعنی

حنفا ۔ مجاہد سے روایت ہے ام ہانی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اس وقت آپکے سر پر چار چوٹیاں تھیں (اگرچہ آپنے شاید بالوں کو گوندکر چوٹیاں کرلی ہونگی راہ کی گرد سے بچنے کے لیے اس حدیث سے مرد کو بھی ضرورت سے چوٹی بنانیکا جواز نکلا) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرِقُونَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَسَدَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری اپنے بالوں کو سامنے لٹکاتے تھے پیشانی پر اور مشرکین مانگ نکالتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اہل کتاب کی موافقت پسند تھی (جس امر میں کچھ حکم نہ ہوتا کیونکہ وہ بہتر ہیں مشرکین سے) اخیر تو آپنے بھی پیشانی پر بال لٹکائے پھر اسکے بعد مانگ نکالنے لگے ف شاید حکم آیا ہو یا آپنے اپنی رائے سے اسکو اختیار کیا بہرحال مانگ نکالنا اولی ہے کیونکہ وہ آخری سنت ہے اور پیشانی پر لٹکانا بھی جائز ہے اور بعضوں نے کہا جائز نہیں کیونکہ وہ منسوخ ہوگیا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُقُ خَلْفَ يَافُوخِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَسْدِلُ نَاصِيَتَهُ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے میں مانگ نکالتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر چاند کے پیچھے اور سامنے کے بال پیشانی پر چھوڑ دیتی عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَرًا رَجِلًا بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَمَنْكِبَيْهِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سیدھے تھے (یعنے بہت گھونگرو نہ تھے اور نہ بالکل سیدھے جیسے دوسری روایت میں ہے) دونوں کانوں اور مونڈھوں کے بیچ میں ف اسیوسطے سر کے بال دونوں کانوں سے لیکر مونڈھوں تک رکھ سکتا ہے اور مونڈھوں سے زیادہ لٹکانا مرد کے لیے بعضوں نے مکروہ رکھا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَرٌ دُونَ الْجُمَّةِ وَفَوْقَ الْوَفْرَةِ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں سے اونچے اور کانوں سے نیچے تھے

بَاب كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعَرِ بہت لمبے بال رکھنا مکروہ ہے

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعَرٌ طَوِيلٌ فَقَالَ ذُبَابٌ ذُبَابٌ فَانْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُهُ فَرَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ وائل بن حجر سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا میرے بال لمبے تھے (یعنے مونڈھوں سے نیچے) آپنے فرمایا منحوس منحوس ہے یہ سنکر میں چلا گیا اور بالوں کو چھوٹا کیا پھر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا تو فرمایا مینے تجھکو نہیں کہا تھا اور یہ اچھا ہے (یعنے اتنے بال رکھنا) ف بہت بال رکھنے سے ایک تو عورت کی مشابہت ہوتی ہے دوسرے اسکے دھونے

اور کنگی کرنے مین تکلیف ہوتی ہی اسلیے آپنے لنبے بالون کو مکروہ اور منحوس جانا **باب** النھی عن القزع قزع
کی ممانعت (اسکی تفسیر خود آگے آتی ہے) **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القزع
قال وما القزع قال ان یحلق من راس الصبی مکان ویترک مکان ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع کیا راوی نے کہا قزع کیا ہے اونہون نے کہا وہ یہ ہے کہ بچے کے سر کے بال کچھ رہنے
دین کچھ مونڈین (اسکو چوٹی کہتے ہین ہماری محاورہ مین) **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن القزع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **باب** نقش الخاتم انگشتری کا نقش
عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق ثم نقش فیہ محمد
رسول اللہ فقال لا ینقش احد علی نقش خاتمی ھذا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگشتری بنائی پھر اس مین یہ کھدایا محمد رسول اللہ اور فرمایا یہ نقش اور کوئی نہ کھدا وے **ف**
وہ انگوٹھی آپکے ہاتھ مین رہی آپکی وفات تک پھر ابوبکر پاس پھر عمر پاس پھر عثمان پاس انکی اخیر خلافت مین اریس
کے کنوین مین گر گئی ہرچند تلاش کی گئی نہ ملی اسی روز سے خلافت مین تزلزل شروع ہوا گویا وہ خاتم سلیمان کی
تاثیر رکھتی تھی **عن** انس بن مالک قال اصطنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما فقال انا قد
اصطنعنا خاتما ونقشنا فیہ نقشا فلا ینقش علیہ احد انس بن مالک سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے انگوٹھی بنائی تو فرمایا ہمنے ایک انگوٹھی بنائی ہے اور ہمین ایک نقش کر دیا ہے یہ نقش اور کوئی نہ کراوے
ف کیونکہ وہ علامت تھی آپکی آپ خطوط پر اسکو ثبت فرماتے اب بھی یہ نقش انگشتری پر کرانا منع ہے اور
بعضون نے کہا اب مکروہ نہین کیونکہ التباس کا ڈر اب باقی نہین ہے اور ہم کہتے ہین کہ ممانعت عام ہے شامل ہے
ہمیشہ تک **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من فضۃ لہ فص
حبشی ونقشہ محمد رسول اللہ انس سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی
بنائی اسکا نگ حبشی عقیق کا تھا (یعنے کالا) اور اس مین یہ نقش تھا محمد رسول اللہ **ف** اب ہماری زمانہ مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نامہ ملا ہے جو آپنے مقوقس قبطی کو لکھا تھا اور حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ روانہ
کیا تھا اسپر بھی مہر ثبت ہی اور اس پروانہ کی عکسی تصویرین اوتھا کر بک رہی ہین **باب** النھی عن خاتم
الذھب سونیکی انگوٹھی کی ممانعت **عن** علی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذھب
جناب امیر سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونیکی انگشتری پہننے سے امردون کو **عن**

عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خاتم الذهب ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی
ہی روایت ہے عن عائشة ام المؤمنين قالت اهدى النجاشي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
حلقة فيها خاتم ذهب فيه فص حبشي فاخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم بعود وانه
لمعرض عنه او ببعض اصابعه ثم دعا بابنة ابنته امامة بنت ابي العاص فقال تحلي بهذا يا
بنية ام المؤمنين حضرت عائشہ سے روایت ہے نجاشی (بادشاہ حبش) نے آپ کو ایک چھلا بھیجا اس میں سونے
کی انگوٹھی تھی اور اس میں ایک کالا نگ جڑا تھا آپ نے اسکو ایک لکڑی سے چھوا آپ کو اس سے نفرت تھی یا کسی
انگلی سے لیا پھر اپنے نواسی امامہ بنت ابو العاص حضرت زینب کی بیٹی کو بلایا اور فرمایا تو اسکو پہن لے چھوٹی
بیٹی **ف** حدیث میں یوں ہے اسکا نگ حبشی تھا یعنے کالا عقیق تھا بعضوں نے کہا آپ کی انگوٹھی کا
نگ بھی چاندی کا تھا احتمال ہے کہ وہ اور ہو یا اگر وہی ہو تو حبشی سے یہ مراد ہوگی کہ اسکا بنانیوالا حبشی تھا یا
حبش کی طرز پر بنائی گئی تھی **باب** من جعل فص خاتمه مما يلي كفه انگوٹھی کا نگینہ ہتیلی کیطرف
رکھنا پہننے کی حالت میں عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يجعل فصه مما يلي كفه
ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا نگینہ ہتیلی کیطرف کرتے (یعنے انگشتری کا نگ ہتیلی
کیطرف رکھتے کیونکہ نگ اوپر رکھنے سے اکثر کام کاج میں حرج ہوتا ہے اور دوسرے شخص کو اس سے چوٹ لگ
جاتی ہے) عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لبس خاتم فضة فيه فص
حبشي كان يجعل فصه في بطن كفه انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی پہنی اس میں حبشی نگینہ تھا اور آپ نگینہ ہتیلی کیطرف رکھتے **باب** التختم
باليمين داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا عن عبد الله بن جعفر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يتختم في يمينه عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے
تھے **ف** اور مسلم کی روایت میں بائیں ہاتھ میں ہے چھنگلیا میں **باب** التختم في الابهام انگوٹھے
میں انگشتری پہننا کیا ہے عن علي قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اتختم في هذه
وفي هذه يعني الخنصر والابهام جناب امیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
منع کیا اس میں اور اس میں انگوٹھی پہننے سے یعنی انگوٹھے (ابہام) اور چھنگلیا میں اور یہ خلاف ہے
مسلم کی روایت کے اور شاید مراد یہ ہو کہ جب انگوٹھیاں پہنے تو اسطرح نہ پہنے کہ ایک انگوٹھے میں ہو ایک

جو بیکار ہو کیا یہ ممانعت خاص ہو جناب امیر سے کسی علت کیوجہ سے **باب** الصور فی البیت گھر مین تصویرین لگانا

عن ابی طلحۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ

ابو طلحہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر مین نہین جاتے جہان کتا ہو یا صورت ہو **ف**

مراد وہ کتا ہے جو کھیت کی حفاظت یا گلہ کی حفاظت کے لیے یا شکار کے لیے نہ ہو کیونکہ اس قسم کے کتے پالنا حلال ہین

پس وہ مانع نہونگے ملائکہ کے ایسے ہی وہ تصویرین مانع نہونگی جنکی ذلت کیجاوے جیسے بچھونے پر بنی ہون کہ لوگ

اسکو روندین یا تکیہ پر علما نے کہا ہے کہ جاندار کی تصویر بنانا اور اُس کا گھر مین رکھنا سخت حرام ہے اگرچہ یہ تصویر کپڑے

مین ہو یا بچھونے مین یا روپیہ پیسے مین اور وہ جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ وہ گڑیون

سے کھیلتی تھین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مین تو یہ منسوخ ہے دوسری حدیثون سے جو تصویر کی ممانعت مین آئی

ہین اور بعضون نے کہا چھوٹی لڑکیون کو صرف گڑیان کھیلنے کی رخصت ہے کیونکہ اُن مین پوری تصویر نہین ہوتی

صرف کپڑے اور گودڑ کی ایک شے بنالی جاتی ہے اور بچے اسکو آدمی کیطرح سمجھتے ہین کرمانی نے کہا جو تصویر ذلیل

کیجاوے جیسے بچھونے پر ہو وہ اگرچہ حرام نہین ہے لیکن فرشتون کو آنے سے روکے گی اور مراد رحمت کے فرشتے

ہین نہ وہ فرشتے جو انسان کے محافظ ہین وہ تو ہر جگہہ اسکے ساتھ رہتے ہین **مترجم** کہتا ہے بیجان

کی تصویر جیسے باغ یا مکان یا جہاز یا پہاڑ کی بنانا درست ہے اور اُسکا رکھنا جائز ہے اور اختلاف ہے عکسی اور

نقشی تصویر مین اور کئی ایک حدیثون سے اسکی بھی حرمت نکلتی ہے جب وہ جاندار کی تصویر ہو لیکن مجسم تصویر یعنے

بت وہ تو بالاتفاق حرام ہے اور اسکا رکھنا گھر مین سخت گناہ ہے اور ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اگر قدرت ہو تو

مجسم تصویر کو جہان پاوے توڑ ڈالے یا اسکا مونہ بگاڑ دیوے افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ مین مسلمانون نے جہان اور

امور مین نصاریٰ کی تقلید شروع کی ہے وہان تصویرین رکھنے مین بھی انہی کی پیروی کی ہے پہلے پہل تو صرف

عکسی اور نقشی تصویرین رکھتے تھے اور اب رفتہ رفتہ مجسم تصویرین یعنے بت بھی گھر ون مین رکھنے لگے ہین اور جب

انکو منع کرو تو یہ کہتے ہین کہ اسگلے زمانہ مین لوگ تصویر کو پوجتے تھے یعنے بت کو اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے تصویر رکھنے سے منع کر دیا تھا اب کوئی تصویر کو پوجتا نہین بلکہ ترتیب و زینت اور دل لگی کے لیے رکھتے ہین

تو یہ جائز ہوگا اور یہ کلام ان کا فاسد ہے کئی وجوہ سے ایک تو یہ کہ تصویر پرستی اور بت پرستی اب بھی جاری ہے

اور مشرکین اب تک باقی ہین بلکہ مسلمانون مین طرح طرح کے شرک پھیل رہے ہین پس اگر مان لیا جاوے کہ علت

ممانعت کی یہی ہے تو وہ علت تو اب تک قائم ہے لہذا ممانعت بھی قائم رہیگی دوسرے یہ کہ شریعت مین مطلق

تصویر رکھنے سے منع کیا گیا ہے اور اسکے توڑنے کا حکم ہوا ہے پس یہ حکم قیامت تک بدل نہین سکتا اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوئی حکم شرعی کا بدلنے والا نہین نہ کسی عالم اور مولوی کو یہ اختیار ہے کہ ایسی علتین نکالکر احکام شرعی مین تصرف کرے ورنہ سارا دین چوپٹ ہو جاویگا پس ایسی علتین شرعی احکام مین نکالنا یہ خود گمراہی ہے اور ایسی باتین وہی کرتے مین جو دل مین ملحد اور بے ایمان ہین اور شریعت اور دین کو لغو سمجھتے ہین لیکن ظاہر مین مسلمانون کے ڈر سے یا کسی مصلحت سے علانیہ کفر اور الحاد کا اقرار نہین کرتے تیسرے یہ کہ حدیثون مین ہے کہ فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جس مین مورت ہو اس سے یہ نکلتا ہے کہ علت ممانعت کی فرشتون کی نفرت ہے اور یہ علت قیامت تک باقی ہے پس ممانعت بھی باقی رہیگی عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ حضرت علیؓ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرشتے اُس گھر مین نہین جاتے جہان کتا ہو یا مورت

ف مراد یہ ہے کہ رحمت کے فرشتے جو مسلمانون اور سچے مومنون پاس شوق اور محبت کیوجہ سے آتے ہین وہ اس گھر مین نہین آتے جس مین کتا یا مورت ہو مطلب یہ ہے کہ فرشتون کو ان چیزون سے نفرت ہے اور یہ مطلب نہین ہے کہ جہان کتا یا مورت ہو وہان فرشتہ جاتا ہی نہین اگرچہ اسکو حکم ہو جانے کا ورنہ لازم آتا ہے کہ جس کوٹھری مین کتا یا مورت ہو وہان کوئی نہ مرے کیونکہ موت کا فرشتہ اس کوٹھری کے اندر نہ آسکے گا ایک ملحد نے اسی قسم کا اعتراض ہماری زمانہ مین اس حدیث پر کیا ہے اور اپنی دانست مین بہت نازان ہے کہ کیا معقول اعتراض مین نے کیا حالانکہ یہ اعتراض کرنیوالا بڑا بیوقوف اور کم عقل ہے نہ جانا اپنی خواہش اور اختیار سے اور بات ہے اور بحکم الٰہی جانا اور بات ہے حکم سے تو خود آدمی غلاظت اور نجاست مین گھس جاتا ہے لیکن اگر حکم نہ ہو تو کوئی اپنی خواہش سے بلا ضرورت گوہ اور غلیظ کے اندر گھسنا پسند نہین کرتا ہے یہی حال فرشتون کا بھی ہے جب انکو حکم ہوتا ہے تو کتا اور مورت کیا پائخانہ اور غلاظت خانہ مین بھی جاکر روح قبض کرتے ہین ایک ملحد کو جس نے ایسا اعتراض کیا تھا ایک صاحب نے خوب جواب دیا وہ ملحد بولا کہ جب فرشتے اس کوٹھری مین نہین آتے جہان کتا ہے تو مین اپنے ساتھ ایک کتا ہر وقت رکھا کرون گا تاکہ روح قبض کرنیوالا فرشتہ میرے پاس نہ آسکے ایک صاحب نے جواب دیا کہ اگر آپ اپنے ساتھ کتا ہر وقت رکھا کرینگے تو آپ کی روح قبض کرنیکے لیے وہ فرشتہ نہ آویگا جو مومنین اور صالحین کی روح قبض کرتا ہے بلکہ وہ فرشتہ آویگا جو کتون اور سورون کی روح قبض کرتا ہے اور آپ کو بھی ایک کتا یا سور سمجھ کر آپ کی روح قبض کرے گا لاحول ولا قوۃ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولُ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم جبريل عليه السلام في ساعة يأتيه فيها فراث عليه فخرج النبي صلى الله عليه
وسلم فإذا هو بجبريل قائم على الباب فقال ما منعك أن تدخل قال إن في البيت كلبا وإنا
لا ندخل بيتا فيه كلب ولا صورة ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ایک وقت پر آنیکا وعدہ کیا تہا لیکن اونہوں نے آنے مین دیر کی آپ
باہر نکلے دیکہا تو جبریل علیہ السلام دروازے پر کہڑے ہین آپنے فرمایا تم اندر کیون نہین آئے اونہوں نے کہا اندر گہر
مین ایک کتا ہے اور ہم اس گہر مین نہین گہستے جہان کتا ہو یا صورت **عن** أبي أمامة أن امرأة أتت
النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته أن زوجها في بعض المغازي فاستأذنته أن تصور في بيتها نخلة
فمنعها أو نهاها ابو امامہ سے روایت ہے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے عرض کیا کہ ہمارا
کا خاوند کسی جہاد مین گیا ہے اور اجازت چاہی اپنے گہر مین کہجور کی درخت کی تصویر بنانیکی آپنے اسکو منع کیا اس سے
ف عورت کا یہ عرض کرنا کہ میرا خاوند جہاد مین گیا ہے گویا عذر تہا اسکے آنیکا آپ کی خدمت مین کیونکہ خاوند کے
ہوتے ہوئی عورت کو آپ سے مسئلہ پوچہنے کی ضرورت نہ تہی اور بعضون نے کہا کہ آپنے منع کیا درخت کی تصویر بنانے
سے حالانکہ بیجان کی تصویر بنانا جائز ہے اسکی وجہ یہ تہی کہ وہ عورت اپنے گہر مین یہ تصویر کسی اور خیال سے بناتی
ہوگی اسکو مبارک یا میمون سمجہکر بعضون نے کہا منع کیا آپنے اس خیال سے کہ گہر تنگ ہے درخت کی صورت رکہنی
سے اور جگہہ کی تنگی ہوگی بعضون نے کہا اس عورت نے آپ سے یہ اجازت اسلیے مانگی کہ اسکے پاس کہانے پینے کا
خرچ نہ ہوگا اور خاوند غائب تہا تو اس نے یہ چاہا کہ درخت ہی کی صورت بناکر اسکو بیچکر روٹی پیدا کرے اپنے لیے لیکن
آپنے منع کیا مصلحت کی وجہ سے ایسا نہ ہو کہ تصویر بنانے سے کہیں اور کہیل کود کا شوق ہو جاوے اور عورت خراب ہو
واللہ اعلم **باب الصور فيما يوطأ** اگر روندنے یا دابنے کے مقام پر تصویر ہو یعنے ذلت کی جگہہ **عن**
عائشة قالت سترت سهوة لي تعني الداخل بستر فيه تصاوير فلما قدم النبي صلى الله عليه
وسلم هتكه فجعلت منه منبوذتين فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم متكئا على إحداهما حضرت
عائشہ سے روایت ہے مینے روشندان پر ایک پردہ ڈالا تہا یعنی اندر سے اس پردے مین مورتین تہین جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم جہاد سے تشریف لائے تو آپنے اس پردے کو اتار ڈالا مینے اس مین دو گاؤ تکیے بنا ڈالے
پہر مینے دیکہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اون مین سے ایک پر تکیہ لگائے ہوئے تہے **ف** اس حدیث سے نقشی
تصویر کی بہی حرمت نکلتی ہے اور بعضون نے کہا یہ فعل آپ کا حرمت کی وجہ سے نہ تہا بلکہ اسوجہ سے کہ آپنے نبوت کے

خاندان مین دنیا کی زیب و زینت اور آرستگی بری جانی اور اسیلیے حضرت فاطمہ کے گھر سے آپ لوٹ گئے اور فرمایا
تم آل محمد ہو تم کو دنیا کی طمطراق زیبا نہین یہ بھی اس حدیث سے نکلا کہ اگر تصویر تکیہ یا بچھونے پر ہو تو قباحت نہین
بَابُ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ سرخ زین پوشون اور جا رجامون کا بیان **ف** حدیث مین میثرہ ہے یعنی لال ریشمی
چادر جو عورتین اپنے خاوندون کے لیے بچھاتین (انجاح) **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ يَعْنِي الْحَمْرَاءَ جناب امیر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کی
انگوٹھی اور لال ریشمی زین پوشون سے اپنے مردون کے لیے) **بَابُ** رُكُوبِ النُّمُورِ چیتون کی کھال پر
سواری کرنا یعنے اسکا زین بنانا اگرچہ اسکی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے لیکن اسپر بیٹھنا متکبرین کے
عادت ہے لہذا منع کیا **عَنْ** أَبِي رَيْحَانَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ ابوریحانہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے چیتون
کی کھالون پر سواری کرنے سے **عَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ
النُّمُورِ معاویہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **اَبْوَابُ** الْأَدَبِ باب اخلاق اور آداب کے **بَابُ** بِرِّ
الْوَالِدَيْنِ ماں باپ سے نیک سلوک کرنا **عَنْ** أَبِي سَلَامَةَ السَّلَامِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُوصِي امْرَأً بِأُمِّهِ أُوصِي امْرَأً بِأُمِّهِ أُوصِي امْرَأً بِأُمِّهِ أُوصِي امْرَأً بِأَبِيهِ أُوصِي امْرَأً بِمَوْلَاهُ الَّذِي يَلِيهِ
وَإِنْ كَانَ مِنْهُ أَذًى يُؤْذِيهِ ابوسلامہ سلامی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین وصیت کرتا
ہون آدمی کو اپنی ماں سے سلوک کرنیکی مین وصیت کرتا ہون آدمی کو اپنی ماں سے سلوک کرنے کی مین وصیت کرتا
ہون آدمی کو اپنی ماں سے سلوک کرنے کی (تین بار یہ فرمایا) مین وصیت کرتا ہون آدمی کو اپنے باپ سے
سلوک کرنے کی (باپ کو چوتھے درجہ مین بیان کیا ماں کا حق تگنا باپ سے زیادہ ہے) مین وصیت کرتا ہون
آدمی کو اپنے مولی سے سلوک کرنے کی (مولی مالک یا آزاد کیا ہوا غلام یا دوست یا رشتہ والا یا بیٹا یا چچا یا حلیف
یا ناصر وغیرہ) اگرچہ اسکو اس سے ایذا پہونچے **ف** یعنے اگرچہ اس سے تکلیف پہونچے لیکن اسکے عوض مین
تکلیف نہ دے جوانمردی یہی ہے کہ بدی کے بدل نیکی کرے اور جو اپنے سے ناتا توڑے اس سے ناتا جوڑے جیسے
دوسری حدیث مین ہے صل من قطعک **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قَالَ
ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبَاكَ قَالَ ثُمَّ الْأَدْنَى فَالْأَدْنَى ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول ہم کس سے نیکی کرین (یعنے احسان اور عمدہ سلوک) آپ نے فرمایا اپنی

ماں سے اونہوں نے کہا پھر کس سے آپ نے فرمایا اپنی ماں سے اونہوں نے کہا پھر کس سے آپ نے فرمایا اپنی ماں سے اونہوں نے کہا پھر
کس سے آپ نے فرمایا پھر اپنے باپ سے اونہوں نے کہا پھر کس سے آپ نے فرمایا پھر جو ان کے بعد تجھ سے زیادہ قریب ہو
(جیسے بھائی بہن دادا نانا دادی نانی چچا پھوپھی خالہ ماموں وغیرہ) پھر جو اسکے بعد زیادہ قریب ہو عَنْ اَبِیْ
هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِىْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ
فَيُعْتِقَهٗ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا
مگر جب اسکو غلامی میں پاوے پھر اسکو خرید کرکے آزاد کردے ف تو باپ کا حق ادا ہوجاویگا یہ حدیث دلیل ہے
ان کی جو کہتے ہیں محرم کے مالک ہونیسے وہ آزاد نہیں ہوتا جبتک اسکو آزاد نکرے اور جمہور کے نزدیک مالک ہوتے
ہی وہ آزاد ہوجاتا ہے پس آزاد کردینے سے گویا اسکا خریدنا ہی مراد ہوگا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفَ اُوْقِيَّةٍ كُلُّ اُوْقِيَّةٍ خَيْرٌ مِّمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهٗ فِی الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَنّٰى هٰذَا فَيُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ
لَكَ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قنطار (جس کا ذکر قرآن میں ہے) بارہ ہزار اوقیہ کا
ہوتا ہے اور ہر اوقیہ بہتر ہے اس سے جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے (اس میں اشارہ ہے اوس قنطار کیطرف
جو دوسری حدیث میں ہے کہ جو کوئی رات کو ہزار آیتیں کھڑے ہو کر پڑھے تو وہ قنطار والوں میں سے لکھا جاویگا یہ
ابوداؤد نے عبداللہ بن عمرو سے نکالا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا درجہ جنت میں بلند کیا
جاتا ہے (اوسکی مرجانے اور جنت میں درجہ معین ہوجانے کے بعد) وہ کہتا ہے میرا درجہ کیسے بلند ہوگیا (حالانکہ
عمل کا کوئی موقع نہیں رہا) اوسکو جواب دیا جاتا ہے کہ تیرے بچے کی دعا کے سبب سے (یعنے تیرے پیچھے تیری اولاد
نے دعا کی اس وجہ سے تیرا درجہ بلند ہوا اولاد صالح بڑی نعمت ہے حقتعالے کی کہ موت کے بعد بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے
وہ باقیات صالحات میں سے ہے یا اللہ میری اولاد کو صالح اور سعادتمند اور عالم باعمل کر عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ
مَعْدِيْكَرِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِاُمَّهَاتِكُمْ ثَلٰثًا اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ
بِاٰبَائِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی تمکو وصیت کرتا ہے اپنی ماؤں سے نیک سلوک کرنے کی تین بار بیشک اللہ تعالی
تمکو وصیت کرتا ہے اپنے باپوں سے نیک سلوک کرنیکا بیشک اللہ تعالی تم کو وصیت کرتا ہے پھر زیادہ نزدیک رشتہ
والے سے سلوک کرنے کی پھر جو اسکے بعد نزدیک ہو اس سے عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا

حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ ابوامامہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ والدین کا حق انکی اولاد پر کیا ہے آپ نے فرمایا والدین ہی تیری جنت اور جہنم ہیں **ف** یعنی جنت بھی والدین ہی کی وجہ سے ملتی ہے اور دوزخ بھی والدین ہی کے سبب سے اگر والدین کو خوش رکھا تو جنت میں جاویگا ورنہ دوزخ میں اس حدیث کا اسناد ضعیف ہے اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ہے **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَآءِ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْ ابوالدرداء سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے والد (باپ یا ماں) جنت کے دروازوں کا بیچ بیچ ہے اب تجھ اختیار ہے چاہے اس دروازے کو ضائع کر دے چاہے اسکی حفاظت کر **ف** بیچ میں جو دروازہ ہوتا ہے اس میں سے مکان میں جلدی پہونچ جاتے ہیں تو والدین کو قریب اور سہل رستہ جنت میں جانیکا قرار دیا اگر آدمی والدین کو اپنے خوش رکھے جو کچھ مشکل نہیں تو سہل سے جنت ملسکتی ہے **بَابٌ** صِلْ مَنْ كَانَ اَبُوْكَ يَصِلُ جس سے باپ سلوک کرتا ہو بیٹے کو بھی سلوک کرنا چاہیے **ف** اور باپ کے دوستوں سے ہمیشہ دوستی رکھنا چاہیے تاکہ باپ کی روح خوش ہو **عَنْ** اَبِیْ اُسَیْدٍ مَالِکِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَہُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَبَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّھُمَا بِہٖ مِنْ بَعْدِ مَوْتِھِمَا قَالَ نَعَمْ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْھِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمَا وَاِیْفَآءٌ بِعُھُوْدِھِمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِھِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِھِمَا مالک بن ربیعہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص بنی سلمہ کا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرے ماں باپ تو مر گئے اب بھی کوئی موقع ان سے سلوک کرنے کا باقی ہے آپ نے فرمایا ہاں انکے لیے دعا اور استغفار کرنا اور جس سے انہوں نے (زندگی) میں کچھ عہد کیا ہو (مثلاً کسی کو کچھ دیا کرتے تھے ماہانہ یا سالانہ تو وہ ماہوار جاری رکھنا یا کسی سے کچھ وعدہ کیا ہو دینے کا تو اسکو پورا کرنا) اسکو پورا کرنا اور انکا جو دوست ہو اسکی خاطرداری اور عزت کرنا اور جو ناتا ان کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اسی جوڑنا **ف** یعنی باپ اور ماں کے رشتہ داروں سے سلوک کرنا **بَابٌ** بِرِّ الْوَالِدِ وَالْاِحْسَانِ اِلَی الْبَنَاتِ باپ کو اولاد سے کیسی برتاؤ کرنا چاہیے خصوصاً بیٹیوں سے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْیَانَکُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالُوْا لٰکِنَّا وَاللّٰہِ مَا نُقَبِّلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمْلِکُ اِنْ کَانَ اللّٰہُ قَدْ نَزَعَ مِنْکُمُ الرَّحْمَۃَ حضرت عائشہ سے روایت ہے کچھ لوگ گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم بوسہ دیتے ہو اپنے بچوں کو لوگوں

نے کہا ہاں انہوں نے کہا ہم تو قسم خدا کی کبھی پیار نہیں کرتے اپنے لڑکوں کو یہ سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا مجھے کیا اختیار ہی جب اللہ تعالی نے تمہارے دلوں سے رحم کو نکال لیا ہے اپنے میں رحم اور شفقت تمہارے دلوں میں ڈال نہیں سکتا **عن** يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْعَيَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ یعلے عامری سے روایت ہے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام دوڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اندونوں کو اپنے گلے سے لگا لیا اور فرمایا کہ بچہ آدمی کو بخیل اور نامرد کر دیتا ہے **ف** سچ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اولاد کی محبت میں لڑائی اور جہاد میں سستی کرتا ہے اور مال خرچ کرنے میں بھی بخل کرتا ہے اور اولاد کے لیے مال چھوڑ جانا چاہتا ہے حالانکہ اولاد اگر صالح نہیں ہوئی تو باپ کے ذرا بھی کام نہیں آتی بلکہ باپ کا نام بدنام کرتی ہے ابوعبدالرحمان صوفی کا جب لڑکا پیدا ہوا تو انہوں نے سارا مال خیرات کر دیا لوگوں نے وجہ پوچھی انہوں نے کہا اگر وہ صالح ہے تو مال کی اسکو محبت نہوگی اور جو فاسق اور فاجر ہے تو میں اسکے فسق میں خرچنے کے لیے مال کیوں چھوڑ جاؤں **عن** سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ سراقہ بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھکو افضل صدقہ نہ بتلاؤں اپنی بیٹی کو صدقہ دے جو پھر تیرے پاس لوٹ آئی (خاوند کی موت یا طلاق کیوجہ سے) اور اسکا کوئی کمانے والا بھی نہیں سوا تیرے **ف** یعنے بیوہ بیٹی جسکی اولاد بھی جوان نہ ہو اسکا کملانے والا باپ کے سوا اور کون ہے پس ایسی بیٹی کی خبرگیری کرنا بہترین صدقہ ہے **عن** صَعْصَعَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ قَالَ دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَأَعْطَتْهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً ثُمَّ صَدَعَتِ الْبَاقِيَةَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ فَقَالَ مَا عَجَبُكِ لَقَدْ دَخَلَتْ بِهِ الْجَنَّةَ صعصعہ سے روایت ہے حضرت عائشہ پاس ایک عورت آئی جسکے ساتھ اسکی دو بیٹیاں تھیں تو انہوں نے اسکو تین کھجوریں دیں اس عورت نے ایک ایک کھجور ہر بیٹی کو دی اور تیسری کھجور کے دو ٹکڑے کرکے دونوں کو بانٹ دیے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئیں (یعنے حضرت عائشہ) اور آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپنے فرمایا تو تعجب کیا کرتی ہے وہ عورت اس کام کیوجہ سے جنتی ہو گئی **ف** یعنے اپنی بیٹیوں کو پالنے اور انکو کھلانے سے اور آپ بھوکے رہنے سے اکثر دیکھا گیا ہی کہ جب خاوند مرجاتا ہے اور عورت صاحب اولاد ہوتی ہے تو بیچاری عمر بھر محنت مزدوری کرتی ہے پیستی کوٹتی ہے اور جو ملتا ہے وہ اپنی اولاد کو کھلاتی ہے آپ اکثر بھوکی رہتی ہے اللہ اللہ کیا صبر ہے اس عورت کا جسکی

مصیبت او محنت دیکھکر کلیجہ مونہہ کو آتا ہے اور لطف یہ کہ اپنی بیٹون اور بیٹیون کو پالتی ہر محنت مزدوری کرتی
ہے مگر فحش نہین کرتی اور نہ دوسری شادی کرتی ہے اولاد کی محبت کی وجہ سے کہ دوسرا خاوند اس اولاد سے کاہی
کو محبت کرنے لگا پس اولاد تباہ ہوجاویگی ایسی عورت بلا شک جنتی ہے اللہ تعالی اسکو آخرت مین اس صبر اور سکو
اور شفقت کا ضرور بدلا دیگا عن عقبة بن عامر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من كان له ثلاث بنات فصبر عليهن واطعمهن وسقاهن وكساهن من جدته كن له حجابا من
النار يوم القيامة عقبہ بن عامر سے روایت ہے مینے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس کے
تین بیٹیان ہون وہ انکے ہونے پر صبر کرے (یعنی روووی اور پیٹے نہین دکھہ درد نہ بیان کرے) اور انکو کھلاوے
اور پلاوے اور کپڑا پہناوے اپنی طاقت اور کمائی سے تو وہ تینون اسکی آڑ ہونگی قیامت کے دن (دوزخ کے
عذاب سے) ف بڑی بیوقوف ہین وہ جو بیٹیان زیادہ ہونے سے روتی ہین شکایت کرتے ہین حالانکہ تجربہ سے
یہ ثابت ہوا ہے کہ بیٹے جب بڑے ہوجاتے ہین تو اپنی جورو اور اولاد کی محبت مین غرق ہوکر مان باپ کو پوچھتے
بھی نہین مگر شاذ و نادر بیٹے ایسے ہوتے ہین جو جوان اور صاحب اولاد بھی ہوکر اپنے مان باپ سے محبت اور الفت
رکھتے ہین برخلاف اسکے بیٹیان زندگی تک اپنے مان باپ کی محبت نہین چھوڑتین اور ہمیشہ انکی خدمت کرتی
رہتی ہین مبارک ہی بیٹا یا بیٹی جو ہمارا صاحب مالک ہم کو عنایت فرماوے اللہ جل جلالہ سے یہ دعا مانگنا چاہیے
کہ بیٹا ہو یا بیٹی صالح اور نیک بخت ہو اور اگر بیٹا ہوا لیکن نکما اور نافرمان تو اس سے سو درجہ بیٹی بہتر ہے
مترجم کہتا ہے مجھہ کو شادی ہوجانے کے بعد بھی اپنی مان اور باپ سے ایسی محبت رہی ہے کہ اگر وہ یہ کہتے کہ
اپنی جورو کو نکال باہر کردو تو مین فورًا چھوڑ دیتا اور نکال دیتا اور اللہ سے امید ہے کہ وہ میری اولاد کو بھی ایسی
ہی الفت و محبت دیگا آمین یا رب العالمین حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو کہا کہ اپنی جورو کو طلاق دے دو انہون
نے تامل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اپنے باپ کا کہا مان اور جورو کو چھوڑ دے مان باپ
کا حق ایسا ہی کہ عاقل کے نزدیک سو جورو مین انپر سے قربان کردینا سہل ہے لیکن انکو ناراض کرنا حماقت ہے
عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل تدرك له ابنتان فيحسن
اليهما ما صحبتاه او صحبهما الا ادخلتاه الجنة ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شخص کی دو بیٹیان جوان ہوجاوین اور وہ جب تک انکے ساتھہ رہین انکے ساتھہ نیکی کرے (یعنے اچھی
طرح انکو کھلاوے پہناوے پلاوے انکو دین کا علم سکھلاوے اور ادب اور ہنر اور تربیت معقول کرے) تو وہ اسکو

جنت مین لیجاوین گے (یعنے اسکے جنت مین لیجانے کے باعث وہ دو بیٹیان ہونگی) **مترجم** کہتا ہی اللہ تعالی نے دو بیٹیان مجھکو عنایت فرمائی ہین اور مین اسکے کرم سے امیدوار ہون کہ مجھکو بھی جنت مرحمت فرماوے (**عن** انس بن مالک یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکرموا اولادکم واحسنوا ادبھم انس بن مالک سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احسان کرو اپنی اولاد کے ساتھہ (یعنے انکو اچھی طرح سے رکھو عزت سے انکے کھانے اور پینے اور پہننے اور تعلیم اور تربیت کا خیال رکھو) اور انکو ادب خوب سکھلاؤ **ف** ادب سے مراد علم اخلاق اور شریعت ہی اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو خدا کے ساتھہ کیا کرنا چاہیے اور مخلوقات خصوصًا اپنی بنی نوع کے ساتھہ کیا کرنا چاہیے ماں باپ عزیز و اقربا جورو لڑکون کے کیا حق ہین غرض شریعت پر چلنا اور شریعت حاصل کرنا یہی ادب ہے اولاد کو بچپنے سے علم شریعت اور اخلاق کی تعلیم دینا چاہیے اسکی بعد دنیا کا کوئی علم و ہنر سکھلانا چاہیے تاکہ اسکی وجہ سے معاش حاصل کرے اور دین کے علم کو دنیا کمانے کا آلہ بنانا ٹھیک نہین ہے

باب حق الجوار ہمسایہ کا حق **عن** ابی شریح الخزاعی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیحسن الی جارہ من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیسکت ابو شریح خزاعی سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر (قیامت پر) وہ اپنی ہمسایہ سے نیک سلوک کرے اور جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر وہ اپنے مہمان کی خاطرداری کرے اور جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر وہ نیک بات کہے یا خاموش رہے **ف** یہ اخیر کا فقرہ بہت مشکل ہے اکثر آدمیون سے ضبط نہین ہوسکتا جو جی مین آتا ہے کہہ ڈالتے ہین پھر پچھتاتے ہین آدمی کو چاہیے کہ اگر اچھی بات ہو تو منہ سے نکالے بری بات جیسے جھوٹ اور غیبت اور بہتان اور فضول اور بیکار باتون سے ہمیشہ بچتا رہے اور کثرت کلام عقلا کے نزدیک بہت معیوب ہے اگلے تمام حکیمون اور داناؤن کا اسپر اتفاق ہی کہ آدمی کی عقلمندی اس کے بات کرنے سے معلوم ہوجاتی ہے لہذا ضرور ہی کہ پہلے خوب دل مین سوچ بچار کرے کہ اس بات کے کہنے سے کوئی نقصان تو پیدا نہ ہوگا اور کسی کا دل تو ناراض نہ ہوگا پھر یہ سوچے کہ اس بات مین کوئی فائدہ بھی ہی یا نہین بعد اسکے اگر اس بات مین فائدہ ہی تو منہ سے نکالے ورنہ خاموش ہو رہے اگر خاموشی سے تھک جاوے تو ذکر الہی یا تلاوت قرآن کرے یا علوم دین کی تعلیم کرے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مازال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھکو وصیت کرتے رہے ہمسایہ کو سلوک کرنے کی یہانتک کہ مین سمجھا کہ
ہمسایہ کو وارث بناوین گے **ف** اور ترکہ دلاوینگے ہمسایہ کا حق بہت ہے اگرچہ کافر بھی ہو لیکن اسکے ساتھہ محبت
اور احسان ضرور ہے اگر وہ کوئی شے عاریت مانگے تو اسکو دیدے اگر بھوکا ہو تو اپنے کھانے مین سے اسکو کھلاوے
اگر اسکو قرض کی ضرورت ہو تو دیدے بہر حال خوشی اور مصیبت دونون مین اسکا شریک رہے اور اسکی ہمدردی کرتا رہے
اسمین دین اور دنیا دونون کی فائدے ہین اور انجیل شریف مین بھی پڑوسی کی خاطرداری کے لیے بہت تاکید کی ہے
اور پڑوسی کا ستانا اسکو رنج دینا بلا وجہ شرعی حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اللہ اس سے بچاوے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ
ابو ہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **بَابُ** حَقِّ الضَّيْفِ مہمان کا حق **عَنْ** اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ
لَهٗ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَ صَاحِبِهٖ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ اَلضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَ مَا اَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَهُوَ صَدَقَةٌ
ابو شریح خزاعی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ تعالی پر اور پچھلے دن پر
وہ اپنے مہمان کی خاطرداری کرے اور ضرورت مہمانداری کی ایک دن ایک رات تک ہے (اور تین دن
تک سنت ہے) اور مہمان کو جائز نہین ہے کہ میزبان پاس ٹھیرا رہے یہانتک کہ اسکو تکلیف ہو مہمانی تین
دن تک ہے اسکے بعد بھی اگر میزبان کچھ خرچ کرے مہمان پر تو وہ صدقہ ہے **ف** اوائل اسلام مین مہمانی
واجب تھی پھر اسکا وجوب منسوخ ہوگیا جمہور کے نزدیک لیکن اب بھی وہ اخلاق حسنہ مین داخل ہے اور مہمانی
نہ کرنا بدخلقی اور بے مروتی اور باعث شقاوت ہے اور مراد مہمان سے ہر ایک مسلمان مسافر ہے جو اسکے پاس
آنکر اوترے خواہ اس سے پہچان ہو یا نہ ہو عرب مین اب تک یہ قاعدہ باقی ہے کہ جو مسافر آنکر اوترے اسکی
خاطرداری کرتے ہین اسکے ہاتھہ پاؤن دھلاتے ہین اسکو کھانا کھلاتے ہین اور یہ امر انکے نزدیک ایسا ضروری
ہے کہ اگر کوئی مہمان کی مہمانی نہ کرے تو ذات اور برادری مین سے خارج ہو جاوے اور کسیکو شرم کے مارے
مونہہ بتلانے کے لائق نہ رہے **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قَالَ قُلْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ
تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُوْنَا فَمَا تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ
نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا وَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ
يَنْبَغِيْ لَهُمْ عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم کو بھیجتے ہین کسی قوم کے پاس ہم انکے

پاس جاکر اترتے ہیں وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے تو آپ کیا فرماتے ہیں اس میں آپ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس اترو اور وہ تمہارے لیے حکم دیوین اُن چیزون کا مہمان کو درکار ہوتی ہین (جیسے کھانا پانی لکڑی وغیرہ) تو اسکو لے لو اور جو وہ ایسا نکرین تو اپنی مہمانی کا حق جو واجبی ہو اُن سے وصول کر لو **ف** گو جبر سے ہی یہ اُسیوقت کا ذکر ہے جب ضیافت یعنی مہمانی واجب تھی **عن** ابی کریمۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الضیف واجبۃ فان اصبح بفنائہ فھو دین علیہ فان شاء اقتضی وان شاء ترک ابو کریمہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مہمان آنکر اترے اس رات تو اسکی ضیافت واجب ہے اگر وہ صبح تک میزبان کے مکان پر رہا (اور میزبان اسکی مہمانی نکرے) تو اسکا قرض ہوگا میزبان پر چاہے اسکو وصول کرلے چاہے چھوڑ دے **ف** یعنے بقدر مہمانی کے نقد میزبان سے وصول کر سکتا ہے جب وہ مہمانی نہ کرے اور یہہ وجوب پہلی رات میں ہے کیونکہ رات کو مسافر کو کھانا ملسکتا ہے نہ بازار معلوم ہوتی ہے تو صاحب خانہ پر اسکے کھانے پینے کا سامان کر دینا واجب ہے البتہ دوسرے دن صبحکو اسپر مہمانی کرنا واجب نہیں خواہ کرے یا نکرے کیونکہ مہمان دن کو سب سامان کر سکتا ہے یہ وجوب اب بھی باقی ہے ایک طائفہ علما کے نزدیک اور جمہور کہتے ہین کہ وجوب منسوخ ہوگیا لیکن سنت ہونا اب بھی باقی ہے تو ایک دن رات مہمانی کرنا سنت موکدہ ہے یعنے ضروری ہے اور تین دن تک مستحب ہے اور تین دن کے بعد پھر مہمانی نہیں اب مہمان کو لازم ہے کہ جلدی چلا جائے یا اپنے کھانے پینے کا اہتمام الگ کرلیوے میزبان پر بوجھ نڈالے انجاح میں ہے کہ حضرت شیخ ابو مدین مغربی سے جو شیخ محی الدین ابن عربی کے پیر تھے کسینے پوچھا کہ تم دنیا میں کسب معیشت نہیں کرتے یعنے محنت مزدوری تجارت وغیرہ انہون نے کہا مہمانی کی حد کیا ہے وہ شخص بولا ایک دن تک واجب ہے اور تین دن تک سنت ہے انہون نے کہا اللہ اکبر ایک دن تو خدا کے نزدیک ہزار برس کا ہوتا ہے اور ہمارا رہنا دنیا میں ایک دن بھی نہین ہے پس ہم مہمان ہین خدا کے دنیا میں کسب معیشت کیون کرین بلکہ دنیا سے جانے کے بعد بھی ہماری مہمانی ہمارے مالک پر باقی رہیگی **باب** حق الیتیم یتیم کا حق **ف** یتیم وہ لڑکا یا لڑکی ہے جسکا باپ گذر گیا ہو اور وہ نابالغ ہو **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی احرج حق الضعیفین الیتیم والمرأۃ ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں حرام کرتا ہون دو ناتوانون کا مال ایک تو یتیم کا دوسرے عورت کا **ف** بیوہ کا ان دونون کا مال کھا جانا اور اس میں تقلب کرنا سخت گناہ ہے اگرچہ اور کسیکا بھی مال کھا جانا حرام اور گناہ ہے مگر ان دونون کا مال ناجائز

طور سے کھانا نہایت سخت گناہ ہے اسلیے کہ یہ دونوں ناتوان ہیں کسب معیشت پر قادر نہیں ہیں تو انکو اور دینا چاہیے
نہ کہ انکی کا مال لے لینا اور سخت بیحیا اور بے غیرت اور ملعون اور مردود ہیں وہ لوگ جو یتیم اور بیوہ کا مال ناحق کھاتے ہیں
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُحْسَنُ اِلَیْہِ
وَشَرُّ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُسَاءُ اِلَیْہِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا بہتر گھر مسلمانوں کے گھروں میں وہ ہے جس میں ایک یتیم پرورش پاتا ہو اور اسکے ساتھ احسان کیا
جاتا ہو اور بدتر گھروہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ برائی کی جاتی ہو ف حضرت معروف کرخی جو اولیائے کرام کے
پیشوا تھے عید کے دن ایک درخت کے تلے بیل چن رہے تھے اور لوگ نماز عید اور غسل وغیرہ کی طیاری میں مصروف
تھے ایک شخص نے ان سے پوچھا یہ تم عید کے دن کیا کر رہے ہو انہوں نے کہا میں نماز کی نیت سے گھر سے نکلا تھا راہ
میں بچے مل کھیلتے ہوئے ایک بچہ انمیں یتیم تھا وہ رو رہا تھا کہ میرے پاس نہ کھلونا ہے نہ عید کے کپڑے ہیں اگر
میرا باپ زندہ ہوتا تو مجھے بھی یہ چیزیں دیتا میں نے یہ دیکھکر نماز کا ارادہ ترک کیا اب دن بھر اس درخت کی بیل
چنوں گا اور شام کو اسکو بیچکر گیند اور کچھ کھلونا خرید کر کے اس یتیم بچے کو دونگا تاکہ اسکا رنج سٹ جاوے یا کم ہو
سبحان اللہ اولیائے کرام کے کام ایسے ہی ہوتے ہیں رحم و شفقت و کرم کے بغیر کبھی ایمان کامل نہیں ہوتا اگرچہ
لاکھ برس عبادت کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
عَالَ ثَلَاثَةً مِّنَ الْاَیْتَامِ کَانَ کَمَنْ قَامَ لَیْلَہٗ وَصَامَ نَہَارَہٗ وَغَدَا وَرَاحَ شَاهِرًا سَیْفَہٗ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ وَکُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّةِ اَخَوَیْنِ کَهَاتَیْنِ اُخْتَانِ وَاَلْصَقَ اِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی عبداللہ بن
عباس سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین یتیموں کی پرورش کرے اسکو ایسا ثواب ہوگا جیسے
رات کو عبادت کرے اور دن کو روزہ رکھے اور صبح کو اور شام کو اپنی تلوار کو کھینچکر جہاد کو جاوے اور میں اور وہ جنت
میں اس طرح رہیں گے بھائی بھائی ہو کر جیسے یہ دونو بہنیں ہیں اور آپنے اپنی کلمے کی اونگلی اور بیچ کی انگلی کو ملایا ف
اگرچہ پیغمبر کا درجہ اوروں سے زیادہ ہے مگر یہ آپنے مبالغہ کے طور پر فرمایا کہ یتیم کا پرورش کرنیوالا میرے ہم درجہ ہوگا
اور بعضوں نے کہا شاید کسی وقت یہ بات ہوجاوے لیکن ہمیشہ کے لیے نہ ہوگی اور انبیا کا درجہ ضرور بلند رہیگا اور
بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جنتی ہونے میں وہ میرے برابر ہے اگرچہ درجہ اسکا کم ہو یعنے دونوں کا
جنتی ہونا یقینی ہے اگر ایمان پر خاتمہ ہوا اور بعضوں نے کہا بیچ کی اونگلی کلمے کی اونگلی سے بڑی رہتی ہے اس
میں اشارہ ہوگیا کہ پیغمبر کا درجہ بڑا ہوا ہے غرض اس حدیث سے یتیم کی پرورش کی بڑی عظمت ثابت ہوئی اور

سبارک ہین وہ جو تین شخص زیادہ یتیمون کی پرورش کرین **باب** اماطۃ الاذی عن الطریق راہ مین سے کانٹا کچرا وغیرہ دور کرنا (حدیث مین اذی ہے یعنی جس سے تکلیف ہو راہ چلنے والون کو) **عن** ابی برزۃ الاسلمی قال قلت یا رسول اللہ دلنی علی عمل انتفع بہ قال اعزل الاذی عن طریق المسلمین ابو برزہ اسلمی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا مجھکو ایسا امر بتائیے جس سے مجھکو فائدہ ہو آپ نے فرمایا مسلمانون کی راہ سے تکلیف دینے والی چیز دور کردے **ف** جیسے کانٹا کچرا وغیرہ اگر راہ مین گڈھا ہو یا کنوان تو اسکو بھر دی یا اس مین سینڈ لگادے تاکہ کوئی مسلمان اندھیرے مین اس مین گر نہ جاوے یہ حدیث اصل ہے مفید عام کامون کی ثواب مین جیسے سڑک کا بنانا سڑک پر روشنی کرنا سرا بنانا پل بنانا کنوان بنانا یہ سب عمل اس قسم کے ہین **عن** ابی ھریرۃ رضہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کان علی الطریق غصن شجرۃ یؤذی الناس فاماطھا رجل فادخل الجنۃ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ مین ایک درخت تہا جسکی ڈالیان لوگون کو ایذا دیتی تہین (یعنی چلنے والون کو) ایک شخص نے ان ڈالیون کو نکال ڈالا وہ جنت مین گیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان مرتے ہی جنت مین جاتے ہین اور کافر دوزخ مین اور قیامت تک وہین رہین گے لیکن اپنے خاص خاص مقام مین جو انکے لیے طیار رہوے ہین حشر اور حساب کتاب کے بعد جاوین گے اسکی مثال ایسی ہے جیسے زیر دریافت قیدی سب طرح کی دریافت سے پہلے محبس کے ایک ہی مقام مین رکھے جاتے ہین پہر فیصلہ ہونے کے بعد کوئی کالی پانی بہیجدیا جاتا ہے کوئی سخت حبس مین رہتا ہے کوئی ہلکی قید مین کوئی سخت مشقت مین اور یہی مذہب راجح ہے اہلحدیث اور محققین کے نزدیک جیسے اوپر گذر چکا دوسری روایت مین ہے کہ ایک عورت دوزخ مین گئی ایک بلی کیوجہ سے اور آپ نے شب معراج مین دوزخ کے اندر بہت گنہگارون اور کافرون کو دیکہا اللہ دوزخ سے بچاوے **عن** ابی ذر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال عرضت علی امتی باعمالھا حسنھا و سیئھا فرایت فی محاسن اعمالھا الاذی ینحی عن الطریق ورایت فی سیئ اعمالھا النخاعۃ فی المسجد لا تدفن ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے اعمال میرے سامنے پیش کیے گئے انمین نیک عمل بہی تہے بری بہی تہے مین نے نیک عملون مین یہ بہی دیکہا راہ سے تکلیف کی چیز کو ہٹانا اور بری اعمال مین یہ بہی دیکہا مسجد مین تہوکنا یا رینٹ نکالنا (بلغم) اور اسکو دفن نکر دینا اسکا سبب یہ ہے کہ مسجد کچے ہو اس مین ریتی ہو تو تہوک کر مٹی مین دبادیوے) **باب** فضل صدقۃ الماء پانی صدقہ کی فضیلت **عن** سعد بن عبادۃ قال قلت یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال سقی الماء سعد

عبادہ سی روایت ہی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا صدقہ افضل ہے آپنے فرمایا پانی پلانا **ف** جہان پر لوگون کو پانی کی حاجت ہو وہان سبیل رکھنا یا کنوان یا حوض بنادینا اسیطرح جہان جس چیز کی مسلمانون کو ضرورت اور تکلیف ہو وہان اسیکا صدقہ افضل ہوگا اور حاصل یہ ہے کہ مخلوق خدا کو راحت پہونچانا اس سی زیادہ ثواب کسی چیز مین نہین یہانتک کہ جانورون کو بھی راحت پہونچانے مین بڑا اجر ہے

مباش در پی آزار ہرچہ خواہی کن　　،　　کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست

حافظ صاحب کے اس شعر پر بعض ناواقفون نے اعتراض کیا ہے کہ بہت سی امور ایسی ہین جن مین کسیکو تکلیف نہین لیکن شریعت مین وہ گناہ ہین جیسے شراب پینا نماز کو ترک کرنا روزہ چپٹ کرنا اور اسکا جواب یہ ہی کہ کل گناہ آزار ہین اور دوسری بہائی کے لیے یا اپنے لیے ان گناہون مین اپنے نفس کو آزار دینا ہے اسکو عذاب کا مستحق کرنا ہے **عن** انس بن مالكٍ قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ يَصُفُّ النّاسُ يومَ القيامةِ صُفُوفًا وقال ابنُ نُميرٍ اهلُ الجنّةِ فيمُرُّ الرّجلُ من اهلِ النّارِ على الرّجلِ فيقولُ اما تذكرُ يومَ استسقيتَ فسقيتُكَ شربةً قال فيشفعُ لهٗ ويمرُّ الرّجلُ فيقولُ اما تذكرُ يومَ ناولتُكَ طهورًا فيشفعُ لهٗ قال ابنُ نميرٍ ويقولُ يا فلانُ اما تذكرُ يومَ بعثتني في حاجةِ كذا وكذا فذهبتُ لكَ فيشفعُ لهٗ

انس بن مالک سی روایت ہی قیامت کے دن لوگون کی صفین لگائی جاوینگی اور ابن نمیر کی روایت مین ہے کہ جنت والون کی صفین لگائی جاوینگی پھر ایک شخص دوزخ والون مین انپر گذریگا اور ان مین ایک شخص سے کہیگا اے فلانی تجھ کو یاد نہین کہ ایک دن تو نے پانی مانگا تہا اور مین نے تجھکو ایک گھونٹ پانی پلایا تہا (وہ کہیگا بیشک) آخر وہ اسکی شفاعت کریگا (مالک کی جناب مین اور یہ دوزخی اسکی شفاعت کی وجہ سی بخشدیا جاویگا) اور ایک اور دوزخی ادہر سے نکلیگا اور جنت والون مین سی ایک شخص سے کہیگا تجھکو یاد نہین مینے تجھ کو پانی دیا تہا طہارت کے لیے پھر وہ اسکی شفاعت کریگا **ف** اس حدیث سی پانی دینے کا ثواب بہت ثابت ہوا آدمی کو کیا جانور کو بھی جب وہ پیاسا ہو پانی پلانا چاہیے اور جو لوگ سخی مسلمان ہوتے ہین وہ پانی کو کبھی بند نہین کرتے افسوس ہے کہ ابن زیاد بدنہاد اور اسکے ہمراہین اشقیا نے جو شخص افضل الناس تہا اور اقرب الی اللہ ساری دنیا مین اور قائم مقام جناب رسالت مآب یعنی جناب امام حسین علیہ السلام اونہی کو پانی ندیا نہ انکے ننھے ننھے بچون اور عورتون کو یہانتک کہ یہ سب پیاس کیحالت مین شہید ہوئے حالانکہ یہان فرات کا دریا بہ رہا تہا جس مین سے گدہے اور کتے تک پانی پیتے تہے لیکن اہل بیت رسالت پر پانی کی یہ تنگی خدا اون سے سمجھے کیا یہ لوگ مسلمان تہے ہرگز مسلمان

نہ تہے یا صرف نام کو مسلمان تہے جن مین اسلام کا ذرا بہی نور نتہا عَنْ سُرَاقَۃَ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَالَّۃِ الْاِبِلِ تَغْشٰی حِیَاضِیْ قَدْ لَطَّتْھَا لِاِبِلِیْ فَھَلْ لِیْ مِنْ اَجْرٍ اِنْ سَقَیْتُھَا قَالَ نَعَمْ فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ حَرّٰی اَجْرٌ سراقہ بن جعشم سے روایت ہی مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بہولے بہٹکے اونٹ (جو اپنے مالک سے علاحدہ ہو جاتے ہین) میری حوضون پر آتے ہین جنکو مین طیار کرتا ہون اپنے اونٹون کے لیے تو مجہہ کو کچہ ثواب ہوگا اگر مین ان اونٹون کو پانی پینے دون آپنے فرمایا (اونٹ مین کیا ہی) ہر کلیجہ والے جانور کے پانی پلانے مین جسکو پیاس لگتی ہے ثواب ہے بَابُ الرِّفْقِ نرمی کا بیان عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَجَلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ الْخَیْرَ جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ ساری بہلائی سے محروم ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَیْہِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نرمی کرتا ہے (یعنے ملایمت اور خوش خلقی) اور پسند کرتا ہے نرمی کو اور نرمی پر وہ ثواب دیتا ہے جو سختی پر نہین دیتا ف نرمی یہ ہے کہ اپنے نوکرون اور خادمون اور بال بچون اور دوستون سے آہستگی اور لطف و مہربانی کے ساتہہ گفتگو کرے انپر غصہ نہو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال تہا کہ انس نے آپکی دس برس خدمت کی آپنے کبہی نہ انکو کہر کا نہ جہڑکا عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ حضرت عائشہ سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نرمی کرتا ہے اور ہر ایک کام مین نرمی کو پسند کرتا ہے (اور سختی اور غصہ کو پسند نہین کرتا) بَابُ الْاِحْسَانِ اِلَی الْمَمَالِیْکِ لونڈی غلامون کے ساتہہ نیک سلوک کرنا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُکُمْ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَاَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْھُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَلَا تُکَلِّفُوْھُمْ مَا یَغْلِبُھُمْ فَاِنْ کَلَّفْتُمُوْھُمْ فَاَعِیْنُوْھُمْ ابوذر سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی غلام تمہارے بہائی ہین (درحقیقت کیونکہ وہ بہی آدم کی اولاد مین ہین اسیطرح نوکر چاکر خدمتگار وغیرہ) لیکن اللہ تعالی نے انکو تمہارے ہاتہہ کے تلے کر دیا ہے تو انکو کہلاؤ جو تم کہاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور انکو اتنا کام مت ڈالو جو انکو تکلیف مین ڈالے (آرام سے نہو سکے) اگر کبہی ایسا کام انپر ڈالو تو تم بہی اسمین شریک ہو عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ

الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى قَالَ نَعَمْ فَأَكْرِمُوهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ قَالُوا فَمَا يَنْفَعُنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَمْلُوكُكَ يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَخُوكَ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بدخلق شخص نجاوے گا یعنے جو اپنے غلام لونڈی کے ساتھ بدخلقی کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپنے ہمسے بیان نہیں کیا کہ اکثر لوگ اس امت کے غلام لونڈی ہونگے اور یتیم پھر کیسے ممکن ہے کہ سب لوگ انکے ساتھ احسان کریں بعضے انکے ساتھ بدخلقی بھی کرینگے آپنے فرمایا بیشک لیکن انکی خاطر کرو جیسے اپنی اولاد کی خاطر کرتے ہو اور انکو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو پھر انہوں نے عرض کیا ہم کو دنیا میں کونسی عبادت فائدہ دیگی آپنے فرمایا گھوڑا جسکو تو باندھے اور اسپر سوار ہو کر لڑے اللہ کی راہ میں تیرا غلام تجھے کافی ہے پھر جب وہ نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے **ف** یعنے اگر غلام مسلمان اور نمازی ہو تو اس میں اور بھائی میں کوئی فرق نہیں اسکو اسیطرح کھلانا اور پلانا چاہیے جیسے اپنے بھائی کو کھلاتے اور پلاتے ہیں اسحدیثکو ترمذی نے بھی نکالا

بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ سلام کو فاش کرنے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم جنت میں نہیں جاؤگے جبتک ایمان نہ لاؤگے یعنے مومن نہ ہوگے (اللہ اور رسول اور فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں اور قیامت پر اور دین کے سچے تمام عقائد اور اعمال پر) اور تم مومن نہوگے جبتک آپس میں محبت نکروگے یعنے مسلمان بھائیوں سے الفت نرکھوگے کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں کہ جب تم اسکو کرو تو آپس میں تمہاری محبت ہو جاوے اپنے درمیان سلام کو فاش کرو **ف** یعنے آپس میں جب ایک دوسرے سے ملو تو سلام علیک کرو خواہ اس سے معرفت ہو یا نہ ہو سلام اول ذریعہ ہے معرفت کا اور کنجی ہے محبت کی اور ہر مسلمان کو ضرور ہے کہ جب دوسرے مسلمان سے ملے تو اسکے سلام کا منتظر نرہے بلکہ خود پہلے سلام کرے خواہ وہ ادنی ہو یا اعلے یا ہمسر کمال ایمان کا یہی شیوہ ہے **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُفْشِيَ السَّلَامَ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمکو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سلام کے فاش کرنے کا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی

عبادت کرو اور سلام کو فاش کرو ف عمار نے کہا جس نے تین باتیں کین اسنے ایمان اکٹھا کر لیا ایک تو انصاف اپنے نفس سے دوسرے سلام کرنا ہر ایک شخص کو تیسرے خرچ کرنا تنگی کے وقت اسکو نکالا بخاری نے موقوفاً اور دوسرے نے مرفوعاً

باب ردّ السلام سلام کا جواب دینا عن ابی ھریرۃ ان رجلا دخل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی ناحیۃ المسجد فصلی ثم جاء فسلم فقال وعلیک السلام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے مسجد کے کونے مین اس نے نماز پڑھی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپکو سلام کیا آپنے فرمایا وعلیک السلام عن عائشۃ حدثتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا ان جبرئیل یقرأ علیک السلام قالت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام تمکو سلام کہتے ہین اونہون نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ف شخص غائب کیطرف سے جب سلام پہونچایا جاوے تو ایسا ہی کہے اور بعضون نے کہا یون کہے علیک وعلیہ السلام اس حدیث سے یہی نکلا کہ اجنبی عورت کو سلام کہلا بھیجنا درست ہے جب کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو اور حضرت عائشہ صدیقہ کا کمال فضل اور علو درجہ کہ روح القدس نے انکو سلام کہلا بھیجا اور یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور الفت کیوجہ سے تھا جو آپکو انکے ساتھ تھی رضی اللہ تعالے عنہا

باب ردّ السلام علی اھل الذمۃ ذمی کافرون کے سلام کا جواب عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم علیکم احد من اھل الکتاب فقولوا وعلیکم جناب انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم کو اہل کتاب (یہود یا نصاریٰ سے سلام کہے تو تم صرف) علیکم کہو عن عائشۃ انہ اتی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ناس من الیہود فقالوا السام علیک یا ابا القاسم فقال وعلیکم جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس یہود کے کچھ لوگ آئے اور کہا السام علیک یا ابا القاسم آپنے فرمایا وعلیکم ف یہ انکی شرارت تھی کہ سلام کے بدل سام کا لفظ کہا سام کہتے ہین موت کو تو السام علیک کے معنے یہ ہوئے تم مرو جو ایک بد دعا ہے آپنے جواب مین صرف وعلیک فرمایا یعنے تمہین مرو جب کوئی کافر سلام کرے تو جواب مین صرف وعلیک کہے۔ کئی روز کا عرصہ ہوا ہے کہ یہودیون کی ایک جماعت میری سامنے سے گذری اور انہون نے مجھکو سلام کیا مینے اسی حدیث کو یاد کرکے جواب مین وعلیکم کہا عن ابی عبد الرحمٰن الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی راکب غدًا الی الیھود فلا تبدءوھم بالسلام فاذا

سلموا علیکم فقولوا وعلیکم ابو عبد الرحمن جہنی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل سوار ہوکر یہودیوں کے پاس جاؤں گا تو تم انسے پہلے سلام مت کرو جب وہ تم کو سلام کریں تو جواب میں وعلیکم کہو **ف** اب اگر اونہوں نے سلام کا لفظ بولا تو وعلیکم کا معنے یہ ہوگا کہ تمپر بھی سلام اور جو شرارت سے سام کا لفظ بولا تو سام یعنے موت ہی انپر لوٹے گی

باب السلام علی الصبیان والنساء بچوں اور عورتوں کو سلام کرنیکا بیان

عن انس قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن صبیان فسلم علینا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم بچے تھے آپنے فرمایا السلام علیکم **عن** اسماء بنت یزید قالت مر علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوة فسلم علینا اسماء بنت یزید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پر سے گذری عورتوں پر سے تو فرمایا السلام علیکن **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کو سلام کرنا اور اسکو جواب دینا درست ہے اور بعضوں نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا کیونکہ آپ فتنے سے محفوظ تھے اور لوگوں کو اجنبی عورت کو سلام کرنا درست نہیں اور جو کوئی سلام کرے تو عورت کو جواب دینا ضرور نہیں مگر جب وہ عورت بوڑھی ہو اور کسی فتنہ کا ڈر نہو **مترجم** کہتا ہے سلام میں جو شریعت کے موافق ہو کسی فتنہ کا ڈر نہیں اور صحابہ ہمیشہ ازواج مطہرات کو سلام کرتے اور وہ ان کی سلام کا جواب دیتیں اس میں بوڑھے اور جوان کی کوئی قید نہیں ہے اور حضرت جبرئیل نے حضرت عائشہ رضہ کو سلام کہلا بھیجا جیسا اوپر گذرا **ف** اگر کسی مجلس میں کافر اور مسلمان دونوں ہوں اور کوئی وہاں جاوے تو یوں کہے السلام علی من اتبع الہدی

باب المصافحة مصافحہ کا بیان (یعنے ہاتھ ملانیکا)

عن انس بن مالک قال قلنا یا رسول اللہ اینحنی بعضنا لبعض قال لا قلنا ایعانق بعضنا بعضا قال لا ولکن تصافحوا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ کیا (ملاقات کیوقت) ہم میں کے ہر ایک جھکے دوسرے کے لیے آپنے فرمایا نہیں (بلکہ سیدھا رہکر صرف السلام علیکم کہے) پھر ہمنے عرض کیا کیا ہم میں ایک دوسرے سے گلے ملے (ملاقات کے وقت) آپنے فرمایا نہیں البتہ مصافحہ کرو **ف** اسحدیث سے یہ نکلا کہ معانقہ اسیطرح سلام کیوقت جھکنا دونوں مکروہ اور خلاف سنت ہیں لیکن سفر سے جب کوئی آوے تو اس سے معانقہ مسنون ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ کیا زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب سے جب وہ حبش سے لوٹ کر آئے اور بعضوں نے کہا بغیر سفر سے آئے بھی معانقہ درست ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہو اور دو کپڑے پہنے ہوں اگر ننگے ہوں صرف ازار پہنے ہوں تو معانقہ مکروہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر

ابوذر کو لپٹنے سے چھپا لیا یہ ابوداؤد نے نکالا شیخ نے لمعات میں کہا ابوحنیفہ اور محمد کے نزدیک مکروہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کا سر چومے یا اسکا ہاتھ یا اور کوئی عضو یا اس سے معانقہ کرے کیونکہ اسکی ممانعت وارد ہوئی حدیث میں مترجم کہتا ہے جب معانقہ سوا سفر سے آنیکے وقت اور کسی وقت ثابت نہیں تو عیدین کا معانقہ یہ بھی مکروہ ہوگا اور ہمارے زمانہ میں اسکا بہت رواج ہے اسیطرح مصافحہ جو سنت ہے وہ ملاقات کے وقت یعنی ایک ہاتھ سے یا دونو ہاتھ سے اب جو لوگوں نے نکالا ہے کہ عیدین کی نماز کے بعد یا جمعہ کی نماز کے بعد یا صبح یا عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرتے ہیں اسکی کچھ اصل نہیں ہے مولانا فخر نے کہا یہ مکروہ ہے کیونکہ اپنے مقام پر نہیں ہے اور مقام مصافحہ کا وہی ہے کہ ابتدا ملاقات کے وقت کیا جاوے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا براء بن عازب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کریں تو انکے گناہ بخشدیے جاویں گے جدا ہونے سے پہلے **باب** الرَّجُلِ يُقَبِّلُ يَدَ الرَّجُلِ آدمی دوسرے آدمی کے ہاتھ کو چومے تو کیسا ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چوما **ف** اہل فضل اور اہل علم کا ہاتھ چومنا اکثر علماء نے جائز کہا ہے اسی حدیث کی رو سے لیکن درمختار میں ہے کہ اپنے ساتھی کا ہاتھ چومنا ملاقات کیوقت بالاجماع مکروہ ہے اور ایسے ہی زمین کا چومنا عالموں اور رئیسوں کے سامنے یہ حرام ہے اور جو کوئی ایسا کرے اور جو کوئی اسکام پر راضی ہو وہ دونو گنہگار ہیں اور یہ مشابہ ہے بت پرستی کے اور اگر عبادت اور تعظیم کی نیت سے ایسا کرے تو کافر ہو جاوے گا اگر تحیت کی نیت سے کرے تو کافر نہ ہوگا لیکن کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور ملتقط میں ہے کہ تواضع غیر خدا کے لیے حرام ہے اور وہبانیہ میں ہے کہ جب کوئی شخص لائق تعظیم آوے تو اسکی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا جائز ہے بلکہ مندوب ہے اور بوسہ پانچ قسم ہے ایک محبت کا جیسے باپ بیٹے کو دیتا ہے رخسار پر دوسرے مودت کا جیسے بیٹا باپ کو دیوے سر پر تیسرے شفقت کا جیسے اپنے بھائی کو دیوے پیشانی پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کو یا زید کو ایسا ہی بوسہ دیا تھا چوتھے شہوت کا جیسے مرد اپنی عورت کو دیتا ہے مونہہ پر پانچویں تحیۃ کا جیسے ایک مومن دوسرے مومن کے ہاتھ کو چومتا ہے اور مصحف کا چومنا بعضوں نے بدعت کہا ہے بعضوں نے کہا حضرت عمر سے اور حضرت عثمان سے مصحف کا چومنا منقول ہے اور روٹی کا چومنا بدعت ہے اور شافعی نے کہا وہ مباح ہے اور بدعت حسنہ ہے مترجم کہتا ہے اب قبر کا چومنا یا قبر پر چومنا ہوتی ہے اسکا یا اسکی چوکھٹ کا چومنا یہ سب بدعت

اور حرام ہے اور ہماری زمانہ میں یہ بہت رائج ہے اور لوگ اس سے منع نہیں کرتے جس کا انجام یہ ہوگیا ہے کہ اب لوگ اولیاء اللہ کی قبروں کو سجدہ تک کرنے لگے ہیں حالانکہ سجدہ غیر خدا کے لیے مطلقاً حرام ہے اور سجدہ عبادت غیر خدا کے لیے بالاتفاق کفر ہے عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ اَنَّ قَوْمًا مِنَ الْیَهُوْدِ قَبَّلُوْا یَدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَیْهِ صفوان بن عسال سے روایت ہے یہود کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اونھوں نے آپکا ہاتھ چوما اور آپکے پاؤں چومے ف اور دوسری روایتوں میں بھی یہ وارد ہے کہ لوگوں نے آپکے ہاتھ اور پاؤں چومے آپ خاموش ہورہے اس سے یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص صاحب فضیلت اور علم اور صاحب تقوی اور عبادت ہو تو اُسکے ہاتھ اور پاؤں چومنا درست ہے لیکن دنیا دار امیر اور نوابوں کے پاؤں چومنا کسی نے جائز نہیں رکھا اور ایک جماعت علما نے یہ کہا ہے کہ پاؤں چومنے کا جواز خاص تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کسی کے پاؤں چومنا درست نہیں ہے مگر اس تخصیص پر کوئی دلیل نہیں ہے اور بہت بزرگوں سے یہ منقول ہے کہ اونھوں نے دوسری بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور امام مسلم نے امام بخاری کے ہاتھ چومے اور کہا کہ مجھے اجازت دو اپنے پاؤں چومنے کی غرض خدا کے واسطے اگر کسی مقرب بندہ کی جو خاصان خدا میں سے ہو ہاتھ اور پاؤں چومے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بشرطیکہ یہ چومنا سجدہ کے طور پر نہ ہو اور نہ سجدہ کے مشابہ ورنہ وہ حرام ہوگا اور ہر ایک بزرگ کو لازم ہے کہ اس فعل سے لوگوں کو اور اپنے معتقدوں کو منع کرے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو منع کیا تھا جب معاذ نے آپکو سجدہ کیا تھا اور یہ سجدہ تحیت تھا نہ سجدہ عبادت اور ملائکہ کا سجدہ حضرت آدم کو اور یعقوب علیہ السلام اور انکے بیٹوں کا سجدہ حضرت یوسف کو وہ بھی سجدہ تحیت تھا اور اگلی شریعتوں میں شاید درست ہوگا لیکن ہماری شریعت میں سوا خدا کے اور کسیکو سجدہ کرنا حرام ہوگیا خواہ سجدہ تحیت ہو یا سجدہ عبادت

بَاب الْاِسْتِئْذَانِ اندر جانے سے پہلے اجازت لینا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی اسْتَاْذَنَ عَلٰی عُمَرَ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَانْصَرَفَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ عُمَرُ مَا رَدَّكَ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ الْاِسْتِئْذَانَ الَّذِیْ اَمَرَنَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فَاِنْ اُذِنَ لَنَا دَخَلْنَا وَاِنْ لَمْ یُؤْذَنْ لَنَا رَجَعْنَا قَالَ فَقَالَ لَتَاْتِیَنِّیْ عَلٰی هٰذَا بِبَیِّنَةٍ اَوْ لَاَفْعَلَنَّ فَاَتٰی مَجْلِسَ قَوْمِهٖ فَنَاشَدَهُمْ فَشَهِدُوْا لَهٗ فَخَلّٰی سَبِیْلَهٗ ابوسعید خدری سے روایت ہے ابوموسی اشعری نے اجازت مانگی حضرت عمر سے تین بار ف یعنی استیذان کیا اسکی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ دروازے پر کھڑے ہو کر تین بار زور سے السلام علیکم کہے اور یہ پوچھے کہ فلاں شخص اپنا نام لیکر اندر داخل ہو یا نہیں دوسرے یہ کہ تین بار سبحان اللہ یا الحمدللہ یا اللہ اکبر کہے تیسرے یہ کہ

تین بار کھنکاری یا گھر والی کو آواز دیوی اگر تینوں بار میں گھر والا جواب نہ دیوی تو لوٹ آدی لیکن بغیر اجازت کے اندر گھسنا درست نہیں اور یہ امر ضروری ہی اسلیے کہ آدمی اپنے مکان میں کبھی ننگا کھلا ہوتا ہے کبھی اپنی بی بی یا لونڈی سے کسی اور کام میں مصروف ہوتا ہے پس اگر بے پکاری چلے آنا درست ہو تو بڑی خرابی ہوگی اور اب تہذیب اخلاق میں یہ داخل ہوگیا ہے کہ کسی شخص کا حجرہ یا مکان میں بغیر اجازت لیے اور اطلاع دیے نہیں گھستے اور جو کوئی اسکے خلاف کرے اسکو بے مروت بے ادب احمق اور بیوقوف جانتے ہیں اور شریعت میں بھی ایسا ہی حکم ہے کہ اجازت لیکر اندر گھسنا چاہیے اور جو لوگ رات دن گھر میں اندر جاتے آتے رہتے ہوں انکو ہر وقت اجازت لینا ضرور نہیں لیکن تین وقت انکو بھی اجازت لینا چاہیے ایک تو فجر کی نماز سے پہلے دوسرے دوپہر کے وقت جب لوگ اپنے کپڑے اتار کر راحت کرتے ہیں تیسرے عشا کی نماز کے بعد جیسے قرآن شریف میں وارد ہی اور قرآن میں صاف حکم ہے لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتے تستانسوا وتسلموا علی اہلہا یعنے اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ گھسو یہانتک کہ استیناس کرو اور سلام کرو گھر والوں پر اور استیناس کا بیان آگے آتا ہے ف لیکن انکو اجازت نہیں ملی یعنے حضرت عمر نے جواب نہیں دیا) وہ لوٹ گئی حضرت عمر نے انکے پیچھے کسیکو بھیجا اور بلاکر پوچھا تم واپس کیوں چلے گئے انہوں نے کہا میں نے استیذان کیا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا تین بار اور آپنے یہ فرمایا کہ اگر تین بار میں تمکو اجازت دی جاوی اندر آنیکی تو جاؤ نہیں تو لوٹ جاؤ حضرت عمر رض نے کہا اس حدیث پر تم اور کوئی شخص گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ ایسا کروں گا یعنے تمکو تنبیہ کروں گا یہ فعل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا احتیاطاً تھا حدیث کو منضبط کرنیکے لیے ورنہ ابوموسی اشعری ثقہ تھے اور صحابی تھے انکی اکیلی روایت کافی تھی) ابوموسی اپنی قوم کی مجلس میں آئے اور انکو قسم دی (کہ اگر کسی نے یہ حدیث سنی ہو تو میرے ساتھ اسکی گواہی دیوے) ان لوگوں نے ابوموسی کے ساتھ گواہی دی (کہ انہوں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہی) تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسی کو چھوڑ دیا **عن** اَبِی اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا السَّلَامُ فَمَا الْاِسْتِیْذَانُ قَالَ یَتَکَلَّمُ الرَّجُلُ تَسْبِیْحَۃً وَّتَکْبِیْرَۃً وَّتَحْمِیْدَۃً وَّیَتَنَحْنَحُ وَیُؤْذِنُ اَھْلَ الْبَیْتِ ابوایوب انصاری سے روایت ہی ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ سلام تو ہمیں معلوم ہی لیکن استیناس کیا ہے (جو قرآن میں آیا ہے کہ دوسرے کے گھر میں مت داخل ہو جب تک سلام اور استیناس نہ کرلو) آپنے فرمایا استیناس یہ ہی کہ آدمی سبحان اللہ کہے اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور کھنکاری اور خبر کردیوے گھر والوں کو کہ میں آتا ہوں **ف** یہی طریقہ ہے مومنین صالحین اور مہذب

اخلاق والوں کا اور صاحبان عقل و دانش اور تربیت یافتہ لوگوں کا لیکن جو لوگ جاہل اور بیوقوف اور بے تربیت ہیں وہ بغیر پکارے دوسرے کے گھر میں گھس جاتے ہیں پھر ذلیل اور خوار ہوتے ہیں عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ لِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُدْخَلَانِ مُدْخَلٌ بِاللَّیْلِ وَمُدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَکُنْتُ اِذَا اَتَیْتُهٗ وَهُوَ یُصَلِّیْ یَتَنَحْنَحُ لِیْ جناب امیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانیکی میرے دو وقت مقرر تھے ایک رات کو اور ایک دن کو تو میں جب آتا اور آپ نماز پڑھتے ہوتے (اور میں باہر سے اذن چاہتا اور آپ جواب نہیں سکتے نماز کی وجہ سے) تو آپ کھنکار دیتے ف اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے نماز میں کھنکارنا درست ہے اور جس نے کہا ہے کہ کھنکارنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے وہ اس حدیث سے غافل ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَنَا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اذن چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنیکا) آپ نے (مکان کے اندر سے) پوچھا کون ہے میں نے کہا میں (جیسے اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا معمول ہے جب ان سے کوئی پوچھتا ہے کون تو وہ کہتے ہیں میں ہوں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں (یعنے میں کیوں کہتا ہے اپنا نام لینا چاہیئے تاکہ صاحبخانہ پہچان لیوے کیونکہ آواز سے اکثر پہچاننا دشوار ہوتا ہے) بَابُ الرَّجُلِ یُقَالُ لَهٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ آدمی سے یوں پوچھنا آپ نے صبح کیسی کی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ کَیْفَ اَصْبَحْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِخَیْرٍ مِنْ رَجُلٍ لَمْ یُصْبِحْ صَائِمًا وَلَمْ یَعُدْ سَقِیْمًا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا آپ نے کیونکر صبح کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا خیریت کے ساتھ صبح کی اس بندے نے جس نے نہ روزہ رکھا نہ کسی بیمار کی عیادت کی ف یہ آپ نے اپنی تقصیر ظاہر کی خداوند کے جناب میں کہ باوجود اسکے کہ میں نے روزہ نہیں رکھا بیمار پرسی نہیں کی لیکن مالک کا احسان ہے کہ میری صبح خیریت کے ساتھ اس نے کرائی سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود کثرت عبادت اور ریاضت اور قرب الٰہی اور گناہوں سے پاک اور صاف ہونیکے اپنی تقصیر کا اقرار اور مالک کے نعمتوں کا اظہار کرتے تھے تو اور کسی بندے کی کیا مجال ہے جو اپنی عبادت اور طاعت اور تقویٰ پر نازاں ہو۔ یا اللہ یہ تیرے اگلے بندے تو تیری عبادت میں اپنا قصور ظاہر کرتے تھے اور ہم تو ایک کام بھی عمر بھر میں ایسا نہ کر سکے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو اور نہ آئندہ توقع ہے لیکن تو محض اپنے فضل و کرم سے ہمکو کھلاتا اور پلاتا ہے اور خیریت اور عافیت سے ہماری صبح اور شام گذرتا ہے ہم تیرے اس احسان اور نعمت کا کیا شکر کریں اگر ہماری بدن پر ہر رویاں زبان ہو اور ہر ایک زبان میں کروڑ زبانوں کی قوت ہو تو بھی تیری نعمتوں کا ایک ذرہ برابر بھی شکر ہم سے ادا نہ ہو سکیگا سے خاموشی از ثنائے

بعد تنائی لست **عن** مالك بن حمزة بن ابى اسيد الساعدى عن ابيه عن جده ابى اسيد الساعدى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعباس بن عبد المطلب اذ دخل عليهم فقال السلام عليكم قالوا وعليك السلام ورحمة الله وبركاته قال كيف اصبحتم قالوا بخير نحمد الله فكيف اصبحت بابينا وامنا يا رسول الله قال اصبحت بخير احمد الله ابو اسید رضی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب انکے پاس تشریف لے گئے السلام علیکم اونہون نے کہا علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپنے فرمایا کیف اصبحتم یعنے صبح کیسے کی اونہون نے کہا بخیر نحمد اللہ یعنے خیریت کے ساتھ اللہ کا شکر کرتے ہین اور آپنے کیسے صبح کی آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا بخیر الحمد للہ یعنے صبح کی یعنے خیریت کے ساتھ الحمد للہ **باب** اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه جب کسی قوم کا عزت والا شخص آوے تو اسکی عزت کرنا چاہیے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار آدمی تو اسکی عزت کرو **ف** یعنے ہر شخص سے اسکے مرتبے کے موافق برتاؤ کرے جیسے دوسری روایت مین ہے کہ ایک فقیر حضرت عائشہ پاس آیا انہون نے اسکو ایک ٹکڑا روٹی کا دیدیا ہے اور ایک شخص آیا گھوڑے پر سوار ہو کر تو انکو اپنے ساتھ کھلایا لیکن کافر اور فاسق اس ہین سے مستثنے ہین کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے اور دوسری حدیث مین ہے جس نے بدعتی کی توقیر کی اسنے مدد کی اسلام کے ڈھانے پر **باب** تشميت العاطس چھینک کا جواب

عن انس بن مالك قال عطس رجلان عند النبى صلى الله عليه وسلم فشمت احدهما او سمت ولم يشمت الاخر فقيل يا رسول الله عطس عندك رجلان فشمت احدهما ولم تشمت الاخر فقال ان هذا حمد الله وان هذا لم يحمد الله انس بن مالک سے روایت ہے دو شخصون نے چھینکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپنے ایک کو جواب دیا (یعنے یرحمک اللہ کہا) اور دوسرے کو جواب نہین دیا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ دو آدمیون نے آپکے سامنے چھینکا اور آپنے ایک کو جواب دیا دوسرے کو نہین دیا آپنے فرمایا اسنے تو الحمد للہ کہا تھا (چھینکنے کے بعد تو مین نے اسکو جواب دیا) اور اس نے الحمد للہ نہین کہا تو اسکو جواب دینا ضرور نہین

عن اياس بن سلمة بن الاكوع عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يشمت العاطس ثلثا فما زاد فهو مزكوم سلمہ بن اکوع سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنے والے کو تین بار جواب دیوے اگر اس سے زیادہ چھینکے تو اسکو زکام ہے **ف** اب جواب دینا ضرور یا سنت موکدہ نہین

لیکن مستحب ہے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلْیَرُدَّ عَلَیْہِ مَنْ حَوْلَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَلْیَرُدَّ عَلَیْہِمْ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے چھینکے تو یوں کہے الحمد للہ اور جو اسکے پاس بیٹھے ہوں وہ کہیں یرحمک اللہ پھر چھینکنے والا انکو جواب دیوے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم باب اِکْرَامِ الرَّجُلِ جَلِیْسَہٗ آدمی اپنے ساتھی کی خاطرداری کرے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِیَ الرَّجُلَ فَکَلَّمَہٗ لَمْ یَصْرِفْ وَجْھَہٗ عَنْہُ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَنْصَرِفُ وَاِذَا صَافَحَہٗ لَمْ یَنْزِعْ یَدَہٗ مِنْ یَدِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَنْزِعُھَا وَلَمْ یُرَ مُتَقَدِّمًا بِرُکْبَتَیْہِ جَلِیْسًا لَہٗ قَطُّ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے ملتے تو اپنا منہ اس سے نہ پھیرتے یہانتک کہ وہی مونہہ پھیرتا اور چلدیتا اور جب آپ کسی سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے نہ نکالتے یہانتک کہ وہی نکالتا اور آپ نے اپنے کسی ساتھی کے سامنے کبھی پاؤں نہیں پھیلائے ف یہ تہذیب اور انسانیت ہے کہ آدمی دوسرے آدمی کی طرف پاؤں نہ پھیلاوے لیکن نصاری باوصف اتنی تہذیب کے اس خصلت سے عاری ہیں اور جانوروں کیطرح دوسرے کیطرف پاؤں کرکے بیٹھتے ہیں اب یہی تہذیب میں داخل ہے کہ بیٹھنے میں کسی کیطرف پیٹھ نہ کرے البتہ اگر حلقہ ہو یا صفیں ہوں تو مضائقہ نہیں باب مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسٍ فَرَجَعَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ جو شخص کسی مجلس سے کھڑا ہو جاوے پھر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی جاے میں سے (جہاں وہ بیٹھا ہوا کھڑا ہو جاوے اسیکام کے لیے اور لوٹنے کی نیت رکھتا ہو) پھر لوٹ کر آوے تو وہ زیادہ حقدار ہے اس جاے کا بہ نسبت نئے شخص کے جو اس جاے میں بیٹھنا چاہے اگر نیا شخص وہاں بیٹھ گیا ہو تو یہ اسکو اوٹھا سکتا ہے اور اسکو اوٹھہ جانا چاہیے اور بعضوں نے کہا یہ مستحب ہے نہ وجوبًا اور ہر حال میں کسی مسلمان سے جھگڑا کرنا درست نہیں) باب الْمَعَاذِیْرِ عذر کرنے کا بیان عَنْ جَوْدَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ بِمَعْذِرَۃٍ لَمْ یَقْبَلْھَا کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَۃِ صَاحِبِ مَکْسٍ جودان سے روایت ہے اختلاف ہے اسکے صحابی ہونے میں اور ابن حبان نے اسکو ثقات تابعین میں لکھا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے بھائی سے عذر کرے اور وہ قبول نہ کرے (یعنے اسکا قصور معاف نکرے) تو اسپر ایسا گناہ

ہوگا جیسے محصول لینے والے پر ہوتا ہے **ف** جو سوداگروں سے محصول لیا کرتا ہے اکثر اس سے ظلم سرزد ہوتے ہیں اور لوگوں کے حقوق اس پر قائم ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ نوکری اچھی نہیں ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ وہ جنت میں نہیں جاویگا **عن** جودان عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ جودان سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے

باب المزاح مزاح کرنے کا بیان **ف** مزاح کہتے ہیں مذاق اور دل لگی یعنے ٹھٹول کو یہ درست ہے بشرطیکہ جھوٹ نہ بولے اور کبھی کبھی کرے نہ یہ کہ ہمیشہ یا اکثر مذاق کیا کرے کیونکہ ایسا کرنے سے اکثر ہنسے گا اور اسکا دل خراب ہوجاویگا اور خدا سے غفلت پیدا ہوگی **عن** ام سلمۃ قالت خرج ابوبکر فی تجارۃ الی بصری قبل موت النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعام ومعہ نعیمان وسویبط بن حرملۃ وکانا شھدا بدرا وکان نعیمان علی الزاد وکان سویبط رجلا مزاحا فقال لنعیمان اطعمنی قال حتی یجیئ ابوبکر فقال فلاغیظنک قال فمروا بقوم فقال لھم سویبط تشترون منی عبدا لی قالوا نعم قال انہ عبد لہ کلام وھو قائل لکم انی حر فان کنتم اذا قال لکم ھذہ المقالۃ ترکتموہ فلا تفسدوا علی عبدی قالوا لابل نشتریہ منک فاشتروہ منہ بعشر قلائص ثم اتوہ فوضعوا فی عنقہ عمامۃ او حبلا فقال نعیمان ان ھذا یستھزئ بکم وانی حر لست بعبد فقالوا قد اخبرنا خبرک فانطلقوا بہ فجاء ابوبکر فاخبروہ بذلک قال فاتبع القوم ورد علیھم القلائص واخذ نعیمان قال فلما قدموا علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم اخبروہ قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ منہ حولا ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تجارت کے لیے نکلے بصری کیطرف (وہ ایک شہر ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال پہلے اور انکے ساتھ نعیمان اور سویبط بن حرملہ تھے اور یہ دونو شخص جنگ بدر میں شریک ہوچکے تھے اور نعیمان کے سپرد توشہ تھا اور سویبط ایک دل لگی باز شخص تھے انہوں نے نعیمان سے کہا مجھے کھانا کھلا نعیمان نے کہا ابوبکر کو آنے دو سویبط نے کہا اچھا میں تجھکو غصہ دلاؤنگا یعنے کھانا نہ دینے کے بدل تمکو کسیوقت حیران کرونگا آخر یہ لوگ ایک قوم پر سے گذرے سویبط نے اس قوم کے لوگوں سے کہا تم مجھ سے ایک غلام خریدتے ہو انہوں نے کہا ہاں سویبط نے کہا اچھا لیکن وہ غلام ذرا باتونی ہے جب تم اسکو خرید لوگے تو وہ کہیگا میں آزاد ہوں اگر تم اسکے اس کہنے پر اسکو چھوڑ دو تو میرا غلام خراب ہوجاویگا وہ لوگ بولے نہیں ہم اسکو نہیں چھوڑینگے اور اس کی بات نہ سنینگے اور وہ غلام تمسے خرید لینگے آخر ان لوگوں نے نعیمان کو خریدا سویبط سے دس اونٹوں کے

بدل پھر نعیمان پاس آئے اور اسکی گردن میں عمامہ باندھا یا رسی ڈالی نعیمان نے کہا یہ شخص تم سے ٹھٹھا کرتا ہے اور میں آزاد ہوں غلام نہیں ہوں لوگوں نے کہا تیرا مالک ہم سے پہلے ہی تیرا حال بیان کر چکا ہے خیر وہ لوگ اسکو لے گئے پھر ابو بکر آئے لوگوں نے انسے یہ حال بیان کیا کہ سویبط نے اسطرح سے نعیمان کو بیچ ڈالا وہ اس قوم کے لوگوں کے پیچھے گئے اور انکے اونٹ انکو واپس کیے اور نعیمان کو واپس لائے جب یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے یہ قصہ بیان کیا راوی نے کہا آپ اور آپ کے اصحاب سال بھر اس واقعہ پر ہنستے رہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِيْ طَيْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهٖ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں سے یعنے بچوں سے مذاق کرتے یہانتک کہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا اس سے آپ فرماتے تھے اے ابو عمیر تمہارا نغیر کیا ہوا وکیع نے کہا نغیر سے مراد وہ چڑیا ہے جس سے ابو عمیر کھیلتے تھے نغیر ایک چڑیا ہے لال چونچ کی یعنے لال یا بلبل **باب** نَتْفِ الشَّيْبِ سفید بال اوکھیڑنا کیسا ہے **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ هُوَ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سفید بال اکھیڑنے سے اور فرمایا وہ نور ہے مسلمان کا **ف** اور خضاب سے منع نہ کیا اسلیے کہ خضاب سے وہ بال قائم رہتا ہے لیکن اسکا رنگ بدل جاتا ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے اور امام ابو حنیفہ اور محمد سے منقول ہے کہ یہ جائز ہے جب زینت اور تکلف کی نیت نہو **باب** الْجُلُوْسِ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں رہنا **عن** ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ بریدہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دھوپ اور سایہ کے بیچ میں بیٹھنے سے **ف** یعنی اسطرح بیٹھنے سے کہ بدن کے ایک حصہ پر دھوپ رہے اور ایک حصہ پر سایہ اسلیے کہ یہ امر طبًا مضر ہے اور بیماری پیدا کرتا ہے اور یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کعبے کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ بدن آپ کا سایہ میں تھا کچھ دھوپ میں اور احتمال ہے کہ یہ واقعہ ممانعت سے پہلے کا ہو **باب** النَّهْيِ عَنِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَى الْوَجْهِ اوندھے ہو نہ لیٹنا منع ہے **عن** قَيْسِ بْنِ طِهْفَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَصَابَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى بَطْنِيْ فَرَكَضَنِيْ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ مَالَكَ وَلِهٰذَا النَّوْمِ هٰذِهٖ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللّٰهُ اَوْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ طہفہ غفاری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو پایا مسجد میں میں

سو رہا تھا اپنے پیٹ پر (یعنے اوندہا) آپنے اپنے پاؤن سے مجھکو ہلایا اور فرمایا ہائین تو اسطرح سوتا ہے یہ تو وہ سونا ہے جسکو اللہ سبحانہ وتعالیٰ برا جانتا ہے یا اسکو دشمن رکھتا ہے **ف** جو لوگ بہت کہاتے ہین وہ اکثر پیٹ کر بل سوتے ہین تاکہ کہانا خوب ہضم ہو جاوے اور مومن صالح کم خوراک ہوتا ہے اسکو پیٹ پر اوندہا سونیکی حاجت نہین خصوصاً صاحب یہ منع بھی ہو عمدہ سونا یہ ہے کہ داہنے کروٹ پر سووے یا چیت یا بائین کروٹ **عن** اَبِی ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰی بَطْنِیْ فَرَکَضَنِیْ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ یَا جُنَیْدِبُ اِنَّمَا ھٰذِہٖ ضِجْعَۃُ اَھْلِ النَّارِ ابو ذر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے اور مین پیٹ کر بل پڑا ہوا تہا آپنے لات سے مجھکو مارا اور فرمایا اے جندب (یہ نام ہے ابوذر کا اور بعض نسخون مین جنیدب ہے وہ تصغیر ہے جندب کی شفقت اور مہربانی کے لیے) یہ تو سونا دوزخ والون کا ہے **ف** پیٹ کر بل سونے مین دوزخیون کی مشابہت ہے قرآن مین ہے یوم یسحبون فی النار علی وجوہہم ذوقوا مس سقر یعنے اوندھے مونہ کھینچے جاوینگے دوزخ مین یہی ایک ممانعت کی وجہ ہے **عن** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ نَائِمٍ فِی الْمَسْجِدِ مُنْبَطِحٍ عَلٰی وَجْھِہٖ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ قُمْ اَوِ اقْعُدْ فَاِنَّھَا نَوْمَۃٌ جَھَنَّمِیَّۃٌ ابو امامہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گذرے جو اوندھے مونہ مسجد مین سو رہا تہا آپنے اسکو لات سے مارا اور فرمایا اوٹھ کر بیٹھ یہ دوزخ کا سونا ہے

باب تعلم النجوم

باب تَعَلُّمِ النُّجُوْمِ علم نجوم سیکھنا کیسا ہے **ف** مراد وہی علم نجوم ہے جس سے آیندہ کی بات یا غیب کی بات تبلانا سیکھے یہ حرام ہے لیکن اسقدر علم نجوم جس سے سمندر مین جہاز چلا سکے یا نماز کے اوقات پہچان سکے سیکہنا جائز ہے اور صاحب در مختار نے جو علوم حرام ہین ان مین علم فلسفہ اور شعبدہ اور نجوم اور رمل اور طبعی اور سحر اور کہانت کو بکہا ہے اور علم منطق کو بھی حرام لکہا ہے حالانکہ علم منطق کی حرمت کی کوئی وجہ نہین ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے وصیت نامہ مین منطق کی کتابین پڑہنے کی صلاح دی ہے لیکن منطق پڑہنا اسیقدر جائز ہے جو بقدر ضرورت ہو اور اسکے لیے دو تین مختصر کتابین کافی ہین اگر شرح شمسیہ تک پڑہ لیوے تو بہت کافی ہے ورنہ صرف تہذیب کے مسائل یاد رکھنا کافی ہین باقی اس سے زیادہ اوقات علم منطق مین صرف کرنا فضول اور بیفائدہ ہے اور کیا عجب ہے کہ حرام ہی ہو **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَۃً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم نجوم مین سے کچھ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اب جتنا زیادہ حاصل کرے اتنا ہی گویا سحر زیادہ حاصل کیا **ف**

آپ نے نجوم کو سحر سے مشابہت دی اس خیال سے کہ سحر کی حرمت منصوص ہے قرآن مجید مین پس نجوم بھی اسیطرح حرام ہے **باب** النھی عن سب الریح ہوا کو برا کہنے کی ممانعت **ف** ہوا اور پانی اور خاک اور آگ اور چاند اور سورج اور ابر اور رعد اور صاعقہ اور برق یہ سب اللہ جل جلالہ کے حکم مین ہین اور اُسکی اطاعت مین پس انکو برا کہنا آدمی کی حماقت ہے اور اکثر بے وقوف ایسا کرتے ہین کہ کہین چاند کی ہجو کرتے ہین کہین سمندر کی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فانھا من روح اللہ تاتی بالرحمۃ والعذاب ولکن سلوا اللہ من خیرھا وتعوذوا باللہ من شرھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو ہوا کو وہ اللہ کی رحمت سے ہے **ف** اس معنے کر کہ انسان اور حیوان کی زندگی ہوا پر موقوف ہے یعنے ان حیوانوں کی جو ہوائی ہین اور بعضے حیوان مائی ہین انکی زندگی پانی پر موقوف ہے اب بعضی اقوام پر جو ہوا سے عذاب ہوا اسکے خلاف نہین ہے کیونکہ ہر ایک رحمت کی چیز جب اعتدال سے زیادہ ہو تو عذاب ہوجاتی ہے جیسے پانی وہ بھی رحمت ہے لیکن عذاب تھا حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے لیے اور فرعون اور اسکی قوم کے لیے **ف** وہ اللہ کی رحمت لیکر آتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے البتہ اللہ جل جلالہ سے ہوا کی بھلائی مانگو اور اسکی برائی سے پناہ چاہو **باب** ما یستحب من الاسماء کون سے نام اللہ تعالے کو پسند ہین **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احب الاسماء الی اللہ عز وجل عبد اللہ وعبد الرحمن ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اور زیادہ پسند ناموں مین اللہ کے نزدیک یہ نام ہین عبد اللہ اور عبد الرحمان **ف** اسیطرح عبد الرحیم عبد الملک عبد القدوس عبد السلام وغیرہ کیونکہ اس قسم کے ناموں مین اللہ کی عبودیت اور بندگی ظاہر ہوتی ہے اسکے بعد وہ نام اچھے ہین جو پیغمبروں کے اور اگلے صالحین کے نام تھے جیسے محمد احمد موسی عیسے ابراہیم اسماعیل اسحاق نوح آدم شیث لوط ہود صالح علی عمر ابوبکر عثمان حسن حسین وغیرہ اور وہ نام مکروہ ہین جو ظالموں اور بدبختوں اور کافروں کے نام تھے جیسے فرعون ہامان قارون قابیل یزید حجاج شمر بخت نصر تیمور نادر چنگیز ہلاکو وغیرہ اور بعضوں نے کہا ان ناموں مین کچھ کراہت نہین اور اگلے بہت صالحین یزید اور حجاج وغیرہ نام کے گذرے ہین لیکن وہ نام تو بالاتفاق مکروہ ہین جن سے شرک کی بو نکلے جیسے عبد النبی عبد الحسین بندہ علی بندہ حسین اگرچہ عبد کے اور بندہ کے معنے یہان غلام کے ہون چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے یوں کوئی نہ کہے میرا عبد بلکہ کہے میرا غلام اللہ غلام حسین غلام محمد غلام علی ان ناموں مین کوئی قباحت معلوم نہین ہوتی ہر ایک مومن کے نزدیک ان بزرگون کی غلامی باعث سعادت اور افتخار

ہے اور جن علماء نے ان ناموں کو بھی مکروہ رکھا ہے انکو اسکی خبر نہین ہوئی کہ حدیث مین اسکی اجازت آئی ہے
یون کہی میرا غلام اور میری جاریہ البتہ یہ کہین کہ اگر کراہت اسوجہ سے ہے کہ اس مین کذب ہے کیونکہ درحقیقت یہ لوگ
ان بزرگون کے زرخرید غلام نہین ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ غلام سے بیان مجازی معنے خادم اور تابعدار کے
مراد ہین اور غلام کا لفظ محاورہ مین اس معنے مین مستعمل ہے بہرحال ان لوگون کی کلام کی وجہ معلوم نہین ہوتی
جنہون نے غلام محمد غلام علی غلام حسین ایسے نامون کو مکروہ جانا ہے **باب** مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ برے
نامون کا بیان **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ
اللّٰهُ لَأَنْهَيَنَّ أَنْ يُسَمَّى رَبَاحٌ وَنَجِيحٌ وَأَفْلَحُ وَنَافِعٌ وَيَسَارٌ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مین جیون گا تو مین منع کرون گا اگر خدا چاہے رباح اور نجیح اور افلح اور یسار نام رکھنے
سے **ف** مگر آپنے منع نہ کیا امت پر آسانی کے لیے اور دوسری روایت مین ہے کہ منع کیا اور بہرحال یہ نام رکھنا
مکروہ ہے اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ ان نامون کے رکھنے مین بعض وقت زبان سے فال بد نکلتی ہے جیسے کسی نے
پوچھا یہان یسار ہے تم نے کہا نہین اور یسار کہتے ہین دولتمندی اور مالداری کو اسیطرح رباح کے معنے منفعت
اور نجیح کے معنے مراد کو پانے والا اور افلح کا معنے بھی یہی ہے اسیطرح اور نام بھی ہین جیسے برکت رحمت دولت
صحت وغیرہ یہ بھی مکروہ ہین اسوجہ سے **عَنْ** سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَمِّيَ
رَقِيقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَنَافِعٍ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ سمرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
چار نامون سے افلح اور نافع اور رباح اور یسار سے یعنے اپنے غلامون کے یہ نام رکھنے سے **عَنْ** مَسْرُوقِ بْنِ
الْأَجْدَعِ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ مسروق
سے روایت ہے مین حضرت عمر سے ملا انہون نے کہا تو کون ہے مین نے کہا مسروق بن اجدع انہون نے کہا مین نے حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اجدع ایک شیطان کا نام ہے **ف** اور اسکے معنے کٹا ہوا یہ مسروق کبار
تابعین مین سے ہین اور بڑی عالمون مین سے دین کے اور انکو لوگ حالت طفلی مین اوٹھا کرلے گئے تھے اسوجہ سے
مسروق نام ہو گیا یعنے چرایا ہوا **باب** تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ برے نام کا بدل ڈالنا **ف** یہ سنت ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر شخص کو لازم ہے کہ اگر والدین نے یا اور عزیزون نے جہالت سے بچپنے مین کوئی برا نام رکھدیا
ہو تو جب بڑا ہووے اور عقل آوے تو وہ نام بدل ڈالے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ
لَهَا تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

زینب (حضرت بی بی ام سلمہ کی بیٹی ابو سلمہ سے) کا نام برہ تھا (یعنے نیک بخت اور صالحہ) لوگوں نے کہا یہ اپنی تعریف
آپ کرتی ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام زینب رکھا **عن** ابن عمر ان ابنۃ لعمر کان یقال
لھا عاصیۃ فسماھا رسول اللہ صلی اللہ جمیلۃ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر کی ایک
بیٹی کا نام عاصیہ تھا (یعنے گنہگار نافرمان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام جمیلہ رکھا **عن** عبد اللہ
ابن سلام قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس اسمی عبد اللہ بن سلام فسمانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن سلام عبداللہ بن سلام سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پاس حاضر ہوا میرا نام اسوقت عبداللہ بن سلام نہ تھا لیکن آپ نے میرا نام عبداللہ بن سلام رکھا (یہ یہود کے
مشہور عالم تھے آپ پر ایمان لائے) **باب** الجمع بین اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکنیتہ آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام اور کنیت جمع کرنا کیا ہے **ف** مثلاً ایک شخص محمد نام رکھے یا احمد اور کنیت
بھی ابو القاسم رکھے اس مسئلہ میں علما کے کئی قول ہیں شافعی سے یہ منقول ہے کہ محمد یا احمد نام رکھنا درست ہے لیکن
ابو القاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہیں اگرچہ نام کچھ اور ہی ہو اور ظاہر احادیث سے یہی مستفاد ہے اور مالک سے منقول
ہے کہ محمد یا احمد نام اور ابو القاسم کنیت دونوں میں جمع کرنا جائز نہیں لیکن صرف نام یا کنیت رکھنا درست ہے
اور مالک سے یہ بھی منقول ہے کہ جمع بھی جائز ہے اور بعضوں سے منقول ہے کہ ابو القاسم کنیت رکھنا آپ کی زندگی
میں منع تھا اب جائز ہے (لمعات مختصراً) **عن** ابی ھریرۃ یقول قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم
تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا
نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسمی
ولا تکنوا بکنیتی جابر سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالبقیع فنادی رجل رجلا یا ابا القاسم فالتفت الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لم
اعنک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی انس سے روایت ہے آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تھے (مدینہ طیبہ کا قبرستان یا اللہ ہماری موت وہیں کر) ایک شخص نے دوسرے
کسی شخص کو پکارا اے ابو القاسم آپ نے اسکی طرف دیکھا وہ بولا میں نے آپکو تو نہیں پکارا تب آپ نے فرمایا میرا نام
رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو **باب** الرجل یکتنی قبل ان یولد لہ آدمی کا بچہ ہونے سے پہلے کنیت
رکھنا **عن** حمزۃ بن صہیب ان عمر قال لصہیب مالک تکتنی بابی یحیی ولیس لک ولد قال کنانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی یحیی حمزہ بن صہیب سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے صہیب سے
کہا کیا وجہ ہے تمہاری کنیت ابو یحیی ہے اور تمہارا بچہ کوئی نہیں ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
میری کنیت ابو یحیی رکھی **ف** معلوم ہوا کہ اولاد ہونے سے پہلے بھی کنیت رکھ سکتا ہے **عن** عائشۃ انہا
قالت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کل ازواجک کنیتہ غیری قال فانت ام عبد اللہ ام المومنین عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپنے اپنی سب بی بیوں کی کنیت رکھی ایک
میں ہی باقی ہوں آپنے فرمایا تو ام عبد اللہ ہے **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتینا
فیقول لاخ لی کان صغیرا یا ابا عمیر انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہمارے پاس تشریف لاتے تو میرے ایک بھائی کو آپ ابو عمیر فرماتے وہ چھوٹا بچہ تھا **ف** انہوں نے نغیر
پالی تھی آپ مزاح کے طور پر اس سے پوچھا کرتے اے ابو عمیر نغیر تمہاری کہاں ہے **باب** الالقاب لقبوں
کا بیان **عن** ابی جبیرۃ بن الضحاک قال فینا نزلت معشر الانصار ولا تنابزوا بالالقاب قدم
علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم والرجل منا لہ الاسمان والثلثۃ فکان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ربما دعاہم ببعض تلک الاسماء فیقال یا رسول اللہ انہ یغضب من ہذا فنزلت ولا
تنابزوا بالالقاب ابو جبیرہ بن ضحاک سے روایت ہے یہ آیت ولا تنابزوا بالالقاب یعنی مت پکارو بری لقبوں
سے ہم انصاریوں کے باب میں اتری جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمارے پاس تو ہم میں سے
ایک ایک آدمی کے دو دو تین تین نام تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی انکو بلاتے انکا کوئی نام لیکر
تو آپ سے لوگ کہتے یا رسول اللہ وہ غصے ہوتا ہے اس نام سے سو وقت یہ آیت اتری ولا تنابزوا بالالقاب
ف یعنے بری لقبوں سے جن سے آدمی ناخوش ہو اسکو مت پکارو کیونکہ یہ ایذا دینا ہے اپنے بھائی مسلمان
کو بعضوں نے کہا یہ آیت حضرت صفیہ کے باب میں اتری وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور عرض کیا
یا رسول اللہ لوگ مجھ کو کہتے ہیں اے یہودیہ دو یہودیوں کی بیٹی آپنے فرمایا تو نے یہ کیوں نہیں کہا میرے
باپ ہارون علیہ السلام ہیں اور میرے چچا حضرت موسی علیہ السلام ہیں اور میرے خاوند محمد ہیں اللہ کی رحمت
اترے انپر اور سلام **باب** المدح خوشامد کا بیان **عن** المقداد بن عمرو قال امرنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان نحثو فی وجوہ المداحین التراب مقداد بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا تعریف (خوشامد) کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالنے کا **ف** تاکہ وہ آیندہ اس سے

بازار مین مراد وہ تعریف ہی جس مین جھوٹا مبالغہ ہو جیسے شاعر کرتے ہین اور بعضون نے کہا مٹی ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ انکو روپیہ دیدو نکالو ایسا نہو وہ ہجو کرین بقول شخصے دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ **عَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی مینے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بچو تم ایک دوسرے کی خوشامد کرنے سے یہ گویا ذبح کرنا ہے **ف** یعنی خون کرنا ہے کیونکہ جب بیہودہ تعریف اور خوشامد کی جاویگی تو احتمال ہے کہ آدمی مین غرور پیدا ہو جاوے اور اپنے عیبون کو ہنر سمجھے اور دوسرے بھائی مسلمانون کو حقیر خیال کرے اور اس مین تباہی ہے دنیا اور آخرت کی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی ایک شخص نے دوسرے کی تعریف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آپنے فرمایا افسوس تونے اسکی گردن کاٹی کئی بار پھر فرمایا اگر کوئی خواہ مخواہ اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے تو یون کہے مین ایسا سمجھتا ہون اور مین اللہ کے اوپر کسی کو پاک نہین کہہ سکتا **ف** یعنے مین یہ نہین جانتا کہ واقع نفس الامر مین اللہ کے نزدیک کیسا ہی لیکن میرے نزدیک تو اچھا ہے ان حدیثون کا یہی مطلب ہے کہ مونہ پر کسیکی تعریف نکرے یہی سبب ہے کہ اس شخص کے غرور مین پڑجانیکا اندیشہ ہو ورنہ صحیحین کی کئی حدیثون سے منہ پر تعریف کرنیکا جواز نکلتا ہے اور آنحضرت صلعم نے احد پہاڑ سے فرمایا تھم جا تیرے اوپر کوئی نہین ہے مگر نبی اور صدیق اور شہید اور سوقت ابوبکر اور عمر حاضر تھے اور بعضون نے کہا کراہت اسوقت ہی جب مبالغہ کرے مدح مین اور جھوٹ کہے اور بعضون نے کہا اسوقت جب اس مدح سے دنیاوی کام نکالنا منظور ہو اور یہ تعریف غرض کے ساتھ ہو واللہ اعلم

بَابُ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ جس سے مشورہ لیا جاوے اسکو ایمانداری کا مشورہ دینا چاہیے

ف یعنے جب اپنا بھائی مسلمان اپنے سے کسی مقدمہ مین صلاح لیوے تو دلی خیرخواہی اور ایمانداری سے اسکو صلاح دینا چاہیے اور جو بات اسکے حق مین بہتر ہو وہ بتلا دینا چاہیے ورنہ یہ شخص خائن ہوگا گویا جس نے اس سے صلاح لی اس نے اسکے پاس امانت رکھائی اور اس نے اس مین خیانت کی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ ابوہریرہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

سے مشورہ لیا جاوے وہ امانت دار ہے پس ایمانداری سے مشورہ دے امانت مین خیانت نہ کرے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استشار احدکم اخاہ فلیشر علیہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تمسے مشورہ چاہے تو اسکو مشورہ دو **ف** یعنے صلاح دینے مین پہلو تہی نہ کرو **باب** دخول الحمام حمام مین جانے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح لکم ارض الاعاجم وستجدون فیہا بیوتا یقال لہا الحمامات فلا یدخلہا الرجال الا بازار وامنعوا النساء ان یدخلنہا الا مریضۃ او نفساء عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فتح کروگے عجم کے ملکون کو اور وہان کچہ گہر دیکہوگے جنکو لوگ حمام کہینگے تو انمین مرد نہ جاوین بغیر تہ بند باندہے ہوے اور عورتون کو انمین جانے سے منع کرو مگر جو بیمار ہو یا نفاس والی + **ف** حمام مین اکثر مرد اور عورت ننگی ہوجاتے ہین اور حمامی انکی مالش کرتے ہین انکو نہلاتے ہین پس منع کیا عورتون کو مطلقاً وہان جانے سے البتہ بیماری مین علاج کے لیے عورت کو حمام مین جانا اور وہان نہانا درست ہے بشرطیکہ اپنا ستر کسیکے سامنے نکہولے نہ مرد کے نہ عورت کے اور مردون کو تہ بند باندہ کر ان مین نہانیکی اجازت دی بہرحال کشف ستر کسیطرح جائز نہین ہے اگرچہ حمامی کے سامنے سہی اور جن فقہانے یہ لکہا ہے کہ حمامی کے لیے کشف عورت جائز ہے انکا قول غلط ہے **عن** ابی عذرۃ قال وکان قد ادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی الرجال والنساء من الحمامات ثم رخص للرجال ان یدخلوہا فی المیازر ولم یرخص للنساء ابو عذرہ سے روایت ہے اونہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا تہا یہ غلط ہے تقریب مین ہے کہ وہ تابعین مین سے ہین اور جس نے انکو صحابی سمجہا اس نے وہم کیا اونہون نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مردون اور عورتون کو حمام مین جانے سے پہر مردون کو اجازت دی ازار پہنکر جانیکی اور عورتون کو اجازت نہین دی **ف** کیونکہ عورتون کے سارے اعضا ستر ہین اور انکا کہولنا جائز نہین بغیر ضرورت کے **عن** ابی الملیح الہذلی ان نسوۃ من اہل حمص استاذن علی عائشۃ فقالت لعلکن من اللواتی یدخلن الحمامات سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایما امراۃ وضعت ثیابہا فی غیر بیت زوجہا فقد ہتکت ستر ما بینہا وبین اللہ ابو الملیح ہذلی سے روایت ہے حمص (ایک شہر ہے مشہور شام مین) والی عورتون مین سے کئی عورتون نے حضرت عائشہ پاس آنے کی اجازت چاہی انہون نے کہا تم شاید ان عورتون مین سے ہو جو حمام مین جاتی ہین

اور میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس عورت نے اپنے کپڑے اتارے اپنے خاوند کے گھر کے سوا اور کہیں اُسنے پھاڑ ڈالا وہ پردہ جو اسکے اور اللہ تعالی کے بیچ میں ہے **ف** یعنے جو پردہ اللہ نے ایک عورتوں کو اوڑھایا ہے یعنی تقوی اور پرہیزگاری اور عصمت کا پردہ وہ ایسا کرنے سے ہٹ جاتا ہے کس لیے کہ جب عورت خاوند کے گھر کے سوا دوسرے گھروں میں ننگی ہوگی تو احتمال ہے کہ اور لوگ اسکو دیکھیں اور فسق وفجور میں مبتلا کریں اور خاوند کے گھر کے مثل ہے باپ یا بھائی کا گھر یا جہاں وہ عورت رہتی ہے کیونکہ اپنے گھر میں کپڑے اتارنیکی ضرورت واقع ہوتی ہے **بَابُ الْاِطِّلَاءِ بِالنُّوْرَةِ** نورہ لگانا کیسا ہے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اطَّلٰى بَدَاَ بِعَوْرَتِهِ فَطَلَاهَا بِالنُّوْرَةِ وَسَائِرَ جَسَدِهِ اَهْلُهُ ام سلمہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نورہ لگاتے تو پہلے اپنے ستر پر لگاتے پھر باقی بدن پر آپ کی بیبیاں لگا دیتیں **ف** سبحان اللہ کیا حیا اور شرم تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنا ستر بی بی کے سامنے بھی نہیں کھولتے تھے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنواری لڑکی سے زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بدن میں یا زیر ناف بال دور کرنے کے لیے نورہ لگانا درست ہے اور مونڈنا بھی درست ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ زیر ناف کے بال استرے سے مونڈنا بہتر ہے اس سے باہ کو ترقی ہوتی ہے حالانکہ بی بی یا لونڈی کے سامنے ستر کھولنا درست ہے مگر اولی یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے انکے سامنے بھی ننگا نہ ہو حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر کبھی نہیں دیکھا۔ **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلٰى وَوَلِيَ عَانَتَهُ بِيَدِهِ بی بی ام سلمہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نورہ لگایا اور زیر ناف اپنے ہاتھ سے لگایا **بَابُ الْقَصَصِ** وعظ کہنا اور قصے بیان کرنا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُصُّ عَلَى النَّاسِ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ اَوْ مُرَاءٍ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وعظ نہیں کہتا لوگوں کو مگر حاکم یا جو حاکم کی طرف سے مقرر ہو وعظ کہنے پر یا جو ریاکار ہو **ف** اور ریاکار وہ لوگوں میں اپنی ناموری اور شہرت کے لیے وعظ کہتا ہے اور خلق خدا کو بری بات سے منع کرتا ہے اور خود سب سے زیادہ بری کاموں میں پھنسا رہتا ہے ایسے ہی واعظوں کے شان میں حافظ صاحب نے فرمایا ؎ واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند ✽ چون بخلوت می روند آن کار دیگر میکنند اور اسلامی حکومتوں میں یہ دستور ہوتا ہے کہ حاکم اور امیر خود لوگوں کو خطبہ سناتا ہے وعظ و نصیحت کرتا

ہے یا جن لوگون کو اس کام کے لائق سمجھتا ہے انکو اپنی طرف سے نائب مقرر کرتا ہے وہ خطبہ پڑھتے ہین اور لوگون کو وعظ سناتے ہین اور اگر ہر کسیکو وعظ اور خطبہ کا اختیار دیا جاوے تو ممکن ہے کہ ایک جاہل عام لوگون کو بہکا دے اور انکے عقیدے خراب کر دیوے جیسے ہماری زمانہ مین جاہل واعظ کیا کرتے ہین کہ سوا قصے اور حکایات بیان کرنے کے نہ انکو امر بالمعروف سے غرض ہے نہ نہی عن المنکر سے اور بعوض صحیح صحیح حدیثون کے موضوع اور ضعیف حدیثین لوگون کو سناتے ہین اور گمراہ کرتے ہین بعضون نے کہا وعظ سے مراد بیان جمعہ کا خطبہ ہے اور عید کا اور یہ مطلب ہے کہ خطیب کوئی نہ ہو مگر خود حاکم یا اسکا نائب اور اس حدیث سے وہ وعظ مراد نہین ہے جو دیندار عالم خدا پرست اسکے لیے بری باتون سے منع کرتے ہین اور اچھی باتون کا حکم کرتے ہین نہ انکو قاص یعنے قصہ خوان کہہ سکتے ہین بلکہ ایسے عالم تو انبیا کے نائب اور پیرو ہین اور اللہ تعالی نے فرمایا ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر البتہ قصہ خوان وعظ جو اکثر جھوٹی سچی حکایتین لگلے لوگون کی اور ضعیف اور موضوع روایتین بیان کرتے ہین وہ اس حدیث مین داخل ہین کیونکہ ایسے واعظون کی غرض اصلاح مسلمین نہین ہوتی بلکہ اپنے لیے مال پیدا کرنا یا اپنی ناموری حاصل کرنا پس وہ داخل ہوئے ریاکارون مین اور ایسے ہی واعظون کی وجہ سے سارے فساد پہیلتے ہین اور مسلمانون مین نااتفاقی ہوتی ہے خدا ان سے بچاوے مترجم کہتا ہے اس زمانہ مین اللہ تعالی نے مسلمانو نپر بڑا فضل کیا کہ قرآن اور حدیث کا ترجمہ اردو زبان مین کرا دیا اب ہر ایک شخص ان واعظون کے فریب کو بخوبی پہچان سکتا ہے اور صحیح اور جھوٹی حدیث کی پہچان خود کر سکتا ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنِ الْقَصَصُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا زَمَنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا زَمَنِ عُمَرَ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اونہون نے کہا قصہ خوانیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین نہ تہین اور نہ ابوبکر کے زمانہ مین نہ عمر کے زمانہ مین

ف بلکہ عمر کے زمانہ مین تو کوئی جبکوئی حدیث بیان کرتا تو وہ اسکی تصحیح اور توثیق کے لیے اس سے شہادت طلب کرتے ورنہ سزا دینے کے لیے مستعد ہوتے معلوم ہوا کہ یہ قصہ خوان وعظ اس زمانہ کے بعد نکلے ہین اور اہلحدیث ہر ایک شخصکو جو لوگون کو بے سند روایتین اور حکایتین سنادے قصہ خوان کہا کرتے تہے اور اسکی صحبت مین بیٹھنا یا اسکی وعظ سننا مکروہ جانتے تہے ہر ایک واعظ کو لازم ہے کہ حدیث بیان کرنے مین نہایت احتیاط کرے اور کوئی حدیث جبتک محدثین نے اپنی کتابون مین سند سے اسکی روایت نہ کی ہو بیان نہ کرے پہر یہ بہی ضرور ہے کہ موضوع اور بہت ضعیف حدیث بیان نہ کرے بلکہ حتے المقدور صحیح اور حسن حدیثین سنادے کیونکہ صحیح اور حسن حدیثین کیا کم ہین کہ ہم انکو چہوڑ کر ضعیف روایتون کو سنا دین

باب الشعر شعر کا بیان **ف** شعر کہتے ہین موزون کلام کو اور اسکی تاثیر دلمین زیادہ ہوتی ہے اسیواسطے عرب کے مشرکین قرآن کو بہی شعر کہتے اسکی تاثیر دیکہہ کر اور بعضون نے مطلقاً شعر گوئی اور شعر کے سننے اور یاد کہنے کو مکروہ کہا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ شعر اور کلام کیطرح ہے پس عمدہ شعر جسکا مضمون سچ ہو اور اس مین اچہی بات کی ترغیب ہو یا خدا اور رسول کی تعریف مین ہو اور مبالغہ اور جہوٹ سے خالی ہو عمدہ ہی ہے اور ایسے شعر کا نہ کہنا برا ہے نہ اسکا سننا نہ یاد رکہنا نہ روایت کرنا البتہ فضول اور جہوٹ اور غلط مضامین کی شعرین یا جنکے مضامین خلاف شرع ہون زندقہ اور الحاد کے لیے جو داعی ہو کفر اور شرک کی طرف یا فسق و فجور اور شرب خمور کیطرف ایسی شعرین قبیح ہین اور انکا کہنا اور سننا اور یاد رکہنا سب منع ہے **عن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً ابی بن کعب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضے شعر حکمت کے ہوتے ہین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکَمًا ابن عباس سے بہی ایسی ہی روایت ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ ؎ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ + وَکَادَ اُمَیَّۃُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُّسْلِمَ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سچ کلمہ جو لبید نے کہا یہ شعر ہے الا کل شئ ما خلا اللہ باطل یعنے اللہ کے سوا ہر چیز لغو اور معدوم ہے اور امیہ بن ابی الصلت قریب تہا مسلمان ہونیکے **ف** لبید مشہور شاعر تہے عرب مین وہ مسلمان ہوگئے انکی کنیت ابو عقیل تہی اور معاویہ کی خلافت مین مرے انکی عمر (۱۴۰) سال کی ہوئی اور اس مصرعہ کا دوسرا مصرع یہ ہے وکل نعیم لامحالۃ زائل یعنے ہر نعمت ضرور جانے والی ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا کی کسی لذت کو بقا نہین کوئی بہت جلد فنا ہوجاتی ہے جیسے کہانے کی لذت کہ حلق سے اترتے ہی پلاو بریانی اور جو جوار برابر ہے اور کوئی ذراسی دیر ٹہیرتی ہے اور جو لذت دیرپا اور ثابت ہے وہ اعمال صالحہ کی لذت ہے کہ جب آدمی انکو یاد کرے دل خوش ہوتا ہے یہ حکمت کا مسئلہ ہے اور امیہ بن ابی الصلت جاہلیت کے زمانہ کا شاعر تہا لیکن شرک سے بیزار اور سچے خدا کا طالب تہا اسکو کوئی ہادی نہ ملا ورنہ مسلمان ہوجاتا اور لبید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی اسوقت سے شعر کہنا چہوڑ دیا اور کہتے تہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے شعر سے بہتر مجہکو قرآن عطا فرمایا **عن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَنْشَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِائَۃَ قَافِیَۃٍ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّۃَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ یَقُوْلُ بَیْنَ کُلِّ قَافِیَۃٍ ھِیْہِ وَقَالَ کَادَ اَنْ یُّسْلِمَ شرید سے روایت ہے مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے امیہ بن ابی الصلت کی سو

شعر پڑہیں آپ ہر شعر کے بعد فرماتے اور پڑہو اور آپنے فرمایا امیہ مسلمان ہونے کے قریب تہا **ف** کیونکہ وہ موحد تہا
اور ایمان رکہتا تہا قیامت پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمدہ مضمون کی شعریں پڑہنا اور سننا درست ہی اگرچہ جاہلیت
کے شاعروں کی ہوں **بَابُ** مَا كُرِهَ مِنَ الشِّعْرِ جو شعریں بری ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا إِلَّا أَنَّ حَفْصًا لَمْ
يَقُلْ يَرِيهِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک آدمی کا پیٹ پیپ سے بہر
جاوے یہانتک کہ پہیپڑے تک تو وہ بہتر ہے اسکے لیے اس سے کہ شعر سے بہرے حفص کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ پہیپڑے
تک **ف** اس سے مراد بری شعریں ہیں جنمیں کفر اور فسق یا مبالغہ اور کذب کے مضامین ہوں **عَنْ** سَعْدِ
بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ
لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کسی کا
پیٹ پیپ سے بہر جاوے پہیپڑے تک تو وہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بہرے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ فِرْيَةً لَرَجُلٌ هَاجَى رَجُلًا فَهَجَا الْقَبِيلَةَ بِأَسْرِهَا وَرَجُلٌ
انْتَفَى مِنْ أَبِيهِ وَزَنَّى أُمَّهُ حضرت عائشہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان کرنے والا وہ
شخص ہے جو ہجو کرے ایک آدمی کی اور اسکے ساری قوم کی ہجو کرے (جیسے شاعر کیا کرتے ہیں کہ ایک شخص کی
دشمنی سے اسکی ساری قوم کو برا کہتے ہیں حالانکہ اس قوم میں ہزاروں آدمی اچھے بہی ہوتے ہیں) اور وہ شخص جو
جو اپنے باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا بنے اور اپنی ماں کو زنا کار قرار دے **ف** جب باپ کے سوا اپنے تئیں دوسرے کا بیٹا
قرار دیا تو گویا اپنی ماں کو زنا کی تہمت لگائی **بَابُ** اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ چوسر کہیلنے کا بیان **ف** اور چوسر کے
حکم میں ہے شطرنج اور گنجفہ یہ سب حرام اور مکروہ ہیں کیونکہ ان کہیلوں میں اوقات ضائع ہوتی ہے اور شرط لگاو
تو جوا ہوتا ہے یہی قول ہے اکثر علماء امت کا مگر شافعی سے منقول ہے کہ شطرنج کہیلنا جائز ہے بشرطیکہ نماز اور
دوسری عبادات میں اسکی وجہ سے خلل نہو مترجم کہتا ہے ہمنے تو ایسا کوئی شطرنج باز نہیں دیکہا جو نماز کا خیال رکہتا
ہو بلکہ جب بازی ہوتی ہے تو دنیا و ما فیہا سے غافل ہو جاتے ہیں نماز کیا چیز ہے پس ایسے شطرنج کی حرمت میں
تو کوئی شک نہیں **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى
اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ابوموسی سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چوسر کہیلا اس نے نافرمانی کی اللہ
کی اور اسکے رسول کی **عَنْ** بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ

فكأنما غمس يده في لحم خنزير ودمه بریدہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چوسر کھیلا گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈبویا **باب اللعب بالحمام** کبوتر بازی کا بیان **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم نظر الى انسان يتبع طائرا فقال شيطان يتبع شيطانا ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک پرندہ کے پیچھے تھا آپ نے فرمایا شیطان ہے جو شیطان کے ساتھ ہے **ف** دونوں کو شیطان کہا کیونکہ ادنہوں نے بھلا دیا اس کی یاد کو اور کبوتر بازی حرام ہے اگر جوئے کے ساتھ ہو ورنہ مکروہ ہے اور خالی کبوتر پالنا تفریح کے لیے درست ہے اور اسکی مثل ہے مرغ بازی اور بٹیر بازی وغیرہ یہ سب کھیل لغو اور مکروہ ہیں **عن** ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم راى رجلا يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطانة ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس میں پرندے کے بدل کبوتر ہے **عن** عثمان بن عفان رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رجلا وراء حمامة فقال شيطان يتبع شيطانة حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عن** انس بن مالك قال راى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا يتبع حماما فقال شيطان يتبع شيطانا انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **باب كراهية الوحدة** تنہائی کی کراہت **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم احد ما في الوحدة ما سار احد بليل وحده ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی جانتا جو تنہائی میں خرابی ہے تو وہ کبھی رات کو اکیلا نہ چلتا **ف** شاید مراد سفر میں چلنا ہے **باب اطفاء النار عند المبيت** رات کو سوتے وقت چراغ اور انگار بجھا دینا **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو تو اپنے گھروں میں انگار مت چھوڑو یعنے اسکو بجھا دو **عن** ابي موسى قال احترق بيت بالمدينة على اهله فحدث النبي صلى الله عليه وسلم بشانهم فقال انما هذه النار عدو لكم فاذا نمتم فاطفئوها عنكم ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ میں ایک گھر جل گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا گیا آپ نے فرمایا انگار تو تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اسکو بجھا دو **عن** جابر قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونهانا فامرنا ان نطفئ سراجنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا بہت باتوں کا اور منع کیا بہت باتوں سے تو حکم کیا ہمکو چراغ بجھا دینے کا سوتے وقت **باب النهي عن النزول على الطريق** راہ پر

اترنے کی ممانعت عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزِلُوْا عَلٰی جَوَادِّ الطَّرِیْقِ وَلَا تَقْضُوْا عَلَیْھَا الْحَاجَاتِ جابر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ رستہ مین مت اترو اور نہ وہان پاخانہ پیشاب کیونکہ چلنے والون کو اس سے تکلیف ہوگی سبحان اللہ دین اسلام مین کوئی بات نہین چھوڑی یہان تک کہ صفائی کا انتظام بھی موجود ہے **باب** رُکُوْبِ ثَلٰثَۃٍ عَلٰی دَآبَّۃٍ تین آدمیون کا ایک جانور پر چڑھنا **ف** جب جانور مضبوط ہو اسکو ایذا نہ ہو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّیَ بِیْ وَبِالْحَسَنِ وَبِالْحُسَیْنِ قَالَ فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَالْاٰخَرَ خَلْفَہٗ حَتّٰی قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے تھے اور آپ انکو بہت چاہتے تھے اسوجہ سے کہ جعفر انکے باپ شہید ہوگئے تھے اور عبداللہ یتیم رہ گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے لوٹ کر آتے تو ہم لوگ (یعنے بچے) آپ کا استقبال کرتے ایک بار مین اور امام حسنؓ یا امام حسینؓ نے استقبال کیا آپنے ہم دونون سے ایک کو اپنے سامنے بٹھالیا اور دوسرے کو اپنے پیچھے یہانتک کہ ہم مدینہ مین آئے **ف** یہ جانور اونٹ تھا یا خچر اونٹ پر تو تین چار آدمی بھی سواری کرین تو وہ اٹھا سکتا ہے اور خچر بھی اگر مضبوط ہو تو تین آدمی اسپر سوار ہوسکتے ہین بشرطیکہ تھوڑی دور جانا ہو اور یہان ایسا ہی تھا یہ بچے مدینہ سے تھوڑی دور پر آپ کا استقبال کرتے دوسرے عبداللہ اور امام حسن یا امام حسینؓ کم سن بچے تھے پس یہ دو وزن مین ایک آدمی کے برابر بھی نہ تھے اور دو آدمی خچر پر بخوبی بیٹھ سکتے ہین اگر بہت موٹے نہون **باب** تَتْرِیْبِ الْکِتَابِ خط لکھکر اسپر مٹی ڈالنا عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرِّبُوْا صُحُفَکُمْ اَنْجَحُ لَھَا اِنَّ التُّرَابَ مُبَارَکٌ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی ڈالو اپنے خطون پر تمہاری مراد پوری ہوگی مٹی مبارک ہے **باب** لَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ اگر کہین تین آدمی ہون تو دو ملکر کانا پھوسی نکرین **ف** یعنے سرگوشی اور کان مین بات کرنا اسکی وجہ یہ ہے کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا اور اسکے دل مین وہم پیدا ہوگا معلوم نہین چپکے چپکے یہ کیا صلاح کرتے ہین اگر تین سے زیادہ آدمی ہون تو درست ہے کیونکہ تیسرا آدمی اکیلا نہین ہے گا وہ چوتھے سے بات کرے گا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَۃً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِھِمَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یُحْزِنُہٗ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو (سفر مین یا اور کسی مقام مین) تو تم مین سے دو شخص تیسرے کو اکیلا چھوڑ کر کانا پھوسی نہ کرین اسر

اسکو رنج ہوگا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو آدمیوں کو سرگوشی کرنے سے تیسرے
آدمی کو اکیلا چھوڑ کر بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سِهَامٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا کوئی شخص مجمع میں جیسے بازار
یا مسجد میں (تیر لیجاوے تو اسکے پیکان تھام کر لیجاوے) اور پیکان لوگوں کیطرف نہ کرے ایسا نہ ہو کسی کے
لگ جاوے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص تیر لیکر مسجد میں سے گذرا
تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکی انی تھامے وہ بولا بہت خوب عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا اَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ
اَنْ يُصِيبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِشَيْءٍ اَوْ فَلْيَقْبِضْ عَلَى نِصَالِهَا ابو موسیٰ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ہماری مسجد یا بازار میں گذرے اور اسکے ساتھ تیر ہو تو اسکے پیکان تھام لیوے
ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو اسکی پیکان لگ جاوے (اور وہ زخمی ہو) پس پیکان ہی کو پکڑ کر چلے ✠

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَبْوَابُ الذِّكْرِ ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن اور دعا کے ابواب بَابُ ثَوَابِ
الْقُرْاٰنِ قرآن کی تلاوت کا ثواب عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ
بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ يَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ ام
المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کا ماہر
ہو (یعنے اسکو خوب پڑھ سکتا ہو کہیں نہ اٹکتا ہو) وہ تو ایلچی فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو عزت والے ہیں اور نیک
(یعنے ان فرشتوں کے ساتھ جو اللہ کا پیام پہونچاتے ہیں اسکے بندوں پر) اور جو قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا
ہو اور اسپر پڑھنے میں سختی ہوتی ہو تو اسکو دونا ثواب ہے (ایک تلاوت کا دوسرے محنت کا اور یہ مطلب نہیں
ہے کہ ماہر کو دونا ثواب ہوگا اور بعضوں نے ایسا ہی کہا ہے) عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اقْرَأْ وَاصْعَدْ فَيَقْرَأُ وَيَصْعَدُ
بِكُلِّ اٰيَةٍ دَرَجَةً حَتّٰى يَقْرَأَ اٰخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قرآن پڑھنے والے کو یا حافظ قرآن کو (قیامت کے دن) کہا جاویگا ایک ایک آیت پڑھتا جا اور چڑھتا جا وہ
پڑھے گا اور پھر ایک آیت پڑھکر ایک درجہ چڑھے گا یہانتک کہ اخیر آیت جو اسکو یاد ہو اس پر آجاوے (پس ہی

درجہ پر رہیگا اور جو ساری قرآن کے حافظ ہونگے انکو بہت بلند درجہ ملیگا عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْئُ الْقُرْاٰنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُوْلُ اَنَا الَّذِيْ اَسْهَرْتُ لَيْلَكَ
وَاَظْمَاْتُ هَوَاجِرَكَ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن قرآن ایک
تھکے ماندے شخص کی صورت مین آویگا (جسکا رنگ بدل گیا ہو بیماری سی اور سفر سے) اور حافظ قرآن سی کہیگا مین
نے ہی تجھکو راتون کو جگایا تہا اور دن کو پیاسا رکھا تہا ف یعنے دن کو روزہ رکھتا تہا اور رات کو قرآن
پڑہتا تہا یا قرآن سنتا تہا بس سننے والون کو بھی ایسا ہی کہے گا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ اَنْ يَجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ
قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ اٰيَاتٍ يَقْرَؤُهُنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مین سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہی
کہ جب اپنے گھر مین لوٹکر آوی تو وہان تین گابھن موٹی بڑی اونٹنیان پاوے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ بے
شک (ہم مین سے ہر کوئی اسکو پسند کرتا ہے نیکی اور بوجھہ بوجھہ) آپ نے فرمایا پس تین آیتین جسکو کوئی تم مین
سے اپنی نماز مین پڑہتا ہے بہتر ہین اسکے لیے تین موٹی بڑی گابھن اونٹنیون سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا بِعُقُلِهَا
اَمْسَكَهَا عَلَيْهِ وَاِنْ اَطْلَقَ عُقُلَهَا ذَهَبَتْ ابن عمر سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرآن کی
مثال اس اونٹ کی سی ہے جسکا گھٹنا بندھا ہو اگر اسکا مالک اسکو باندہے رکہے تو وہ رکا رہتا ہے
اور اگر اسکی رسی کہولدیوے تو چلا جاتا ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ
شَطْرَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِقْرَؤُوْا يَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ
مَا سَاَلَ فَيَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَيَقُوْلُ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ مٰلِكِ يَوْمِ
الدِّيْنِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ فَهٰذَا لِيْ وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ يَقُوْلُ
الْعَبْدُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَعْنِيْ فَهٰذِهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ وَاٰخِرُ
السُّوْرَةِ لِعَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَهٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا نماز بٹ گئی ہے میرے اور میرے بندے کے بیچ میں آدھوں آدھ آدھی
اس میں سے میری ہے اور آدھی میرے بندے کی ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اسکو ملیگا دنیا میں یا آخرت میں تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین ساری تعریف اللہ تعالی کے لیے ہے جو
پالنے والا ہے ساری جہان کا اللہ فرماتا ہے میری تعریف کی میرے بندے نے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اسکو ملے گا
پھر بندہ کہتا ہے الرحمان الرحیم بہت مہربان رحم والا اللہ تعالی فرماتا ہے مجھکو سراہا میرے بندے نے جو وہ مانگے
گا اسکو ملیگا پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین وہ مالک ہے انصاف کے دن کا اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے میری
بڑائی کی میرے بندے نے اور یہ کئی آیتیں میرے لیے ہیں اور یہ آیت میرے اور میرے بندے کے بیچ میں ہے آدھوں
آدھ بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں یہ آیت میرے
اور میرے بندے کے بیچ میں ہے آدھوں آدھ اور میرے بندے کو ملے گا جو وہ مانگے اور سورت کے اخیر آیتیں میرے بندے
کے لیے ہیں وہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین مجھکو
بتلادے سیدھی راہ اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے احسان کیا نہ ان لوگوں کی جن پر تو غصے ہوا اور جو بہک گئے تو
یہ خاص میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کو ملے گا جو وہ مانگے **ف** یعنی میں اسکو سیدھی راہ بتلاؤنگا اپنے
اچھے بندوں کی راہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ سورہ فاتحہ میں سات آیتیں ہیں پہلی تین آیتوں میں تو خاص اللہ
تعالی کی عظمت ہے اور پچھلی تین آیتوں میں بندہ دعا کرتا ہے تو وہ بندے سے متعلق ہیں اور ایک آیت یعنی ایاک
نعبد وایاک نستعین یہ اللہ تعالی اور بندے دونوں کے بیچ میں ہے کیونکہ اس میں بندے نے اپنا حال بیان کیا
ہے اور اللہ تعالی کی بڑائی بھی اس سے نکلتی ہے کہ وہی عبادت اور استعانت کے لائق ہے یہ حدیث بظاہر مؤید
ہے حنفیہ کے مذہب کو جو کہتے ہیں بسم اللہ سورہ فاتحہ کا جز نہیں ہے اور ساتویں آیت غیر المغضوب علیہم ولا
الضالین ہے اور چھٹی آیت انعمت علیہم پر ختم ہوئی ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ
فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَأَذْكَرْتُهُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَهِيَ السَّبْعُ
الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ ابوسعید بن معلی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ
سے فرمایا کیا میں تجھ کو سب سے بڑی سورت قرآن کی نہ سکھلاؤں مسجد سے باہر نکلنے کے پیشتر ابوسعید نے کہا

ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چلے مسجد سے جانیکو لیے میں نے آپ کو یاد دلایا آپ نے فرمایا الحمد للہ رب العلمین یہی سورت سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم جو مجھ کو دیا گیا ف یعنی اس آیت میں جو اللہ تعالی نے فرمایا ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم تو سبع مثانی اور قرآن عظیم سے سورۂ فاتحہ مراد ہے اسکو سبع اسو سطے کہتے ہیں کہ اس میں سات آیتیں ہیں اور مثانی اسلیے کہ اس میں سات لفظ مکرر آئے ہیں اللہ اور رحمان اور رحیم اور ایاک اور صراط اور علیہم اور لا جو معنی میں غیر کے ہے تو گویا غیر کا بھی لفظ مکرر ٹھیرا اور ایک قرأت میں یوں بھی ہے غیر المغضوب علیہم وغیر الضالین اور یہ اسوقت ہوگا جب بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی اس سورت کا جزو ہوا اور بعضوں نے کہا مثانی اس لیے کہتے ہیں کہ ہر نماز میں مکرر یعنی دو تین چار بار پڑھی جاتی ہے اور بعضوں نے کہا اسوجہ سے کہ یہ سورت دو بار اتری پہلے مکہ میں پھر مدینہ میں اور بعضوں نے کہا سبع مثانی سے قرآن کی سات لمبی سورتیں مراد ہیں یعنے بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ اور انعام اور اعراف اور توبہ انفال سمیت کیونکہ یہ دونوں ایک سورت کے حکم میں ہیں اور مثانی انکو اسلیے کہا کہ ہر ایک سورت کی بعضے آیتیں دوسری سورت میں دہرائی گئی ہیں واللہ اعلم **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سُوْرَۃً فِی الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً شَفَعَتْ لِصَاحِبِھَا حَتّٰی غُفِرَ لَہٗ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سورت ہے قرآن میں جسکی تیس آیتیں ہیں اس نے سفارش کی اپنے پڑھنے والے کی اللہ جل جلالہ کے پاس یہانتک کہ وہ بخشدیا گیا وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے ف ثواب میں تو اگر کوئی تین بار اس سورت کو پڑھ لیوے تو گویا ساری قرآن کو ختم کیا اور ترمذی اور دارمی کی روایت میں ہے کہ جو کوئی سورہ یس پڑھے اسکو دس ختم کا ثواب ملیگا سبحان اللہ کیا آسانی ہے اس امت پر بعضوں نے کہا قل ہو اللہ احد تہائی قرآن ہے اس معنے کر کہ قرآن میں تین چیزیں مقصود ہیں ایک توحید دوسرے رسالت تیسرے اعمال اور اس سورت میں توحید کا پورا بیان ہے تو ایک ثلث قرآن ہوا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عن** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَحَدٌ اَلْوَاحِدُ الصَّمَدُ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ احد الواحد الصمد ثلث قرآن کے برابر ہے ف یعنے یہ کلمات ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہیں لیکن بعض نسخوں میں یوں ہے قل ہو اللہ احد اللہ الصمد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

باب فضل الذكر ذکر الٰہی کا ثواب **عن** ابی الدرداء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا انبئکم بخیر اعمالکم وارضاھا عند ملیککم وارفعها فی درجاتکم وخیر لکم من اعطاء الذھب والورق ومن ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا وما ذاک یا رسول اللہ قال ذکر اللہ وقال معاذ بن جبل ما عمل امرؤ بعمل انجی له من عذاب اللہ عز وجل من ذکر اللہ ابو الدرداء سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم سے بیان نکروں جو تمہارے سب عملوں میں بہتر ہے اور تمہارے مالک کو سب سے زیادہ پسند ہے اور اسکی وجہ سے سب عملوں سے زیادہ درجہ بلند ہوتے ہیں اور بہتر ہے تمہارے لیے سونا اور چاندی خیرات کرنے سے (یعنے صدقے سے بھی اسکا ثواب زیادہ ہے) اور بہتر ہے اس سے بھی کہ تم اپنے دشمنوں سے (کافروں سے جہاد میں) بھڑو پھر تم انکی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں لوگوں نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ کی یاد اور معاذ بن جبل نے کہا آدمی کا کوئی عمل اللہ کے عذاب سے نجات دینے والا ذکر الٰہی سے زیادہ نہیں ہے **ف** اب عام ہے کہ یہ ذکر زبان سے ہو یا دل سے یا دونوں سے اور علمائے ظاہر کے نزدیک جب تک زبان سے کوئی لفظ نہ نکالے تو وہ ذکر نہ ہوگا اور ادنیٰ درجہ ذکر کا انکے نزدیک یہ ہے کہ آدمی خود سنے لیکن اہل التصوف کے نزدیک ذکر قلبی یعنے دل سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یاد کرنا یہی سب سے اعلے ہے وہ کہتے ہیں یہی ذکر قلبی صدقہ اور جہاد سب عبادتوں سے افضل ہے کیونکہ یہ سب عبادتیں ہاتھ اور پاؤں سے ہوتی ہیں اور یہ دل سے ہوتا ہے اور دل اشرف ہے ہاتھ اور پاؤں سے اور یہی ذکر جہاد اکبر ہے نہ وہ ذکر جس میں آدمی چیخے چلائے گردنیں ہلائے سونہ شور ہا کرے لوگوں کو گھبراوے بعضوں نے کہا ایسا ذکر کرنے سے حضور ہوتا ہے ہرگز نہیں اس سے اور دوری ہوتی ہے **مترجم** کہتا ہے صحیح قول اصحاب میں یہ ہے کہ جو اذکار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص خاص اوقات میں وارد ہیں جیسے صبح اور شام اور نماز کے بعد وضو کے بعد کھانے کے بعد انکو سنت کے موافق زبان ہی سے ادا کرے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ادا کرتے تھے اور جو ذکر آپ سے جہراً منقول ہے اسکو جہر سے ادا کرے جو آہستہ سے منقول ہے اسکو آہستہ سے ادا کرے لیکن مبالغہ کرنا جہر میں اور زور کرنا اور نعرے مارنا اور ضرب لگانا جسکو بعض فقراء سکھلاتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے چاہیے کہ یہ جہر اعتدال کے ساتھ ہو یعنے اسقدر کہ خود سنے اور پاس والا سن لیوے اور سر اسقدر ہو کہ خود سنے یہ طریقہ افضل ہے اب رہا ہر وقت اوٹھتے اور بیٹھتے اور جاتے اور آتے اللہ کہتے اور سوتے تو ان اوقات میں ذکر قلبی افضل ہے کیونکہ وہ خالی ہوتا ہے ریا سے اور اسپر کوئی مطلع نہیں ہوتا سوا اللہ تعالیٰ کے اور طریقہ ذکر قلبی کا یہ ہے کہ دل سے لا الٰہ الا اللہ نکالے ہر وقت یا جب سانس باہر نکالے تو لا الٰہ کہے اور جب اندر لیجاوے تو الا اللہ کہے یا اللہ اللہ ہر وقت دل سے نکالتا رہے اور

کوئی وقت اس سے غافل نہ ہو یہانتک کہ پائخانہ میں بہی اور استنجا کرتے وقت بہی اور مدار فقر کا دو چیزون پر ہے ایک خالی کرنا دل کا ماسوی اللہ سے یعنی ہر ایک لذت اور دنیا کی ہر ایک چیز کی محبت سے دوسرے بہر دینا دل کا اسکی محبت اور اسکی یاد سے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ یَشْهَدَانِ بِهٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِیْهِ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَتَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ ابوہریرہ اور ابوسعید سے روایت ہے یہ دونون گواہی دیتے تہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مجلس مین اسکی یاد کرتے مین فرشتے انکو گہیر لیتے ہین اور اسکی رحمت انکو ڈہانپ لیتی ہے اور انپر سکینہ اترتی ہے (یعنے دل کی تسلی اور اطمینان) اور اللہ جل جلالہ ان لوگون کا ذکر کرتا ہے اپنے پاس والون مین (یعنے فرشتون مین اور انبیا کی ارواح مین جو پروردگار کے مقرب اور باریاب ہین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا هُوَ ذَكَرَنِیْ وَتَحَرَّكَتْ بِیْ شَفَتَاهُ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے مین اپنے بندے کے ساتہہ ہون جب وہ مجہہ کو یاد کرے اور اسکی لب حرکت کرین ف یعنے ہونٹ ہلین اس حدیث سے بہی علماء ظاہر نے استدلال کیا ہے کہ ذکر مین زبان سے کہنا ضرور ہے گو آہستہ ہی ہو۔ دوسری حدیث مین ہے کہ لوگون نے زور سے اسکی یاد شروع کی یعنے بہت چلاکر تو آپنے ارشاد فرمایا تم اسکی یاد نہین کرتے جو بہرا یا غائب ہے آسانی کرو اپنے اوپر دوسری روایت مین ہے کہ وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے پالان کی آگے کی لکڑی یا تمہارے اونٹ کی گردن سے اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر جگہہ اور ہر چیز کو سنتا ہے اور دیکہتا ہے پس چلانے کی ضرورت نہین گرچہ اسکی ذات مقدس عرش معلی پر ہے مگر اسکا سمع اور بصر ہر جگہہ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَنْبِئْنِیْ مِنْهَا بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے ایک گنوار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے قاعدے بہت ہوگئے ہین مجہہ پر (یعنے بہت اعمال خیر اسلام مین ہین اور ہر ایک کی شرائط اور احکام ہین) تو مجہہ کو آپ ان مین سے ایک بات بتلادیجیے جسکو مین کرتا رہون ہر حال مین اوٹہتے اور بیٹہتے اور کہاتے اور پیتے تنہائی اور صحبت جوانی اور پیری طاقت اور ناطاقتی صحت اور بیماری مین) آپنے فرمایا ہمیشہ تیری زبان تر رہے اللہ کی یاد سے ف اس مین بہی زبان کی قید لگائی کہ زبان سے ذکر کیا کر بعضون نے کہا وہ شخص گنوار دیہاتی تہا اسلیے اسکو آپنے ذکر قلبی تعلیم نہین کیا اور صرف ذکر لسانی پر قناعت کی

باب فَضْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللہ لا الٰہ الا اللہ کہنے کی فضیلت عن ابی ھریرۃ وابی سعید انھما شھدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال العبد لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر قال یقول اللہ عزوجل صدق عبدی لا الٰہ الا انا وانا اکبر واذا قال العبد لا الٰہ الا اللہ وحدہ قال صدق عبدی لا الٰہ الا انا وحدی واذا قال لا الٰہ الا اللہ لا شریک لہ قال صدق عبدی لا الٰہ الا انا ولا شریک لی واذا قال لا الٰہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد قال صدق عبدی لا الٰہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذا قال لا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال صدق عبدی لا الٰہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی قال ابو اسحاق ثم قال الاغر شیئا لم افھمہ قال فقلت لابی جعفر ما قال فقال من رزقھن عند موتہ لم تمسہ النار

ابوہریرہ اور ابوسعید سے روایت ہے ان دونوں نے گواہی دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے بیشک کوئی خدا نہیں سوا میرے اور بیشک میں ہی اللہ اکبر ہوں اور جب بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے میں ہی اکیلا خدا ہوں سوا میرے کوئی خدا نہیں ہے اور جب بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ لا شریک لہ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے میں ہی خدا ہوں اور کوئی میرا شریک (ساجھی) نہیں اور جب بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد تو اللہ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے میں ہی اللہ ہوں اور سلطنت اور تعریف سب میرے ہی لیے ہے اور جب بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اللہ سبحانہ فرماتا ہے سچ کہا میرے بندے نے سوا میرے کوئی سچا معبود نہیں اور حول اور قوۃ مجھی کو ہے (حول کے معنے گناہوں اور تکلیفوں سے بچانا اور قوت کے معنے طاقت) ابو اسحاق نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا ابو مسلم اغر سے) پھر اغر نے کچھ کہا جسکو میں نہیں سمجھا میں نے ابوجعفر سے پوچھا کیا کہا انہوں نے انہوں نے کہا یہ کہا کہ جس کو ان کلمات کہنے کی توفیق ہوگی مرتے وقت اسکو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی **ف** اس میں کلمہ تمجید کے علاحدہ علاحدہ کلمات مذکور ہیں پورا کلمہ یوں ہے جو ہر نماز کے بعد پڑھنا مسنون ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

عن سعدی المریۃ قالت مر عمر بطلحۃ بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالک کئیبا اساءتک امرۃ ابن عمک قال لا ولکن سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی لاعلم کلمۃ لا یقولھا احد عند موتہ الا کانت نورا لصحیفتہ وان جسدہ وروحہ لیجدان لھا روحا عند الموت فلم اسألہ حتی توفی قال انا اعلمھا ھی التی اراد عمہ علیھا ولو علم ان

سعدی مریسے روایت ہی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوچکی تو حضرت عمر طلحہ پر سے گذری اور پوچھا کیا وجہ ہی مین تم کو رنجیدہ پاتا ہون کیا تم کو اپنے چچا زاد بہائی (ابوبکر صدیق) کی خلافت بری لگی (یعنے انکی خلیفہ ہونے سے تم ناراض ہو) اونہون نے کہا نہین لیکن مینے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مین ایک کلمہ جانتا ہون جو کوئی اسکو مرتیوقت کہیگا تو وہ نور ہوگا اسکے نامہ اعمال کا اور اسکے بدن اور روح دونون کو اس سے راحت ہوگی موت کیوقت پہر مین نے یہ کلمہ آپ سے نہ پوچہا یہانتک کہ آپ کی وفات ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مین اس کلمہ کو جانتا ہون وہ وہی کلمہ ہے جسکے کہنے کے لیے آپ نے اپنے چچا (ابوطالب) کو حکم دیا تہا (انکی موت کے وقت) اور اگر آپ جانتے کہ اور کوئی کلمہ انکے لیے زیادہ مفید ہے تو اسکے کہنے کا آپ حکم دیتے انکو **ف** اسلیے کہ جناب ابوطالب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت الفت تہی اور آپ یہ چاہتے تہے کہ کسیطرح قیامت کے دن یہ عذاب سے بچ جاوین تو آپ نے انکو لا الہ الا اللہ کہنے کا حکم دیا تہا معلوم ہوا یہی وہ کلمہ ہے کہ جسکی زبان سے مرتیوقت یہ کلمہ نکلا وہ ہرگز دوزخ مین نہ جاویگا یا اللہ ہمارا آخری کلام یہی کر لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى قَلْبِ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا معاذ بن جبل سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرے اور یہ گواہی دیتا ہو لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ دل سے یقین کے ساتہ تو اللہ تعالی اسکو بخش دیگا **عَنْ** اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ وَلَا تَتْرُكُ ذَنْبًا ام ہانی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا الہ الا اللہ سے بڑہکر کوئی عمل نہین اور یہ کلمہ کوئی گناہ باقی نہین رکہتا (یعنے جب کافر مسلمان ہو اور لا الہ الا اللہ کہے تو کفر کے زمانہ کے کل گناہ معاف ہوجاتے ہین) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَ لَهٗ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكُنَّ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ سَائِرَ يَوْمِهٖ اِلَى اللَّيْلِ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ اَكْثَرَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن مین سو بار یہ کلمہ کہے لا آلہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی کل شئی قدیر تو اسکو دس بردی آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور سو نیکیان اسکی لکہی جاوین گی اور سو برائیان اسکی مٹی جاوینگی اور سارے دن اسکو بچا رہیگا شیطان سے رات تک اور کسیکا عمل اسکے عمل سے افضل نہ ہوگا مگر جو کوئی اسی کلمہ کو سو بار سے زیادہ کہے **ف** تو اسکو اس سے زیادہ ثواب ہوگا اسیطرح جو کوئی اور زیادہ کہے اسکو اور زیادہ ثواب ہوگا ❖

عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال فی دبر صلوۃ الغداۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر کان کعتاق رقبۃ من ولد اسمعیل ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح کی نماز کے بعد یہ کلمہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر تو اسکو ایسا ثواب ہوگا جیسے اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک بردہ آزاد کیا +

باب فضل الحامدین اللہ کی حمد کرنے والوں کی فضیلت **عن** جابر بن عبد اللہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے افضل ذکر یہ ہے لا الہ الا اللہ اور افضل دعا یہ ہے الحمد للہ **ف** کیونکہ جو کوئی اللہ کی حمد کریگا اللہ اسکو اور زیادہ دیگا پس اسکی سب مرادیں خود بخود پوری ہونگی الگ الگ مانگنے کی کیا حاجت ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثھم ان عبدا من عباد اللہ قال یا رب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک ولعظیم سلطانک فعضلت بالملکین فلم یدریا کیف یکتبانھا فصعدا الی السماء وقالا یا ربنا ان عبدک قد قال مقالۃ لا ندری کیف نکتبھا قال اللہ عزوجل وھو اعلم بما قال عبدہ ماذا قال عبدی قالا یا رب انہ قد قال یا رب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک وعظیم سلطانک فقال اللہ عزوجل لھما اکتباھا کما قال عبدی حتی یلقانی فاجزیہ بھا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ایک بندے نے یوں کہا یا رب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک ولعظیم سلطانک یعنی اے مالک میں تیری ایسی تعریف کرتا ہوں جو تیری بزرگی اور تیری بڑی سلطنت کے لائق ہے یہ کلمہ مشکل ہوا ان دونوں فرشتوں پر جو بندے کے اعمال لکھتے ہیں یعنے کرام کاتبین) اور وہ نہیں سمجھے کہ اس کلمے کو کیونکر لکھیں (کیونکہ اس کلمہ کا ثواب اور اجر انکو معلوم نہ تھا) آخر وہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پروردگار عالم آسمان کے اوپر ہے عرش پر نہ ہر جگہہ اور ہر مکان میں جیسے گمراہ جہمیوں کا قول ہے اگر ایسا ہوتا تو ان فرشتوں کو اوپر چڑھنے کی ضرورت نہ ہوتی) اور انہوں نے عرض کیا اے مالک ہمارے تیرے بندے نے ایک کلمہ کہا ہم نہیں جانتے اسکو کیونکر لکھیں اللہ تعالی نے فرمایا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے جو اسکے بندے نے کہا کیا کلمہ کہا میرے بندے نے ان فرشتوں نے عرض کیا یہ کہا یا رب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک وعظیم سلطانک تب اللہ تعالی نے فرمایا اس کلمے کو اسیطرح لکھ دو نامہ اعمال میں جسطرح میرے بندے نے کہا (یعنے انہی لفظوں سے) یہانتک کہ میرا بندہ مجھ سے ملے اسوقت میں اسکو اسکا بدلہ دونگا **ف** یعنے جو اسکا ثواب ہے وہ اسوقت جب میں اپنے بندے کو دونگا معلوم ہوگا حقیقت میں تو

کلمہ ایسا ہی کہ اس سے مالک کی بڑی رضامندی اور خوشی ہوتی ہے دوسری روایت میں ہے جو کوئی کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو یہ کلمہ ایک بند ظرف میں مہر کرکے امانت کہا جاتا ہے
یہانتک کہ قیامت کا دن ہو اسوقت مہر توڑی جاویگی اور اسکا ثواب ملیگا آدمی کو چاہیے کہ وقت بوقت یہ کلمے بہت پڑہتا
رہے اسلیے کہ برائیاں ہماری بیشمار ہیں اور نیکیاں بہت کم ہیں شاید انہی کلموں کی طفیل سے برائیاں مغلوب ہوں۔
عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا
كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ فَلَمَّا صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ قَالَ هٰذَا قَالَ الرَّجُلُ اَنَا وَمَا
اَرَدْتُ اِلَّا الْخَیْرَ فَقَالَ لَقَدْ فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَمَا نَهْنَهَهَا شَیْءٌ دُوْنَ الْعَرْشِ وائل سے روایت
ہے میں نے نماز پڑہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ایک شخص نے کہا سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا کس نے یہ کلمہ کہا تہا ایک شخص بولا میں نے اور میری نیت نہ تہی مگر ثواب کی آپ نے
فرمایا اس کلمہ کے لیے آسمان کے دروازے کہولے گئے اور وہ کہیں نہ رکا یہانتک کہ عرش تک پہونچ گیا ف یعنی پروردگا
پاس اس حدیث سے بہی یہی نکلتا ہے کہ پروردگار آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی مَا یُحِبُّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ وَاِذَا رَاٰی مَا
یَكْرَهُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
جب کوئی ایسی بات دیکہتے جو پسند آتی تو فرماتے الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصلحت اور جب کوئی ایسی بات دیکہتے جس کو
برا جانتے تو فرماتے الحمد للہ علے کل حال یعنے ہر حال میں اسکا شکر ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے الحمد للہ علی کل حال رب اعوذ بک من حال اہل النار عَنْ اَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا كَانَ الَّذِیْ
اَعْطَاهُ اَفْضَلَ مِمَّا اَخَذَ انس سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی اپنے کسی بندے
پر جب کوئی نعمت اتاری اور وہ کہے الحمد للہ تو اس نے جو دیا وہ افضل ہے اس سے جو اس نے لیا ف یعنے اللہ کے نزدیک
اسکا الحمد للہ کہنا یہ افضل ہے اس نعمت سے جو اللہ تعالی نے اسکو دی تو گویا بندے نے نعمت لی اور اس سے افضل شے اللہ جل
جلالہ کی بندگی یہ اسکی عنایت ہے ورنہ اسکی نعمت کے سامنے ہماری ایک لفظ زبان سے نکالنے کی کیا حقیقت ہے اگر ہم لاکہوں
برس تک ہر ایک بن موسی الحمد للہ کہا کریں تو بہی اسکی نعمتوں کا شکر ادا نہو سکے بَابُ فَضْلِ التَّسْبِیْحِ سبحان

اسکہنے کی فضیلت عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں یعنی انکے کہنے میں کچھ محنت نہیں لیکن ترازو میں (اعمال کے قیامت کیدن) وہ بھاری ہونگے اور مالک کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ف یہ بہت مختصر کلمے ہیں اور انکا پڑھنا بہی سہل ہے انسان کو چاہیے کہ ہر وقت ان کلمون کو پڑہتا رہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِہٖ وَھُوَ یَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا الَّذِیْ تَغْرِسُ قُلْتُ غِرَاسًا لِیْ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی غِرَاسٍ خَیْرٍ لَکَ مِنْ ھٰذَا قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یُغْرَسُ لَکَ بِکُلِّ وَاحِدَۃٍ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انپر سے گزرے وہ درخت لگا رہے تہے آپنے فرمایا اے ابا ہریرہ تم کیا گاڑتے ہو اونہوں نے کہا درخت آپ نے فرمایا میں تجہے اس سے بہتر درخت بتلاؤن وہ یہ ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر جب تو کہے تو ایک کے بدل ایک درخت لگایا جاویگا تیرے لیے جنت میں ف اس میں چار کلمے ہیں تو ایک بار کہنے سے جنت میں چار درخت لگائے جاوینگے اسیطرح دو بار کہنے سے آٹھ درخت امید ہے کہ ہر ایک مومن نے ان کلمون کو لاکھون بار پڑہا ہوا اور جنت میں اسکے لئے لاکھون درخت لگائے گئے ہون عَنْ جُوَیْرِیَۃَ قَالَتْ مَرَّ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ صَلَّی الْغَدَاۃَ اَوْ بَعْدَ مَا صَلَّی الْغَدَاۃَ وَھِیَ تَذْکُرُ اللّٰہَ فَرَجَعَ حِیْنَ ارْتَفَعَ النَّھَارُ اَوْ قَالَ انْتَصَفَ وَھِیَ کَذٰلِکَ فَقَالَ لَقَدْ قُلْتُ مُنْذُ قُمْتُ عَنْکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَھِیَ اَکْثَرُ وَاَرْجَحُ اَوْ اَوْزَنُ مِمَّا قُلْتِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ جویریہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انپر سے گذرے صبح کی نماز پڑہکر یا جب صبح کی نماز پڑہی اور وہ اللہ کی یاد کر رہی تہین پہر آپ لوٹے جب دن چڑہ گیا تہا یا دو پہر دن ہو گیا تہا لیکن جویریہ اسیحال میں تہین یعنے ذکر کر رہی تہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جب سے تیرے پاس سے گیا میں نے کل چار کلمے کہے تین بار اور وہ ثواب میں زیادہ ہین اور وزن میں زیادہ ہین اگر تولیجاوین تیرے (اتنی دیر کے) ذکر کے ساتہہ وہ یہ ہین سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضا نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر ایک دعا کا ثواب مختلف ہے اور جس دعا کا مضمون زیادہ حاوی اور زیادہ جامع ہو اس میں زیادہ ثواب ہے اور یہ بہی نکلا کہ کثرت ثواب شدت ریاضت میں منحصر نہیں ہے بلکہ مالک کی دین ہے بعضون کا درجہ تہوڑی عبادت میں اتنا بلند ہو جاتا ہے کہ دوسرون کا اس سے

وہ چند زیادہ عبادت کرنے میں نہیں ہوتا اور بعض حضرات صوفیہ نے کہا ہے کہ بہت لوگ عبادت اور ریاضت میں سخت کوشش کرتے ہیں لیکن انکا دل صاف نہیں ہوتا اور عبادت کا نور اور اثر ظاہر نہیں ہوتا اسکی وجہ یہ ہے کہ تھوڑی سی عبادت جو سنت کے موافق کیجاوے اس میں زیادہ اثر ہوتا ہے اُس عبادت سے جس میں اتباع سنت کا خیال نہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے زمانہ کے عُبّاد اور زُہّاد باوجود کثرت ریاضت کے صاف دل نہیں ہیں اور نہ ان میں وہ آثار اور کرامات ہیں جو اگلے لوگوں میں تھے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ التَّسْبِيحَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّحْمِيدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا اَمَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُونَ لَهُ اَوْ لَا يَزَالُ لَهُ مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ نعمان بن بشیر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا جلال جو تم ذکر کرتے ہو اس میں سے ہے تسبیح (سبحان اللہ) اور تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) اور تحمید (الحمد للہ) یہ کلمے عرش کے گرد گھومتے ہیں اور اپنے کہنے والیکا ذکر کرتے ہیں اللہ جل جلالہ کے حضور میں اب تم میں سے کوئی یہ پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ اسکے لیے ایک شخص ہو جو اسکی یاد کرتا رہے مالک کے سامنے **ف** سبحان اللہ کیا فضیلت ہے ان کلموں کی گویا یہ شاہد اور مذکر ہیں اپنے کہنے والے کے لیے۔ اس حدیث سے بھی اللہ پاک کا عرش پر ہونا ثابت ہوتا ہے عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اَتَيْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ فَاِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ وَبَدُنْتُ فَقَالَ كَبِّرِي اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَاحْمَدِي اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَسَبِّحِي اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُلْجَمٍ مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ ام ہانی سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی عمل بتلایے اب میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور ناتوان اور موٹی بھی (تو محنت کی عبادت زیادہ نہیں ہو سکتی) آپ نے فرمایا سو بار اللہ اکبر کہہ اور سو بار الحمد للہ کہہ اور سو بار سبحان اللہ کہہ یہ تیرے لیے بہتر ہیں سو گھوڑے زین اور لگام کی ساتھ اللہ کی راہ میں دینے سے اور بہتر ہیں سو اونٹ سے اور بہتر ہیں سو بردے آزاد کرنے سے (سبحان اللہ کیا عنایت ہے مالک کی اپنے ناتوان اور کم طاقت بندوں پر) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اَفْضَلُ الْكَلَامِ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سمرہ بن جندب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں افضل ہیں تمام کلاموں میں اور جس بات کو تو پہلے کہے کچھ نقصان نہیں ان چاروں میں سے وہ یہ ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر **ف** چاہے پہلے سبحان اللہ کہے چاہے الحمد للہ چاہے اللہ اکبر چاہے لا الٰہ الا اللہ اگر اسکے بعد بھی ملا لے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور زیادہ ثواب ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو کوئی سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہے اسکے گناہ بخشدیے جاوینگے اگرچہ سمندر کی پھین کے برابر ہوں ف
سبحان اللہ کیا سہل طریقہ ہے گناہوں کے بخشوانے کا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَإِنَّهَا يَعْنِي يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ
الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا ابو الدرداء سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو لازم کرلے اپنے اوپر سبحان اللہ والحمد
للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا یہ کلمے گناہوں کو جھاڑ دیتے ہیں جس طرح درخت اپنے پرانے پتے جھاڑ دیتا ہے **باب**
الاستغفار خدا سے استغفار کرنا یعنے گناہوں کی بخشش مانگنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ مِائَةَ مَرَّةٍ ابن عمر سے روایت ہے
ہم گنا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم سو بار فرماتے ف
یہ سب امت کی تعلیم کے لیے تھا ورنہ آپکے اگلے اور پچھلے سب گناہ اللہ نے بخشدیے تھے دوسرے یہ کہ آدمی جتنا مقرب ہوتا ہے
اسکو زیادہ ڈر ہوتا ہے اور اپنے مالک کے سامنے تضرع اور عاجزی کی ضرورت اسکو پڑتی ہے تیسرے یہ کہ اللہ کا جلال اور استغنا
ظاہر کرنا آپکو منظور تھا کہ ہر چند میں اللہ کا نبی ہوں اور اس کا مقبول بندہ ہوں مگر وہ عالیجاہ شہنشاہ بے پرواہ ہے
اور میرا کام یہی ہے کہ ایسے بے پرواہ مالک کے سامنے ہمیشہ اپنے خطاؤں کی معافی چاہتا رہوں اور جن بیوقوف نصاری
اور پادریوں نے ان حدیثوں کو دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا ہے کہ جب آپ خود گناہوں سے پاک نہ تھے
تو دوسروں کی شفاعت کیا کرسکینگے انہوں نے ان نکتوں پر غور نہیں کیا غلام کیسا ہی مقرب ہو لیکن اسکی عقلمندی
اسی میں ہے کہ اپنے مالک کے سامنے اپنے تئیں ذلیل اور قصوروار سمجھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو ہر روز اللہ تعالی سے سو بار استغفار اور توبہ کرتا ہوں ف تبدیل حالت کی وجہ سے
نہ گناہوں کیوجہ سے جیسے حضرات صوفیہ نے لکھا ہے کہ مقربین کی خطائیں عوام کی نیکیاں ہیں عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ
إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً ابوموسی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا عَنْ حُذَيْفَةَ
قَالَ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرَبٌ عَلَى أَهْلِي وَكَانَ لَا يَعْدُوهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ تَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً حذیفہ سے روایت ہے میں ذرا زبان میری

کرتا تھا اپنے گھر والوں پر اپنے سخت سست کہہ بیٹھتا غصے میں الیکن حذیفہ سوا اپنے گھر والوں کے اور کسی سے زبان درازی
نہ کرتی تو انہوں نے کہا میں نے اسکا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا تو استغفار کیوں نہیں کرتا اس سے امید ہے
کہ زبان درازی جاتی رہی یا اسکا گناہ مٹ جاوی تو ہر روز ستر بار استغفار کرے عن عبد الله بن بسر يقول
قال النبي صلى الله عليه وسلم طوبى لمن وجد في صحيفته استغفارا كثيرا عبداللہ بن بسر سے روایت ہے آں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا سبارکباد ہے اسکو جو اپنے نامہ اعمال میں استغفار بہت پاوی عن عبد الله بن
عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لزم الاستغفار جعل الله له من كل هم فرجا ومن كل
ضيق مخرجا ورزقه من حيث لا يحتسب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو لازم کرے تو اللہ تعالی اسکا ہر ایک رنج دور کرے گا اور ہر تکلیف سے اسکو نجات دیگا اور
اسکو ایسی جگہہ سے روزی دیگا جہاں سے گمان نہ ہوگا ف استغفار کی یہ خاصیت ہے کہ تکلیف دفع کر دیتا ہے روزی
کشادہ کر دیتا ہے پانی برساتا ہے مال اور اولاد عنایت فرماتا ہے عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يقول اللهم اجعلني من الذين اذا احسنوا استبشروا واذا اساؤا استغفروا ام المومنین حضرت عائشہ سے
روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے یا اللہ مجھکو ان لوگوں میں کر جو نیک کام کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور
جب برا کام کرتے ہیں تو اس سے استغفار کرتے ہیں (ہر ایک مومن کو ایسا ہی کرنا لازم ہے) **باب فضل العمل**
نیکی کا ثواب عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله تبارك وتعالى من جاء بالحسنة
فله عشر امثالها وازيد ومن جاء بالسيئة فجزاء سيئة مثلها او اغفر ومن تقرب مني شبرا تقربت
منه ذراعا ومن تقرب مني ذراعا تقربت منه باعا ومن اتاني يمشي اتيته هرولة ومن لقيني بقراب
الارض خطيئة ثم لا يشرك بي شيئا لقيته بمثلها مغفرة ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آں حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے جو کوئی ایک نیکی لاویگا اسکو دس نیکیوں کا ثواب ملیگا یا اس سے بھی زیادہ
اور جو کوئی ایک برائی کرے گا اسکو ایک ہی برائی کا بدلہ ملیگا یا میں بخشدوں گا اور جو کوئی ایک بالشت مجھ سے نزدیک ہو
(عبادت اور اطاعت سے) تو میں ایک ہاتھ اس سے نزدیک ہونگا (یعنے میری رحمت نزدیک ہوگی) اور جو کوئی ایک ہاتھ
میرے نزدیک ہو میں ایک باع (دونو ہاتھ کی لنبائی کے موافق) اس کے نزدیک ہوں گا اور جو کوئی میرے پاس چلتا
ہوا (معمولی چال سے) آوے میں دوڑتا ہوا اسکے پاس آؤں گا اور جو کوئی زمین بھر کر میرے پاس گناہ لاوے اور اس حال
میں مجھ سے ملے لیکن وہ شریک نہ کرتا ہو میرے ساتھ کسیکو (یعنے شرک میں مبتلا نہ ہو) تو میں زمین بھر کر مغفرت سے اس سے

ملون گا ف یعنی اسکی گناہ بخشدون گا یہ حدیث بڑی امید ہی مومنین موحدین کے لیے کہ توحید کی برکت سے اللہ چاہے تو انکے گناہ کتنے ہی زائد ہون بخشدیے جاوینگے لیکن کسیکو اس مغفرت پر تکیہ نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ اسکا حال معلوم نہیں اور پروردگار کی جیسی رحمت وسیع ہے ویسے ہی اسکا عذاب بھی سخت ہے بس ہمیشہ گناہون سے ڈرتا اور بچتا رہے اور توبہ اور استغفار کرتا رہے اور شرک کا بڑا خیال رکھے کیونکہ شرک کے بخشے جانے کی توقع نہیں ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْہُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ هَرْوَلَۃً ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے مین اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہون جیسا وہ گمان مجھ سے رکھے (اگر عفو کا گمان میرے سے رکھے تو مین عفو ہی کرون گا اور جو عذاب کا گمان رکھے وہ ایسا ہی ہوگا) اور مین اسکے ساتھ ہون جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اگر وہ اپنے دلمین میرا ذکر کرے تو مین بھی اپنے دل مین اسکا ذکر کرتا ہون ف اس حدیث سے ذکر قلبی کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ اللہ جل جلالہ بھی ایسے ذاکر کی یاد اپنے دل مین کرتا ہے اور یہ بہتر ہے لوگون مین یاد کرنے سے اور حضرات نقشبندیہ نے فرمایا ہے کہ ذاکر کو قلب مین اسطرح ذکر کرنا چاہیے کہ جوارح اور اعضا کو بالکل حرکت نہو ورنہ کرام کاتبین فرشتے اسپر مطلع ہوجاوینگے اور اولی یہ ہے کہ سوا ذاکر اور مذکور کے اور کوئی مطلع نہ ہو ؎

میان عاشق ومعشوق رمزیست   کرام کاتبین را ہم خبر نیست

ف اور اگر وہ لوگون مین میرا ذکر کرے تو مین ان لوگون سے بہتر لوگون مین اسکا ذکر کرتا ہون اور اگر بندہ ایک بالشت مجھ سے نزدیک ہو تو مین ایک ہاتھ اسکے قریب ہوتا ہون اور اگر وہ چل کر میرے پاس آوے تو مین دوڑکر اسکے پاس آتا ہون ف غرض یہ ہے کہ پروردگار کی توجہ بندے کیطرف بندے کی توجہ سے اسکیطرف زیادہ ہوتی ہے - سبحان اللہ ایسا کریم ورحیم معشوق اور محبوب کہان اور کون ہے دنیا کے تمام معشوق اسپر تصدق ہین انکو عاشقون سے نفرت ہوتی ہے اور جسقدر عاشق کیطرف سے قرب ہو وہ بعد اختیار کرتے ہین اور یہان عاشق کے قرب سے دو چند قرب ہوتا ہے یا اللہ اپنا عشق عنایت فرما اور ہمین فنا کردے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ لَہُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا ہر ایک عمل دونا کیا جاتا ہے ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے سات سو گنی تک فرمایا اللہ تعالی نے مگر

روزہ دہ میرے ہی لیے ہی اور مین خود ہی اس کا بدلہ دون گا **بَابُ** مَاجَاءَ فِي لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت **عَنْ** اَبِي مُوْسٰى قَالَ سَمِعَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ قَالَ يَاعَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ قُلْ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ابو موسی سے روایت ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سنا مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تہا آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابو موسی اشعری کا) مین تجھکو جنت کے خزانون مین سے ایک کلمہ نہ تبلاؤن مینے عرض کیا تبلایے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ **عَنْ** اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ابوذر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مین تجھکو جنت کے خزانون مین سے ایک خزانہ نہ تبلاؤن مینے کہا تبلایے آپ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ **عَنْ** حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَاحَازِمُ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ فَاِنَّهَا مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ حازم بن حرملہ سے روایت ہے مین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا آپ نے فرمایا اے حازم لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت کہا کر کیونکہ یہ جنت کے خزانون مین سے ہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **اَبْوَابُ الدُّعَاءِ** دعا کے باب **بَابُ** فَضْلِ الدُّعَاءِ دعا کی فضیلت **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدْعُ اللهَ سُبْحَانَهُ غَضِبَ عَلَيْهِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالے سے دعا نکرے تو اللہ اُس پر غصے ہوتا ہے **ف** کیونکہ بندگی کا مقتضے یہ ہے کہ اپنے مالک سے مانگے نہ مانگنے مین غرور اور استغنا نکلتا ہے بعض اولیاء اللہ جو دعا نہین کرتے اسکا مطلب نہین ہے کہ بالکل دعا نہین کرتے تمام انبیا اور اولیا نے دعا کی ہے ملکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ مالک کی مرضی جب تک نہین پاتے دعا نہین کرتے جب اسکی مرضی دعا مین پاتے ہین تو فورا دعا کرتے ہین یہ بات عوام مومنین کو حاصل نہین ہے انکو چاہیے کہ جب کوئی حاجت ہو اپنے مالک سے مانگین اور جب کوئی تکلیف ہو اپنے مالک سے دعا کرین ہم تو اسکے در کی بھیک مانگی مین رات دن اس سے مانگا ہی کرنے مین اور ذرا سا صدمہ ہوتا ہے تو ہم سے صبر نہین ہو سکتا اپنے مالک سے اسی وقت دعا کرنے لگتے ہین ہم تو ہر وقت اسکے محتاج ہین اور اسکے در دولت کے فقیر ہین **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَءَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ نعمان بن بشیر سے روایت ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک دعا ہی عبادت ہے پھر یہ آیت پڑہی قال ربکم

ادعونی استجب لکم یعنے مالک نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا **ف** دوسری روایت میں ہے کہ دعا مغز ہے عبادت کا حب دعا عبادت ہوئی تو اب غیر خدا سے دعا مانگنا گویا اسکی عبادت کرنا ہے اور عبادت غیر خدا کی بالاتفاق شرک ہے اس سے یہ نکلا کہ جو کوئی بزرگوں سے دعا کرے کہ مجھ کو بچہ دو یا دولت دو یا صحت دو تو وہ مشرک ہے اور اسلام سے خارج ہے

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس شیٔ اکرم علی اللہ سبحانہ من الدعاء ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے

باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا بیان

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی دعائہ رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکرلی ولا تمکر علی واھدنی ویسر الھدی لی وانصرنی علی من بغی علی رب اجعلنی لک شکارا لک ذکارا لک رھابا لک مطیعا الیک مخبتا الیک اواھا منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی واھد قلبی وسدد لسانی وثبت حجتی واسلل سخیمۃ قلبی قال ابو الحسن الطنافسی قلت لوکیع اقولہ فی قنوت الوتر قال نعم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں یہ فرماتے تھے رب اعنی اخیر تک یعنی اے مالک میری مدد کر اور میرے مقابل کی مدد مت کر اور میری تائید کر اور میرے مقابل کی تائید مت کر اور میرے لیے مکر کر (اللہ تعالیٰ کا مکر یہ ہے کہ دشمنوں پر بلا ڈالنا) اور میرے خلاف میں مت مکر کر اور مجھ کو ہدایت کر اور آسان کر ہدایت کو میرے لیے اور میری مدد کر اس شخص کے مقابلہ میں جو مجھ پر ظلم کرے اے مالک مجھ کو اپنا شکر کرنے والا بنا اور اپنا یاد کرنے والا اور اپنے سے ڈرنیوالا اور اپنا تابعدار اپنی طرف گڑگڑانیوالا رونیوالا رجوع کرنیوالا اے مالک قبول کر میری توبہ اور دھو ڈال میرا گناہ اور قبول کر میری دعا اور راہ بتلا میرے دل کو اور مضبوط کر دے میری زبان کو اور درست کر دے میری دلیل کو اور نکال ڈال بغض میرے دل سے ابو الحسن طنافسی نے کہا میں نے وکیع سے کہا کیا میں یہ دعا وتر کی قنوت میں پڑھوں انہوں نے کہا ہاں

عن ابی ھریرۃ قال اتت فاطمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسألہ خادما فقال لھا ما عندی ما اعطیک فرجعت فاتاھا بعد ذلک فقال الذی سألت احب الیک او ما ھو خیر منہ فقال لھا علی قولی لا بل ما ھو خیر منہ فقالت فقال قولی اللھم رب السموات السبع ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شیٔ منزل التوراۃ والانجیل والقرآن العظیم انت الاول فلیس قبلک شیٔ وانت الاخر فلیس بعدک شیٔ وانت الظاھر فلیس فوقک شیٔ وانت الباطن فلیس دونک شیٔ اقض عنا الدین واغننا من الفقر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ

زہرا جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئین آپ سے ایک خادم مانگنے کو یعنے غلام یا لونڈی خدمت کے لیے آپ نے فرمایا
میرے پاس تو خادم نہین ہے جو مین تجھہ کو دون یہ سنکر وہ لوٹ آئین پھر آپ انکے بعد انکے پاس آئے اور فرمایا جو تم نے مانگا
تھا (یعنے خادم) وہ تم کو زیادہ پسند ہی یا جو اس سے بہتر ہے حضرت علی نے ان سے کہا یون کہو نہین مجھے وہ زیادہ پسند ہے
جو خادم سے بہتر ہے اونھون نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا یون کہہ اللھم رب السموات السبع اخیر تک یعنے اے اللہ مالک ساتون
آسمان کے اور مالک بڑے تخت کے (یعنے عالم سفلی) اے پالنے والے ہماری اور پالنے والے ہر چیز کے اوتارنیوالی توراۃ اور انجیل اور
قرآن عظیم کے تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کوئی چیز نہین اور تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہین اور تو سب کے اوپر ہے
تیرے اوپر کوئی چیز نہین اور تو پوشیدہ ہے تجھہ سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہین ادا کردے قرض ہمارا اور غنی کردے ہم کو
فقیری سے **ف** یعنی ہماری دلون مین فقیری یعنے انقطاع عما سوی اللہ عطا فرما تاکہ ہم غنی ہوجاوین عما سوی اللہ
سے ورنہ دنیا کی دولت کتنی ہی زیادہ ہو جب تک دل مین فقر اور قناعت نہو اس سے محتاجی دور نہین ہوسکتی۔ آنانکہ
غنی ترند محتاج ترند **عن** عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى
وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے اللھم انی اسالک الھدی
والتقی والعفاف والغنی (یعنے) یا اللہ مین تجھہ سے مانگتا ہون ہدایت اور تقوی اور پاکیزگی اور تونگری **ف** یہ دعا جامع ہے
اخلاق کو ہدایت سے قوت علمیہ ادراکیہ اور اعتقادیہ کی اصلاح ہوتی ہے یعنے ایمان صحیح اور تقوی سے قوت عملیہ درست ہوتی
ہے تو علم وعمل کی تکمیل ہوگئی اب پاکیزگی سے قوت شہویہ کی اصلاح ہوئی اور تونگری (یعنے غنائے قلبی) سے راحت
حاصل ہوئی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي
وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے اللھم انفعنی اخیر تک یعنے یا اللہ مجھکو فائدہ دے اس علم سے جو
تو نے مجھے سکھلایا اور سکھلا دے مجھے وہ علم جو فائدہ دیوے مجھکو اور زیادہ کر علم میرا اور شکر ہے اللہ کا ہر حال پر اور پناہ
مانگتا ہون مین اللہ کی دوزخ کے عذاب سے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ
أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ تَخَافُ عَلَيْنَا وَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَصَدَّقْنَاكَ
بِمَا جِئْتَ بِهِ فَقَالَ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَانِ عَزَّ وَجَلَّ يُقَلِّبُهَا وَأَشَارَ الْأَعْمَشُ بِإِصْبَعَيْهِ
انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بہت کرتے تھے یا اللہ قائم کردے دل میرا اپنے دین پر ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ڈرتے ہین ہماری حال سے کہ ہم پھر گمراہ ہوجاوین گے حالانکہ آپ نے اپنے

یہی دعا کی تھی مگر وہ یہ سمجھ گیا کہ یہ دعا امت کی تعلیم کے لیے ہے اسلیے کہ آپ کا دل ڈگمگا نہین سکتا (اور ہم تو ایمان لائے آپ پر اور جو آپ لائے (قرآن) اسکی تصدیق کر چکے آپنے فرمایا بیشک تمام دل (آدمیون کے) اسکی انگلیون مین سے دو انگلیون کے بیچ مین ہین وہ انکو الٹتا ہے پلٹتا ہے اور اشارہ کیا اعمش نے اپنی دونون انگلیون سے ف اور اعمش حدیث کے بڑے امام اور بڑے حافظ تھے وہ مجسمہ اور مشبہ مین سے نہ تھے بلکہ اہل سنت مین سے تھے جو اسکی انگلیون کی تاویل نہین کرتے جیسے جہمیہ اور معتزلہ تاویل کرتے ہین اور انگلی سے حقیقۃً انگلی مراد رکھتے ہین لیکن پروردگار نہ خود مشابہ ہے کسی مخلوق کے نہ اسکی کوئی چیز جیسے آنکھ اور ساق اور انگلی مشابہ ہے مخلوق کی آنکھ اور ساق اور انگلی کے اور اگر کوئی ہم سے سوال کرے کہ اللہ کی انگلی کیسی ہے تو ہم کہین گے کہ اسکی ذات کیسی ہے اگر اسکا جواب وہ دیگا تو ہم بھی اسکے سوال کا جواب دینگے دوسری روایت مین ہے ابن عباس سے کہ اللہ نے اپنی چھنگلیا کو طور پر رکھدی وہ پاش پاش ہو گیا اس سے بھی نکلتا ہے کہ حقیقۃً اسکے لیے انگلیان ہین اور معنے مجازی مراد نہین ہے

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

ابوبکر صدیق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کوئی دعا سکھلائیے کہ مین وہ نماز مین پڑھا کرون آپنے فرمایا یون کہہ اللہم انی ظلمت اخیر تک یعنے یا اللہ مین نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور کوئی نہین بخشتا گناہون کو مگر تو ہی تو بخشدے میرے گناہ اپنے پاس کی ایک بخشش سے اور رحم کر مجھپر تو بخشنے والا مہربان ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰی عَصًا فَلَمَّا رَاَیْنَاهُ قُمْنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا کَمَا یَفْعَلُ اَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ دَعَوْتَ اللّٰهَ لَنَا قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا كُلَّهٗ قَالَ فَكَاَنَّمَا اَحْبَبْنَا اَنْ یَّزِیْدَنَا فَقَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ جَمَعْتُ لَكُمُ الْاَمْرَ

ابو امامہ باہلی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ہمپر آپ ٹیکا دیے ہوئے تھے ایک لکڑی پر جب ہم نے آپکو دیکھا تو ہم کھڑے ہوگئے (تعظیم کے لیے) آپنے فرمایا نہ کھڑے ہو جیسے فارس کے لوگ اپنے بڑے آدمیون کے لیے کھڑے ہوتے ہین ف وہ اس طرح کھڑے ہوتے ہین کہ بڑے آدمی بیٹھے رہتے ہین اور لوگ انکے سامنے کھڑے رہتے ہین آپ نے اس سے منع کیا اور صرف تعظیم کے لیے کھڑا ہونا یہ منع نہین آپنے صحابہ سے فرمایا قوموا الی سیدکم یعنے سعد بن معاذ کی طرف کھڑے ہو اور بیہقی کی روایت مین ہے ابوہریرہ سے کہ آپ مسجد مین ہم سے باتین کرتے جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہانتک کہ آپ اپنے کسی محل کے اندر تشریف لیجاتے

اور جو ممانعت اس حدیث مین ہی اُس سی یہ غرض ہے کہ قیام کا التزام کرنا یعنے ہمیشہ جب کوئی آوی اسکی لیے کہڑے ہونا اس
کو آپنے ناپسند کیا کیونکہ اس مین تکلیف ہے لوگون کو اور آپنے تواضع کی راہ سی اپنے لیے بہی کہڑا ہونا ناپسند کیا اور
دوسری حدیث مین ہے کہ جسکو بہلا لگی لوگون کا سامنے کہڑے ہونا وہ اپنا ٹہکانا جہنم مین بنالیوے اس سی بہی یہی غرض
ہے کہ بڑا آدمی بیٹہا رہی اور لوگ اسکی سامنے کہڑے رہین جیسی فارس کے رئیسون کی رسم تہی اور جسکو بہلا لگی اس کا
مطلب یہ ہے کہ اسکے دل مین غرور اور تکبر ہو لیکن اگر غرور اور تکبر نہ ہو اور نہ وہ اس امر کو پسند کری اور لوگ اسکے سامنے
کہڑے ہوان تو وہ گنہ گار نہ ہوگا جیسے حضرت ابوحفص حداد سے منقول ہے کہ وہ بیٹہے رہتے اور لوگ انکے سامنے کہڑی
رہتے انتہیٰ مختصراً **مترجم** کہتا ہی اب ہند خصوصاً ممالک دکن مین یہ مروج ہے کہ جو کوئی آوے اسکی تعظیم کے لیے
کہڑے ہوجاتی مین اور ہمیشہ اس کا التزام کرتے ہین اس طرح سے کہ اگر کوئی کہڑا نہ ہو تو اس سے ناراض ہوتے ہین اور
اسکو بے ادب کہتے ہین پس اس قیام کی کراہت مین کوئی شک نہین اور ایک جماعت علما نے قیام تعظیم سے منع کیا ہی
اور اسکو مکروہ جانا ہے اور دلیل انکی یہی حدیث ہے ابوامامہ کی اس مین لا تقوموا کا لفظ وارد ہے اور دوسری روایت مین
ہے مت اٹہو جیسے عجم کے لوگ کہڑے ہوتے ہین ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہین اور نہی کا اقل درجہ کراہت ہی اور
سعد بن معاذ کی حدیث کا یہ جواب دیتے ہین کہ وہ قیام تعظیمی نہ تہا بلکہ سعد بیمار تہے تو انکو اتارنے اور لانے کے لیے
صحابہ کو کہڑے ہونیکا حکم دیا اور قرینہ اسکا یہ ہے کہ اس حدیث مین الی کا لفظ ہے اگر قیام تعظیمی مقصود ہوتا تو یون
فرماتے قوموا لسیدکم اور صحابہ کا کہڑے ہوجانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جو بیہقی کی روایت مین وارد ہے اسکی
اسناد کا حال معلوم نہین اور قطع نظر اسکے یہ قیام تعظیمی نہ تہا کیونکہ قیام تعظیمی قدوم یعنے آنے کے وقت ہوتا ہے
اور یہ قیام بطور متابعت کے تہا اور فراغت کے وعظ سی اور اگر مان بہی لیا جاوے کہ یہ قیام تعظیمی تہا تو نفس فعل صحابہ
کا حجت نہین جبتک آپ کا حکم یا تقریر ثابت نہ ہو اور جب قیام تعظیمی مکروہ ہوا تو وہ قیام بہی مکروہ ہوگا جو مجلس میلاد
شریف مین تولد شریف کے بیان پر لوگ کیا کرتے ہین اور جب آپنے اپنی حیات مین خاص اپنے لیے قیام سے منع فرمایا
تو آپ کے ذکر کے وقت کیونکر قیام جائز ہوگا اور یہ مسئلہ مختلف فیہ بین العلماء ہے اور ایک جماعت علماء اسطرف بہی
گئے ہے کہ قیام تعظیمی مین قباحت نہین ہے بشرطیکہ جسکے لیے قیام کیا جاوی وہ ایک عالم دیندار صاحب تقوی ہو اور
جائز رکہا ہے اونہون نے قیام کو مجلس میلاد مین بہی اور اس باب مین مستقل کتابین اور رسالے لکہے گئی ہین مانعین کے
طرف سے غایۃ الکلام فی ابطال عمل المولد والقیام مولفہ مولانا محمد بشیر الدین صاحب قنوجی نور اللہ مرقدہ اور مثبتین کیطرف
سے اشباع الکلام فی اثبات عمل المولد والقیام مولفہ شاہ سلامت اللہ صاحب قدس سرہ اور سوا انکے اور کئی رسالے

ہین جیسے کلمۃ الحق وغیرہ اور اگر کوئی قیام کرے تو اسکو کافر یا فاسق نہ کہنا چاہیے اسیطرح اگر کوئی قیام نہ کرے اس لیے کہ مسئلہ اختلافی ہی اور اختلافی مسائل مین کسیکی تضلیل اور تفسیق جائز نہین ہے نہ کسی مسلمان سی لڑنا یا اوسکو برا کہنا جائز ہے **ف** ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ دعا کیجیے اللہ سی ہمارے لیے آپ نے فرمایا اللہم اغفر لنا وارحمنا اخیر تک یعنے یا اللہ بخشدی ہمکو اور رحم کر ہمپر اور راضی ہو جا ہم سے اور قبول کر ہماری عبادت اور داخل کر ہمکو جنت مین اور نجات دی ہمکو دوزخ سی اور درست کر دی ہماری سارے کام راوی نے کہا ہمنے چاہا کہ آپ زیادہ دعا کرین آپ نے فرمایا مینے تو تمہارے لیے جامع دعا کر دی **ف** اس مین دین اور دنیا کی سب باتین آگئین اب طول کرنے سی کیا فائدہ ہی لیکن صحابہ کو حرص تھی کہ جہانتک آپ انکے لیے دعا کرین انکا فائدہ ہے زہی قسمت ان لوگون کی جو آپ کی دعا مین شریک تھے یا اللہ ہم کو بھی اپنے نبی کی دعا مین شریک کرے اپنی فضل و کرم سے **عن** ابی هریرة یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انی اعوذ بك من الاربع من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہم انی اعوذ بک من الاربع اخیر تک یعنے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری چار باتون سی اس علم سے جو فائدہ نہ دیوے (بلکہ بیکار عمر اس مین ضائع ہووے نہ دنیا کا فائدہ نہ عقبے کا) اور اس دل سے جو اللہ کے سامنے نرم نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو (کبھی قناعت نکرے جتنا زیادہ ہو اتنی ہی طمع بھی زیادہ ہو) اور اس دعا سے جو سنی نہ جاوی (یعنے قبول نہ ہو) **باب** ما تعوذ منه رسول الله صلی الله علیه وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن چیزون سی پناہ مانگی ہے **عن** عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یدعو بهؤلاء الکلمات اللهم انی اعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار ومن فتنة القبر وعذاب القبر ومن شر فتنة الغنی وشر فتنة الفقر ومن شر فتنة المسیح الدجال اللهم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللهم انی اعوذ بك من الکسل والهرم والمأثم والمغرم حضرت عائشہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مین کیا کرتے تھے اللہم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھ سی ان گناہون سے جو آگ مین لیجاتے ہین اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب کرانیوالے گناہون سی اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے فتنے سے اور فقر کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے یا اللہ میرے گناہون کو دھو ڈال برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کر دی میرا دل گناہون سی جیسے سفید کپڑے کو تو صاف کرتا ہے میل کچیل سے اور دوری کر دی مجھ مین اور گناہون مین جیسے تونے دوری کی پورب اور پچھم

میں یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرضہ سے **ف** اُس بڑھاپے سے پناہ مانگی جس میں آدمی بیعقل اور بے عقل ہو جاتا ہے مالداری کا فتنہ یہ ہے بخل اور حرص زکوٰۃ نہ دینا سود کھانا خدا سے غافل ہو جانا مستحقوں کی خبر گیری نہ کرنا فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال کی طمع میں دین کو کھو بیٹھنا کفار اور فساق کی صحبت اختیار کرنا **عَنْ** فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ فروہ بن نوفل سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دعا کرتے تھے انہوں نے کہا آپ یہ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اُن کاموں کی برائی سے جو میں نے کیے اور جو میں نے نہیں کیے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے اتنے بڑے اہتمام کے ساتھ اللھم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے دوزخ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے **ف** اب اکثر لوگ قعدہ اخیرہ میں تشہد اور درود کے بعد یہی دعا پڑھتے ہیں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ فِرَاشِهِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھونے پر نہ پایا تو میں آپ کو ڈھونڈھنے لگی (مکان میں اندھیرا تھا چراغ نہ تھا) میرا ہاتھ آپ کے دونوں قدموں پر پڑا یعنی دونوں تلووں پر آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے (سجدہ میں) آپ فرماتے تھے اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور تیری تجھ سے میں تیری تعریف پوری نہیں کر سکتا تو ایسا ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی **ف** پہلے حضرت عائشہ کو دل میں یہ شبہ ہوا کہ آپ شاید اگلی باری میں دوسرے محل میں تشریف لے گئے جب آپ کو اس حال میں پایا تو کہا سبحان اللہ میں کیا خیال میں تھی اور آپ کس کام میں مصروف ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی محتاجی اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا ظلم کیے جانے سے
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰہَ عِلْمًا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ ۔
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے وہ علم مانگو جو فائدہ دیوے اور پناہ مانگو اس علم سے
جو فائدہ نہ دیوے عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ قَالَ وَکِیْعٌ یَعْنِی الرَّجُلَ یَمُوْتُ عَلٰی فِتْنَۃٍ لَا یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْھَا حضرت عمر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور بخیلی اور ذلیل عمر سے اور قبر کے عذاب اور دل
کے فتنے سے وکیع نے کہا دل کا فتنہ یہ کہ آدمی مرجاوے ایک برے اعتقاد پر اور اس سے توبہ نکرے بَابُ الْجَوَامِعِ
مِنَ الدُّعَاءِ جامع دعاؤں کا بیان عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَقُوْلُ حِیْنَ اَسْاَلُ رَبِّیْ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ
وَارْزُقْنِیْ وَجَمَعَ اَصَابِعَہُ الْاَرْبَعَ اِلَّا الْاِبْھَامَ فَاِنَّ ھٰؤُلَاءِ یَجْمَعْنَ لَکَ دِیْنَکَ وَدُنْیَاکَ طارق سے
روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں کیونکر کہوں جب دعا کروں اپنے مالک
سے آپ نے فرمایا یوں کہہ اللھم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی یعنے یا اللہ بخشدے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور تندرست
رکھ مجھ کو اور روزی دے مجھکو اور آپ نے اپنی کل اونگلیوں کو ملایا سوا انگوٹھے کے (یعنے چاروں انگلیوں کو
کیونکہ اس دعا میں چار ہی لفظ ہیں) اور فرمایا یہ دعا دین اور دنیا دونوں کے لیے جامع ہے تیرے لیے عَنْ عَائِشَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَھَا ھٰذَا الدُّعَاءَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ
مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِہٖ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ
وَاَسْاَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَاءٍ قَضَیْتَہٗ لِیْ خَیْرًا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہ دعا سکھلائی اللھم انی اسالک من الخیر اخیر تک یعنے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں
ساری بہتری کو دنیا کے اور آخرت کی جو مجھکو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم ہے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری ساری
برائی سے دنیا کے اور آخرت کے جو مجھکو معلوم ہے اور جو معلوم نہیں ہے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ بھلائی جو تجھ
سے مانگی تیرے بندے اور تیرے نبی آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری اس برائی سے

جس سے پناہ مانگی تیرے بندے اور تیرے نبی نے یا اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جو چیز جنت کی طرف نزدیک کرے قول ہو یا فعل اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دوزخ سے اور اس چیز سے جو دوزخ کی طرف نزدیک کرے قول ہو یا فعل اور میں مانگتا ہوں تجھ سے یہ کہ تو ہر قضا (حکم الٰہی اور تقدیر) کو جو تو نے میرے لیے کی ہے بہتر کر دے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَا تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اَتَشَھَّدُ ثُمَّ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِہٖ مِنَ النَّارِ اَمَا وَاللّٰہِ مَا اُحْسِنُ دَنْدَنَتَکَ وَلَا دَنْدَنَۃَ مُعَاذٍ قَالَ حَوْلَھَا نُدَنْدِنُ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا تو نماز میں کیا کہتا ہے وہ بولا میں تشہد پڑھتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں لیکن قسم خدا کی آپ کی گنگناہٹ اور معاذ کی گنگناہٹ میں نہیں سمجھتا (یعنے آواز تو سنتا ہوں لیکن معلوم نہیں ہوتا کہ آپ کیا دعا مانگتے ہیں اسیطرح معاذ جو اس قوم کے امام تھے جہاں یہ شخص تھا معلوم نہیں ہوتا کیا دعا مانگتے ہیں) آپ نے فرمایا ہم بھی اسی جنت اور دوزخ کے گرد گنگناتے ہیں

ف یعنے مقصود ہماری دعاؤں کا بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے اور دوزخ سے بچاوے اگرچہ الفاظ میں ہماری دعا اور تیری دعا میں فرق ہو مگر حاصل ایک ہی ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ نماز میں تشہد اور دعا اسطرح سے پڑھتے تھے کہ آواز کی گنگناہٹ مقتدیوں کو سنائی دیتی اب بعضی لوگ جو ستر میں مبالغہ کرتے ہیں اس قدر کہ خود اپنے تئیں بھی آواز مشکل سے سنائی دیتی ہے یہ سنت کے خلاف ہے اور فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر اتنا ستر کرے کہ پڑھنے والا خود بھی آواز نہ سنے تو نماز جائز نہ ہوگی

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِیَۃِ عفو اور عافیت (تندرستی) کی دعا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ثُمَّ اَتَاہُ الْیَوْمَ الثَّانِیَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ثُمَّ اَتَاہُ فِی الْیَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَاِذَا اُعْطِیْتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے آپ نے فرمایا اپنے مالک سے عفو اور تندرستی طلب کر دنیا اور آخرت میں پھر وہ شخص دوسرے دن آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے آپ نے فرمایا اپنے مالک سے تندرستی مانگ دنیا اور آخرت میں پھر وہی شخص تیسرے دن آیا اور کہنے لگا اے نبی اللہ کے کونسی دعا افضل ہے آپ نے فرمایا اپنے مالک سے عفو اور تندرستی مانگ دنیا اور آخرت میں جب تجھ کو معافی اور تندرستی دیجاوے دنیا اور آخرت میں تو تو نے نجات

باہی **فائدہ** بیشک عافیت میں تمام بلاؤں اور بیماریوں اور تکالیف سے محفوظی ہوگئی اور معافی میں گناہوں کی بخشش ہوئی اب اور کیا چاہیے یہ دو لفظ ہزاروں لفظوں کو شامل ہیں **عن** اَوْسَطِ الْبَجَلِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَكْرٍ حِيْنَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا عَامَ الْاَوَّلِ ثُمَّ بَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّهُ مَعَ الْفُجُوْرِ وَهُمَا فِي النَّارِ وَسَلُوا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ فَاِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ اَحَدٌ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا اوسط بجلی سے روایت ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ابو بکر سے اونہوں نے سنا وہ کھڑے ہوئے اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال میں میرے اس جاے پر کھڑے تھے اس کے بعد روئے (آپکو یاد کرکے) پھر کہا لازم کر لو سچ بولنے کو وہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور بچو تم جھوٹ سے وہ برائی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں دوزخ میں ہیں اور اللہ تعالیٰ سے تندرستی مانگو اسلیے کہ یقین کے بعد یعنے ایمان کے بعد) پھر کوئی نعمت تندرستی سے بڑھکر نہیں ہے (بلکہ اور سب نعمتیں تندرستی پر سے قربان اور تصدق ہیں اور اگر تندرستی نہو تو کسی نعمت کی لذت ہی نہ ہوگی) اور حسد مت کرو اور بغض مت کرو اور قطع ملاقات یا قطع رحم مت کرو اور ایک دوسرے کی طرف سے مونہہ مت پھیرو پیٹھ اسکی طرف مت کرو اور اللہ کے بندے بہائی بہائی ہو جاؤ **ف** یعنے تمام مسلمانوں کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آؤ اور کسی مسلمان کو مت ستاؤ **عن** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَدْعُوْ قَالَ تَقُوْلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اتفاق سے میں شب قدر پاؤں تو اس شب کو کیا دعا کروں آپ نے فرمایا یہ دعا کر اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی یعنے اے مالک تو بڑا معاف کرنیوالا ہے اور دوست رکھتا ہے معافی کو تو معاف کر مجھکو **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا الْعَبْدُ اَفْضَلَ مِنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا جو بندہ مانگے اس سے افضل نہیں ہے اللھم انی اسالک المعافاة فی الدنیا والآخرة یعنے یا اللہ میں تجھسے عافیت مانگتا ہوں دنیا اور آخرت میں

باب اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهِ جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو پہلے اپنے نفس سے شروع کرے

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاَخَا عَادٍ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحم کرے ہمپر اور عاد کے بہائی پر (یعنے حضرت ہود علیہ السلام پر جو قوم

عاد کی طرف بھیج گئے تھی) **ف** باب کا مطلب یہ ہے کہ دعا پہلے اپنے لیے کرے پھر اور لوگون کے لیے مثلاً یون کہے غفر لنا اللہ و لکم یا عافانا اللہ و عافاکم یا اللہم اغفر لنا وللمؤمنین یا رحمنا اللہ و ایاکم یا یغفر اللہ لنا ولکم مثل مشہور ہے اول خویش بعدہ درویش

بَابٌ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نکرے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ قِيْلَ وَكَيْفَ يَعْجَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَلَمْ يَسْتَجِبِ اللّٰهُ لِيْ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کسی کی دعا قبول ہوتی ہے جبتک وہ جلدی نکرے لوگون نے عرض کیا جلدی کیسے آپنے فرمایا مثلاً یون کہے مین نے اللہ سے دعا کی لیکن اسنے قبول نہ کی **ف** ایسا کہنا بے ادبی ہے مالک کی جناب مین اور مالک کا اختیار ہے جب وہ مناسب سمجھتا ہے اُسوقت دعا قبول کرتا ہے کبھی جلدی کبھی دیر مین اور کبھی دنیا مین قبول نہین کرتا جب بندے کا فائدہ دعا نہ قبول ہونے مین ہوتا ہے تو آخرت کے لیے اس دعا کو اٹھا رکھتا ہے غرض مالک کی حکمتین اور اسکے بھید وہی خوب جانتا ہے اور کسی حال مین بندے کو اپنے مالک سے مایوس نہ ہونا چاہیے کیونکہ سوا اسکے در کے اور در کونسا ہے اور وہ زیادہ رحیم ہے اپنے بندون پر ماں باپ سے پس بہتر یہی ہے کہ بندہ سب کام اسکی رضا اور تقدیر پر چھوڑ دیوے اور ظاہر مین موجب احکام شرعی کے دعا کرتا رہے لیکن اگر دعا قبول نہ ہو تو بھی دل خوش رہے اور یہ سمجھے کہ اس مین ضرور کوئی حکمت ہوگی اور ہمارا اچھا فائدہ ہوگا دوسری روایت مین یون ہے بشرطیکہ گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے یعنے ایسی دعا قبول نہین ہوتی **بَابٌ** لَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ آدمی کو یہ کہنا چاہیے ای خدا اگر تو چاہے تو مجھکو بخشدے **ف** کیونکہ اس مین استغنا اور بے پروائی نکلتی ہے اور اللہ جل جلالہ وہی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے اُسپر زبردستی کرنیوالا کون ہے پھر یہ قید کہ اگر تو چاہے محض فضول ہے بلکہ یون کہنا چاہیے یا اللہ مجھکو بخشدے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُكْرِهَ لَهٗ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے یا اللہ بخشدے مجھکو اگر تو چاہے بلکہ قطعی طور سے مغفرت مانگے اسلیے کہ اللہ جل جلالہ پر کوئی زبردستی کرنیوالا نہین ہے **بَابٌ** اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ اسم اعظم کا بیان

ف اسم اعظم کی تعیین مین بہت اختلاف ہے اور بہت اقوال ہین اور ہم آگے ایک دعا بیان کرینگے جس مین ہمنے تمام روایات کو جمع کر دیا ہے پس جو کوئی اسکو پڑھے تو ضرور اسم اعظم بھی پڑھے گا اور راجح قول یہ ہے کہ اللہ کا لفظ ہی اسم اعظم ہے۔ **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وفاتحہ سورہ آل عمران اسماء بنت یزید سے روایت ہے

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے والٰہکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ہو الرحمٰن الرحیم اور شروع سورہ آل عمران میں الم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم **ف** اس حدیث سے نکلتا ہے کہ اللہ کا لفظ اسم اعظم ہے **عَنِ** الْقَاسِمِ قَالَ اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ فِیْ سُوَرٍ ثَلَاثٍ اَلْبَقَرَۃِ وَ اٰلِ عِمْرَانَ وَطٰہٰ قاسم نے کہا اللہ کا اسم اعظم کہ جب کوئی اس سے دعا کرے تو قبول ہو تین سورتوں میں ہے بقرہ اور آل عمران اور طٰہٰ میں **ف** سورہ بقرہ میں تو اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم اور سورہ آل عمران میں بھی یہی ہے اور سورہ طٰہٰ میں تو اللہ لا الٰہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی بعضوں نے کہا اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم یہی اسم اعظم ہے بعضوں نے کہا صرف الحی القیوم اور بعضوں نے کہا لا الٰہ الا ہو اور مجھ کو جو الہام ہوا وہ یہ ہے کہ اسم اعظم یہی ہے لا الٰہ الا ہو اور اس صورت میں اگلی حدیث اور یہ قول قاسم کا جو ابو امامہ سے مرفوعاً مروی ہے دونوں درست ہو جاتی ہیں **عَنِ** الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ قاسم نے ابو امامہ سے اونہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ بریدہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ کہہ رہا تھا اللھم انی اسألک بانک انت اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد تو آپ نے فرمایا اس نے اللہ سے سوال کیا اسم اعظم کے وسیلے سے جب کوئی اُسکے وسیلے سے سوال کرتا ہے تو اللہ دیتا ہے اور جبکوئی اُسکے وسیلہ سے دعا کرتا ہے تو اسکی دعا قبول کرتا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فَقَالَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ انس بن مالک سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا اللھم انی اسألک بان لک الحمد لا الٰہ الا انت وحدک لا شریک لک المنان اور ایک روایت میں یوں ہے الحنان المنان بدیع السموات والارض ذو الجلال والاکرام آپ نے فرمایا اس نے سوال کیا اللہ سے اسکا اسم اعظم لیکر جب کوئی اسکے وسیلہ سے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور جب اسکے وسیلہ سے دعا کرتا ہے تو قبول کرتا ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاسْمِکَ الطَّاھِرِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَکِ الْاَحَبِّ اِلَیْکَ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِہٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِہٖ اَعْطَیْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِہٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِہٖ فَرَّجْتَ قَالَتْ وَقَالَ ذَاتَ یَوْمٍ یَا عَائِشَۃُ ھَلْ عَلِمْتِ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ دَلَّنِیْ عَلَی الْاِسْمِ الَّذِیْ

اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ فَعَلِّمْنِیْہِ قَالَ اِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لَکِ یَا عَائِشَۃُ قَالَتْ فَتَنَحَّیْتُ وَجَلَسْتُ سَاعَۃً ثُمَّ قُمْتُ فَقَبَّلْتُ رَاْسَہٗ ثُمَّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْہِ قَالَ اِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لَکِ یَا عَائِشَۃُ اَنْ اُعَلِّمَکِ اِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لَکِ اَنْ تَسْاَلِیْنَ بِہٖ شَیْئًا مِنَ الدُّنْیَا قَالَتْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ ثُمَّ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ اللّٰہَ وَاَدْعُوْکَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْکَ الْبَرَّ الرَّحِیْمَ وَاَدْعُوْکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ قَالَتْ فَاسْتَضْحَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنَّہٗ لَفِی الْاَسْمَاءِ الَّتِیْ دَعَوْتِ بِھَا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللھم انی اسالک باسمک الطاہر الطیب المبارک الاحب الیک اذا دعیت بہ اجبت واذا سالت بہ اعطیت واذا استرحمت بہ رحمت واذا استفرجت بہ فرجت اور ایک دن آپ نے فرمایا اے عائشہ تم جانتے ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھکو اپنا وہ نام بتلا دیا کہ جب وہ نام لیکر دعا کی جاوے تو اللہ تعالیٰ قبول کریگا مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ وہ نام مجھہ کو بتلا دیجیے آپنے فرمایا تیرے لائق نہیں اے عائشہ (یعنی اسم اعظم تجھہ کو بتلانا مصلحت نہیں معلوم نہیں تو کیا دعا مانگے) حضرت عائشہؓ نے کہا یہ سنکر میں ہٹ گئی اور ایک ساعت خاموش بیٹھی پھر میں اوٹھی اور میں نے آپکا سر چوما اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ اسم مجھکو بتلا دیجیے آپنے فرمایا وہ تیرے لائق نہیں اے عائشہ یعنی اسکا بتلانا تجھکو مناسب نہیں اور تجھے مناسب نہیں دنیا کی کوئی چیز اس اسم کے وسیلے سے مانگنا حضرت عائشہؓ نے کہا یہ سنکر میں اوٹھی اور مینے وضو کیا پھر میں نے دو رکعتیں پڑہیں بعد اسکے میں نے دعا کی اللھم انی ادعوک اللہ وادعوک الرحمن وادعوک البر الرحیم وادعوک باسمائک الحسنی کلھا ما علمت منھا وما لم اعلم ان تغفر لی وترحمنی یہ سنکر آپ ہنسے اور فرمایا اسم اعظم انہی ناموں میں ہے جن سے تو نے دعا مانگی **ف** مگر صاف حضرت عائشہ کو نہ بتلایا کہ وہ کون سا نام ہے اس دعا میں حضرت عائشہؓ نے اللہ کا نام لیا اور رحمن اور رحیم اور بر پھر یہ کہا کہ میں تجھہ سے دعا کرتی ہوں تیرے ساری اچھے ناموں کی طفیل سے جو مجھہ کو معلوم ہیں اور جو نہیں معلوم پس ان اسماء میں ضرور اسم اعظم بھی آگیا اور آپکا یہ فرمانا صحیح ہوا کہ اسم اعظم بھی ان ناموں میں ہے جن سے تو نے دعا کی مگر یہ صاف معلوم نہیں ہوا کہ وہ کونسا نام ہے میں نے اسم اعظم کے متعلق تمام حدیثوں کو جمع کرکے ایک دعا بنائی ہے اور یقین ہے کہ اسم اعظم اسمیں ضرور موجود ہوگا پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جب کوئی سخت مشکل پیش آوے تو وضو کرے اور دو رکعت نفل پڑہے پھر تین بار درود شریف پڑہے بعد اسکے باطہارت رو بقبلہ تین بار یہ دعا کرے پھر اس دعا کے وسیلے سے اپنا مطلب اللہ تعالیٰ سے مانگے پھر تین بار درود شریف پڑہے امید ہے کہ اسکی دعا ضرور قبول ہوگی ان شاء اللہ مگر احتیاط رکھے کہ بغیر ضرورت شدید کے ایسا نہ کرے اور گناہ

کے کام اور حقیر کاموں کر لیوے اور کسی مسلمان کو ضرر ہو جانے کے لیے یہ دعا کرے اور نہ انتظام عالم میں دخل دیوے مثلاً سلطنت یا ملک یا بادشاہ کے بدلنے کے لیے یا تباہ ہونے کے لیے ورنہ نفع کے بدل نقصان لاحق ہونیکا اندیشہ ہے وہ دعا یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہو اللہ الذی لآ الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ ہو الرحمن الرحیم ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ہو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنی یسبح لہ ما فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم قل اللہم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر تولج اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب لآ الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اللہم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم اللہم انی اسالک بانی اشہد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اللہم انی اسالک باسمک الطاہر الطیب المبارک الاحب الیک الذی اذا دعیت بہ اجبت واذا سالت بہ اعطیت واذا استرحمت بہ رحمت واذا استفرجت بہ فرجت اللہم انی ادعوک اللہ وادعوک الرحمن وادعوک البر الرحیم وادعوک باسمائک الحسنی کلہا ما علمت منہا وما لم اعلم یا رب یا رب اللہ لا الہ الا ہو رب العرش العظیم سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح

بَابُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اسما جل جلالہ کے ناموں کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ کے ایک کم سو نام ہیں جو کوئی انکو یاد کر لیوے وہ جنت میں جاویگا **ف** سبحان اللہ ہمارے مالک کے کیسے پیارے نام ہیں اسکے ہر ایک نام پر تصدق ہونیکو دل چاہتا ہے اور پھر یہ نام صرف عربی زبان میں نہیں بلکہ ہر ایک لغت اور ہر ایک زبان میں اسکے صدہا نام ہیں اور سب سے ایک ہی ہے سبحان اللہ الممدوح بکل لسان اب تمام دنیا میں تقریباً بارہ سو زبانیں بولی جاتی ہیں اور ہر ایک زبان میں اوسط سو نام رکھو تو کل نام اسکے ایک لاکھ بیس ہزار ہوتے ہیں اور یہ صرف اس چھوٹے سے گولے پر یعنے زمین پر اور زمین سے سیکڑوں ہزاروں درجہ بڑی اسکے سیکڑوں ہزاروں لاکھوں اور عالم موجود ہیں اور انمیں ہزاروں لاکھوں طرح کی مخلوقات اور لاکھوں زبانیں اور بولیاں پھر کروڑوں نام ہمارے پروردگار عزوجل کے ہوئے اور ہر ایک نام سے مراد اور مقصود وہی ایک ذات ہے جس نے سب کو پیدا کیا اور وہ ازلی اور ابدی ہے اسمیں تغیر اور تبدل اور فنا نہیں اور اسکے سوا سب فانی اور بے

دعا اسم اعظم بروایت امام جعفر صادق اعلی اللہ مقامہ

اعتبار ہیں وما یعلم جنود ربک الا ہو عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الا واحدا انہ وتر یحب الوتر من حفظھا دخل الجنۃ اللہ الواحد الصمد الاول الاخر الظاھر الباطن الخالق البارئ المصور الملک الحق السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر الرحمن الرحیم اللطیف الخبیر السمیع البصیر العلیم العظیم البار المتعال الجلیل الجمیل الحی القیوم القادر القاھر العلی الحکیم القریب المجیب الغنی الوھاب الودود الشکور الماجد الواجد الوالی الراشد العفو الغفور الحلیم الکریم التواب الرب المجید الولی الشھید المبین البرھان الرؤف الرحیم المبدئ المعید الباعث الوارث القوی الشدید الضار النافع الباقی الواقی الخافض الرافع القابض الباسط المعز المذل المقسط الرزاق ذو القوۃ المتین القائم الدائم الحافظ الوکیل الفاطر السامع المعطی المحیی الممیت المانع الجامع الھادی الکافی الابد العالم الصادق النور المنیر التام القدیم الوتر الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد قال زھیر فبلغنا من غیر واحد من اھل العلم ان اولھا یفتح بقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ لہ الاسماء الحسنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے ننانوے یعنے ایک کم سو نام ہیں اور وہ طاق ہے دوست کہتا ہے طاق عدد کو جو کوئی انکو یاد کر لیوے وہ جنت میں جاویگا اَللّٰہُ اسم ذات سب ناموں سے اشرف اور اعلیٰ اَلْوَاحِدُ اکیلا اَلصَّمَدُ بے نیاز اَلْاَوَّلُ پہلا اَلْاٰخِرُ پچھلا اَلظَّاھِرُ کھلا ہوا یا سب کے اوپر اَلْبَاطِنُ چھپا ہوا اَلْخَالِقُ پیدا کرنے والا اَلْبَارِئُ پیدا کرنیوالا اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانیوالا اَلْمَلِکُ بادشاہ اَلْحَقُّ سچا اَلسَّلَامُ ہر ایک عیب سے سلامت اَلْمُؤْمِنُ یقین والا اَلْمُھَیْمِنُ غالب اَلْعَزِیْزُ عزت والا اَلْجَبَّارُ بڑے شان والا زور والا اَلْمُتَکَبِّرُ بڑائی کرنے والا اَلرَّحْمٰنُ بہت رحم کرنے والا اَلرَّحِیْمُ مہربان اَللَّطِیْفُ شفقت کرنیوالا اپنے بندوں پر اَلْخَبِیْرُ خبردار اَلسَّمِیْعُ سننے والا اَلْبَصِیْرُ دیکھنے والا اَلْعَلِیْمُ جاننے والا اَلْعَظِیْمُ بزرگی والا اَلْبَارُّ نیکوکار اَلْمُتَعَالِ برتر اَلْجَلِیْلُ بزرگ اَلْجَمِیْلُ خوبصورت اَلْحَیُّ زندہ اَلْقَیُّوْمُ قائم رکھنے والا آسمان اور زمین اور سب مخلوقات کا اَلْقَادِرُ قدرت والا اَلْقَاھِرُ قہر اور غصے والا اَلْعَلِیُّ اونچا اَلْحَکِیْمُ حکمت والا اَلْقَرِیْبُ نزدیک اَلْمُجِیْبُ قبول کرنیوالا اَلْغَنِیُّ تونگر بے پرواہ اَلْوَھَّابُ دینے والا اَلْوَدُوْدُ چاہنے والا اَلشَّکُوْرُ قدر کرنے والا اَلْمَاجِدُ بزرگی والا اَلْوَاجِدُ پانے والا اَلْوَالِیْ حکومت والا محبت رکھنیوالا مالک مختار اَلرَّاشِدُ رشد والا اَلْعَفُوُّ معاف کرنیوالا اَلْغَفُوْرُ بخشنے والا اَلْحَلِیْمُ بردبار اَلْکَرِیْمُ کرم والا اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا اَلرَّبُّ پالنے والا

اَلْمَجِيْدُ بزرگی والا اَلْوَلِیُّ اختیار رکھنیوالا سردار اَلشَّهِيْدُ گواہ حاضر اَلْمُبِيْنُ ظاہر کرنیوالا اَلْبُرْهَانُ دلیل اَلرَّؤُفُ اَلرَّحِيْمُ مہربان شفقت والا اَلْمُبْدِئُ شروع پیدا کرنیوالا اَلْمُعِيْدُ دوبارہ پیدا کرنے والا اَلْبَاعِثُ بھیجنے والا اپنے بندون کو انتظام کے لیے اَلْوَارِثُ ترکہ لینے والا اَلْقَوِيُّ زور آور اَلشَّدِيْدُ سخت اَلضَّارُّ نقصان پہونچانیوالا اَلنَّافِعُ فائدہ دینے والا اَلْبَاقِيْ قائم اَلْوَاقِيْ بچانیوالا اَلْخَافِضُ پست کرنیوالا گھٹانیوالا اَلرَّافِعُ اونچا کرنے والا بڑہانیوالا اَلْقَابِضُ روکنے والا اَلْبَاسِطُ چھوڑ دینے والا پھیلانیوالا اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا اَلْمُقْسِطُ انصاف کرنیوالا اَلرَّزَّاقُ روزی دینے والا ذُوالْقُوَّةِ زور والا اَلْمَتِيْنُ مضبوط اَلْقَائِمُ ہمیشہ رہنے والا اَلدَّائِمُ برقرار اَلْحَافِظُ بچانے والا اَلْوَكِيْلُ نگاہ رکھنے والا اَلْفَاطِرُ پیدا کرنیوالا اَلسَّامِعُ سننے والا اَلْمُعْطِيْ دینے والا اَلْمُحْيِيْ زندہ کرنے والا اَلْمُمِيْتُ مارنیوالا اَلْمَانِعُ روکنے والا اَلْجَامِعُ جمع کرنے والا اَلْهَادِيْ راہ بتلانیوالا اَلْكَافِيْ کفایت کرنیوالا اَلْاَبَدُ ہمیشہ برقرار اَلْعَالِمُ جاننے والا اَلصَّادِقُ سچا اَلنُّوْرُ روشن اور ظاہر اَلْمُنِيْرُ روشن کرنیوالا اَلتَّامُّ پورا اَلْقَدِيْمُ ہمیشہ سے تھا اَلْوِتْرُ طاق اَلْاَحَدُ اکیلا اَلصَّمَدُ بے نیاز اَلَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ نہ جنا ہے اس نے کسی کو نہ وہ جنا گیا ہے اور نہ اسکے جوڑ کا کوئی اور ہے زہیر بن محمد نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) ہمکو کئی عالمون سے پہونچا کہ جب ان ناموں کو پڑہے تو پہلے یون کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى **ف** ان ناموں میں کئی ایک نام مکرر ہیں جیسے صمد رحیم وغیرہ اور مقصود یہان حصر نہیں ہے کیونکہ پروردگار تعالیٰ شانہ کے اور دوسرے نام بھی وارد ہیں جیسے مغنی حنان منان سبوح قدوس ذوالجلال والاکرام غفار قہار بدیع رشید صبور ستار وغیرہ اور بہت نام انہیں سے دوسری احادیث میں اور بہت سے آیات قرآنی میں وارد ہیں اور علماء نے کہا ہے کہ اللہ جل جلالہ کے اسماء اور صفات توقیفی ہیں یعنے جو شرع میں وارد ہیں انہی الفاظ کو اطلاق کرنا چاہیے اور جو شرع میں وارد نہیں ہیں انکا مضمون اگرچہ درست بھی ہو جب بھی انکا اطلاق بہتر نہیں جیسے واجب الوجود عقل العقول علۃ العلل وغیرہ اور اگر ان ناموں میں کوئی عیب یا ذلت یا حدوث یا تغیر نکلے تو ان کا اطلاق بالاتفاق جائز ہی نہیں جیسے خالق الکلاب یا خالق الخنازیر وغیرہ اگرچہ مضمون انکا صحیح ہے اور اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے کتے اور سور کا بھی مگر ادب ضرور ہے جناب احدیت کا اور بے ادب فضل رب سے محروم ہے **بَابُ** دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ ماں باپ کی دعا اولاد کے لیے اور مظلوم کی دعا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُّسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں ان میں شک نہیں ایک تو

مظلوم کی دعا دوسرے مسافر کی تیسرے ماں باپ کی اپنی اولاد کے لیے عَنْ اُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ وَدَاعٍ الْخُزَاعِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دُعَاءُ الْوَالِدِ يُفْضِي إِلَى الْحِجَابِ ام حکیم سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ماں باپ کی دعا اللہ جل جلالہ کے خاص حجاب تک پہونچ جاتی ہے یعنے ضرور قبول ہوتی ہے۔ **بَاب** كَرَاهِيَةِ الِاعْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ دعا میں تکلف کرنا منع ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ سَلِ اللهَ الْجَنَّةَ وَعُذْ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ عبداللہ بن مغفل نے اپنے بیٹے کو سنا وہ کہہ رہے تھے یا اللہ میں تجھ سے سفید محل مانگتا ہوں جنت کے داہنے طرف جب میں اس میں داخل ہوں تو کہا اے چھوٹے بیٹے میرے اللہ سے جنت مانگ اور پناہ مانگ اس کی دوزخ سے بس یہی کافی ہے کیونکہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب میں ایسے لوگ پیدا ہونگے جو حد سے بڑھ جاویں گے دعا کو **ف** اور طہارت کو دونوں میں مبالغہ اور اسراف کرنا سنت کے خلاف ہے یہاں سے کراہت نکلی اُن تکلف اور سجع اور مقفا دعاؤں کی جو متاخرین نے ایجاد کیں میں اور جاہل انکے الفاظ پر فریفتہ ہوجاتے ہیں عمدہ دعائیں وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور آپ پسند کرتے تھے مختصر اور جامع دعا کو **بَاب** رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ دعا میں ہاتھ اوٹھانا عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا أَوْ قَالَ خَائِبَتَيْنِ سلمان سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا مالک شرم والا ہے اور کرم والا ہے اور وہ شرم کرتا ہے اپنے بندے سے کہ وہ ہاتھ اٹھاوے اسکی طرف اور وہ انکو خالی پھیر دے یعنے دعا قبول نہ کرے معلوم ہوا مومن کی دعا خالی نہیں جاتی یا تو دنیا میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اسکا بدل ملیگا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَوْتَ اللهَ فَادْعُ بِبُطُونِ كَفَّيْكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اللہ سے دعا کرے تو اپنے ہتھیلیاں اوپر رکھ اور ہاتھوں کی پیٹھ اوپر مت رکھ (مگر استسقاء میں پیٹھ اوپر رکھنا چاہیے جیسے مسلم کی روایت میں ہے) پھر جب تو دعا سے فارغ ہو تو ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیر **بَاب** مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى صبح و شام آدمی کیا دعا کرے عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِدْلَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِذَا أَمْسَى

فَمِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ قَالَ فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ ابو عیاش زرقی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کیوقت کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر تو اسکا ثواب ہوگا جیسے ایک بردہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آزاد کیا اور دس گناہ اسکے معاف ہوجاوینگے اور دس درجے بلند ہوجاوینگے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہیگا پھر جب شام ہو اور یہی کہے یعنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اخیر تک تو صبح تک ایسا ہی ہوگا راوی نے کہا ایک شخص نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو عیاش آپ سے ایسی حدیث روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے ف تو اس حدیث کی اور زیادہ تصدیق ہوگئی اس خواب سے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جسنے مجھکو خواب میں دیکھا تو بیشک مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحْتُمْ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُمْ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہو تو یوں کہو اللہم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیی وبک نموت یعنی یا اللہ ہمنے صبح کی تیرے ہی نام پر یا تیرے ہی مدد سے اور نعمت سے اور تیرے ہی نام پر شام کی اور تیرے ہی نام سے جینے میں اور تیرے ہی نام پر مرینگے پھر جب شام ہو تو کہو اللہم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحیی وبک نموت والیک المصیر عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهٗ شَیْءٌ قَالَ وَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفٌ مِنَ الْفَالِجِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اِلَیَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا قَدْ حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّیْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِیَ اللّٰهُ عَلَیَّ قَدَرَهٗ حضرت عثمان رض سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی بندہ صبح اور شام یہ کہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم تین بار تو اسکو کوئی نقصان نہ ہوگا (یعنے کوئی بیماری اور آفت نہ آویگی) راوی نے کہا ابان کو جو اس حدیث کا راوی ہے فالج کی بیماری ہوگئی تھی ایک شخص انکیطرف دیکھنے لگا اس حدیث کو بیان کرتے وقت تعجب سے کہ اگر حدیث صحیح ہوتی تو تم کو فالج کی بیماری کاہیکو آتی) ابان نے کہا تو میریطرف کیا دیکھتا ہے ہمنے جو حدیث بیان کی وہ صحیح ہے لیکن جسدن فالج مجھپر گرا اسدن میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تھی

رہ بھول گئے ہونگے تا کہ اللہ تعالیٰ کی جو تقدیر ہے وہ جاری ہو یعنے مقدر مین تو یہ ہے اور فالج گرنا تھا پس حق تعالیٰ نے اس روز یہ دعا مجھہ کو بھلا دی اور فالج گر گیا اس صورت مین حدیث کی صحت مین کوئی شک نہین رہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضای مبرم یعنے قطعی نہین رک سکتی اور جو کچھہ تقدیر مین ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھر اس دعا کے پڑھنے سے کیا حاصل ہے کیونکہ بندیکو یہ علم کہان ہے کہ قضا مبرم ہے یا معلق اور احتمال ہے کہ قضای معلق ہو اس دعا کے پڑھنے پر یعنے اگر یہ دعا پڑہ لیگا تو اس صدمی سے محفوظ رہیگا اور جب دعا پڑہ لی تو یہ سمجھنا چاہیے کہ تقدیر مین اس آفت کا ٹل جانا تھا اس دعا کی برکت سے اگر نہ پڑہے اور آفت آئی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مین ہماری یہ آفت آنا ضرور لکھی تھی اب ہم دعا کیسے پڑہ سکتے تھے کیونکہ تقدیر سے حذر محال ہے **مترجم** کہتا ہی اس دعا کا تجربہ مجھہ کو مدت دراز سے ہے اور مین صبح و شام اس دعا کو ضرور پڑہتا ہون مگر جب کسیدن بھولجاتا ہون تو اسی دن کوئی آفت آتی ہے **عن** ابی سلام خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم او انسان او عبد یقول حین یمسی وحین یصبح رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ یوم القیامۃ ابو سلام سے روایت ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے انہون نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی مسلمان یا جو آدمی یا جو بندہ (یہ راوی کی شک ہے) کہ کوئی سا کلمہ ارشاد فرمایا شام اور صبحکو یہ کہے رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا تو اللہ ضرور اسکو راضی کرے گا قیامت کے دن **عن** ابن عمر یقول لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھؤلاء الدعوات حین یمسی وحین یصبح اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللھم اسالک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عورتی وامن روعاتی واحفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بک ان اغتال من تحتی قال وکیع یعنی الخسف ابن عمر سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤن کو نہین چھوڑتے تھے صبح اور شام اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی واحفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بک ان اغتال من تحتی - وکیع نے کہا اغتال من تحتی یہ ہے کہ دھنس جاوی **عن** عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مِنْ قَالَهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ فَمَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَوْتِلْكَ اللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بریدہ سے روایت
ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی یہ دعا پڑہے دن اور رات کو پہر اس دن یا اس رات کو مرجاوے تو وہ جنت مین
جاویگا ان شاء اللہ تعالی اللہم انت ربی اخیر تک (اسکو سید الاستغفار کہتے ہین یعنے یا اللہ تو میرا پالنے والا ہے کوئی
خدا نہین سوا تیرے تو نے مجہ کو پیدا کیا مین تیرا بندہ ہون اور تیرے عہد پر قائم ہون (یعنے توحید پر جو بروز الست تو نے لیا
تہا) اور تیرے وعدے پر جہانتک مجہ سے ہو سکتا ہے (یہ قید اسواسطے لگائی کہ پورا پورا عہد اور وعدے پر قیام بشر سے نہین
ہو سکتا گناہ سرزد ہوتے ہین عبادات مین غفلت ہوتی ہے) مین پناہ مانگتا ہون تیرے اپنے برے کامون سے جو مین
نے کیے اور اقرار کرتا ہون تیری نعمت کا اور اقرار کرتا ہون اپنے گناہ کا تو بخشدے گناہ میرا اسلیے کہ کوئی گناہ
نہین بخشتا سوا تیرے ف سبحان اللہ کتنا آسان طریقہ جنت مین جانیکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بتلا دیا سو
کو چاہیے کہ صبح ایک بار اور رات کو ایک بار سید الاستغفار پڑہ لیا کرے اسیطرح ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی دوسری روایت
مین ہے کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑہے تو جنت مین جانیکے لیے اسکو کوئی چیز نہ روکے گی سوا موت کی یعنے
موت کی دیر ہے مرا اور جنت مین گیا ان حدیثون سے یہی نکلتا ہے کہ مومنین کی ارواح جنت مین رہتی ہین اور یہی
صحیح اور راجح مذہب ہے جیسے اوپر گذر چکا **باب** مَا يَدْعُوْ بِهِ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ جب آدمی سونے کے لیے بچھونے
پر جاوے تو کیا دعا پڑہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى
فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ
قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ
دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
اپنے بچھونے پر جاتے تو یہ فرماتے اللہم رب السموات اخیر تک یعنی یا اللہ مالک آسمانون کے اور زمینون کے اور مالک ہر چیز
کے چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے (درخت اگلنے کے لیے) اتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن عظیم کے مین پناہ مانگتا ہون
تیری ہر جانور کی برائی سے جسکی پیشانی تیرے ہاتہ مین ہے تو سب سے پہلے ہے تجہ سے پہلے کوئی نہین اور تو سب کے بعد ہے
تیرے بعد کوئی نہین اور تو ظاہر ہے تیرے اوپر کچہ نہین اور تو باطن ہے تجہ سے زیادہ باطن کوئی نہین میرا قرض ادا کر دے
اور مفلسی سے مجہ کو غنی کر دے ف ظاہری معنے یہی ہین کہ مفلسی دور کرکے مجہکو مالدار کر دے لیکن ایک اور معنی
باریک ہے جسکی طرف ہم اوپر اشارہ کر چکے ہین کہ فقر سے مجہکو غنا عنایت فرما **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم قال اذا اراد احدکم ان یضطجع علی فراشہ فلینزع داخلۃ ازارہ ثم لینفض بہا فراشہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم لیضطجع علی شقہ الایمن ثم لیقل ربّ بک وضعت جنبی وبک ارفعہ فان امسکت نفسی فارحمہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما حفظت بہ عبادک الصالحین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پہ لیٹنے کا ارادہ کرے تو اپنے تہبند کا کنارہ کھولے اور اس سے اپنا بچھونا جھاڑے (اس سے یہ غرض ہے کہ کوئی کیڑا یا کانٹا وغیرہ بچھونے پر ہو تو وہ دفع ہو جاوے) اسلیے کہ وہ نہیں جانتا اسکے بعد بچھونے پر کون بیٹھا ہے (شاید سانپ یا بچھو یا اور کیڑا وہاں بیٹھا ہو اور ان لوگوں کے پاس اکثر چراغ بھی نہیں تھے پس بچھونے کا سوتے وقت جھاڑنا ضرور تھا) پھر اپنے داہنے کروٹ پر لیٹے بعد اسکے کہے مالک میں تیرے نام پر اپنی کروٹ رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام پر اٹھاؤں گا پھر اگر تو میری جان کو روک لے (یعنے اب میں نہ جاگوں اور میری جان پھر بدن میں نہ آوے) تو تو اس پر رحم کر اور اگر تو چھوڑ دے (اور میں جاگوں) تو اسکی حفاظت کر جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ سوتے میں آدمی کی جان نکل جاتی ہے اور سیر کرتی ہے عالم ناسوت اور ملکوت کی اور اسی وجہ سے عمدہ خواب نظر آتی ہے اور بزرگوں سے ملاقاتیں ہوتی ہیں اور فیوض اور برکات حاصل ہوتے ہیں اور مراد جان سے یہاں نفس ناطقہ مجردہ انسانیہ ہے جو مدار ہے تکلیف کا نہ روح حیوانی جو مرکوب یعنے سواری ہے اس نفس کی یعنے روح انسانی کی کیونکہ اگر روح حیوانی بھی نکل جاوے تو آدمی مرجاوے حالانکہ سونیوالے میں اور مردے میں بڑا فرق ہے لیکن خواب کو بھی موت کی بہن کہتے ہیں اس وجہ سے کہ روح انسانی دونوں میں خارج ہو جاتی ہے اب یہ ضرور نہیں ہے کہ ہر ایک خواب سچا ہو اور روح کی ملاقات اور مشاہدہ سے ہو بلکہ بہت سے خواب دماغی خیالات اور معدے کے بخارات سے پیدا ہوتے ہیں اور خواب کا بیان آگے آویگا

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ نفث فی یدیہ وقرأ بالمعوذتین ومسح بہما جسدہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو اپنے دونوں ہاتھوں میں معوذتین پڑھکر پھونکتے اور انکو اپنے سارے بدن پر پھیرتے **ف** ترمذی کی روایت میں قل ہو اللہ احد بھی ہے

عن البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل اذا اخذت مضجعک او اویت الی فراشک فقل اللہم اسلمت وجہی الیک والجأت ظہری الیک وفوضت امری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت فان مت من لیلتک مت علی الفطرۃ وان اصبحت اصبحت وقد اصبت خیرا براء بن عازب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا جب تو سونے لگے اور اپنے بچھونے

پرجاوی تو کہہ اللھم اسلمت وجھی الیک (اور بعض روایتوں میں اسلمت نفسی الیک ہی) والجأت ظھری الیک وفوضت امری
الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت پھر اگر تو
اس رات کو مرجاویگا تو سچے دین پر مریگا فطرت پر اور اگر صبح کریگا تو بھلائی کے ساتھ صبح کرے گا **عن** عبد اللہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ وضع یدہ الیمنی تحت خدہ ثم قال اللھم قنی
عذابک یوم تبعث او تجمع عبادک عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے
پر جاتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے گال کے تلے رکھتے پھر فرماتے اللھم قنی عذابک یوم تبعث (یا یوم تجمع) عبادک یعنی یا اللہ بچا تو
مجھکو اپنے عذاب سے جس دن تو اوٹھاوے یا جمع کرے اپنے بندوں کو **باب** مایدعو بہ اذا انتبہ من اللیل
جب رات کو آنکھ کھلجاوے تو کیا دعا پڑھے **عن** عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من تعار من اللیل فقال حین یستیقظ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی
کل شیء قدیر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
ثم دعا رب اغفر لی غفر لہ قال الولید او قال دعا استجیب لہ فان قام فتوضأ ثم صلی قبلت صلوتہ
عبادہ بن صامت سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رات کو چونکے اور جاگتے وقت یہ کہے لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم پھر دعا کرے رب اغفر لی اے رب بخشدے مجھکو تو وہ بخشدیا جاویگا ولید کی روایت میں ہے پھر دعا کرے تو
اسکی دعا قبول ہوگی پھر اگر اوٹھے اور وضو کرے اور نماز پڑھے تو اسکی نماز قبول ہوجاویگی **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ رات
کو جب نیند سے ہوشیار ہو تو کلمہ پڑھکر دعا کرے اور استغفار پڑھے جہانتک ہو سکے اسیطرح تسبیح یا تہلیل تو قیام لیل کا ثواب
اسکو ملجاویگا لیکن افضل یہ ہے کہ بچھونے سے اوٹھے اور وضو کرکے تہجد پڑھے اگر کسی سے تہجد ادا نہ ہو سکے تو کم سے کم یہ ضرور
ہے کہ بچھونے پر ہی رہکر یہ کلمہ جسقدر بار ہو سکے پڑھے اور استغفار پڑھے اور دعا کرے اور قیام لیل اسقدر سے بھی ادا ہوجاوے
گا اور جان لینا چاہیے کہ اگلے صالحین نے قیام لیل کبھی ترک نہیں کیا ہے اور وہ ضرور ہے اگرچہ تھوڑا سا ہی ہو یعنی
ایک بار یہ کلمہ پڑھکر دعا کرے جیسا اس حدیث میں ہے **عن** ربیعۃ بن کعب الاسلمی اخبرہ انہ کان یبیت عند
باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اللیل سبحان
اللہ رب العالمین الھوی ثم یقول سبحان اللہ وبحمدہ ربیعہ بن کعب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے
کے دروازے کے پاس رات کو رہتے اور آپ کی آواز رات کو سنتے آپ فرماتے سبحان اللہ رب العالمین بڑی دیر تک پھر

فرماتے سبحان اللہ وبحمدہ عن حذیفۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتبہ من اللیل قال الحمد
للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور حذیفہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آنکھ جاگتے تو فرماتے الحمد
للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ف صبح کو بھی جب بستر سے اٹھے تو یہی دعا پڑھے یعنی شکر خدا کا جس نے ہمکو جلایا مارنے
کے بعد اور اسی کی طرف جی اٹھکر جانا ہے عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد
بات علی طہور ثم تعار من اللیل فسأل اللہ من امر الدنیا او من امر الآخرۃ الا اعطاہ معاذ بن جبل سے روایت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بندہ رات کو باوضو سووے پھر رات کو چونکے اور اللہ جل جلالہ سے دنیا یا آخرت
کی کوئی بات مانگے تو اللہ پاک اسکو دیگا باب الدعاء عند الکرب سختی اور تکلیف کے وقت کی دعا عن اسماء
بنت عمیس قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولہن عند الکرب اللہ اللہ ربی لا اشرک
بہ شیئا اسماء بنت عمیس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو چند کلمے سکھلائے جنکو میں سختی کے وقت کہتی
ہوں اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا یعنی اللہ اللہ میرا رب ہے میں اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتی عن ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول عند الکرب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب
العرش العظیم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش الکریم قال وکیع مرۃ لا الہ الا اللہ فیہا کلہا
ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی کے وقت کہتے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش
العظیم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش الکریم ۔ وکیع کی ایک روایت میں ہر فقرے کے شروع میں لا الہ الا اللہ ہے
ف یعنی یوں لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ سبحان اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ سبحان اللہ رب السموات
السبع ورب العرش الکریم غرض یہ دعا سختی اور کرب کے وقت مفید اور مجرب ہے جیسے کوئی درد لاحق ہو یا آگ لگ جاوے
یا پانی میں ڈوبنے لگے یا اور کوئی بلا میں پھنس جاوے باب ما یدعو بہ الرجل اذا خرج من بیتہ گھر سے نکلتے
وقت کیا دعا پڑھے عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من منزلہ قال اللہم
انی اعوذ بک ان اضل او ازل او اظلم او اظلم او اجہل او یجہل علی ام سلمہ سے روایت ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے کہیں جانے کو تو فرماتے اللہم انی اعوذ بک من ان اضل او ازل او اظلم او اظلم او اجہل
او یجہل علی یعنی یا اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ راہ بہک جاؤں یا پھسل جاؤں یا کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر
ظلم کرے یا جہالت کروں یا کوئی مجھ سے جہالت کرے عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا
خرج من بیتہ قال بسم اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ التکلان علی اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو فرماتے بسم اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ التکلان علی اللہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَیْتِہٖ اَوْ مِنْ بَابِ دَارِہٖ کَانَ مَعَہٗ مَلَکَانِ مُوَکَّلَانِ بِہٖ فَاِذَا قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ قَالَا ھُدِیْتَ وَاِذَا قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَا وُقِیْتَ وَاِذَا قَالَ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ قَالَا کُفِیْتَ قَالَ فَیَلْقَاہُ قَرِیْنَاہُ فَیَقُوْلَانِ مَاذَا تُرِیْدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ ھُدِیَ وَکُفِیَ وَوُقِیَ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر کے دروازے سے برآمد ہووے یا کوٹھری کے دروازے سے تو دو فرشتے اسکے ساتھ معین ہوتے ہیں اگر وہ بسم اللہ کہتا ہے تو دونوں فرشتے کہتے ہیں تو نے راہ پائی اور جب وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو کہتے ہیں تو ہر ایک آفت سے بچا پھر جب وہ کہتا ہے توکلت علی اللہ تو کہتے ہیں اب تجھکو کسی کی مدد کی حاجت نہیں رہی پھر اس سے اسکے دونو شیطان ملتے ہیں تو یہ فرشتے ان سے کہتے ہیں تم اس شخص سے کیا کرنا چاہتے ہو جسکو راہ ملی اور دوسرے کی مدد سے بے پرواہ ہوا اور ہر ایک آفت سے محفوظ ہوا ف اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر ایک بندے کے ساتھ دو دو فرشتے اور دو دو شیطان معین ہیں اور مسلم نے ابن مسعود سے نکالا کہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ساتھی ہے ملائکہ میں سے اور ایک جن میں سے اور احتمال ہے کہ بعضوں کے ساتھ ایک ایک ساتھی ہوں بعضوں کے ساتھ دو دو یا ایک مشغل اغوا کے ہو اور دوسرا مشغل ذکر جاکر کے (انجاح)

بَابُ مَا یَدْعُوْ بِہٖ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ گھر میں جاتے وقت کیا دعا پڑھے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ وَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ فَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب آدمی اپنے گھر میں گھسے اور گھستے وقت اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ کہے تو شیطان کہتا ہے نہ تمکو سونے کی جگہ ملی نہ کھانا ملا اور جب گھستے وقت بسم اللہ نہ کہے تو شیطان کہتا ہے (دوسرے شیطانوں سے) تم نے سونیکی جگہ تو پالی پھر اگر اس نے کھاتے وقت بھی بسم اللہ نہ کہی تو شیطان کہتا ہے تم نے کھانا اور سونیکی جگہ دونوں کو پایا

بَابُ مَا یَدْعُوْ بِہِ الرَّجُلُ اِذَا سَافَرَ سفر کرتے وقت کیا دعا پڑھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِیْمِ یَتَعَوَّذُ اِذَا سَافَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ زَادَ اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ فَاِذَا رَجَعَ قَالَ مِثْلَھَا عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عبد الرحیم کی روایت میں ہے آپ تعوذ کرتے تھے سفر کے وقت اللھم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ

میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف سے اور لوٹنے کے رنج سے اور ترقی کے بعد تنزل سے اور مظلوم کی بددعا سے اور برا حال دیکھنے سے گھر والوں کا یا مال کا اور معاویہ کی روایت میں ہے سفر سے لوٹتے وقت بھی ایسا ہی فرماتے **باب ما یدعو بہ الرجل اذا رای السحاب والمطر** بادل اور برسات کے وقت کی دعا **عن** عائشۃ اخبرتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای سحابا مقبلا من افق من الآفاق ترک ما ھو فیہ وان کان فی صلوتہ حتی یستقبلہ فیقول اللھم انا نعوذ بک من شر ما ارسل بہ فان امطر قال اللھم سیبا نافعا مرتین او ثلثۃ وان کشفہ اللہ عز وجل ولم یمطر حمد اللہ علی ذلک حضرت عائشہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ابر کو آتا دیکھتے آسمان کی کسی کنارے سے تو جو کام کرتے ہوتے اسکو چھوڑ دیتے یہاں تک کہ اگر نماز میں بھی ہوتے تو ابر کی طرف منہ کرتے اور فرماتے اللھم انا نعوذ بک من شر ما ارسل بہ پھر اگر اس ابر سے پانی برستا تو فرماتے اللھم سیبا نافعا یعنے جاری اور فائدہ دینے والا پانی عنایت فرما دو بار فرماتے یا تین بار اور اگر ابر کھل جاتا اور پانی نہ برستا تو آپ اللہ کا شکر کرتے **ف** اگلی امتوں پر ابر میں اللہ کا عذاب آیا تھا تو آپ جب ابر دیکھتے تو اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای المطر قال اللھم اجعلہ صیبا ہنیئا حضرت عائشہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش کو دیکھتے تو فرماتے اللھم اجعلہ صیبا ہنیئا (یعنے کر دے اسکو جاری اور مبارک) **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای مخیلۃ تلون وجھہ وتغیر ودخل وخرج واقبل وادبر فاذا امطرت سری عنہ قال فذکرت لہ عائشۃ بعض ما رات منہ فقال ما یدریک لعلہ کما قال قوم ھود فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتھم قالوا ھذا عارض ممطرنا بل ھو ما استعجلتم بہ الآیۃ حضرت عائشہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ابر دیکھتے تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور آپ اندر جاتے اور باہر آتے اور سامنے آتے اور پیٹھ موڑ کر جاتے (تردد اور پریشانی سے) جب اس میں سے پانی برسنے لگتا تو آپ کو تسلی ہو جاتی ایک بار حضرت عائشہ نے آپکا یہ حال دیکھکر اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں ہود علیہ السلام کی قوم نے ابر کو آتا دیکھا اپنی وادیوں کی طرف اور کہنے لگے یہ ابر ہم پر پانی برساویگا اس میں پانی نہیں ہے بلکہ وہ ہے جس کے لیے تم جلدی کرتے تھے آندھی ہے دکھ کا عذاب اس میں اخیر آیت تک **باب ما یدعو بہ الرجل اذا نظر الی اھل البلاء** کسی آفت یا مصیبت والیکو دیکھے تو کیا دعا پڑھے (مثلا جذامی کو یا بیمار کو یا اندھے کو) **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فجئہ صاحب بلاء فقال الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن

خَلَقَ تَفْضِيلًا عُوفِيَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ناگاہ کسی بلا والیکو دیکھے پھر کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علے کثیر من خلق تفضیلا تو وہ اس بلا سے محفوظ رہیگا کوئی بلا ہو **ف** یعنے کسی قسم کی بلا ہو لیکن اگر یہ بلا دینی ہو جیسے کسی کو فسق اور فجور میں دیکھے تو پکار کر یہ دعا پڑھے تاکہ اس شخصکو نصیحت ہو اور اگر دنیوی بلا ہو جیسے جذام وغیرہ تو آہستہ سے دعا پڑھے کہ وہ شخص نہ سنے اور اسکے دل کو رنج نہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا خواب کی تعبیر کے باب **بَابُ** الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ نیک خواب خود دیکھے یا دوسرا کوئی اُسکے لیے دیکھے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نیک شخصکا جزء ہے نبوت کی چھیالیس جزوں کا **ف** معلوم ہوا کہ نبوت کے چھیالیس حصے ہیں اور ان میں سے ایک حصہ خواب نیک بھی ہے اگرچہ اب نبوت باقی نہیں رہی مگر یہ حصہ اسکا قیامت تک باقی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے ہونے سے پہلے سچی خواب دکھائی دیتی تھی جو خواب آپ دیکھتے بیداری میں ویسا ہی نمود ہوتا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان نیک بخت آدمی کا خواب ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے **فائدہ** یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ ایک شے کے جتنے حصے چاہو کرو اور ممکن ہے کہ لوگوں میں فرق ہو بعضوں کا خواب (۴۶) میں کا ایک حصہ ہو بعضوں کا ستر میں کا ایک حصہ ہو اور ممکن ہے کہ سہو ہو راوی کا **عَنْ** اُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ ام کرز سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نبوت جاتی رہی (یعنے میرے بعد اب کوئی نیا نبی نہ آوے گا) لیکن خوشخبری دینے والی باتیں باقی ہیں (من جملہ انکے ایک نیک خواب بھی ہے) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب ایک حصہ ہے نبوت کے ستر حصوں میں سے **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ

هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ عبادہ بن صامت سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس آیت کا مطلب لهم البشرى في الحيوة الدنيا وفي الآخرة یعنے انکو خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں آپ نے فرمایا خوشخبری سے اچھا خواب مراد ہے جو خود مسلمان دیکھے یا اُسکے لیے دوسرا کوئی دیکھے **ف** مثلاً جناب مولوی عبداللہ صاحب غزنوی علیہ الرحمۃ نے علامہ ابوالطیب نوراللہ مرقدہ کی زندگی میں ان کے لیے خواب دیکھا کہ وہ ایک گھوڑے پر سوار ہیں اور تاج زرین انکے سر پر ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان دونوں کو مراتب عالیہ کو دے اور ہمکو ان کو ملادے برزخ میں آمین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ فِي مَرَضِهِ وَالصُّفُوْفُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ ابن عباس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض موت میں (حجرے کا) پردہ اٹھایا اور لوگ ابوبکر صدیق کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے (نماز کے لیے) آپ نے فرمایا اے لوگو اب نبوت کی خوشخبری دینے والی باتوں میں سے کوئی بات نہیں رہی (کیونکہ نبوت ہی ختم ہو گئی) مگر اچھا خواب باقی ہے جو خود مسلمان دیکھے یا دوسرا کوئی اسکے لیے دیکھے

بَابُ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا **عَنْ** عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ عَلَى صُوْرَتِي عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے بیداری میں دیکھا ہے (یعنے اسکی مثل ہے) اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا **ف** پس جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکے علیہ اور صورت پر دیکھے جیسا کتابوں میں مرقوم ہے تو اسکا خواب سچ ہے اور اُس نے بیشک آپکو دیکھا کیونکہ شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپ کی شکل بنے لیکن خواب میں دیکھنا ہر بات میں بیداری میں دیکھنے کے برابر نہیں ہے مثلاً خواب میں آپکو دیکھنے سے آدمی صحابی نہیں ہو سکتا اسیطرح علماء نے کہا ہے کہ اگر خواب میں آپ کو شرع کے خلاف کسی بات کا حکم کرتے دیکھے تو یہ خواب حجت نہ ہوگا اور شرع کی پیروی ضرور ہے جیسے منقول ہے کہ ایک شخص نے خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ شراب پینے کا حکم کرتے ہیں وہ بیدار ہو کر حیران ہوا ایک عالم نے اسکو بتلایا یہ تیرا سہو ہے آپ نے شراب پینے سے منع فرمایا اسیطرح علماء نے کہا ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کسی شکل پر دیکھے مثلاً جیسے بے ریش آدمی کے شکل پر تو گویا آپ کو نہیں دیکھا اور یہ خواب صحیح نہ ہوگا اور سید جلال الدین محدث نے کہا کہ آپکو خواہ کسی صورت پر دیکھے وہ آپ ہی کا دیکھنا ہوگا کیونکہ صورت مثال ہے آپ کے روح مقدسہ کی اور شیطان کو یہ جرات نہیں ہے کہ کوئی صورت بنکر دعوی کرے کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوں اور بہر حال اسپر اتفاق ہے کہ اگر خواب میں آپ کوئی حکم شرع ظاہری کے خلاف دیں تو اُسپر عمل کرنا جائز نہیں اور یہ کہینگے کہ خواب دیکھنے

والا کرد ہوگا ہو اور جب بیداری میں شیطان آدمی کو ہشد رہو کے دیتا ہے تو خواب میں اسکی مداخلت بطریق اولی ہو سکتی ہے ...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بیشک مجھ کو دیکھا اسلیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ اِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ جابر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب میں دیکھا اس نے بیشک مجھ کو دیکھا اسلیے کہ شیطان کو میری صورت بنانا سزاوار نہیں عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَکَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَةِ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَتَمَثَّلَ بِیْ ابوجحیفہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب میں دیکھا اس نے گویا مجھکو جاگتے میں دیکھا کیونکہ شیطان کو یہ قدرت نہیں ہے کہ میری صورت بنجاوے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ابن عباس سے بھی ایسے ہی روایت ہے

بَابُ الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ خواب تین طرح کا ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ فَبُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ وَحَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفٌ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ رُؤْیَا تُعْجِبُهٗ فَلْیَقُصَّ اِنْ شَاءَ وَاِنْ رَاٰی شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلَا یَقُصَّهٗ عَلٰی اَحَدٍ وَلْیَقُمْ یُصَلِّیْ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب تین طرح کا ہوتا ہے ایک تو خوشخبری اللہ کی طرف سے دوسرے خیال نفس کا تیسرے ڈرانا شیطان کا پھر جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جو اسکو پسند آوے تو اگر چاہے تو لوگوں سے بیان کرے اور اگر ایسا خواب دیکھے جو برا معلوم ہو تو اسکو کسی سے بیان نہ کرے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھے عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ مِنْهَا اَهَاوِیْلُ مِنَ الشَّیْطَانِ لِیَحْزُنَ بِهَا ابْنَ اٰدَمَ وَمِنْهَا مَا یَهُمُّ بِهِ الرَّجُلُ فِیْ یَقْظَتِهٖ فَیَرَاهُ فِیْ مَنَامِهٖ وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عوف بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب تین طرح کا ہوتا ہے ان میں بعضے خواب شیطان کے ہول ولانے سے پڑتے ہیں تاکہ آدمی کو رنج ہو اور بعضے خواب

ایسے ہوتے ہیں کہ جاگتے میں جدھر کا خیال ہوتا ہے وہی خیال خواب میں پڑتا ہے جیسے کہتے ہیں بلی کو خواب میں چھیچھڑے (
اور بعض خواب ایسے ہیں کہ وہ ایک حصہ ہیں نبوت کے ۴۶ حصوں میں سے۔ ابو عبید اللہ نے کہا جو حدیث کا راوی ہے میں نے
عوف بن مالک سے کہا تم نے یہ حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا میں نے یہ آنحضرت سے سنی ہے
میں نے یہ آنحضرت سے سنی ہے۔ ف دو بار تاکید کے لیے کہا اب حدیث سے منکرین کے وہ اعتراض رفع ہو گئے جو کہتے ہیں کہ خواب ایک
بے اصل چیز ہے آدمی کا خیال ہے اور کوئی چیز نہیں ہے اور اسکی دلیل یہ ہے کہ خواب میں وہی چیزیں نظر پڑتی ہیں جن کو
آدمی نے دنیا میں دیکھا ہے یا سنا ہو اور کسی قدر اسکی صفات کا علم ہے اور وہ چیزیں نظر نہیں پڑتیں جو مجہول مطلق ہیں
جیسے عالم آخرت کی بعض عجائب مخلوقات وغیرہ جنکی کوئی صفت ہمکو معلوم نہیں ہے اور جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ بے
شک اکثر خواب اسی قسم کے ہوتے ہیں جو آدمی کے خیالات اور وساوس کے نتائج ہوتے ہیں لیکن بعض خواب من جانب اللہ
ہوتے ہیں اور انکی دلیل یہ ہے کہ جاگتے میں ایک امر کا مطلق خیال نہیں ہوتا اور نہ ایک شخص کا تصور ہوتا ہے لیکن خواب
میں وہ دکھلائی دیتا ہے اور اس سے ملاقات ہوتی ہے اور یہ امر بدیہی ہے اور تجربہ اور تواتر سے معلوم ہوا ہے کہ بعض وقت
آدمی ایک بات خواب میں دیکھتا ہے اور بیداری میں وہ بات اسی طرح ظاہر ہوتی ہے اور بہت سے لوگوں نے خواب میں علمی مسائل
دریافت کیے ہیں اور بہت اگلے علما اور عرفا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ سے خواب میں حدیثیں دریافت کی
ہیں اور شرعی مسائل میں احکام پوچھے ہیں اسلیے مطلق خواب کی اصلیت کا انکار کرنا ٹھیک نہیں ہے نہ اس امر کا انکار
ہو سکتا ہے کہ بہت سے خواب شیطان کیطرف سے ڈرانیکے لیے پڑتے ہیں اور فقیر مترجم کو اسکا تجربہ ہوا ہے کہ جس شب سوتے
وقت یہ دعا پڑھی اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اور رب اعوذ بک من ہمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون
اور شب کو شیطان کے شر سے اور احتلام سے محفوظ رہا اور جس روز عمدہ کپڑے بدلے اور پائجامہ سفید اور پاک اور طاہر ہوا اور
یہ دعا پڑھنا بھول گئی اسی شب کو شیطان نے احتلام میں مبتلا کیا اور پائجامہ نجس کرایا اور حاصل یہ ہے کہ جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں منقول ہے وہی تجربہ اور مشاہدہ اور نقل متواتر اور عقل سلیم سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

باب مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا جو شخص برا خواب دیکھے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
ثَلٰثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جسکو برا جانتا ہو تو اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور اسکی پناہ
مانگے شیطان سے تین بار (یعنے اعوذ پڑھے) اور جس کروٹ پر سوتا تھا وہ کروٹ بدل ڈالے **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ رض

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ ابو قتادہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے پھر جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا سمجھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے تین بار اور جس کروٹ پر سوتا تھا وہ کروٹ بدل ڈالے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَتَحَوَّلْ وَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا سمجھے تو اس کروٹ کو بدل ڈالے جس پر سوتا تھا اور بائیں طرف تین بار تھوکے اور اللہ جل جلالہ سے اس خواب کی بھلائی مانگے اور اسکی برائی سے پناہ مانگے **بَابُ** مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ جو خواب شیطان کی کھیل کا دیکھے وہ کسی سے بیان نہ کرے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَأْسِي ضُرِبَ فَرَأَيْتُهُ يَتَدَهْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمِدُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ فَيَتَهَوَّلُ لَهُ ثُمَّ يَغْدُو يُخْبِرُ النَّاسَ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا میری گردن ماری گئی اور سر کٹ کر زمین پر گھومتا چلا جاتا ہے آپ نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کو ڈراتا ہے پھر وہ شخص صبح کو لوگوں سے بیان کرتا ہے **ف** یعنی ایسی خوابوں کو بیان نہیں کرنا چاہیے جو شیطانی تخویفات اور نفسانی تلبیسات سے ہوں **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّ عُنُقِي ضُرِبَتْ وَسَقَطَ رَأْسِي فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَعَدْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثَنَّ بِهِ النَّاسَ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے اور بولا یا رسول اللہ میں نے گذشتہ رات کو خواب میں دیکھا جیسے میری گردن ماری گئی اور میرا سر گر پڑا میں اسکے پیچھے چلا اور اسکو اٹھا کر پھر اپنے مقام پر رکھ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان کھیلے خواب میں تو لوگوں سے اسکو بیان نہ کرے **ف** اور معبرین خواب نے کہا ہے کہ کسی مکروہ خواب کو بیان نہ کرے بلکہ اعوذ باللہ پڑھے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اور صبح کو اوٹھکر صدقہ اور خیرات کرے تو اس خواب کی آفت ٹل جاوے گی اور مکروہ خواب کو اگر بیان کیا اور کسی نے اسکی بری تعبیر کہدی

تو اکثر ویسا ہی ہو جاتا ہے اسلیے خاموشی بہتر ہے عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حلم احدکم فلا یخبر الناس بتلعب الشیطان بہ فی المنام جابر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شیطانی خواب دیکھے تو کسی سے بیان نکرے وہ جو شیطان اس سے کھیلا خواب میں باب الرؤیا اذا عبرت وقعت خواب کی جیسی تعبیر کہی جاوے ویسا ہی ہوتا ہے پس چاہیے کہ دوست کے سامنے بیان کرے ف یعنی دانا دوست کے سامنے نادان دوست اور دشمن کے سامنے کبھی خواب بیان نکرے ایسا نہ ہو وہ کوئی مضر تعبیر بیان کرے اور ویسا ہی واقع ہو عن ابی رزین انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرؤیا علی رجل طائر مالم تعبر فاذا عبرت وقعت قال والرؤیا جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ قال واحسبہ قال لا یقصہا الا علی وادّ او ذی رای ابو رزین سے روایت ہے انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خواب ایک پرندکے پاؤں پر ہے (اور وہیں رہتا ہے) جبتک اسکی تعبیر نہ دی جاوے پھر جہاں تعبیر دی اور وہ گرا (جیسے پرند کے پاؤں کی چیز ذرا حرکت ہوئی اور گر پڑی) اور آپ نے فرمایا خواب ایک جزو ہے نبوت کی ۴۶ جزوں میں سے اور میں سمجھتا ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خواب کو بیان نکرے مگر اس سے جس سے محبت ہو یا وہ عاقل ہو ف رای سلیم رکھتا ہو اور فہم مستقیم اور بہتر یہ ہے کہ اس سے بیان کرے جو علاوہ محبت اور عقل کے علم تعبیر سے بھی وقف ہو اور یہ علم ایک جداگانہ علم ہو گیا ہے اور پہلی اس علم میں جو کتاب ہے وہ ابن سیرین کی کتاب ہے انکو خواب کی تعبیر میں بڑا دخل تھا اسکے بعد اور علماء نے بھی تعبیر نامے بنائے ہیں مگر کتاب کو دیکھکر تعبیر کہنا ٹھیک نہیں ہے جبتک استاد سے یہ علم حاصل نکرے اور خواب کی تعبیر میں بڑی دانائی اور مناسبت درکار ہے اور موسم اور فصل اور وقت اور عمر کا بھی لحاظ ہوتا ہے ایک ہی خواب کی جسکو دو آدمی دیکھیں جداگانہ تعبیر ہوتی ہے بلحاظ ہر ایک شخص کی حالت کے اور موسم کے اور تاریخ کی غرض یہ علم ایک بڑا وسیع علم ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالی نے یہ علم عنایت فرمایا تھا وہ جو تعبیر دیتے تھے ویسا ہی ہوتا اور کئی خوابوں کی تعبیریں انکی دی ہوئیں قرآن میں مذکور ہیں جیسے شمس و قمر اور گیارہ تاروں کا انکو سجدہ کرنا قیدیوں کی خوابوں کی تعبیر عزیز مصر کا خواب اور اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ کل خواب اصل او لغو نہیں ہیں اور جو کوئی ایسا سمجھے وہ کافر ہے کیونکہ قرآن کا انکار کرتا ہے باب علی ما تعبر الرؤیا خواب کی تعبیر کس طرح دیا عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتبروھا باسمائھا وکنوھا بکناھا والرؤیا لاول عابر انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب کی تعبیر بیان کرو اسکے نام اور کنیت کو دیکھکر یعنے مثال اسکی قائم کرو مثلا کھجور کا درخت مثال ہے عرب کے شخص کی کیونکہ کھجور

عرب میں ہوتا ہے اور آم کا درخت مثال ہے ہندی شخص کی اسلیے کہ آم ہندوستان ہی میں ہوتا ہے اور خواب ایسکا ہے جو پہلا اسکے تعبیر دیوے **فائدہ** اب دوسرے کی تعبیر کچھ نہ ہوگا پہلے شخص کی تعبیر کے موافق واقع ہوگا پس لازم ہے کہ سوا عقلمند واقف کار صالح اور نیک شخص کے اور کسی سے پہلے خواب بیان نکرے اور نام کی مثال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ پاس رطب لایا گیا ابن طاب کا (وہ ایک قسم ہے رطب کی) آپ نے یہ تعبیر کہی کہ دنیا میں ہماری ترقی ہوگی اور آخرت میں سلامتی اور ہمارا دین طیب اور پاکیزہ ہے **باب** مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا جو شخص جھوٹ خواب بیان کرے (یعنی نہ دیکھا ہو اور کہے میں نے ایسا دیکھا) **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَيُعَذَّبَ عَلٰى ذٰلِكَ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ خواب بیان کرے اسکو قیامت کے دن حکم ہوگا دو جو میں گرہ لگائیگا اور اسپر عذاب دیا جاویگا **ف** کیونکہ گرہ اس سے نہ لگ سکیگی دو جوؤں میں اور اس پر اسکو عذاب دینگے حالانکہ بیداری میں بھی جھوٹ بولنا گناہ ہے مگر خواب میں جھوٹ بولنا اس سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ خواب نبوت کی مبشرات میں سے ہے پس اسمیں جھوٹ بولنا گویا اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنا ہے **باب** اَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا جو شخص جتنا سچا ہو بات کرنے میں اسیقدر اسکا خواب بھی سچا ہوگا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرُبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب مومن کا خواب بہت کم جھوٹ ہوگا (یعنے اکثر مومن کا خواب سچ نکلیگا اور ویسا ہی ظاہر ہوگا جیسا خواب دیکھی) اور جسکا خواب زیادہ سچ ہوگا جو بات میں زیادہ سچا ہو اور مسلمان کا خواب جز ہے نبوت کے چھیالیس جزوں میں سے **ف** یہ ترجمہ قیامت کے قریب اذا قرب الزمان کا ہے اور بعضوں نے کہا قرب الزمان سے موت کا زمانہ مراد ہے یعنی جب آدمی کی موت نزدیک آتی ہے تو اسکے خواب سچے ہونے لگتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عالم آخرت کے وصال کا وقت نزدیک آجاتا ہے اور وہاں کے حالات زیادہ منکشف ہونے لگتے ہیں بعضوں نے کہا قرب الزمان سے سن پیری مراد ہے کیونکہ اسوقت میں شہوت اور غضب کا زور گھٹ جاتا ہے اور مزاج معتدل ہوتا ہے پس اسوقت کے خواب زیادہ سچے ہوتے ہیں **باب** تَعْبِيْرِ الرُّؤْيَا خوابوں کی تعبیر کا بیان **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُنْصَرَفَهُ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا اِلَى السَّمَاءِ رَاَيْتُكَ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ بِهٖ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا بِهٖ

ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلَا بِهٖ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَانْقَطَعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا بِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ دَعْنِیْ اُعَبِّرْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اعْبُرْهَا قَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَالْاِسْلَامُ وَاَمَّا مَا یَنْطِفُ مِنْهَا مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَهُوَ الْقُرْاٰنُ حَلَاوَتُهٗ وَلِیْنُهٗ وَاَمَّا مَا یَتَكَفَّفُ مِنْهُ النَّاسُ فَالْاٰخِذُ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَثِیْرًا وَقَلِیْلًا وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ اِلَی السَّمَاءِ فَمَا اَنْتَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَقِّ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَاكَ ثُمَّ یَاْخُذُهٗ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَیَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ اٰخَرُ فَیَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ اٰخَرُ فَیَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ یُوْصَلُ لَهٗ فَیَعْلُوْ بِهٖ قَالَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّیْ بِالَّذِیْ اَصَبْتُ مِنَ الَّذِیْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ یَا اَبَا بَكْرٍ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جب آپ جنگ احد سے لوٹ کر آئے اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے خواب میں ایک سائبان دیکھا (یعنے ابر کا ٹکڑا) اوس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور میں نے دیکھا لوگوں کو اس میں سے لے رہے ہیں (یعنے گھی اور شہد سے اپنی ہتھیلیاں بھر رہے ہیں) کسی نے زیادہ لیا کسی نے کم اور میں نے دیکھا ایک رسی لٹکی ہوئی ہے جو آسمان تک چلی گئی ہے تو پہلے آپ نے اس رسی کو تھاما اور اوپر چلے گئے پھر ایک اور شخص نے اسکو تھاما وہ بھی اوپر چلا گیا پھر ایک اور شخص نے اسکو تھاما وہ بھی اوپر چلا گیا پھر ایک اور شخص نے اسکے بعد اسکو تھاما وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پھر جوڑ دی گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا یہ سنکر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس خواب کی تعبیر مجھکو بیان کرنے دیجیے (اللہ مغفرت کرے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اونہوں نے جلدی کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر بیان نہ کرنے دی ورنہ پوری سچی تعبیر معلوم ہو جاتی) آپ نے فرمایا اچھا بیان کر ابوبکر صدیق نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام کا دین ہے اور اس میں سے جو شہد اور گھی ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے اسکی شیرینی اور نرمی مراد ہے اب لوگ جو اس سے شہد اور گھی کو لے رہے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ قرآن کو لوگ حاصل کرتے ہیں کوئی بہت کوئی تھوڑا اور رسی جو آسمان تک پہنچی ہے اس سے حق مراد ہے (یعنی حق نبوت یا خلافت یعنی لوگوں کی سرداری) آپ نے اس حق کو لیا اور اوپر چلے گئے (یعنے وفات پائی اسی حال میں) پھر آپ کے بعد اس حق کو ایک شخص لیگا (یعنے آپ کا خلیفہ ہوگا) وہ بھی وفات پاویگا اور اوپر چلا جاویگا پھر دوسرا شخص لیگا وہ بھی اوپر چلا جاویگا پھر تیسرا لیگا (یعنے خلیفہ ثالث وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہوئے) تو اسکے لیے رسی یعنے خلافت ٹوٹ جاویگی (مفسدوں کے فساد سے جیسے حضرت عثمان پہلے خلافت چھوڑ دینے پر راضی ہو گئے تھے لیکن پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا اے عثمان جو کرتہ اللہ نے تجھکو پہنایا ہے تو اپنی خوشی سے مت اتار اونہوں نے خواب سے بیدار ہو کر عہد کیا کہ خلافت نہ چھوڑینگے گو مارے جاویں آخر شہید ہوئے خلافت ہی کی حالت میں) لیکن پھر جڑ جاویگی اور وہ اوپر چلا جاویگا

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعبیر سنکر فرمایا تونے کچھ تعبیر صحیح کہی کچھ غلط کہی ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ کو قسم دیتا ہون آپ فرمایئے مین نے کیا غلطی کی اور کیا ٹھیک بیان کی آپ نے فرمایا قسم مت دے اے ابوبکر ف اور آپ خاموش ہو رہے آپنے ان کی غلطیان بیان کرنا مناسب نجانی کسی مصلحت سے اور بعضون نے کہا اسوجہ سے کہ تعبیر یقین نہین ہوتا اور ہر ایک شخص اپنے گمان کے موافق تعبیر دیتا ہے پس صرف ظن سے آپنے ابوبکر کی غلطی ظاہر کرنا مناسب نسمجھی دوسری روایت مین ہے کہ خواب والے نے یہ بیان کیا پھر جو تیسرے شخص نے اس رسی کو تھاما تو وہ رسی کٹ گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے پر اس خواب کے بیان کرنے سے کراہیت اور ناراضی پیدا ہوئی اور اسکی وجہ یہ تھی کہ آپ کو رنج ہوا جناب امیر المؤمنین علی مرتضے پر کہ خلافت کا خاتمہ انپر ہوجاویگا اور خلافت انکے وقت مین اچھی طرح نہ چلیگی جیسے اگلے خلیفون کے وقت مین چلی اور اختلاف ہے کہ ابوبکر صدیق نے تعبیر مین کیا غلطی کی اسکو اللہ ہی خوب جانتا ہے یا اسکے رسول کو معلوم ہوگی بعضون نے کہا غلطی یہ کی کہ ترک ادب کیا اور جلدی کی تعبیر کہنے مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر کہنے نہ دی اور بعضون نے کہا غلطی یہ تھی کہ شہد اور گھی دونون سے قرآن کی تعبیر کی صحیح یون تھا کہ قرآن اور حدیث سے تعبیر کرتے واللہ اعلم **عن** ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ ظُلَّةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ تَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ ابن عباس نے ابوہریرہ سے ایسے ہی حدیث نقل کی جیسے اوپر گذری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ مَنْ رَاٰى مِنَّا رُؤْيَا يَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ لِيْ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَاَرِنِيْ رُؤْيَا يُعَبِّرُهَا لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِمْتُ فَرَاَيْتُ مَلَكَيْنِ اَتَيَانِيْ فَانْطَلَقَا بِيْ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ فَانْطَلَقَا بِيْ اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَاَخَذُوْا بِيْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ اَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین ایک لڑکا تھا جوان مجرد آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تو مین رات کو مسجد ہی مین رہا کرتا اور ہم لوگون مین جو کوئی کچھ خواب دیکھتا تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا مین نے اپنے دل مین کہا یا اللہ اگر مین تیرے نزدیک اچھا ہون تو مجھ کو ایک خواب دکھلا جسکی تعبیر میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماوین پھر مین سویا تو مین نے دو فرشتون کو دیکھا وہ میرے پاس آئے اور مجھکو لیکر چلے ان دونون کو ایک اور فرشتہ ملا وہ بولا ڈر مت آخر وہ دونو فرشتے مجھکو دوزخ کیطرف لگئے (اللہ بچاوے) مین جو اسکو دیکھتا ہون

تو وہ تہ بر تہ ہے کنوئیں کی طرح (جیسے کنوئیں میں کونہیاں لگی ہوتے ہیں اور درجہ ہوتے ہیں اسی طرح اس میں بھی ہیں یہ انجیل شریف کے موافق ذکر کہ بری لوگ تنور میں آگ کے ڈالدیے جاوینگی وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا) اور میں نے دیکھا تو وہاں کئی آدمی ہیں انمیں سے بعضوں کو میں نے پہچانا آخر وہ مجھ کو لیگئے داہنی طرف (صرف انکو دوزخ دکھانا منظور تھا) جب صبح ہوئی تو میں نے یہ خواب اپنی بہن جناب ام المؤمنین حفصہ سے بیان کیا حفصہ نے کہا کہ انہوں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا عبداللہ (ابن عمر) نیک شخص ہے اگر رات کو نماز زیادہ پڑھا کرے (راوی نے کہا) تو عبداللہ رات کو بہت نماز پڑھتے (یعنے تہجد جسکا التزام تمام صالحین اور اولیاء اللہ نے کیا ہے اگر نماز نہو سکے تو صرف جب آنکھ کھلے کلمہ اور استغفار پڑھے جہاں تک ممکن ہو سکے)۔ **ف** عبداللہ بن عمر بڑے صالح اور متقی اور متبع سنت تھے اور صحابہ میں سب سے زیادہ انکو حرص تھی سنت کی پیروی کی اور چاہتے تھے کہ ہر امر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم رہیں یہاں تک کہ سفر میں انہوں نے جن مقاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی عبداللہ وہیں نماز پڑھا کرتے ایک مقام پر مسجد بن گئی تھی لیکن عبداللہ نے مسجد میں نماز نہیں پڑھی اور اس مقام میں پڑھی جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی اور یزید کے زمانہ میں کئی آدمیوں نے عبداللہ کو خلیفہ کرنا چاہا لیکن انہوں نے خلافت قبول نہ کی اور درویشی اور غربت اور عزلت میں عمر گذاری راضی ہوا اللہ انسے

عن خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى مَشْيَخَةٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ شَيْخٌ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَصًا لَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْجَنَّةُ لِلّٰهِ يُدْخِلُهَا مَنْ يَشَاءُ وَاِنِّي رَاَيْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا رَاَيْتُ كَاَنَّ رَجُلًا اَتَانِي فَقَالَ لِيَ انْطَلِقْ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَلَكَ بِي فِي مَنْهَجٍ عَظِيمٍ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ طَرِيقٌ عَلٰى يَسَارِي فَاَرَدْتُ اَنْ اَسْلُكَهَا فَقَالَ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِهَا ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ طَرِيقٌ عَنْ يَمِينِي فَسَلَكْتُهَا حَتّٰى اِذَا انْتَهَيْتُ اِلٰى جَبَلٍ زَلَقٍ فَاَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي فَاِذَا اَنَا عَلٰى ذُرْوَتِهِ فَلَمْ اَتَقَارَّ وَلَمْ اَتَمَاسَكْ وَاِذَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ فِي ذُرْوَتِهِ حَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَاَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي حَتّٰى اَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ اسْتَمْسَكْتَ قُلْتُ نَعَمْ فَضَرَبَ الْعَمُودَ بِرِجْلِهِ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ قَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتَ خَيْرًا اَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ فَالْمَحْشَرُ وَاَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عُرِضَتْ عَنْ يَسَارِكَ فَطَرِيقُ اَهْلِ النَّارِ وَلَسْتَ مِنْ اَهْلِهَا وَاَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عُرِضَتْ عَنْ يَمِينِكَ فَطَرِيقُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَمَّا الْجَبَلُ الزَّلَقُ فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْتَ بِهَا فَعُرْوَةُ الْاِسْلَامِ فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتّٰى تَمُوتَ فَاَنَا اَرْجُو اَنْ اَكُونَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاِذَا هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ۔ خرشہ بن حر سے روایت ہے میں مدینہ منورہ میں

آیا اور چند بوڑھے لوگوں کی صحبت میں بیٹھا مسجد نبوی میں اتنے میں ایک بوڑھا شخص اور آئے لاٹھی ٹیکتے ہوئے تو لوگوں نے کہا جسکو منظور ہو ایک جنتی آدمی دیکھنا وہ اس شخص کو دیکھے پھر وہ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ تمہاری نسبت بعضے لوگوں نے ایسا ایسا کہا انہوں نے کہا اللہ تبارک وتعالی کا شکر ہے جنت اللہ ہی کی ہے اور جس کو چاہے گا اس میں لیجاوے گا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک خواب دیکھا تھا (جسکی وجہ سے یہ لوگ مجھ کو جنتی کہتے ہونگے) میں نے دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا چل میں اسکے ساتھ گیا وہ مجھے لیکر ایک بڑے رستہ میں چلا پھر میرے سامنے ایک راہ آئی جو میرے بائیں طرف تھی میں نے اس راہ پر چلنا چاہا وہ شخص بولا تو اس راہ والوں میں سے نہیں ہے پھر اور ایک راہ میرے داہنی طرف آئی میں اس میں چلا یہاں تک کہ میں ایک پھسلواں پہاڑ پاس پہونچا اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو زور دیا یہاں تک کہ میں اسکی چوٹی پر پہونچ گیا (مجاہد کی روایت میں یوں ہے اس شخص نے مجھ سے کہا اس پہاڑ پر چڑھ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا پھر ایک خادم آیا اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے میں اسکے اوپر چڑھ گیا یہاں تک کہ چوٹی پر پہونچ گیا) وہاں میں تھم نہ سکا اور نہ کسی چیز کو میں نے پایا جسکو پکڑ لیتا پھر میں نے دیکھا تو ایک تھم (ستون) ہے لوہے کا اور اسکی چوٹی پر سونے کا ایک چھلا ہے اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو زور دیا یہاں تک کہ میں نے اس چھلے کو (یعنے حلقہ کو) تھام لیا پھر وہ بولا تو نے پکڑ لیا چھلے کو میں نے کہا ہاں اس نے اس تھم کو (ستون کو) اپنے پاؤں سے مارا اور میں چھلے کو تھامے رہا۔ پھر وہ بوڑھے شخص بولے میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا لیکن بڑا رستہ تو وہ حشر کا میدان ہے اور جو رستہ تجھے بائیں طرف دکھلایا گیا وہ دوزخیوں کا رستہ ہے اور تو دوزخ والوں میں سے نہیں ہے (اس سے یہ نکلا کہ تو جنت والوں میں سے ہے) اب وہ رستہ جو تجھے داہنی طرف دکھلایا گیا جنت کا رستہ ہے اور پھسلواں پہاڑ شہیدوں کا مرتبہ ہے اور وہ چھلا جسکو تو نے تھاما وہ اسلام کا چھلا ہے بس اسکو تھامے رہ مرتے تک تو مجھکو امید ہے کہ میں جنت والوں میں سے ہونگا خرشہ نے کہا پھر میں نے انکا نام دریافت کیا تو وہ عبداللہ بن سلام تھے رضی اللہ عنہ یہودیوں کے بڑے عالم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت فی المنام انی اھاجر من مکۃ الی ارض بھا نخل فذھب وھلی الی انھا یمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب ورایت فی رؤیای ھذہ انی ھززت سیفا فانقطع صدرہ فاذا ھو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم ھززتہ فعاد احسن ما کان فاذا ھو ما جاء اللہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنین ورایت فیھا ایضا بقرا واللہ خیر فاذا ھم النفر من المؤمنین یوم احد واذا الخیر ما جاء اللہ بہ من الخیر بعد وثواب الصدق

الَّذِی اٰتَانَا یَوْمَ بَدْرٍ ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے خواب مین دیکھا کہ مین مکہ سے
ہجرت کر رہا ہون ایک ملک کیطرف جس مین کھجور کے درخت ہین پہر میرا خیال یمامہ کی طرف گیا یا ہجر کیطرف جو ایک شہر ہے مین میری
اور ہجر کیطرف (جو ایک شہر ہے شام مین) لیکن وہ مدینہ نکلا جسکو لوگ یثرب کہتے تہے اور مین نے اسی خواب مین دیکھا کہ
مینے ایک تلوار ہلائی اسکا سرا ٹوٹ گیا معلوم ہوا کہ تعبیر اسکی یہ تہی جو مسلمان مارے گئے احد کے دن پہر مین نے اس تلوار
کو ہلایا تو وہ خاصی اچہی ہوگئی اسکی تعبیر یہ ہوی جو مسلمانون کی فتح ہوئی اور سب مسلمان ملکر ایک ہوگئے اور مین نے وہان
ایک گائے دیکھی (جو کاٹی گئی) اور یہ آواز سنی واللہ خیر یعنے اللہ بہتر ہے اسکی تعبیر یہ ہوئی کہ چند مومنین احد کی لڑائی
مین مارے گئے (تو گائے کا ذبح ہونا اشارہ تہا انکی شہادت کی طرف) اور خیر سے مراد وہ بہتری ہے جو اللہ تعالیٰ لایا اس کے
بعد اور ثواب ہے اس سچائی کا جو ہمکو ملا بدر کی لڑائی مین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
رَاَیْتُ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَنَفَخْتُهُمَا فَاَوَّلْتُهُمَا هٰذَیْنِ الْکَذَّابَیْنِ مُسَیْلِمَةَ وَالْعَنْسِیَّ ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے اخواب مین اپنے دونو ہاتھون مین دو کنگن دیکھے
سونیکے مینے انکو پہونکا (وہ اڑ گئے) پہر مین نے انکی تعبیر یہ سمجہی کہ یہ دونون جہوٹے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی **ف**
جنہون نے نبوت کا جہوٹا دعویٰ کیا تہا تباہ ہوجاوینگے اور ان کے لوگون کو اور معتقدون کو فروغ نہ ہوگا ایسا ہی ہوا
کہ اسود عنسی فیروز دیلمی کے ہاتہ سے مارا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض موت مین اور مسیلمہ کذاب آپکی وفات کے بعد
وحشی کے ہاتہ سے مارا گیا جو قاتل تہا جناب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا عَنْ قَابُوْسٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ الْفَضْلِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
رَاَیْتُ کَاَنَّ فِیْ بَیْتِیْ عُضْوًا مِنْ اَعْضَائِكَ قَالَ خَیْرًا رَاَیْتِ تَلِدُ فَاطِمَةُ غُلَامًا فَتُرْضِعِیْهِ فَوَلَدَتْ حُسَیْنًا
اَوْ حَسَنًا فَاَرْضَعَتْهُ بِلَبَنِ قُثَمٍ قَالَتْ فَجِئْتُ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِیْ حَجْرِهٖ فَبَالَ
فَضَرَبْتُ کَتِفَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْجَعْتِ ابْنِیْ رَحِمَكِ اللّٰہُ قابوس سے روایت ہے ام الفضل نے
(جو بی بی تہین عباس کی اور حضرت کی ہماوج مین) عرض کیا یا رسول اللہ مینے خواب مین دیکہا کہ آپکے بدن کا
ایک ٹکڑا میرے گہر مین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچہا خواب دیکہا فاطمہ کا ایک لڑکا پیدا ہوگا تو اسکو
دودہ پلادیگی پہر جناب فاطمہ جنین امام حسن علیہ السلام کو یا امام حسین علیہ السلام کو اور ام الفضل نے انکو دودہ پلایا جو
قثم بن عباس کا تہا ام فضل کہتی ہین مین ان شہزادے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لیکر آئی اور آپ
کی گود مین بٹہلا دیا انہون نے آپ پر پیشاب کر دیا مین نے ان کے مونڈہے پر مارا (غصے سے کہ ایسی بی ادبی کیون کی) آپنے
فرمایا تو نے تکلیف دی میرے بیٹے کو اللہ تجہپر رحم کرے **ف** اللہ اللہ جناب رسول پاک کو ان دونون شہزادون

سے کسقدر محبت اور الفت تھی کہ دائی کا اتنا سا مارنا بھی گوارا نہ ہوا اور فرمایا تو نے میرے بیٹے کو تکلیف دی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جناب امام حسن اور جناب امام حسین آپ کے بیٹے ہیں گو فی الحقیقت نواسے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ فرط محبت اور شفقت انکو اپنا بیٹا فرمایا دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے جناب امام حسن کو فرمایا میرا یہ بیٹا سید ہے اور قریب میں اللہ اسکی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں میں ملاپ کرادے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جناب امامین دونوں آپ کے جز تھے اور آپ کے ایک عضو کی مثل تھے اور اسیطرح جناب فاطمہ زہرا ان دونوں شہزادوں کی والدہ بھی آپ کی جز تھیں اور ظاہر ہے کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ ہے ویسا ہی آپ کے جز کا بھی درجہ اور مرتبہ ہے پس اس بات میں جناب فاطمہ زہرا اور جناب امامین ساری دنیا سے درجہ میں زیادہ ہیں اور جو محبت مومنین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے ویسی ہی محبت ان تینوں صاحبوں سے بھی ہے اللہ تباہ کرے ان اشقیا کو جو ہمارے امامین سے بغض رکھتے ہیں جیسے اللہ نے تباہ کیا ان ملعونوں کو جنہوں نے ہمارے امامین کو بڑی بڑی تکالیف اور صدمات کے ساتھ شہید کیا یا اللہ ہم دنیا میں بھی اپنے امامین کے غلام اور ثناخواں ہیں پس تو آخرت میں بھی اپنے فضل سے ہمکو انکی کفش برداری میں قبول فرمائے اور جنت میں ہمکو یہ خدمت عطا فرما کہ ہم جناب امام حسن علیہ السلام کی رکاب مبارک دیکھتے رہیں اور آپ کی سواری کے ساتھ بطور غلام کے ہمراہ رہیں اور آپ کی جوتیاں اپنے سر اور آنکھوں سے لگا دیں اور آپ کی خاک قدم کو سرمہ چشم بناویں آمین یارب العلمین

عن عبد الله بن عمر عن رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم قال رأيت امرأة سوداء ثائرة الرأس خرجت من المدينة حتى قامت بالمهيعة وهي الجحفة فأولتها وباء بالمدينة ينقل الى الجحفة عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ ایک کالی عورت سر پریشان مدینہ سے باہر نکلی یہانتک کہ مہیعہ یعنی جحفہ وہ ایک مقام ہے مدینہ سے شام کیطرف میں جاکر کھڑی ہوئی آپ نے اسکی تعبیر یہ کہی کہ مدینہ سے وبا نکلکر شام میں گئی ف ابتک جحفہ کی آب وہوا خراب ہے اور غدیر خم بھی وہیں ہے جہاں آپ نے فرمایا کہ علی مولیٰ ہے جس کا میں مولیٰ ہوں اخیر حدیث تک اور شیعہ دعوی کرتے ہیں کہ اسی مقام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضٰے کی خلافت کی اپنے بعد تصریح کر دی اور انکو اپنا جانشین بنایا اصمعی نے کہا غدیر خم میں جو لڑکا پیدا ہوا وہ بلوغ تک بھی نہیں جیا مگر جب وہاں سے نکلکر اور کہیں جا کر رہا

عن طلحة بن عبيد الله ان رجلين من بلي قدما على رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان اسلامهما جميعا فكان احدهما اشد اجتهادا من الآخر فغزا المجتهد منهما فاستشهد ثم مكث الآخر بعده سنة ثم توفي قال طلحة فرأيت في المنام بينا انا عند باب الجنة اذا انا بهما فخرج خارج من الجنة فاذن للذي توفي الآخر منهما ثم خرج فاذن للذي استشهد ثم رجع الى

فقال ارجع فانك لم يان لك بعد فاصبح طلحة يحدث به الناس فعجبوا لذلك فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم وحدثوه الحديث فقال من اي ذلك تعجبون فقالوا يا رسول الله هذا كان اشد الرجلين اجتهادا ثم استشهد ودخل هذا الآخر الجنة قبله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أليس قد مكث هذا بعده سنة قالوا بلى قال وادرك رمضان فصامه وصلى كذا وكذا من سجدة في السنة قالوا بلى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فما بينهما ابعد مما بين السماء والارض طلحه بن عبيد الله سے روایت ہے دو شخص دور دراز ملک کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور دونوں ایک ساتھ اسلام لائے تھے اور ان میں ایک بہت کوشش کرتا تھا (عبادت میں) بہ نسبت دوسرے کے پھر وہ جو زیادہ کوشش کرتا تھا شہید ہو گیا اور دوسرا اسکے بعد ایک سال تک جیا بعد اسکے وہ بھی مر گیا طلحہ نے کہا تو میں نے خواب میں دیکھا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں اتنے میں وہ دونوں شخص نظر آئے اور جنت کے اندر سے ایک شخص نکلا اور جو آخر میں مرا تھا اسکو اجازت دی اندر جانیکی پھر دوسری بار نکلا اور اسکو اجازت دی جو شہید ہوا تھا بعد اسکے وہ شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا لوٹ جا ابھی تیرا وقت نہیں آیا (جنت میں جانیکا کیونکہ طلحہ ابھی مرے نہیں تھے) صبح کو طلحہ نے یہ خواب لوگوں سے بیان کیا وہ حیران ہوئے پھر یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی اور سارا قصہ آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تم کس بات سے تعجب کرتے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ پہلا شخص عبادت میں زیادہ کوشش کرتا تھا اور شہید بھی ہوا لیکن دوسرا شخص (جو اسکے برابر مجاہدہ نہیں کرتا تھا اور شہید بھی نہیں ہوا) وہ اس سے پہلے جنت میں گیا یہی تعجب ہے (آپ نے فرمایا دوسرا شخص اسکے بعد سال بھر تک کیا نہیں جیا لوگوں نے عرض کیا جی ہاں جیا آپ نے فرمایا اس نے رمضان کا مہینہ پایا روزے رکھے اور اتنی نمازیں پڑھیں اور اتنے سجدے کیے سال بھر میں لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یہ تو ہے آپ نے فرمایا تو پھر ان دونوں میں (یعنے دونوں کے درجوں میں) اتنا فاصلہ ہے کہ زمین اور آسمان کے فاصلے سے زیادہ **ف** معلوم ہوا کہ اللہ جل جلالہ پاس کوئی عمل ضائع ہونیوالا نہیں بشرطیکہ خلوص کے ساتھ کیا ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی عبادت والیکا درجہ بڑے عابد اور زاہد سے بڑھ جاتا ہے خلوص اور محبت الہی کے ساتھ تھوڑا عمل سیکڑوں اعمال سے زیادہ ہے عن ابی هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكره الغل واحب القيد القيد ثبات في الدين ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں برا جانتوں گلے میں زنجیر اور طوق دیکھنے کو (خواب میں کیونکہ یہ دوزخیوں کی نشانی ہے اذ الاغلال فی اعناقهم والسلاسل) اور بیڑی پاؤں میں (خواب میں) دیکھنا میں پسند کرتا ہوں اسکی تعبیر یہ ہے کہ آدمی دین پر مضبوط اور ثابت قدم رہے گا فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الفتن فتنون کا بیان **ف** فتنہ کہتے ہین ہر ایک فساد کو جو مسلمانون مین واقع ہو خواہ یہ فساد آپس کی لڑائی کا ہو یا گمراہی کا یا مال و دولت دنیا کا جو خدا سے غافل کر دیوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مین جو بڑے بڑے فتنے واقع ہونگے انکی خبر دیدی تہی اور ان مین سے کچہ باتین لوگون کو یاد رہین کچہ بہول گئین اور گمراہی کا فتنہ صحابہ کے اخیر عہد مین نکلنا شروع ہوا سب سے پہلی معبد جہنی نکلا جو تقدیر کا منکر تہا پہر عبداللہ بن سبا یہودی جس نے رفض پہیلایا پہر جعد بن درہم اور جہم بن صفوان کا فتنہ جنہون نے صفات اللہ کی تاویل کی اور انکے ظاہری معانی کا انکار کیا اور فوقیت اور استوا علی العرش کو جسپر تمام مسلمان متفق تہے اڑا دیا اور اللہ تعالی کو معاذ اللہ ہر مکان اور ہر جگہہ مین کہنے لگا ائمہ حدیث نے قدیما وحدیثا اپنی اپنی کتابون مین جہمیہ کا بہت رد کیا اور آجتک یہ فتنون کا تار ٹوٹا نہین ہماری زمانہ مین ایک شخص سید احمد خان کشمیری نکلا اس نے لوگون کو ملحد بنا دیا اور باطنیہ اور قرامطہ کا مذہب از سر نو تازہ کیا اور حال مین ایک شخص پنجاب مین پیدا ہوا **غلام احمد قادیانی** جس نے یہ دعوی کیا کہ مین حضرت عیسی ہون معاذ اللہ اسیطرح قیامت تک ہزارون لاکہون فتنے اور فساد ظاہر ہوتے جاوینگے اور لوگون کو اپنا ایمان بچانا مشکل پڑے گا لیکن اللہ جل جلالہ کا فضل اپنے بندون پر ہر وقت شامل حال رہتا ہے ان مفسدون اور گمراہون کا فساد رد کرنے کے لئے حق تعالی نے اس زمانہ مین قرآن شریف اور حدیث کی کتابون کا ترجمہ اردو زبان مین کرا دیا اب عوام لوگ بہی یہ کر سکتے ہین کہ قرآن شریف اور صحیح بخاری یا صحیح مسلم کو ہر وقت پڑہا کرین اگر زیادہ فرصت ہو تو اور کتابین بہی دیکہین جیسے جامع ترمذی سنن ابوداؤد موطا سنن نسائی سنن ابن ماجہ اور جن مفسدون کا قول ان کتابون کے خلاف ہو انکا قول انہی کے مونہہ پر پہینک مارین اور انکو دجال سمجہین کا ذا من کان اسیطرح جاہل صوفی اور جاہل درویش اس زمانہ مین قرآن وحدیث کے برخلاف عوام کو بہکاتے ہین اور اپنی دام تزویر مین انکو پہانس لیتے ہین اور کہین وحدۃ الوجود کے متعلق مسائل عوام کو سنا دیتے ہین وہ ہر چیز کو خدا کہنے لگتے ہین اور ہمہ اوست کے نعرے کرتے ہین اور عبادات شرعیہ کو فضول اور لاطائل سمجہنے لگتے ہین لاحول ولاقوۃ آدمی کو چاہیے کہ قرآن وحدیث کو سب کے اوپر مقدم رکہے اور آخرت کی نجات بغیر قرآن وحدیث کی پیروی کے ناممکن جانے قرآن وحدیث اور اقوال صحابہ و تابعین سب اسپر متفق ہین کہ اللہ جل جلالہ عالم سے خارج اور عرش کے اوپر ہے وہ الگ ہم الگ وہ خدا ہم بندے وہ معبود ہم عابد اگر ہم اچہے کام کرینگے اور اسکے رسول کی اطاعت کرینگے تو جنت مین جاوینگے ورنہ دوزخ کی آگ اور طرح طرح کے عذاب ہماری لیے طیار ہین ہمہ اوست کچہ نہین ہو سکتا دو رکعت نماز پڑہنا اور اللہ کی یاد کرنا اس مسئلہ مین خوض کرنے سے صد ہا درجہ بہتر ہے اور ہمکو اللہ اور اسکے رسول نے

اس مسئلہ کے سمجھنے کی تکلیف نہیں دی اور صحابہ کے وقت میں یہ مسئلہ پھیلا پر جو طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا
اسی پر قائم رہنا ہمارے لیے بہتر ہے دنیا اور آخرت میں اور وہ کافی ہے ہماری نجات کے لیے **باب** الکف عمن قال لا الٰہ
الا اللہ جو کوئی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اسکو نہ مارنا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت
ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوھا عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحقھا و
حسابھم علی اللہ عزوجل ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک
کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں (اور شریعت کے کسی رکن کا انکار نہ کریں) جب وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں (اور شرک سے تائب ہوں) تو انہوں
نے اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا مگر کسی حق کے بدل (جیسے حد یا قصاص میں) اور انکا حساب اللہ کے سپرد ہے۔
عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ
فاذا قالوا لا الہ الا اللہ عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحقھا وحسابھم علی اللہ جابر رضی اللہ عنہ سے
بھی ایسے ہی روایت ہے **عن** اوس قال انا لقعود عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقص علینا ویذکرنا
اذ اتاہ رجل فسارہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذھبوا بہ فاقتلوہ فلما ولی الرجل دعاہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھل تشھد ان لا الہ الا اللہ قال نعم قال اذھبوا فخلوا سبیلہ فانما
امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا فعلوا ذلک حرم علی دماءھم واموالھم اوس
سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ ہم سے حکایتیں بیان کر رہے تھے (اگلے انبیا کی) اور ہم کو
نصیحتیں کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا آپ نے اس سے کان میں باتیں کیں پھر آپ نے فرمایا اسکو لیجاؤ مار ڈالو جب وہ
شخص پیٹھ موڑ کر چلا آپ نے اسکو بلایا اور پوچھا کیا وہ شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو جاؤ اس کو
چھوڑ دو کیونکہ مجھ کو حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب یہ کہہ لیا تو اب حرام ہو گیا مجھ پر انکا
خون کرنا اور انکا مال لینا **عن** عمران بن حصین قال اتی نافع بن الازرق واصحابہ فقالوا ھلکت یا عمران
قال ما ھلکت قالوا بلی قال ما الذی اھلکنی قالوا قال اللہ قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین
کلہ للہ قال قد قاتلناھم حتی نفیناھم فکان الدین کلہ للہ ان شئتم حدثتکم حدیثا سمعتہ من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا وانت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم شھدت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد بعث جیشا من المسلمین الی المشرکین فلما لقوھم قاتلوھم
قتالا شدیدا فمنحوھم اکتافھم فحمل رجل من لحمتی علی رجل من المشرکین بالرمح فلما غشیہ قال

اشهد ان لا اله الا الله فطعنه فقتله فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
هلكت قال وما الذي صنعت مرة او مرتين فاخبره بالذي صنع فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم فهلا شققت عن بطنه فعلمت ما في قلبه قال يا رسول الله لو شققت بطنه لكنت اعلم ما في
قلبه قال فلا انت قبلت ما تكلم به ولا انت تعلم ما في قلبه قال فسكت عنه رسول الله صلى الله
عليه وسلم فلم يلبث الا يسيرا حتى مات فدفناه فاصبح على ظهر الارض فقالوا لعل عدوا نبشه
فدفناه ثم امرنا غلماننا يحرسونه فاصبح على ظهر الارض فقلنا لعل الغلمان نعسوا فدفناه ثم
حرسناه بانفسنا فاصبح على ظهر الارض فالقيناه في بعض تلك الشعاب عمران بن حصین سے روایت ہے

نافع بن ازرق اور انکے ساتھی آئے (عمران کے پاس) اور کہا تم تباہ ہوگئے اے عمران اونہوں نے کہا کیوں میں نہیں تباہ
ہوا اونہوں نے کہا نہیں تم تباہ ہوگئے عمران نے کہا آخر کس چیز نے مجھکو تباہ کیا اونہوں نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے قاتلوهم
حتے لاتکون فتنة ویکون الدین کله لله یعنے لڑو کافروں سے تاکہ فتنہ نہ رہے (یعنے شرک باقی نہ رہے) اور سب دین اللہ
کا ہوجاوے) اونہوں نے کہا ہم تو اسیطرح کافروں سے لڑے یہاں تک کہ انکو دنیا سے دور کردیا اور اب دین سب اللہ کا ہوگیا
(مشرکوں کے مارے جانے سے) اگر تم چاہو تو میں تم سے ایک حدیث بیان کروں جو میں نے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
سے سنی ہو اونہوں نے کہا تم نے خود سنی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عمران نے کہا ہاں میں آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا اور آپنے ایک لشکر مسلمانوں کا کافروں کیطرف بھیجا جب یہ مسلمان ان
سے ملے تو سخت لڑائی ہوئی آخر کافر بھاگے اور اپنے مونڈھے مسلمانوں کو دیے (یعنے پیٹھ موڑی بھاگنے کے لیے اور پیٹھ
پر وار کرنے کے لیے موقع دیا) میرے عزیزوں میں سے ایک شخص نے ایک مشرک پر حملہ کیا برچھی سے جب اسکو پکڑ پایا تو
وہ کہنے لگا اشهد ان لا اله الا الله میں مسلمان ہوں لیکن اُس شخص نے اسکو مارا برچھی سے اور مار ڈالا پھر وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں تباہ ہوگیا آپنے فرمایا تونے کیا کیا ایک بار یا دوبار فرمایا اس نے
بیان کیا جو کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تونے اسکا پیٹ کیوں نہ چیرا اور اسکی دل کا حال نہ جانا کہ وہ
سچا مسلمان نہیں ہے جب اوس نے کلمہ پڑھا اور اپنے تئیں مسلمان کہا تو اسکو چھوڑ دینا تھا) اوس نے کہا یا رسول اللہ
اگر میں اسکا پیٹ چیرتا تو کیا اسکے دل کی بات جان لیتا (یہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا حالانکہ
آپ کا یہ کلام الزام کے طور پر تھا یعنے دل سے مسلمان ہونا یہ امر مخفی ہے پیٹ چیرنے سے بھی اسپر اطلاع نہیں ہوتی
پھر تجھے کیونکر معلوم ہوا کہ وہ سچا مسلمان نہ تھا) آپنے فرمایا پھر تونے نہ تو اسکی بات مانی اور نہ تجھے معلوم تھا اس کے

وال کا حال عمران نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے طرف سے خاموش ہو رہے تھوڑا ہی زمانہ گذرا کہ وہ مر گیا یعنے قاتل ا
ہمنے اسکو دفن کیا صبحکو دیکھا تو وہ قبر کے باہر زمین پر پڑا ہے لوگوں نے کہا شاید کسی دشمن نے اسکی قبر کھود کر اسکو باہر ڈالدیا خیر پھر
ہمنے اسکو دفن کیا اور اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اسکی قبر کی حفاظت کریں صبحکو دیکھا تو وہ قبر کے باہر زمین پر پڑا ہوا ہے ہم سمجھے
کہ شاید غلام سو گئے اور کسی دشمن نے آکر پھر اسکی لاش نکالکر باہر پھینکدی آخر پھر ہمنے اسکو دفن کیا اور اپنے آپ اسکی چوکیداری
کی صبحکو دیکھتے ہیں تو وہ قبر کے باہر زمین پر پڑا ہوا ہے مجبور ہو کر ہمنے اسکی لاش ایک گھاٹی میں ڈالدی **ف** نافع بن ازرق
وغیرہ نے عمران کو مسلمانوں سے لڑنیکی صلاح دی اور یہ سمجھے کہ آیت میں حکم ہے قتال کا دفع فتنہ کے لیے اور عمران نے اس حکم
کو ترک کیا جب عمران نے یہ جواب دیا کہ آیت میں فتنے سے شرک مراد ہے اور مشرکوں سے ہم ہی لوگ لڑے اور شرک کو مٹایا اب تم
مسلمانوں سے لڑنا چاہتے ہو جو کلمہ گو ہیں تمہارا حال وہی ہوگا جو اس شخص کا ہوا کہ زمین نے اسکی لاش قبول نہیں کی بار بار دفن
کرتے تھے اور زمین اسکو نکالکر پھینک دیتی تھی مسلمان کو قتل کرنے کی یہی سزا ہے اللہ بچاوے دوسرے ایک صحابی سے منقول
ہے کہ انکو بھی فتنے میں جو مسلمانوں کے آپس میں تھا لڑنے کے لیے کہا گیا انہوں نے کہا ہم تو اسلیے لڑ چکے کہ فتنہ نہ رہے اور اللہ کا
دین ایک ہو جاوے اور تم اسلیے لڑتے ہو کہ فتنہ پیدا ہووے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ
سَرِيَّةٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ فَنَبَذَتْهُ الْاَرْضُ فَاُخْبِرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ الْاَرْضَ لَتَقْبَلُ مَنْ هُوَ اَشَرُّ مِنْهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَحَبَّ اَنْ يُرِيَكُمْ تَعْظِيْمَ حُرْمَةِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عمران بن حصین سے روایت ہے ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کی ایک ٹکڑی میں بھیجا تو وہاں ایک مسلمان
نے ایک مشرک پر حملہ کیا پھر وہی قصہ بیان کیا اور اتنا بڑھایا کہ زمین نے اسکو پھینک دیا اسکی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
دی گئی آپ نے فرمایا زمین تو اس سے بدتر شخص کو قبول کر لیتی ہے یہانتک کہ کافر کو بھی لیکن اللہ تعالی نے تم کو یہ دکھلایا کہ
لا الہ الا اللہ کی حرمت کسقدر بڑی ہے **ف** جب کافر نے لا الہ الا اللہ کہا بس اسکو چھوڑ دینا چاہیے اس شخص نے اس
کلمے کی حرمت نہیں کی تو اسکی سزا اللہ تعالی نے تمکو دکھلا دی کہ آیندہ تمکو خیال رہے کسی مسلمان کو مت مارو **بَابُ**
حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ مسلمان کی جان کی حرمت **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَلَا اِنَّ اَحْرَمَ الْاَيَّامِ يَوْمُكُمْ هٰذَا اَلَا وَاِنَّ اَحْرَمَ الشُّهُوْرِ شَهْرُكُمْ هٰذَا اَلَا وَاِنَّ اَحْرَمَ الْبَلَدِ
بَلَدُكُمْ هٰذَا اَلَا وَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا
اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حجۃ الوداع میں فرمایا آگاہ رہو سب دنوں میں زیادہ حرمت والا یہ دن ہے اور سب مہینوں میں زیادہ حرمت والا یہ مہینہ

ہے آگاہ رہو سب شہروں میں زیادہ حرمت والا یہ شہر ہے یعنے مکہ معظمہ آگاہ رہو تمہاری خون اور مال حرام ہیں ایک دوسرے پر جیسے اس دن کی حرمت ہے اس مہینے میں اس شہر میں آگاہ رہو کیونکہ میں نے اللہ کا حکم تمکو پہونچا دیا انہوں نے کہا بیشک آپ نے پہونچا دیا آپ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطُوْفُ بِالْکَعْبَۃِ وَیَقُوْلُ مَا اَطْیَبَکِ وَاَطْیَبَ رِیْحَکِ مَا اَعْظَمَکِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَکِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَحُرْمَۃُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ حُرْمَۃً مِنْکِ مَالِہٖ وَدَمِہٖ وَاَنْ نَظُنَّ بِہٖ اِلَّا خَیْرًا عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ طواف کر رہے تھے خانہ کعبہ کا اور فرماتے تھے کیا عمدہ ہے تو اور کیا عمدہ ہے خوشبو تیری اور کیسی تعظیم ہے تیری اور کیسی بڑی ہے حرمت تیری قسم اسکی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے مومن کی حرمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تجھ سے زیادہ ہے یعنے اس کے مال اور جان کی اور اسکے ساتھ برا گمان کرنیکی حرمت بھی ایسی ہے تو نہ گمان کریں ہم مومن کے ساتھ مگر نیک عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اسکی جان عزت اسکا مال عَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوْبَ فضالہ بن عبید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن وہ ہے جس سے لوگ بیخوف رہیں اپنے مالوں اور جانوں پر اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے اور برائیوں کو

بَابُ النَّھْیِ عَنِ النُّھْبَۃِ لوٹنے سے ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَھَبَ نُھْبَۃً مَشْھُوْرَۃً فَلَیْسَ مِنَّا جابر بن عبداللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی علانیہ لوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْہِ اَبْصَارَھُمْ حِیْنَ یَنْتَھِبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی جب زنا کرتا ہے اسوقت مومن نہیں ہوتا (یعنے یقین میں فرق آجاتا ہے ورنہ گناہ اس سے سرزد نہو) اور شرابی جب شراب پیتا ہے اسوقت مومن نہیں ہوتا (یعنے کمال ایمان نہیں ہوتا) اور چور جسوقت چوری کرتا ہے اسوقت وہ مومن نہیں ہوتا (کیونکہ اعمال صالحہ بھی ایمان میں داخل ہیں) اور لوٹنے والا جب ایسی لوٹ کرتا ہے کہ لوگ اسکیطرف اپنی آنکھ اوٹھاویں تو وہ مومن نہیں ہوتا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ انْتَھَبَ نُھْبَۃً فَلَیْسَ مِنَّا ؏

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی لوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے
عن ثعلبة بن الحكم قال اصبنا غنما للعدو فانتهبناها فنصبنا قدورنا فمر النبي صلى الله عليه وسلم
بالقدور فامر بها فاكفئت ثم قال ان النهبة لا تحل ثعلبہ بن حکم سے روایت ہے ہم نے دشمن اپنے کافروں کی
بکریاں پکڑیں اور انکو لوٹا (تقسیم نہ کیں) پھر ہم نے اپنی ہانڈیاں چڑھائیں (انکا گوشت پکایا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر
سے گذرے اور حکم دیا ہانڈیوں کو اوندھا دینے کا پھر فرمایا کہ لوٹنا درست نہیں ہے **ف** یہ حکم عام ہے ہر ایک لوٹ کو شامل
ہے معلوم ہوا دین اسلام میں کوئی لوٹ جائز نہیں اور تہذیب کے بھی خلاف ہے لوٹ میں کبھی کسی مسلمان کو ایذا ہوتی
ہے اسلیے بانٹ دینا بہتر ہے اس حدیث سے کراہت ثابت ہوئی نکاح میں کھجور اور مصری اور بادام لٹانے کی اور فضل یہی
ہے کہ تقسیم کر دیوے **باب** سباب المسلم فسوق وقتاله كفر مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا
کفر ہے **عن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله
كفر ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے
جنگ کرنا کفر ہے **ف** جب بلا وجہ شرعی ہو **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سباب المسلم
فسوق وقتاله كفر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عن** سعد قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر سعد سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر
گذرا **باب** لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میری بعد کافر نہ ہو جانا ایک دوسرے کی گردنیں مار کر **عن** جرير بن عبد الله ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال في حجة الوداع استنصت الناس فقال لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم
رقاب بعض جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا لوگوں کو خاموش کر
پھر فرمایا اے لوگو میرے بعد کافر مت ہو جانا ایک دوسرے کی گردنیں مار کر (یعنے آپس میں لڑکر) **عن** ابن عمر
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ويحكم او ويلكم لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم
رقاب بعض ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے یا خرابی ہے تمہاری میرے
بعد کافر نہ ہو جانا اس طرح کہ تم میں سے کوئی دوسرے مسلمان کی گردن مارے **عن** الصنابح الاحمسي قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اني فرطكم على الحوض واني مكاثر بكم الامم فلا تقتتلن بعدي
صنابح احمسی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر اور میں تمہارے

وجہ سے اپنی امت کی کثرت ظاہر کرونگا اور امتون پر تو میری بعد آپس مین مت لڑنا تاکہ مسلمانون کی تعداد بڑہے اور انکی نسل زیادہ ہو افسوس ہے کہ مسلمانون نے اس بیش بہا نصیحت پر بہت تہوڑے دن عمل کیا اور تیسرے خلیفہ کے اخیر زمانہ ہی سے آپس مین لڑائی کا دروازہ کہولدیا اور آجتک آپس مین لڑے جاتے ہین یہانتک کہ نصاری اور دوسرے کافر مسلمانون پر ہنستے ہین لیکن انکو غیرت نہین آتی اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین شرماتے معلوم نہین قیامت مین انکو کیا جواب دینگے **باب** المسلمون فی ذمۃ اللہ عز وجل مسلمان اللہ تعالی کے ذمہ مین رہینے یعنے اسکی پناہ مین ہین **عن** ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الصبح فھو فی ذمۃ اللہ فلا تخفروا اللہ فی عھدہ فمن قتلہ طلبہ اللہ حتی یکبہ فی النار علی وجھہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑہی وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ذمہ مین ہے اب خدا کا ذمہ مت توڑو (یعنے اسکو مت ستاؤ) پہر جو کوئی ایسے شخص کو قتل کرے (جس نے صبح کی نماز ادا کی ہو) تو قیامت کے دن اللہ تعالی اسکو بلاکر دوزخ مین اوندہا ڈالیگا **عن** سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی الصبح فھو فی ذمۃ اللہ عز وجل سمرہ بن جندب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص صبح کی نماز پڑہے وہ اللہ کے ذمہ مین ہے **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المؤمن اکرم علی اللہ عز وجل من بعض ملئکتہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا درجہ اللہ کے نزدیک بعض فرشتون سے زیادہ ہے **ف** یعنے عوام ملائکہ سے عوام مومنین کا درجہ زیادہ ہے اسکی وجہ ظاہر ہے کہ مومنین باوصف اسکے کہ غضب اور شہوت مین گرفتار ہین لیکن اپنے مالک کے خوف سے گناہ سے باز رہتے ہین اور فرشتے تو گناہون کے مادے ہی سے پاک ہین **باب** العصبیۃ اپنی قوم کے لیے تعصب کرنیکا بیان **ف** یعنے اپنی قبیلہ اور کنبے والون کی عزت قائم رکہنے کے لیے خلاف شرع لڑائی کرنا دوسرے مسلمانون کو مارنا ایذا دینا یہ حرام ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل تحت رایۃ عمیۃ یدعوا الی عصبیتہ او یغضب لعصبیتہ فقتلتہ جاھلیۃ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندہادہند جہنڈے کے تلے ہوکر لڑے اور لوگون کو بلاتا ہو تعصب کی طرف یا غصہ کرے تعصب کے لیے تو اسکا مارا جانا ایسا ہے جیسے جاہلیت کا مارا جانا **ف** جاہلیت کے زمانہ مین ہر ایک قبیلہ دوسرے قبیلے سے نفسانیت اور تعصب سے لڑتا اور فخر اور غرور اور تکبر کی راہ سے اور اپنے قبیلہ کی ناموری اور عزت کے لیے جان دیتا اور جان لیتا پس آپ نے فرمایا کہ اسلام کے زمانہ مین بہی

جو کوئی بلا وجہ شرعی لڑائی کرے اسکا حکم بھی جاہلیت کا سا ہے یعنے اس لڑائی مین کچھ ثواب نہین بلکہ عذاب ہوگا اور
اندھا دھند جھنڈے سے بھی یہی مطلب ہے کہ نہ امام ہو نہ شرع کے موافق نہ شرع کے قواعد کی لحاظ سے جہاد ہو بلکہ یون ہی اپنی قوم
کا فخر قائم رکھنے کے لیے کوئی لڑے اور مارا جاوے تو ایسے لڑنیوالے کو کچھ ثواب نہین **عن** فُسَیْلَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ
اَبِی یَقُولُ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَمِنَ الْعَصَبِیَّةِ اَنْ یُّحِبَّ الرَّجُلُ
قَوْمَهٗ قَالَ لَا وَلٰکِنْ مِنَ الْعَصَبِیَّةِ اَنْ یُّعِیْنَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَی الظُّلْمِ فسیلہ سے روایت ہے مین نے اپنے باپ
سے سنا وہ کہتے تھے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ تعصب مین داخل ہے کہ آدمی اپنی قوم
سے محبت رکھے آپ نے فرمایا نہین لیکن تعصب یہ ہے کہ آدمی اپنی قوم کی مدد کرے ظلم پر **ف** سبحان اللہ دین اسلام
سے بڑھکر اور کوئی دین کیسے عمدہ ہو سکتا ہے ہر آدمی کو اپنی قوم عزیز ہوتی ہے لیکن اسلام مین یہ حکم ہے کہ اپنی قوم کی
مدد بھی وہین تک آدمی کر سکتا ہے جب تک وہ ظالم نہ ہو اور انصاف اور شرع کے موافق کارروائی کرے لیکن جب قوم ظالم
ہو اور بندگان خدا پر ظلم و زیادتی کرے تو ایسی قوم کو سلام کرے اور اس سے الگ ہو جاوے ایمان کا یہی مقتضی ہے اور جو لوگ
عادل اور منصف اور متبع شرع ہون ان مین شریک ہو کر انکو اپنی قوم سمجھے **باب** السَّوَادُ الْاَعْظَمُ بڑی جماعت کے
ساتھ رہنا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِنَّ اُمَّتِیْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَةٍ
فَاِذَا رَاَیْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ انس بن مالک سے روایت ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے میری امت ساری کی ساری گمراہ نہ ہوگی (کچھ لوگ ہمیشہ اس مین ہدایت پر رہین گے) تو جب تم اختلاف دیکھو میری
امت مین تو سواد اعظم یعنے بڑی جماعت کی پیروی کرو **ف** جو امام وقت کے مطیع ہون اور شریعت پر قائم ہون اور
فتنہ اور فساد سے مجتنب ہون یہ بڑی دلیل ہے اہل سنت و جماعت کی کیونکہ ہر زمانہ مین انکی جماعت زیادہ رہی ہے روافض
اور خوارج اور جہمیہ اور منکرین صفات سے اب اہل سنت کا باہمی اختلاف جیسے اہلحدیث اور مقلدین مذاہب اربعہ وغیرہ یہ ضرر
نہین کرتا کیونکہ یہ سب ایک جماعت ہے اور انکا اختلاف مثل عدم اختلاف کے ہے کیونکہ اصول سب کے ایک ہین سیوطی نے کہا
ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ ہمارے امام شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور باقی تمام ائمہ اہلسنت ہدایت پر تھے اور امام ابوالحسن
اشعری امام تھے اہل سنت کے عقائد مین اور حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی سردار تھے صوفیہ کے اور انکا طریق خالی ہے بدعات
سے انتہی مختصرا مترجم کہتا ہے سواد اعظم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ جو فرقہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
اور اگلے ائمہ راشدین کی طریق پر ہو اسکی پیروی کرو اگرچہ اس زمانہ مین تعداد اس فرقہ کی قلیل ہو جاوے تو یہ ضرر نہین
کرتا اسلیے کہ امت محمدی مین قیامت کے دن یہی فرقہ سواد اعظم ہوگا اور بعضون نے کہا سواد اعظم سے وہ فرقہ مراد ہے جو

حق پر ہو اگرچہ انکا عدد کم ہو اور یہی قریب القیاس ہے اسلیے کہ دوسری حدیثون مین اشارہ ہے اخیر زمانہ مین فساد پھیل جانے کا اور متبعین حق کے کم ہونیکا اور بعضون نے یہ مطلب کہا ہے کہ جو فرقہ حق پر ہو اس مین اگر اختلاف واقع ہو کسی مسئلہ مین تو سواد اعظم یعنے بڑی جماعت کی پیروی کرنا چاہیے کیونکہ جب اہل حق مین سے اکثر لوگ اسطرف گئے ہین تو گمان غالب ہوتا ہے کہ حق انہی کیطرف ہوگا بالجملہ یہ حدیث مشکل ہے بعض حالتون مین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مخالفین حق کی جماعت کثیر ہو جاتی ہے حالانکہ اُنکا اتباع کسیطرح جائز نہین مثلاً بنی امیہ کے زمانہ مین اہلبیت نبوی کی محبین کی جماعت قلیل تھی اور مبغضین کی زیادہ تھی حالانکہ حق محبین کیطرف تھا اور یہ اشکال اسیطرح رفع ہوتا ہے کہ کل جماعت مراد لی جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد سے اُس عہد تک جس مین اختلاف واقع ہوا اور دوسری حدیث مین صاف یہ موجود ہے کہ مین تم مین دو چیزین چھوڑے جاتا ہون کتاب و سنت جبتک انکی پیروی کروگے گمراہ نہ ہوگے اور ایک حدیث مین ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جسپر مین ہون اور میرے اصحاب غرض حاصل کلام یہ ہے کہ جو لوگ متبع ہین قرآن اور حدیث اور صحابہ کرام کے ہمیشہ وہی حق پر ہین اور انہی کی پیروی لازم ہے اور وہی سواد اعظم ہین اس امت کے اگرچہ کسی زمانہ مین یا کسی ملک مین انکی تعداد گھٹ جاوے اور مشرکین اور مبتدعین کی تعداد بڑھ جاوے جب بھی وہی لوگ سواد اعظم ہونگے اور مشرکین اور مبتدعین کسی حال مین سواد اعظم نہین ہوسکتے نہ انکی اتباع کا حکم کبھی آپ نے دیا ہے اور یہ مضمون دوسری حدیثون مین غور کرنے سے ثابت ہو جاتا ہے

باب مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ اس امت مین جو فتنے ہونگے انکا بیان

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةً فَاَطَالَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا اَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اِنِّي صَلَّيْتُ صَلٰوةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ سَاَلْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لِاُمَّتِي ثَلٰثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً سَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُهْلِكَهُمْ غَرَقًا فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ معاذ بن جبل سے روایت ہے ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور اُس مین طول کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہمنے کہا یا اور لوگون نے کہا یا رسول اللہ آج آپ نے نماز کو لنبا کیا آپنے فرمایا آج مین نے بہت رغبت اور ڈر کے ساتھ نماز پڑھی مینے اللہ جل جلالہ سے تین باتین چاہین اپنی امت کے لیے تو اللہ تعالی نے دو باتین تو عنایت کین اور تیسری نہین دی مینے اللہ تعالی سے یہ مانگا کہ میری امت پر کوئی غیر دشمن مسلط نہ ہو یعنے ساری امت پر پس یہ خلاف نہ ہوگا اس زمانہ کے جب بہت سے مسلمان نصاری کے محکوم ہوگئے ہین اللہ تعالی نے یہ قبول کرلیا اور مین نے یہ مانگا کہ میری ساری امت ڈوب کر ہلاک نہ ہو یہ بھی قبول کیا اور مینے یہ مانگا کہ میری امت آپس مین نہ لڑے یہ دعا قبول نہین ہوئی **ف** ایسا ہی ہوا کہ امت محمدی مین آجتک آپس کی لڑائیان قائم ہین یہانتک

کہ مسلمان اس زمانہ میں ضرب مثل ہو گئے ہیں بہوٹ اور نا اتفاقی میں عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال زويت لي الارض حتى رأيت مشارقها ومغاربها واعطيت الكنزين الاصفر او الاحمر والابيض يعني الذهب والفضة وقيل لي ان ملكك الى حيث زوي لك واني سألت الله عز وجل ثلثا ان لا يسلط على امتي جوعا فيهلكهم به عامة وان لا يلبسهم شيعا ويذيق بعضهم باس بعض وانه قيل لي اذا قضيت قضاء فلا مرد له واني لن اسلط على امتك جوعا فيهلكهم ولن اجمع عليهم من بين اقطارها حتى يفني بعضهم بعضا ويقتل بعضهم بعضا واذا وضع السيف في امتي فلن يرفع عنهم الى يوم القيامة وان مما اتخوف على امتي ائمة المضلين وستعبد قبائل من امتي الاوثان وستلحق قبائل من امتي بالمشركين وان بين يدي الساعة دجالين كذابين قريبا من ثلثين كلهم يزعم انه نبي ولن تزال طائفة من امتي على الحق منصورين لا يضرهم من خالفهم حتى ياتي امر الله عز وجل قال ابو الحسن لما فرغ ابو عبد الله من هذا الحديث قال ما اهوله ثوبان سے روایت ہے جو مولی غلام آزاد تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے زمین سمیٹی گئی یہاں تک کہ میں نے اس کے پورب اور پچھم دیکھے اور مجھے دونوں خزانے دیے گئے زرد یا سرخ اور سفید (یعنے روپیوں اور اشرفیوں دونوں کا خزانہ مراد روم اور ایران کا خزانہ ہے روم کا سکہ اکثر سونے کا تھا اور ایران کا چاندی کا) اور مجھ سے کہا گیا کہ تمہاری امت کی سلطنت وہیں تک ہوگی جہاں تک زمین تمہارے لیے سمیٹی گئی اور میں نے اللہ جل جلالہ سے تین بار چاہا یہ کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے یعنی ساری امت کو یا اکثر امت کو اور انکو ٹکڑے ٹکڑے (یعنے الگ الگ گروہ) نہ کرے اور انکی آپس میں لڑائی نہ کرا دے تو مجھ سے کہا گیا کہ میں جب کوئی قضا (حکم) کرتا ہوں تو وہ رد نہیں ہو سکتا بیشک میں تیری امت کو بھوک سے ہلاک نہ کرونگا اور میں انکے اوپر ساری مخالفین کے تمام کناروں سے جمع نہ کرونگا یہاں تک کہ وہ خود آپس میں لڑنا شروع کرینگے اور ایک دوسرے کو قتل کرینگے اور جب میری امت میں آپس میں تلوار چلیگی تو پھر قیامت تک وہ تلوار ان میں سے نہ اٹھیگی (یعنے کبھی متفق نہ ہونگے مگر قیامت کے قریب یعنے امام مہدی علیہ السلام کے وقت) اور میں سب سے زیادہ جو ڈرتا ہوں اپنی امت پر وہ گمراہ حاکموں کے سبب سے (یعنے فاسق اور فاجر بادشاہوں سے کیونکہ ان کے سبب سے رعایا بھی گمراہ ہوگی) اور قریب ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں (اور تھانوں اور شدوں اور جھنڈوں اور مزاروں اور قبروں اور چلوں) کو پوجیں گے (کیونکہ اللہ کے سوا جو چیز پوجی جاوے اسکو وثن یعنے بت کہتے ہیں) اور قیامت کے سامنے (یعنے قریب) جھوٹے لوگ نکلیں گے دجال تیس کے قریب انمیں سے ہر ایک شخص یہ دعوی کریگا

کہ مین اللہ کا نبی ہون اور ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ حق پر قائم رہیگا اور انکی مدد ہوتی رہیگی اور جو کوئی ان کا
مخالف ہوگا وہ انکو نقصان نہ پہونچا سکیگا یہانتک کہ اللہ جل جلالہ کا حکم آوے **ف** یعنی قیامت قائم ہو۔ اس حدیث
مین کھلا معجزہ ہے آپ کا اور آپنے فرمایا مجھکو زمین کے پورب اور پچھم دکھلائی گئی اور ایسا ہی ہوا کہ اسلام پورب
یعنی ترکستان اور تاتار کی ولایت سے لیکر پچھم یعنے اندلس اور بربر تک پہونچا لیکن شمال اور جنوب مین اسلام ایسا رائج
نہین ہوا چنانچہ شمال مین بہت ولایات نصاری کی ہین اور جنوب مین مشرکین اور بودہ والون کی اور آپنے فرمایا کہ
مجھے روم اور ایران کا خزانہ ملا ایسا ہی ہوا کہ روم اور ایران دونو مسلمانون نے فتح کیے اور آپنے فرمایا کہ میری امت آپس
مین لڑیگی اور پھر یہ آپس کی لڑائی قیامت تک موقوف نہ ہوگی ایسا ہی ہوا کہ حضرت عثمان کی اخیر خلافت مین مسلمانون
مین آپس مین پھوٹ ہوئی آجتک پھوٹ باقی ہے اور آپنے فرمایا کہ میری امت سب کی سب مخالفین کے حملہ سے ہلاک
نہ ہوگی ایسا ہی ہوا کسی زمانہ مین بھی سارے مسلمان مخالفین سے مغلوب نہین ہوئے اور اب تک بلاد روم اور ایران
اور افغانستان اور نواحی عرب اور مصر اور سودان مین مسلمانی خود مختار حکومتین باقی ہین گو ہندوستان کے مسلمان
نصاری کی رعیت ہوگئے ہین اور آپنے فرمایا کہ میری امت کی بعض قبائل بت پرستی کرنے لگینگے ایسا ہی ہوا بہت
سے مسلمان صرف نام کے مسلمان ہین اور شرک مین گرفتار ہین اولیاء اللہ کے مزار اور جھنڈی اور علم اور شدہ اور چلہ کو پوجتے
ہین اور بزرگون کی قبرون پر جانور کاٹتے ہین اور انکو سجدہ کرتے ہین اور آپنے فرمایا کہ قیامت کے قریب تیس جھوٹے
دجال پیدا ہونگے جو نبوت کا دعوی کرینگے تو اس امت مین کئی شخص نبوت کا جھوٹا دعوی کر چکے ہین اور ہمارے
زمانہ مین سید احمد خان نامی ایک شخص نکلا جس نے اپنا درجہ نبی کے برابر قرار دیا اور نبی اور غیر نبی مین کچھ فرق
نہین رکھا گویا نبوت کا دعوی کیا اور دوسرا شخص **غلام احمد قادیان** مین نکلا اس نے تو معاذ اللہ عیسی ہونے
کا دعوی کیا اور وہ کہتا ہے کہ میرے اوپر وحی آتی ہے عربی اور فارسی اور اردو زبان مین یہ بھی دجال ہے انہی تیس
دجالون مین سے جو قیامت کے قریب ظاہر ہونگے اللہ ان کے شر سے سب مسلمانون کو پناہ مین رکھے اور آپنے فرمایا کہ
ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق پر قائم رہیگا کوئی انکو نقصان نہ پہونچا سکیگا وہ اہل حدیث اور اصحاب توحید ہین
اُن کا طائفہ برابر قائم ہے اور ہر زمانہ مین مشرکین ضالین اور مبتدعین مقلدین اور جاہلین متعصبین ان کے دشمن
رہے اون کی کفر اور لامذہبی کے فتوی دیتے رہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست شفقت اس طائفہ پر ہے ان کا
کوئی بگاڑ نہین کر سکتا اور وہ اللہ کی حمایت مین ہین ہر زمانہ مین انکی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے یہانتک کہ اخیر طائفہ
انکا امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ ہوگا اور متعصبین مقلدین تو حضرت شیخ ابن عربی کے قول کے موافق امام مہدی

کے امداد اور مخالفین مین سے ہونگے لیکن آپ کی تلوار سے بہت قتل کیے جاوینگے اور بہت خاموش ہو رہینگے غرض اس حدیث مین جتنی پیشین گوئیان آپنے فرمائین وہ سب پوری ہوئین اور یہ کھلی دلیل ہے آپکے نبوت کی سوا نبی کے اور کوئی ایسی صاف پیشین گوئی نہین کر سکتا **عن** زينب بنت جحش انها قالت استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محمر وجهه وهو يقول لا اله الا الله ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج وعقد بيده عشرة قالت زينب قلت يا رسول الله انهلك وفينا الصالحون قال اذا كثر الخبث زینب بنت جحش سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور آپ کا مبارک چہرہ سرخ تھا آپ فرماتے تھے لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اس وقت سے جو قریب آلگی ہے آج یاجوج ماجوج کی سد مین سے اسقدر کھل گیا اور آپنے انگلیون سے دس کا ہندسہ بنایا حضرت زینب نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہونگے اور ہم مین نیک لوگ قائم ہونگے آپنے فرمایا ہان جب برائی زیادہ ہو **ف** تو نیک لوگون کے ہوتے ہوئے بھی عذاب آویگا یاجوج اور ماجوج دو قومین ہین جو قیامت کے قریب نکلینگی اور انکا بیان خدا چاہے تو آگے آویگا **عن** ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتن يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا الا من احياه الله بالعلم ابو امامہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہونگے ایسے جن مین صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا مگر جسکو اللہ زندہ کرے علم سے **ف** علم سے مراد یہان یقین کامل ہے یعنے جس کو کشف سے شہود کا مرتبہ حاصل ہو اور عین الیقین کی حالت مین ہو ایسے شخص کا ایمان کبھی متزلزل نہین ہو سکتا باقی جن لوگون کو استدلال یا تقلید سے یقین حاصل ہوا ہے وہ تھوڑی سی دیر مین ڈگ سکتے ہین اور اس زمانہ مین یہی حال ہے کہ دین کے دشمن اور سوسیز اور نیچر اخوان الشیاطین ایسے پھیلے ہین کہ بہت سے مومنین راسخ الاعتقاد انکی صحبت مین جانے سے فاسد الایمان ہو جاتے ہین اور ان کی یقین مین فتور آجاتا ہے اب ان مین سے بعض تو علانیہ بے ایمان بنکر شتر بے مہار کیطرح حکام شرعیہ سے آزاد ہو جاتے ہین اور بعض اپنے عزیز و اقارب اور احباب اور قوم والون کے ڈر سے نماز روزہ کرتے ہین لیکن دل مین یقین نہین ہوتا اسواسطے ان عبادات کے جو نتائج ہین مثلاً قلب کا منور ہونا ایمان کا اثر انکے اعمال مین ظاہر ہونا وہ ان مین نہین ہوتے اور اندرونون کا حال ایکسان ہے کوئی ان مین سے مومن نہین ہے بلکہ دو قسم کے لوگ کفر کے ساتھ نفاق سے بھی موصوف ہین اللہ بچاوے ہر مسلمان کو ان شیاطین کی صحبت سے **عن** حذيفة قال كنا جلوسا عند عمر فقال ايكم يحفظ حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفتنة قال حذيفة فقلت انا قال انك لجريء قال كيف قال سمعته يقول فتنة الرجل في اهله وولده وجاره تكفرها الصلوة

وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ اَجْدَرُ اَنْ لَا يُغْلَقَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ اِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَهُ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حضرت عمر کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں اونہوں نے کہا تم میں سے کس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے فتنہ کے باب میں حذیفہ نے کہا مجھکو حضرت عمر نے فرمایا تم بڑے بہادر ہو (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے لوگ ایسی باتیں پوچھتے ہوئے ڈرتے تھے اور تم پوچھ لیتے تھے اور یاد رکھنے میں بھی بہادر ہو کہ دوسرے لوگ بھول گئے اور تم کو یاد ہے) اچھا کیسی ہے وہ حدیث بیان کرو اونہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی کو فتنہ ہوتا ہے اسکی گھر والوں (جورو) کا اور اولاد کا اور ہمسایہ (دوست آشنا) کا (کبھی ان میں مصروف ہو کر خدا سے غافل ہو جاتا ہے) لیکن اُسکا کفارہ ہے نماز اور روزہ اور صدقہ اور امر بالمعروف (اچھی بات کا حکم کرنا) اور نہی عن المنکر (بری بات سے منع کرنا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میری مراد اس فتنہ سے نہیں ہے بلکہ وہ فتنہ بیان کرو جو سمندر کی موج کیطرح اومنڈ آویگا حذیفہ نے کہا اس فتنہ سے تم کو کیا مطلب تمہارے اور اسکے بیچ میں تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جاویگا (کہ پھر کبھی بند نہ ہو سکے) یا کھل جاویگا اونہوں نے کہا نہیں ٹوٹ جاویگا حضرت عمر نے کہا تو پھر تو کبھی بند ہونے کے لائق نہیں رہیگا شقیق نے کہا (جو راوی ہے ہمحدیث کا حذیفہ سے) ہمنے حذیفہ سے کہا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے اُس دروازہ کو اونہوں نے کہا وہ تو ایسا جانتے تھے جیسے یہ جانتے تھے کہ کل کے دن کے بعد پھر رات آویگی ہمنے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو دھوکا اور مغالطہ نہ تھی پھر ہم ڈرے حذیفہ سے یہ پوچھتے ہوئے کہ وہ دروازہ کون شخص تھا جسکے سبب سے فتنے بند تھے) ہم نے مسروق (ایک بڑے تابعی ہیں) سے کہا تم اُن سے پوچھو انہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا وہ دروازہ خود حضرت عمر تھے۔

ف انہی کی ذات روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی جب سے حضرت عمر شہید ہوئے مسلمانوں پر آفت آگئی حضرت عثمان کے عہد سے دلوں میں کدورت شروع ہوئی آخر آپس میں جنگ چھڑ گئے جو آج تک قائم ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهِ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْهِ اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا

فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطبنا فقال انه لم يكن نبي قبلي الا كان حقا عليه ان يدل امته على ما يعلمه خيرا لهم وينذرهم ما يعلمه شرا لهم وان امتكم هذه جعلت عافيتها في اولها وان اخرهم يصيبهم بلاء وامور تنكرونها ثم تجيء فتن يرقق بعضها بعضا فيقول المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف ثم تجيء فتنة فيقول المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف فمن سره ان يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتدركه موتته وهو يؤمن بالله واليوم الاخر وليأت الى الناس الذي يحب ان يأتوا اليه ومن بايع اماما فاعطاه صفقة يمينه وثمرة قلبه فليطعه ما استطاع فان جاء اخر ينازعه فاضربوا عنق الاخر قال فادخلت راسي من بين الناس فقلت انشدك الله انت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاشار بيده الى اذنيه فقال سمعته اذناي ووعاه قلبي عبدالرحمن بن عبدرب کعبہ سے روایت ہے

میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ پاس گیا وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ انکے پاس جمع تھے میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں اتنے میں آپ ایک مقام میں اترے تو ہم میں سے کوئی اپنا خیمہ لگا رہا تھا کوئی تیر مار رہا تھا کوئی اپنے جانوروں کو چرانے لگیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن نے آواز دی نماز کے لیے جمع ہو جاؤ ہم سب جمع ہو گئے آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ بیان کیا تو فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گذرا اگر نبیر یہ ضرور تھا کہ اپنی امت کو وہ باتیں بتلا دیوے جو انکے لیے بہتر جانتا ہو اور ان باتوں سے ڈرا دیوے جو انکے لیے بری سمجھتا ہو اور تمہاری یہ امت اسکی سلامتی شروع حصہ میں ہے اور اسکے اخیر حصے پر بلا آویگی اور ایسے کام ہوں گے جنکو تم برا جانتے ہو پھر فتنے آویں گے ایسے کہ ایک کے سامنے دوسرا ہلکا معلوم ہوگا (یعنی ایک سے ایک سخت فساد پیدا ہونگے) مومن کہیگا بس اس فتنے میں میری تباہی ہے پھر وہ فتنہ موقوف ہو جاویگا اور دوسرا آویگا مومن کہیگا اس میں میری تباہی ہے پھر وہ بھی اٹھ جاویگا تو جس شخص کو یہ اچھا لگے کہ دوزخ سے دور رہے اور جنت میں جاوے تو وہ اسکی کوشش کرے کہ مرتے وقت اسکو یقین ہو اللہ تعالے پر اور قیامت پر اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جسکو وہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اسکے ساتھ کریں اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اسکو اپنی قسم کا ہاتھ دیدے اور دل کا عہد تو اب اسکی اطاعت کرے جہاں تک ہو سکے اب اگر دوسرا امام آوے اس سے جھگڑنے کو اور اپنے سے بیعت کرنیکو کہے) تو دوسرے کی گردن مارو جو بعد آیا کیونکہ جب پہلے سے بیعت کر چکے تو اس کی امامت صحیح ہو گئی اب اسکے ہوتے ہوئے دوسرا امام نہیں ہو سکتا عبدالرحمان نے کہا میں نے یہ سنکر اپنا سر لوگوں میں سے نکالا اور میں نے (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے) کہا میں تمکو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا تم نے یہ سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے

اشارہ کیا اپنے کانوں کیطرف اور کہا میرے دونو کانوں نے ہمکو سنا اور میرے دل نے یاد رکھا **ف** بعض بے وقوف دشمن اہل بیت جن پر خدا لعنت کرے اس حدیث سے یہ دلیل لیتے ہیں کہ یزید بن معاویہ علیہ ما یستحقہ کی امامت صحیح تھی کیونکہ لوگ اس سے بیعت کر چکے تھے اب امام حسین علیہ السلام کا ارادہ امامت کے لیے درست نہ تھا نہ انکا انکار کرنا یزید کی بیعت سے اور اسوجہ سے معاذ اللہ امام حسین علیہ السلام کو شہید نہیں کہہ سکتے اور انکا مارنا اور قتل کرنا جائز تھا اور اسکا جواب یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام اور اہل مدینہ اور اہل عراق نے یزید سے بیعت نہیں کی تھی پس انکو یزید کے حکم کی اطاعت واجب نہ تھی اور اسکے سوا یزید فاسق اور فاجر تھا اور احکام شرعیہ کے برخلاف کرتا تھا پس وہ بحکم شرع قابل عزل ہو چکا تھا اور اسکا عزل امت محمدی پر واجب تھا علی صاحبہ الصلوۃ والسلام اور ایک بات اور ہے وہ یہ کہ جناب امام حسن علیہ السلام نے یزید کے باپ معاویہ کو اپنی طرف سے بطور نائب کے مقرر کیا تھا وہ بھی اس شرط سے کہ اللہ کی کتاب اور اسکے رسول کی سنت اور ابوبکر اور عمر کی سیرت پر چلیں اور انکے بعد خلافت اپنے مستحق کیطرف رجوع کرے گی یعنے جناب امام حسن یا جناب امام حسین علیہما السلام کیطرف اور معاویہ نے ان میں سے ایک شرط بھی پوری نہ کی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر تو کیا چلے کہ نائب اور جانشین رسالت یعنی جناب امام حسن علیہ السلام کو زہر دینے پر خوش اور مسرور ہوئے اور یزید ملعون کی اس فتنہ انگیزی اور شرارت پر آفرین کی اور جب خبر شہادت جناب آقائی امام حسن علیہ السلام کی پہنچی تو یہ کہنے لگے جمرۃ اطفاہا اللہ یعنے آپ کی وفات ایک چنگاری تھی جسکو اللہ نے بجھا دیا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سیرت پر یوں چلے کہ باوجودیکہ یزید فاسق اور فاجر تھا اور کسیطرح سے مستحق خلافت نہ تھا آپنے اپنی زندگی میں اس سے بیعت کرادی وہ بھی بزور و جبر اور یہ فرمایا کہ یہ سنت ہے ابوبکر اور عمر کی اسپر عبدالرحمان بن ابی بکر نے کہا نہیں بلکہ سنت ہے کسری اور قیصر کی اور یہ ظاہر ہے کیونکہ باپ کے بعد نالائق اور بدکار بیٹے کا حاکم ہونا ایران اور روم کی سلطنت کا طریقہ ہے خلافت کو اس سے کیا واسطہ عمر کا تو یہ طریق تھا کہ جب وفات ہونے لگی تو خلافت کو چھ اکابر صحابہ کی رائے پر چھوڑا اور یہ تصریح کر دی کہ میرے بیٹے عبداللہ کو اس میں کوئی حق نہیں ہے حالانکہ عبداللہ بڑے متقی پرہیزگار اور افاضل صحابہ اور دانشمندان وقت اور صلحای زمانہ میں سے تھے اور ہر طرح خلافت کے لائق تھے پس معاویہ یزید کے باپ خود شروط نیابت کے خلاف کرنیکی وجہ سے معزول ہو چکے تھے اب ان کا یزید اپنے بیٹے کو وہ بھی بالجبر خلیفہ بنا دینا کیونکر صحیح ہوگا بلکہ ہم کہتے ہیں کہ جب معاویہ نے شروط مقررہ کا جن پر انکو نیابت ملی تھی خلاف کیا تو وہ معزول ہوئے اور خلافت بدستور سابق جناب امام حسن علیہ السلام کیطرف لوٹ آئی اور انکے بعد جناب امام حسین سید الشہداء علیہ الوف السلام خلیفہ اور امام ہوئے علاوہ اسکے بیعت میں یہ ضرور ہے کہ جو لوگ افضل اور اشرف ہوں

عمائد اور رؤسا اور بوڑہے اور بزرگ ہون وہ بیعت کرین یعنے اہل حل وعقد اور یزید سے ایسے کسی شخص نے بیعت نہین کی تہی صرف چند اوباش نوجوان کم عقلون نے وہ بہی جان کے ڈر سے وہ بہی صرف شام کے بدمعاشون نے بیعت کرلی تہی ایسی بیعت سے کیا ہوتا ہے اور حدیث کا یہی مطلب ہے کہ اہل حل وعقد یعنے مسلمانون کے تمام رؤسا اور عمائد ہر ملک کے اس شخص کو قبول کرین اسکے بعد اسکے ہوتے ہوئے دوسرا امام نہین ہوسکتا یہ صحیح ہے اور اگر مطلق بیعت مراد ہو تو بڑی خرابی لازم آویگی اور مسلمان بالکل تباہ ہوجاوینگے کیونکہ ہر ایک بدمعاش امام اور خلیفہ وقت کی مرتے ہی اپنے گہر مین چند بدمعاشون سے بیعت کرالیگا اور بموجب حدیث یہ دعوی کریگا کہ پہلے بیعت مجھہ سے ہوچکی ہے اب دوسرے کسی امام کا مقرر ہونا جائز نہین اور لوگ ایک آفت مین پڑینگے کہ جو خلافت کے لائق ہوگا وہ تو امام نہ ہوسکیگا اور یہ شرابی لچا بدمعاش اپنے مزے سے حکومت کریگا اگر کوئی نالائق حدیث کا یہ مطلب سمجہے تو اسکے فہم پر آفرین ہے اب شہید کسے کہتے ہین جو ظلم سے مارا جاوے اور جناب امام حسین جس ظلم سے مارے گئے اسکی نظیر دنیا مین نہین ملتی کہ تمام بال بچے دوست آشنا عزیز و اقربا یہانتک کہ شیرخوار بچے بہی مارے گئے خود بہی مارے گئے لاشین روندی گئین زنانہ کی ہتک حرمت ہوئی سر مبارک کہین جسد کہین اب شہادت اور کس چیز کا نام اور کونسی شہادت بڑہکر اس سے وہم وگمان مین بہی آسکتی ہے بلکہ آپ بلا اشتباہ سید الشہدا ہین اللہ تبارک وتعالی ہمکو آپ کی غلامی اور کفش برداری مین رکہے اور جو مردود آپ کو شہید نہین جانتے انکو ہم قیامت مین جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جواب دین گے اور اللہ جانیگا تو ان کا حشر یزید پلید اور اسکے اعوان وانصار کے ساتہہ ہوگا وما علینا الا البلاغ

باب التثبت فی الفتنۃ فتنے کیوقت حق پر جمے رہنا عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف بکم وبزمان یوشک ان یاتی یغربل الناس فیہ غربلۃ وتبقی حثالۃ من الناس قد مرجت عہودہم واماناتہم فاختلفوا وکانوا ھکذا وشبک بین اصابعہ قالوا کیف بنا یا رسول اللہ اذا کان ذلک قال تاخذون بما تعرفون وتدعون ما تنکرون وتقبلون علی خاصتکم وتذرون امر عوامکم عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا اس زمانہ مین جب لوگ چہانے جاوینگے (جیسے آٹا چہانا جاتا ہے تو چہلنی مین بہوسے کے سوا کچہ نہین رہتا ایسی دنیا چہلنی کیطرح ہوگی اور اچہے لوگ گذرجاوینگے) اور بہوسی کیطرح (خراب) لوگ رہجاوینگے انکے عہد اور امانات ملجل جاوینگے اور بگڑجاوینگے اور اچہے اور برے مختلف ہوکر ایسے ہوجاوینگے اور آپنے انگلیون کو انگلیون مین ڈالا یعنے ایماندار اور بے ایمان کی تمیز نہ رہیگی اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اسوقت ہم کیا کرین آپنے فرمایا جو بات

کو اچھا سمجھتے ہو وہ کرو اور جس کو برا سمجھتے ہو اسکو چھوڑ دو اور خاص اپنی فکر کرو عوام کا خیال چھوڑ دو **فائدہ**
جب عوام سے ضرر اور نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ترک کی اجازت ہے **عن**
أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ وَمَوْتًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى يُقَوَّمَ الْبَيْتُ
بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ مَا خَارَ لِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ وَجُوعًا
يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تَأْتِيَ مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى فِرَاشِكَ وَلَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ
إِلَى مَسْجِدِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ
أَنْتَ وَقَتْلًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تُغْرَقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ الْحَقْ بِمَنْ أَنْتَ
مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا آخُذُ سَيْفِي فَأَضْرِبَ بِهِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا وَلَكِنِ
ادْخُلْ بَيْتَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ دُخِلَ بَيْتِي قَالَ إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ طَرَفَ
رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ فَيَبُوءَ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ فَيَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ابوذر غفاری سے روایت ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر تیرا کیا حال ہوگا جب لوگوں پر موت آویگی (شاید طاعون عمواس مراد ہے جو حضرت
عمر کی خلافت میں ہوا) یہانتک کہ ایک قبر کی قیمت ایک بردہ ہوگی میں نے عرض کیا جو اللہ اور اسکا
رسول میرے لیے پسند کرے یا یوں کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا صبر کیجیو پھر آپ نے فرمایا تیرا کیا حال
ہوگا جب لوگوں پر قحط پڑیگا اور بھوک کا غلبہ ہوگا یہانتک کہ تو اس مسجد میں آ سکیگا پھر تو اپنے بچھونے تک
لوٹنے کی طاقت نہ رکھیگا اور اپنے بچھونے سے مسجد تک آنیکی میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے یا یوں
کہا جو اللہ اور اسکا رسول پسند کرے آپ نے فرمایا تو لازم کر لیجیو اپنے اوپر حرام سے بچنے کو اگر بھوکا ہوا پھر آپ نے
فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب لوگ قتل ہونگے و مدینہ منورہ کی یہانتک کہ حجارۃ الزیت (ایک پتھریلا مقام ہے
مدینہ طیبہ میں) خون سے غرق ہو جاویگا مینے کہا جو اللہ اور اسکا رسول پسند فرماوے آپ نے فرمایا تو جن لوگوں میں ہے
ان سے ملا رہ (یعنے اہل مدینہ اور خدا اور رسول کے ساتھ رہ) ابوذر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی تلوار لیکر
ان لوگوں کو نہ ماروں جو ایسا کریں (یعنے اہل مدینہ کو قتل کریں) آپ نے فرمایا ایسا کرے تو تو بھی فسادیوں
میں شریک ہو گیا بلکہ اپنے گھر میں بیٹھا رہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ میرے گھر میں گھس آویں تو میں کیا
کروں آپ نے فرمایا اگر تجھ کو تلوار کی چمک کا ڈر ہو تو اپنی چادر کا کونا اپنے منہ پر ڈال (اور قتل ہو جا) وہ قتل
کرنیوالا اپنا اور تیرا دونوں کا گناہ سمیٹ لیگا اور دوزخی ہوگا **ف** اس حدیث میں یزید بن معاویہ ہی کی تعریف

ہے اس مردود نے جناب امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنیکے بعد اہل مدینہ پر لشکر کشی کی اور جس قدر بوڑھے بڑے صحابہ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے زندہ تھے انکو قتل کرایا یہان تک کہ حرہ یعنے حجارۃ الزیت بالکل غرق خون ہو گیا اور سیہی چین نہ لیا ازواج مطہرات کی توہین کرائی بی بی ام سلمہ کا گھر لوٹ لیا حرم محترم اور مسجد نبوی مین گھوڑے بند ہوائے نماز موقوف کرادی گھوڑون کی پچھاڑی آپ کی قبر شریف کی طرف رکھی کہ وے اسیطرف لید اور پیشاب کرتے تھے اسیوقت کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کیا کہ ایسے سخت وقت مین صبر کیجیو اور قتل ہوجائیو اللہ تعالیٰ ان مردود قاتلین کو جہنمی کرے گا اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ یزید اور اسکے ہمراہی اور اعوان انصار سب جہنمی ہین عن اَبِی مُوسٰی حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ لَھَرْجًا قَالَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَا الْھَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِیْنَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنَّا نَقْتُلُ الْاٰنَ فِی الْعَامِ الْوَاحِدِ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِکِیْنَ وَلٰکِنْ یَقْتُلُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا حَتّٰی یَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَہٗ وَابْنَ عَمِّہٖ وَذَا قَرَابَتِہٖ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَمَعَنَا عُقُولُنَا ذٰلِکَ الْیَوْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزَعُ عُقُولُ اَکْثَرِ ذٰلِکَ الزَّمَانِ وَیَخْلُفُ لَہٗ ھَبَاءٌ مِّنَ النَّاسِ لَا عُقُولَ لَھُمْ ثُمَّ قَالَ الْاَشْعَرِیُّ وَایْمُ اللّٰہِ اِنِّی لَاَظُنُّھَا مُدْرِکَتِی وَاِیَّاکُمْ وَایْمُ اللّٰہِ مَا لِی وَلَکُمْ مِنْھَا مَخْرَجٌ اِنْ اَدْرَکَتْنَا فِیْمَا عَھِدَ اِلَیْنَا نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْھَا کَمَا دَخَلْنَا فِیْھَا ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے بیان کیا کہ قیامت کے سامنے خون ریزی ہوگی یعنے ہرج ہمنے عرض کیا ہرج کیا ہے یارسول اللہ آپنے فرمایا قتل بعضے مسلمانون نے عرض کیا یارسول اللہ ہم تو اب بھی ایک سال مین اتنے مشرکون کو مارتے ہین آپنے فرمایا یہ مشرکون کا قتل نہ ہوگا بلکہ تم آپس مین ایکدوسرے کو قتل کروگے یہانتک کہ آدمی اپنے پڑوسی اور چچا کے بیٹے کو مار یگا اور اپنے رشتہ دار کو بعض لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ اسوقت ہم مین عقل بھی ہوگی یا نہین آپنے فرمایا نہین اس زمانہ کے اکثر لوگون کی عقلین سلب ہوجاوینگی رجاتی رہین گی) اور وہ لوگ باقی رہجاوین گے جو ذلیل اور خوار ہین ذرون کیطرح جو شعاع مین سورج کے اڑتے ہین انمین عقلین نہ ہونگی راور ہوا اور ہوس اور حرص کے بندے ہونگے دنیا کیلیے اپنے عزیزون اور دوستون کو مارینگے) پھر ابوموسی اشعری نے کہا قسم خدا کی مین سمجھتا ہون کہ شاید یہ زمانہ مجھکو اور تمکو پاوے اور قسم خدا کی اگر یہ زمانہ مجھ کو اور تم کو پاویگا تو نہ مین نہ تم اس مین سے نکل سکوگے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے عہد کیا ہے کہ اس مین سے نکل سکینگے جیسے اس مین جاوین گے عن عُدَیْسَۃَ بِنْتِ اُھْبَانَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ ھٰھُنَا الْبَصْرَۃَ دَخَلَ

عَلَیَّ اَبِیْ فَقَالَ یَا اَبَا مُسْلِمٍ اَلَا تُعِیْنُنِیْ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ قَالَ بَلٰی قَالَ فَدَعَا جَارِیَةً لَهٗ فَقَالَ یَا جَارِیَةُ اَخْرِجِیْ سَیْفِیْ قَالَ فَاَخْرَجَتْهُ فَسَلَّ مِنْهُ قَدْرَ شِبْرٍ فَاِذَا هُوَ خَشَبٌ فَقَالَ اِنَّ خَلِیْلِیْ وَابْنَ عَمِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیَّ اِذَا کَانَتِ الْفِتْنَةُ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاتَّخِذْ سَیْفًا مِنْ خَشَبٍ فَاِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْكَ وَلَا فِیْ سَیْفِكَ عدیسہ بنت اہبان سے روایت ہے جب جناب امیر المومنین حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ یہان بصرہ مین آئے تو میرے باپ پاس گئے اور کہا اے ابو مسلم تو میری مدد نہین کرتا ان لوگون پر (یعنے اہل شام پر) ابو مسلم نے کہا کیون نہین پھر اونہون نے اپنے ایک چھوکری کو بلایا اور اس سے کہا میری تلوار نکال لا وہ لائی ابو مسلم نے ایک بالشت برابر اسکو باہر نکالا (نیام سے) دیکھا تو وہ لکڑی کی ہے پھر ابو مسلم نے کہا تمہارے جانی دوست اور تمہارے چچا کے بیٹے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسا ہی حکم دیا ہے جب مسلمانون مین فتنہ ہووے تو ایک تلوار لکڑی کی بنالے اب اگر تمہاری خوشی ہے تو مین اسی تلوار کو لیکر تمہارے ساتھ نکلتا ہون جناب امیر نے فرمایا کچھ حاجت نہین مجھ کو تیری اور نہ تیری تلوار کی ف اور انکو لڑائی سے معاف کر دیا یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تلوار لکڑی سے بنالے اسصورت مین ہے جب مسلمانون مین فتنہ ہو اور جانب حق معلوم نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ خاموش رہے کسی فرقہ کا شریک ہو اگر کوئی اسے مارڈالے تو صبر کرے اور اسحالت مین نہین ہے جب ایک امام برحق موجود ہو جیسے جناب امیر علی مرتضے تھے انکے ساتھ ہو کر تو باغیون سے اور ظالمون سے لڑنا جائز بلکہ ثواب ہے اور اگر جائز نہوتا تو جناب امیر کبھی باغیون سے لڑائی نکرتے اور یہ مسئلہ خود قرآن مین مصرح ہے وان طائفتان من المومنین اقتتلوا اخیر تک اس مین حکم ہے طائفہ باغیہ سے قتال کرنیکا یہانتک کہ وہ بغاوت سے باز آوے لیکن اسپر بھی بعض صحابہ نہایت محتاط تھے اونہون نے مسلمانون کا قتل گوارا نہ کیا اگرچہ سب وہ یہ جانتے تھے کہ حق جناب حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ ہے اور معاویہ اور ان کے ہمراہی سب خاطی اور باغی ہین جو امام حق کی عدول حکمی کرتے ہین اور اسکی دلیل یہ ہے کہ ابو مسلم جناب امیر کے ساتھ نکلنے کو اور آپکی مدد کرنے کو مستعد ہوئے اور یہی حال ابو ہریرہ اور ابن عمر اور جابر اور ابوذر اور بہت صحابہ کا ہوا کہ انھون نے لڑائی سے معافی چاہی اور جناب امیر نے انکو معاف رکھا عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْهَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا الْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَکَسِّرُوْا قِسِیَّکُمْ وَقَطِّعُوْا اَوْتَارَکُمْ وَاضْرِبُوْا بِسُیُوْفِکُمُ الْحِجَارَةَ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْکُمْ فَلْیَکُنْ کَخَیْرِ ابْنَیْ اٰدَمَ ابو موسی اشعری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب ایسے فتنے ہونگے جیسے اندھیری

رات کے حصے صبحکو آدمی ان مین مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبحکو کافر ہوگا ان فتنون مین جو بیٹھا ہو وہ بہتر ہے اس سے جو کھڑا ہو اور جو کھڑا ہو وہ بہتر ہے اس سے جو چل رہا ہو اور جو چل رہا ہو وہ بہتر ہے اس سے جو دوڑ رہا ہو اور ان فتنون مین اپنی کمانین توڑ ڈالو اور کمانون کے چلے کاٹ ڈالو اور اپنی تلوارین پتھر پر مار کر کند کر دو یا توڑ دو اگر تم مین سے کسی کے پاس کوئی گھس آوے اسکے مارنیکو تو وہ ویسا ہی کرے جیسے آدم علیہ السلام کے دو بیٹون (ہابیل اور قابیل) مین جو بہتر تھا اُس نے کیا ف ہابیل نے اپنے بھائی قابیل کو نہین مارا اسلئے یون کہا تو مجھے اگر ماریگا تب بھی مین تجھے نہین مارونگا مراد اس سے مسلمانون کی آپس مین جو فتنے ہوے وہ مین اور مطلب آپ کا یہ ہے کہ ان فتنون مین لڑنا اور مسلمان کو مارنا گویا فتنے کی تایید کرنا ہے بس گھر مین خاموشی سے بیٹھے رہنا بہتر ہے اور جس قدر کوئی زیادہ حرکت کریگا اتنا ہی برا ہے اور بعض صحابہ جیسے ابن عمر اور عمران بن حصین وغیرہما کا قول اسی حدیث کے موافق یہ ہے کہ فتنہ مین مسلمان پر ہاتھ اٹھانا جائز نہین اگر وہ مارنے آوے تو صبر کرے اور مار کھالے اسکا دفع کرنا بھی جائز نہین اور جمہور صحابہ اور تابعین یہ کہتے ہین کہ حق کی تایید اور مدد کرنا بہتر ہے اور خاطیون اور باغیون کا مارنا ثواب ہے اور عمار بن یاسر نے معاویہ کے لشکر سے کہا کہ ہم تم سے لڑتے ہین اسی کتاب کے موافق **عن** اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَۃَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ وَفُرْقَۃٌ وَاخْتِلَافٌ فَاِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَاْتِ بِسَیْفِکَ اُحُدًا فَاضْرِبْ بِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ ثُمَّ اجْلِسْ فِیْ بَیْتِکَ حَتّٰی تَاْتِیَکَ یَدٌ خَاطِئَۃٌ اَوْ مَنِیَّۃٌ قَاضِیَۃٌ فَقَدْ وَقَعَتْ وَفَعَلْتُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابوبردہ سے روایت ہے مین محمد بن مسلمہ پاس گیا انہون نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب مین ایک فتنہ ہوگا اور پھوٹ ہوگی اور اختلاف ہوگا (مسلمانون مین) جب یہ زمانہ آوے تو تو اپنی تلوار لیکر احد پہاڑ پر جا اور اُسپر مار یہانتک کہ وہ ٹوٹ جاوے پھر اپنے گھر مین بیٹھا رہ یہانتک کہ کوئی باغی اور خاطی تجھ کو مار ڈالے یا تیری موت آجاوے محمد بن مسلمہ نے کہا تو یہ فتنہ آگیا اور مین نے وہی کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

باب اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا جب دو مسلمان اپنی اپنی تلوارین لیکر ایک دوسرے سے بھڑین

عن اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ الْتَقَیَا بِاَسْیَافِہِمَا اِلَّا کَانَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان اپنی اپنی تلوارین لیکر بھڑین تو قاتل اور مقتول دونون جہنم مین جاوینگے **عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِہٖ ابوموسی سے بھی ایسی ہی روایت

ہے اس میں اتنا زیادہ ہی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو جہنم میں جاوے گا مگر مقتول کیوں جاویگا آپ نے فرمایا اسوجہ سے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو مار ڈالنا چاہتا تھا عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُھُمَا عَلٰی اَخِیْہِ السِّلَاحَ فَھُمَا عَلٰی جُرُفِ جَھَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ دَخَلَاھَا جَمِیْعًا ابو بکرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتیار اٹھاویں تو دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کیا تو دونوں دوزخ میں جاویں گے **ف** یہ صورت سوقت ہی جب دونوں ایک ساتھ ہتیار لیکر ایک دوسرے کو مارنے کے لیے اوٹھیں لیکن اگر کوئی شخص ہتیار لیکر مارنے کو آوے تو اپنے تئیں بچانا درست ہے اور اگر بچانے میں حملہ کرنے والا مارا جاوے تو وہی دوزخ میں جاویگا بچانیوالے کا کوئی قصور نہیں عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَذْھَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے برا درجہ اس شخص کا ہوگا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن جس نے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے لیے کھوئی **ف** اپنے تئیں دنیا کبھی فائدہ نہیں ہوا اور آخرت بھی برباد گئی خسر الدنیا والآخرہ ہوا جیسے کوئی دوسرے کے فائدہ کے لیے جھوٹی گواہی دیوے یا کسی مسلمان کا خون کرے **بَابُ کَفِّ اللِّسَانِ فِی الْفِتْنَۃِ** فتنہ میں زبان روکنا **ف** ایسا نہو زبان سے ناحق بات نکلے اور سخت گنہگار ہو یا فتنے میں شریک سمجھا جاوے یا اسکی بات سے فتنہ کو ترقی ہو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاھَا فِی النَّارِ اللِّسَانُ فِیْھَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّیْفِ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فتنہ ایسا ہوگا جو ساری عرب کو گھیر لیگا اور اس میں جو لوگ مارے جاوینگے وہ دوزخ میں جاویں گے اور زبان سے بات کہنا اس میں تلوار مارنے سے زیادہ سخت ہوگا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالْفِتَنَ فَاِنَّ اللِّسَانَ فِیْھَا مِثْلُ وَقْعِ السَّیْفِ ابن عمر سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فتنوں سے بچو کیونکہ ان میں زبان تلوار سے بدتر ہے عَنْ عَلْقَمَۃَ ابْنِ وَقَّاصٍ قَالَ مَرَّ بِہٖ رَجُلٌ لَہٗ شَرَفٌ فَقَالَ لَہٗ عَلْقَمَۃُ اِنَّ لَکَ رَحِمًا وَاِنَّ لَکَ حَقًّا وَاِنِّیْ رَاَیْتُکَ تَدْخُلُ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءِ وَتَتَکَلَّمُ عِنْدَھُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَتَکَلَّمَ بِہٖ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِیَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ مَا یَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَیَکْتُبُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ بِھَا رِضْوَانَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ مَا یَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَیَکْتُبُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْہِ بِھَا سَخَطَہٗ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَاہُ

قَالَ عَلْقَمَةُ فَانْظُرْ وَيْحَكَ مَاذَا تَقُولُ وَمَاذَا تَكَلَّمُ بِهِ فَرُبَّ كَلَامٍ مَنَعَنِي أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ علقمہ بن وقاص سے روایت ہے ان کے سامنے سے ایک شخص گذرا جو بزرگی والا تھا علقمہ نے اس سے کہا تیرا حق قرابت کا بھی مجھ پر ہے اور دوسرا حق بھی ہے اور میں دیکھتا ہوں تو ان امیروں پاس جاتا ہے اور جو اللہ چاہتا ہے وہ باتیں نکالتا ہے اور میں نے سنا بلال بن حارث مزنی سے جو صحابی تھے آنحضرت صلعم کے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک بات منہ سے نکالتا ہے جس میں اللہ تعالی کی رضامندی ہوتی ہے اور وہ نہیں سمجھتا کہ اس بات کا اثر کیا ہوگا اور کتنا ہوگا لیکن اللہ تعالی اس بات کی وجہ سے قیامت تک اپنی رضامندی اس بندے کے لکھ دیتا ہے اور تم میں سے کوئی ایک بات منہ سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضی کی ہوتی ہے اور اسکو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک اثر کریگی لیکن اللہ تعالے قیامت تک اپنی ناراضی اس بندے کے لکھ دیتا ہے علقمہ نے کہا تو اب تو سمجھ لے کیا کہتا ہے اور کیا باتیں منہ سے نکالتا ہے اور میں تو کبھی ایک بات کہنا چاہتا ہوں لیکن بلال کی اس حدیث کیوجہ سے اسکو منہ سے نہیں نکالتا **ف** مطلب علقمہ کا یہ ہے کہ بات کہنے میں احتیاط اور غور لازم ہے یہ نہیں کہ جو منہ میں آیا کہہ دیا شتر بے مہار کی طرح ٹر ٹر کرنیوالا بیوقوف ہے اور اکثر ایسے آدمی کے منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے جو اللہ سبحانہ وتعالی کو ناگوار ہوجاتی ہے پس وہ ایک بات کی وجہ سے دوزخی ہوجاتا ہے لاحول ولاقوۃ اعوذ بک من شر لسانی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا فَيَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ایک بات کہتا ہے اللہ کی ناراضی کی اور وہ اس میں برائی نہیں پاتا لیکن اس بات کی وجہ سے ستر برس تک دوزخ کی آگ میں گرتا چلا جاویگا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت پر وہ یا بہتر بات کہے یا خاموش رہے (بڑی مشکل نصیحت ہے برسوں کی مشق اور محنت سے یہ بات حاصل ہوتی ہے) **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ مَاعِزٍ الْعَامِرِيِّ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَكْثَرُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا محمد بن عبد الرحمان سے روایت ہے سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے کہا یا رسول اللہ مجھکو ایک ایسی بات بتلایئے جسکو میں مضبوط تھامے رہوں آپ نے فرمایا یوں کہہ اللہ میرا رب ہے پھر اسپر جما رہ **ف** جیسے قرآن میں ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا لیکن یہ استقامت بہت

مشکل مقام ہے بڑے بڑے عرفا اور اولیا کو حاصل ہوتا ہے زبان سے سب اللہ کو رب کہتے ہیں لیکن ذرا سا کام پڑے تو خدا
کو بھول کر دوسروں سے التجا کرنے لگتے ہیں ف میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو زیادہ ڈر میری اور کس کا ہے آپ نے اپنی
زبان تھامی اور فرمایا اس کا ہے عن معاذ بن جبل قال كنت مع النبي
صلى الله عليه وسلم في سفر فأصبحت يوما قريبا منه ونحن نسير فقلت يا رسول الله أخبرني بعمل يدخلني
الجنة ويباعدني من النار قال لقد سألت عظيما وإنه ليسير على من يسره الله عليه تعبد الله لا
تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ثم قال ألا أدلك على
أبواب الخير الصوم جنة والصدقة تطفي الخطيئة كما يطفي النار الماء وصلوة الرجل في جوف الليل
ثم قرأ تتجافى جنوبهم عن المضاجع حتى بلغ جزاء بما كانوا يعملون ثم قال ألا أخبرك برأس الأمر
وعموده وذروة سنامه الجهاد ثم قال ألا أخبرك بملاك ذلك كله قلت بلى فأخذ بلسانه فقال تكف
عليك هذا قلت يا نبي الله وإنا لمؤاخذون بما نتكلم به قال ثكلتك أمك يا معاذ هل يكب الناس
على وجوههم في النار إلا حصائد ألسنتهم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں ایک بار میں صبح کو آپ کے قریب ہوا اور ہم چل رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو
ایسا عمل بتلایئے جو مجھکو جنت میں لیجاوے اور دوزخ سے دور کر دے آپ نے فرمایا تو نے بڑی بات پوچھی اور وہ امر
آسان ہے جسپر اللہ تعالی آسان کرے تو اللہ کو پوج اسکے ساتھ کسیکو شریک مت کر اور نماز کو ادا کر اور زکوۃ دے اور رمضان
کے روزے رکھہ اور خانہ کعبہ کا حج کر پھر آپ نے فرمایا میں تجھے جنت کے دروازے بتلاؤں روزہ تو سپر (ڈھال) ہے اور صدقہ
گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی انگار کو اور آدمی کی نماز بیچ رات میں (یعنے تہجد) پھر یہ آیت پڑھی تتجافى جنوبهم
عن المضاجع اخیر تک پھر فرمایا میں تجھے خلاصہ اور حاصل اور چوٹی اس سب کی بتلاؤں وہ جہاد ہے اللہ کی راہ میں پھر
فرمایا ان سب کاموں کا جس پر مدار ہے اسکو بتلاؤں میں نے عرض کیا جی ہاں بتلایئے آپ نے اپنی زبان تھامی
اور فرمایا اسکو روکے رہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی کیا ہم سے مواخذہ ہوگا ہماری باتوں پر آپ نے فرمایا تیری
ماں تجھپر روئے اے معاذ پھر لوگ اوندھے منہ دوزخ میں کسلیے گرائے جاویں گے اپنی باتوں ہی کیوجہ سے (سبحان
اللہ معاذ اللہ زبان بھی کیسی نازک چیز ہے) عن أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال كلام ابن آدم عليه لا له إلا الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر وذكر الله عز وجل
ام المؤمنین ام حبیبہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی ہر بات کا اسپر وبال ہی ہوگا اور کسی بات کی

فائدہ نہ ہوگا مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور ذکر الٰہی کا اس یہی باتین کام آوینگی ، **عن** اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰی اُمَرَائِنَا فَنَقُوْلُ الْقَوْلَ فَاِذَا خَرَجْنَا قُلْنَا غَیْرَہٗ قَالَ کُنَّا نَعُدُّ ذٰلِکَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّفَاقَ ابو الشعثاء سے روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا ہم جاتے ہیں اپنے حاکمون پاس اور انکے ہان باتین کرتے ہیں ان کو خوش کرنے کو جب وہان سے باہر نکلتے ہین تو اسکے خلاف کہتے ہین (انکی برائی بھی کرتے ہین) انہون نے کہا ہم تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اسکو نفاق سمجھتے تھے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے اسلام کی عمدگی مین یہ ہے کہ جو چیز کام نہ آوے اسکو ترک کرے **ف** یعنے جو چیز حرام یا مکروہ ہو اس کا ترک ہر مسلمان کو ضرور ہے خواہ اسکا اسلام عمدہ ہو یا نہ ہو لیکن عمدہ اور اچھا مسلمان وہ ہے جو بیکار اور غیر مفید بات کو بھی ترک کرے اگرچہ وہ حرام یا مکروہ نہ ہو یعنے مباح ہو لیکن اسکے کرنے مین عقبےٰ کا فائدہ نہ ہو اسلیے کہ ایسی باتون مین مفت وقت ضائع ہوتا ہے اور وقت سے بہتر اور بیش بہا چیز دنیا مین کوئی نہین ہے جو لوگ وقت کی قدر نہین کرتے اور اسکو لہو و لعب اور کھیل اور لغو مین کھوتے ہین انکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اشرفیان اور جواہرات اور عمدہ اور بیش قیمت لباس دریا یا کنوے مین ڈالے ۔ یہ حدیث ایک عمدہ اصل ہے علم اخلاق کی اور تمام نصائح کا خلاصہ اس حدیث مین ہے سچ تو یہ ہے کہ صرف یہ حدیث آدمی کے عمل کرنے کے لیے عمر بھر کافی ہے اور ساری عمر گذر جاتی ہے مگر اس حدیث پر پورا عمل نہین ہو سکتا ہر آدمی سے کوئی نہ کوئی کام لغو اور بیکار ضرور سرزد ہو جاتا ہے اگرچہ اس مین عقبےٰ کا مواخذہ نہ ہو مگر اسکا نقصان ہوتا ہے اگر اسکے بدل ذکر الٰہی یا تعلیم علم دین مین یا تعلم مین مصروف ہوتا تو کس قدر ثواب اسکے نامہ اعمال مین لکھا جاتا گویا اس نے اپنے فائدے کو بالکل ڈبو دیا دوسری حدیث مین ہے کہ اہل جنت حسرت نکرینگے مگر اس وقت پر جو بغیر ذکر الٰہی کے گذرا حافظ ابن حجر نے کہا یہ حدیث نصف اسلام ہے اور نصف مین دوسری سب حدیثین اور ابن ابی زید نے کہا کہ ایک حدیث اور دوسری یہ حدیث کہ کوئی تم مین سے مومن نہین ہوتا جبتک جو اپنے لیے چاہتا ہے وہی بھائی مسلمان کے لیے نہ چاہے تیسری یہ حدیث کہ جو ایمان رکھتا ہو اللہ اور پچھلے دن پر وہ یا نیک بات کہے یا چپ رہے نکالا ان دونون کو بخاری اور مسلم نے اور چوتھی یہ حدیث کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا مجھے وصیت فرمائیے آپنے فرمایا غصہ مت ہو پھر پوچھا پھر یہی فرمایا نکالا اسکو بخاری نے بڑی اصل ہے اخلاق کی اور خیر ہین تمام خوبیون اور بھلائیون کی **مترجم** کہتا ہے یہ حدیث بھی صحیح ہے ابن عبد البر نے کہا اسکی ساری فقہ ہے یعنے من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اور یہ حدیث اکیلی کافی ہے اور شامل ہے ان تینون حدیثون کو بھی

کس لیے کہ جب بے کار بات چھوڑ دینا اسلام کی عمدگی کا باعث ہوا تو بری بات کا چھوڑنا بطریق اولیٰ ضرور ہوا اور غصہ برا ہے اسی طرح بری بات منہ سے نکالنا مضر ہے تو تیسری اور چوتھی حدیث اس میں آگئی اسیطرح پہلی حدیث بھی اس میں داخل ہے اس طرح سے کہ مومن بھائی کے لیے وہ نہ چاہنا جو اپنے لیے چاہتا ہے برا اور مذموم ہے پس اس سے اجتناب اور پرہیز واجب ہوا حاصل یہ کہ یہ حدیث کافی ہے عمل کرنے کے لیے ابوداؤد نے کہا یہ ربع ہے اسلام کی اور میرے نزدیک تو یہ کل اسلام ہے اور سب باتوں کو شامل ہے اب بے کار باتوں میں تمام وہ باتیں آگئیں جن میں نہ عقبے کا فائدہ ہے نہ دنیا کا جیسے بے ضرورت کلام کرنا بیضرورت کسی چیز کا کھانا یا پینا تمام کھیل کود اور لغو حرکات آدمی کو چاہیے کہ ہر وقت یہ سوچتا رہے کہ اسکی بقا دنیا میں چند روزہ ہے اور معلوم نہیں کوچ کا وقت کب آن پہونچتا ہے پس جہاں تک ہو سکے اپنے اس گھر کے لیے جہاں ہمیشہ رہنا ہے سامان اکھٹا کرے سب سے آسان اور عمدہ اور سہل عبادت یہ ہے کہ دل یا زبان اور دل دونوں سے ہر وقت ذکر الٰہی کرتا رہے اور بڑی احتیاط رکھے کہ گناہ کا کوئی کام سرزد نہ ہو جب اسکی مشق ہو جاوے تو اب یہ احتیاط شروع کرے کہ بیکار کام یا فضول کلام بھی سرزد نہ ہو یہانتک کہ ہمہ تن ہر وقت نیکی اور عبادت ہی میں گذرے جب آدمی اس درجہ پر پہونچ گیا تو سمجھنا چاہیے کہ اسکی بہبت (یعنی نجات) ہو گئی اور حدود (عذاب کے) فرشتے سے اسکو خوف نہ رہا یہ تشیر کا دھیان یہی تصوف اور یہی درویشی ہے کل فقراء کے نزدیک خواہ ہندو ہوں خواہ مسلمان خواہ اور کسی مذہب کے

بَابُ الْعُزْلَةِ تنہائی اور گوشہ گیری کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ إِلَيْهَا يَبْتَغِي الْمَوْتَ أَوِ الْقَتْلَ مَظَانَّهُ وَرَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَافِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر زندگی اس آدمی کی ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہے اللہ کی راہ میں اور اسکی پیٹھ پر اڑتا ہے جب دشمن کی آواز سنتا ہے یا مقابلہ کا وقت آتا ہے تو اسطرف جاتا ہے اور موت اور قتل کے موقع ڈھونڈھتا ہے (یعنے شہادت کا طالب ہے اور کفار کے قتل کے درپے ہے) پس جہاں ان دونوں کا موقع پاتا ہے اسطرف مستعدی سے روانہ ہوتا ہے اور اس آدمی کی جو اپنی چند بکریاں لیے ہوئے ان پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کی چوٹی پر رہتا ہے یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں (وادی پہاڑ کے بیچ میں جو تنگ رستہ ہوتا ہے) اور وہ نماز ادا کرتا ہے وقت پر اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے یہانتک کہ اسکو موت آجاوے اور کسی آدمی کی برائی میں نہیں ہے بلکہ ہر ایک کی بھلائی ہی

چاہتا ہے **ف** اس حدیث سے عزلت اور گوشہ گیری یعنے جنگل وغیرہ مین تنہا رہنے کی اور آبادی سے الگ رہنے کی اور لوگون سے نہ ملنے کی فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ جہاد کے برابر ہے اور اختلاف ہے علما کا اس مین کہ عزلت افضل ہے یا اختلاط یعنے لوگون مین رہنا شافعی اور اکثر علمار کا یہ قول ہے کہ اختلاط افضل ہے اگر گناہون اور فتنون سے بچ سکے اور دوسرون نے کہا کہ عزلت افضل ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ فتنہ اور فساد کی حالت مین جیسے یہ زمانہ ہے عزلت افضل ہے اور صلاح اور تقوی کے زمانہ مین اختلاط افضل ہے اسلیے کہ بہت سے عبادتین اختلاط مین ادا ہوسکتی ہین جو عزلت مین نہین ہوتین مثلاً جمعہ عید کی نماز جنازے کی نماز بیمار پرسی سلوک ہمسایہ سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صبر لوگون کی ایذا پر خدمت یتیمون اور بیوون اور مسکینون کی **مترجم** کہتا ہے اگر ان عبادات کی ادا کے ساتھ عزلت بھی رکھے تو وہ بالاتفاق افضل ہے اور زیادہ اختلاط کو کسی نے پسند نہین کیا خصوصاً امرا اور دنیاداروں کے ساتھ اختلاط یہ کسی بزرگ نے جائز نہین رکھا اور جو فقیر دنیاداروں کے پاس دنیاوی اغراض کے لیے جایا کرے یا ان سے کچھ معاش یا روپیہ کا طالب ہو وہ صرف نام کا فقیر ہے اور درحقیقت دنیادار اس سے بہتر اور درجے مین اُس سے افضل مین ہین تو یہ کہتا ہون کہ جو شخص عالم یعنے مولوی ہوکر یا فقیر یعنے درویش ہوکر دنیادار امیر یا نوابون کے پاس آمدرفت رکھے اپنے دنیاوی مطلب نکالنے کے لیے تو وہ عالم اور درویش نہین ہے بلکہ چور اور منافق ہے اور ایسے عالم اور درویش کے ساتھ کبھی بیعت کرنا چاہیے نہ اس سے کچھ امید رکھنا چاہیے کہ اسکی صحبت مین قلب کی اصلاح ہوگی بلکہ جو کچھ قلب مین نور ہے وہ بھی اسکی صحبت سے جاتا رہیگا اور بعض اگلے بزرگون سے جو منقول ہے کہ وہ بادشاہ وقت کے پاس گئے یا اور کسی امیر کے پاس تو وہ من جانب اللہ مامور تھے اسلام کے لیے اور وہ دنیاوی غرض سے نہین گئے تھے اپنے لیے بلکہ دوسرے بندگان خدا کے فائدے کے لیے یا انکی اصلاح کے لیے بالجملہ اس زمانہ کے فقیرون کا ان بزرگون پر قیاس نہین ہوسکتا۔ اس زمانہ کے فقرا اکثر جھوٹے اور مکار ہین اور مال و زر کے طالب ہین اور فقر کی صورت اونھون نے دنیا کمانے کے لیے بنائی ہے ایسے فقیرون سے تو صاف دنیادار کئی درجہ مراتب مین زیادہ ہین ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست بس بہر دستے نباید داد دست

سچے فقیر کی پہچان بہت سہل ہے وہ یہ کہ دیکھے کبھی وہ اپنے ذاتی فائدے کے لیے کسی دنیادار پاس گیا یا نہین اگر گیا تو وہ فقیر نہین ہے اسیطرح وہ بھی فقیر نہین ہے جو دنیادار امیر کی ایک مفلس محتاج سے زیادہ تعظیم کرے یا مسکین کی نسبت کرکے دنیادار سے زیادہ محبت اور توجہ سے ملے وہ بھی چور ہے فقیر نہین ہے فقیر وہی ہے جو اپنی ذات کے لیے کسی سے غرض نہ رکھے بجز خداوند کریم کے اور محنت مزدوری سے اپنی روٹی پیدا کرے یا توکل سے اور دنیادار غریب دونو اسکی

نظر مین یکسان ہون اور بادشاہ اور فقیر دونو اسکے نزدیک برابر ہون کسیکی تعظیم تکریم دوسرے سے زیادہ نہ کرے اور جب
حاجت ہو اور کہانا سامنے آوے تو بقدر حاجت اس مین سے کہالے اور باقی دوسرون کو دیدے اسیطرح جب کپڑے کی حاجت ہو اور
کپڑا کوئی لا کر دے تو پہن لیوے اور جو کپڑا ضرورت سے زیادہ ہو وہ اسیوقت محتاج کو دیدے آیندہ کے لیے نہ کپڑا رکہے نہ کہانا
نہ اور کوئی چیز اور نقد روپیہ اشرفی یا پیسہ تو قبول نکرے اگر قبول کرے تو اسیوقت اٹہا ڈالے مثلاً حجام یا دہوبی یا
درزی کو جو دینا ہو وہ دیدے باقی محتاجون کو دیدے یا محتاجون کے صرف کے لیے کسی اور کے پاس جمع کر دے اور خود
بہی ایک محتاج کیطرح اس مین سے کہا دے اور محتاجون کے ساتہ لیکن ایک کوڑی بہی اپنے پاس جمع کر کے نہ رکہے اسی
طرح معین تنخواہ یا آمدنی کسی بادشاہ یا امیر یا نواب سے قبول نہ کرے غیر معین طور پر وہ اگر کچہ دے تو افضل تو یہ ہے کہ نہ لے
اسلیے کہ نقد کی فقیر کو کیا حاجت ہے الا اسی قدر جو کسیوقت دہوبی یا بہنگی یا حجام کے لیے ضرور ہو اور اگر لیوے تو
ضروری حاجت پوری کر کے باقی اسیوقت اور مستحقون کو دیدے اگر جمع کر کے اپنے پاس ایک پیسہ بہی کہا اور اس کا
خیال پیدا ہوا تو فقیرون کی جماعت سے اسکا نام خارج ہو گیا پس اس تقریر کو تو غور سے سمجہ کر یاد کرے ہمیشہ تجہہ سچے
اور جہوٹے فقیر کی شناخت ہو جاویگی اسیطرح وہ شخص بہی فقیر نہیں ہے جو کیمیا بنانیکا دعوی کرے یعنی پیتل تانبے
کو چاندی سونا یا چاندی کو سونا کر دیگا یا دست غیب کا یا اور کسی شعبدے یا طلسم یا عمل کا یہ سب بازیگر اور نٹ ہیں
انکو فقیری سے کیا علاقہ والی اللہ المشتکی من ہذا الزمان عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ مُجَاھِدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ
امْرُؤٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کونسا شخص افضل ہے آپ نے
فرمایا جہاد کرنیوالا اللہ کی راہ مین اپنی جان اور مال سے اس نے کہا پہر کون آپ نے فرمایا پہر وہ آدمی جو کسی ایک
گہاٹی مین اسکی عبادت کرتا ہے اور لوگون کو اپنی برائی سے بچاتا ہے عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ یَقُوْلُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ دُعَاۃٌ عَلٰی اَبْوَابِ جَھَنَّمَ مَنْ اَجَابَھُمْ اِلَیْھَا قَذَفُوْہُ فِیْھَا
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صِفْھُمْ لَنَا قَالَ ھُمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا یَتَکَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِنْ
اَدْرَکَنِیْ ذٰلِکَ قَالَ فَالْزَمْ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَھُمْ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَھُمْ جَمَاعَۃٌ وَلَا اِمَامٌ فَاعْتَزِلْ
تِلْکَ الْفِرَقَ کُلَّھَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَۃٍ حَتّٰی یُدْرِکَکَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ کَذٰلِکَ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے آنحضرت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کے دروازون پر بلانے والے پیدا ہونگے جو کوئی انکی طرف گیا اسکو انہون نے

اوٹھایا اور جہنم مین ڈالدیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگون کا حال مجھہ سے بیان کرو بجیے (تاکہ جب وہ لوگ پیدا ہون مین ان کو پہچان لون) آپنے فرمایا وہ لوگ (یعنے جہنم کے دروازون کیطرف بلانیوالے) ہماری طرح کے ہون گے اور ہماری زبان بولینگے (یعنے عرب مین سے ہونگے یا بظاہر مسلمان ہون گے اور مسلمانی زبان بولین گے) مینے عرض کیا پہر آپ مجھہ کو کیا حکم فرماتے ہین آپنے فرمایا تو لازم کر لے مسلمانون کی جماعت کو اور انکے امام کو (جب امام برحق قریشی قابل خلافت موجود ہو تو اسکے ساتھہ رہ) اگر جماعت اور امام ہی نہ ہو اور مسلمانون کی جدا جدا فرقہ ہو جاوین اور ہر ایک فرقہ خود مختار اور خودرائی ہو جیسے اس زمانہ مین ہے) تو ان سب فرقون سے (جو گمراہی پر ہون الگ رہ اگرچہ تو جنگل مین ایک جہاڑکی جڑ کو چباتا رہے (بھوک سے) جیتے تک تو اسی حال مین ہو **ف** تو یہ بہتر ہے تیرے لیے یعنے جنگل مین جا کر عزلت اور گوشہ گیری کرنا اور مرتے تک ایک درخت کی جڑ چوسنے پر قناعت کرنا اور ان سب فرقون سے الگ رہنا ایسے فتنہ کے زمانہ مین جبکہ نہ مسلمانون کا امام ہو نہ جماعت ہو بہتر اور باعث نجات ہے یہ زمانہ اب ہے کہ مسلمانون مین صدہا فرقے پیدا ہو گئے ہین اور ہر ایک فرقہ اپنے تئین حق پر جانتا ہے اور باوجودیکہ انکی تعداد کروڑون تک پہونچی ہے لیکن کسی امام کو اپنے اوپر قائم نہین کرتے اور کافرون کے محکوم ہو کر رہتے ہین ایسے وقت مین عزلت اور گوشہ گیری ہی مناسب ہے اور انتظار کرنا چاہیے امام مہدی علیہ وعلی آبائہ السلام کے نکلنے کا کیونکہ سوا امام مہدی کے اب اور کوئی امام سے یہ توقع نہین ہو سکتی کہ وہ ان مختلف فرقون کو ایک کریگا و یا ایک امام کبہی ان مختلف فرقون کا امام ہو سکیگا اسلیے کہ ہر ایک فرقہ اپنے مشرب اور مطلب کے موافق امام چاہتا ہے اور اگر امام ایک مسلہ مین بہی اسکے خلاف ہو تو اسکی امامت سے انکار کرنے کو اور اس سے لڑنے کو مستعد ہو جاتا ہے **اللہ اکبر** مسلمانون کی کیا حالت ہو گئی ہے خصوصاً ہندوستان مین تو عجیب آفت پہیلی ہے کہ ایک گہر یا ایک محلہ کے آدمی بہی متفق نہین ہین سو برس سے پیشتر ہند کے مسلمانون مین دو ہی فریق تہے ایک شیعہ دوسرے سنی اب شیعون مین بہی بیسون نئے فرقے پیدا ہو گئے اور سنیون کا یہ حال ہے کہ ان مین حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی اور مقلد اور غیر مقلد اور عرشی اور فرشی وغیرہ وغیرہ بیسیون فرقہ اور بیسیون طائفہ ہین اور خیر اگر یہ اختلاف ہی ہوتا لیکن بیجا تعصب اور جہل نہ ہوتا تو بہی غنیمت تہا لیکن غضب تو یہ ہے کہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی تضلیل اور تکفیر کرتا ہے اور اسکا قتل کرنا مارنا ایذا دینا ذلیل کرنا ثواب جانتا ہے خاک پڑے انکی عقل پر ہمارے پیغمبر صلعم نے تو یہ فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ کہے بس اس نے اپنی جان اور مال کو بچا لیا اور یہ احمق ایک ایک فروعی مسئلہ کے لیے جیسے سینہ پر ہاتھ باندہنا آمین پکار کر کہنا رفع یدین کرنا مسلمانون کو ستاتے اور ایذا دیتے اور انکی جان آبرو کے درپے ہو جاتے ہین **مصرع** . برین عقل و دانش بباید گریست -

اور لطف یہ ہے کہ اپنے بھائیون کی شکوہ کافر حاکم کے پاس لیجاتے ہین اور کافر کے ہاتھ سے اپنے بھائیون کو اور ان کے مذہب کو اور انکی کتابون کو جن مین قرآن اور حدیث موجود ہے اور انکی مسجدون کو جن مین نماز پڑھی جاتی ہے تباہ اور برباد اور ویران کرلیتے ہین یا اللہ ایسی آفت کے زمانہ مین تو جلدی امام مہدی علیہ السلام کو بھیجدے کہ وہ ان سب جھوٹے نام کے مسلمانون کو لاتون اور جوتون اور تلوارون اور کوڑون اور بندوقون اور توپون سے درست کرین اور حنفی اور شافعی اور مالکی اور شیعہ اور سُنی ان سب کے اختلافات اور تنازعات کو افہام و تفہیم اور زور شمشیر سے دور کرکے تیرے سب بندون کو طریق قدیم اور صراط مستقیم قرآن اور حدیث پر لگادین اور حنفی اور شافعی اور مالکی ان سب کے فقہ کو موقوف کرکے فقہ محمدی مطابق طریقہ محققہ اہلحدیث کے جاری کرین اور کتاب ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی کو جو مین امام مہدی علیہ السلام کی خدمت مین نذر کرنے کیلیے طیار کرناچاہتا ہون اسکو پورا کرادے اور تمام سچے مسلمانون کو آپکے ظہور تک سپر جانیکی اور اپنی اولاد کو اسکی پڑھنے کی توفیق دے اور اس کتاب کو کتاب ہدایہ احناف اور شرح منہاج شوافع سے زیادہ مشہور اور متداول کردے تو یہ سب باتین کرسکتا ہے اے مالک میرے مولے میرے اگر مین امام مہدی علیہ الصلوۃ والسلام کے ظہور سے پہلے اس دنیا سے سفر کرجاؤن تو ہر ایک مسلمان کو میری یہ وصیت ہے کہ وہ اس کتاب کو آپ کی خدمت مین لیجاوے جو خاص آپ ہی کے لیے بطور ہدیہ تالیف ہوئی ہے ؎

از دست فقیر بے نوا نایدہیچ ‎ ‎ ‎ جز آنکہ بصدق دل دعائی بکند

یا رب یسر و تمم بالخیر انک علی کل شیء قدیر و بالاجابۃ جدیر عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال یہ ہوگا چند بکریان جنکو وہ لیکر پہاڑ کی چوٹی اور بارش گرنے کے مقامون مین یعنی رمنون اور چراگاہون مین) بھاگ جاویگا اپنا دین بچانے کے لیے فتنون سے عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ فِتَنٌ عَلٰی اَبْوَابِھَا دُعَاۃٌ اِلَی النَّارِ فَاَنْ تَمُوْتَ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰی جِذْلِ شَجَرَۃٍ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تَتْبَعَ اَحَدًا مِّنْھُمْ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ فتنے پیدا ہونگے انکے دروازون پر بلانیوالے ہون گے دوزخ کیطرف پھر اگر تو ایک درخت کی جڑ کو چباتا ہوا مرجاوے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے اس سے کہ تو ان بلانیوالون مین سے کسیکی پیروی کرے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَّرَّتَیْنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ

مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ ابوہریرہ اور ابن عمرؓ دونوں سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو ایک سوراخ سے دو بار ڈنک نہیں لگتا **ف** مثل ہے دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک کے پیتا ہے جب ایک بار ایک امر کو آزما چکے اور اس سے تکلیف پہونچے تو عقلمند آدمی دوبارہ اس امر کو نہیں کرتا۔

باب الوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ جس امر میں شبہ ہو (کہ حلال ہے یا حرام ہے) اس سے باز رہنا

عن نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاَهْوٰى بِاِصْبَعَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ منبر پر کہتے تھے (جب کوفہ کے حاکم تھے) اور انہوں نے اشارہ کیا اپنی دونوں انگلیوں سے اپنے کانوں کی طرف (یعنے انہوں نے یہ بتلایا کہ میں نے خود یہ حدیث کو سنا ہے) میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے (جیسے سود مردار خون وغیرہ) اور ان دونوں کے بیچ میں بعضے چیزیں ایسی ہیں جو مشتبہ ہیں (انکی حلت اور حرمت سے سب لوگ واقف نہیں ہیں یا اس میں اختلاف ہے جیسے چونا چونے کے بدل کم و بیش بیچنا) انکو بہت لوگ نہیں جانتے پھر جو کوئی مشتبہ چیزوں سے بچے اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو پاک رکھا (کوئی شبہ طعن نہ کریگا) اور جو کوئی مشتبہ کاموں میں پڑا وہ حرام میں پڑ جاویگا جیسے چرواہا جو اپنے جانوروں کو سرکاری محفوظ رمنہ کے گرد چراوے تو قریب ہے کہ رمنہ کے اندر بھی چرانے لگے آگاہ رہو ہر بادشاہ کا ایک محفوظ رمنہ ہوتا ہے (جسکے اندر اور لوگوں کو اپنے جانور لانیکا حکم نہیں ہوتا) اور اللہ کا رمنہ وہ کام ہیں جو اس نے حرام کیے ہیں آگاہ رہو بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے (بہ شکل صنوبر) جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے آگاہ رہو وہ ٹکڑا دل ہے **ف** یہ حدیث بھی بڑے درجہ کی حدیث ہے جس پر اسلام کے اکثر احکام کا مدار ہے اور مشتبہ کاموں میں ہمیشہ بچے رہنا یہی تقوی اور صلاح کا طریقہ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کا بیان کھول کر نہیں کیا تو بچو سود سے اور جس میں شک ہو سود کا اور دوسری حدیث میں ہے کہ چھوڑ دے ایک کام کو جس سے شک پڑتی ہو تا کہ تو شک میں نہ پڑے اور آپ نے سودہ کو عبد بن زمعہ سے حجاب کا حکم دیا حالانکہ اسکا نسب زمعہ سے ثابت کیا کیونکہ اس میں شبہ تھا عتبہ کے نطفہ ہونے کا اور عقبہ بن حارث نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک عورت آئی اور کہنے لگی میں نے دولہا اور دولہن دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ دونوں اسکو نہیں جانتے تھے نہ انکے گھر والے پھر اسکا ذکر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا اسکا کیا علاج ہو کہ ایسا کہا گیا یعنے گو شہادت کامل سے دودہ پلانا ثابت
نہیں ہوا مگر کہا تو گیا تو شبہ ہوا غرض عقبہ کو اشارہ کیا عورت کو چھوڑ دینے کے لیے اور اخیر حدیث میں جو دل کو تمام اعضا کا
رئیس قرار دیا یہ حضرات صوفیہ کی بڑی دلیل ہے جو دل کی اصلاح کیطرف اور دل سے ذکر کرنے کیطرف بڑا زور لگاتے ہیں
عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ معقل بن یسار
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خون اور فساد کا وقت ہو اسوقت عبادت کرنا اور فساد سے الگ
رہنا اتنا ثواب رکہتا ہے جیسے میرے پاس ہجرت کا ثواب ہے **بَابٌ** بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا اسلام غربت سے شروع ہوا
اور پہر غریب ہو جاویگا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ
غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا
وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ ابوہریرہ اور انس بن مالک دونوں سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک
اسلام غربت سے شروع ہوا ہے (یعنے پہلے غریب لوگ اسلام لائے تہے) اور پہر اسلام غریب ہو جاویگا (یعنے غریبوں ہی میں رہجاویگا) اور امیر لوگ اسکو
چھوڑ دینگے) تو مبارکباد ہے غریبوں کو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِسْلَامَ
بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قَالَ قِيْلَ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ عبداللہ بن مسعود سے ایسا ہی
روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ لوگوں نے عرض کیا غریب کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اپنے قبیلے سے نکالدیئے گئے ہوں ف
یعنے مسافر پردیسی جنکا کوئی یار دوست نہ مددگار اول اول اسلام ایسے ہی لوگوں نے اختیار کیا تہا جیسے بلال اور
صہیب اور سلمان اور مقداد اور ابوذر وغیرہ اور قریشی مہاجرین بہی غریب ہوگئے تہے اسلیے کہ قریش نے انکو مکے سے
نکالدیا تہا تو وہ مدینہ میں غریب تہے **بَابٌ** مَنْ تُرْجٰى لَهُ السَّلَامَةُ مِنَ الْفِتَنِ کس شخص کو فتنہ سے محفوظ رہنے
کی امید ہے عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا اِلَى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ
شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ
الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَاِنَّ مَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ
اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ
غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ زید بن اسلم سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے حضرت عمر سے وہ ایکدن آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں گئے وہاں معاذ بن جبل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس دیکہا روتے ہے

تھے حضرت عمر نے انسے رونیکا سبب پوچھا انہون نے کہا مینے ایک حدیث سُنی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو یاد کرکر
رو رہا ہون مینے سنا آپ فرماتے تھے تہوڑی ریا بھی شرک ہے بیشک جس نے اللہ کے ایک ولی سے بھی دشمنی رکھی وہ اللہ سے
لڑنیکے لیے نکلا اور بیشک اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیک اور پرہیزگار اور پوشیدہ بندونکو جو خلق خدا مین شہرت نہین چاہتے
جو اگر گم ہو جاوین تو کوئی انکو نہ ڈہونڈہے (انکی غربت اور فقر کی وجہ سے) اور اگر وہ کہین حاضر ہون تو لوگ انکو کہانے
کے لیے نہ بلاوین یا انکی دعوت نکرین (انکو ذلیل جانکر) اور نہ کوئی انکو پہچانے انکے دل ہدایت کے چراغ ہین وہ ہر ایک
گرد آلود تاریک فتنہ سے (صاف) نکل جاوینگے اور فتنہ انپر اثر نہ کریگا) ف اور بعضون نے اسکا ترجمہ یون کیا ہے
کہ انکی مکان تاریک اور تنگ اور اندہیری ہونگے ان مین سے نکلین گے غرض معلوم ہوا کہ اولیا اللہ ایسے لوگ
ہین جو بظاہر دنیا دارون کی آنکھون مین ذلیل معلوم ہوتے ہین لیکن وہ دونون جہان کے بادشاہ اور رئیس ہین
اور دنیا کے بادشاہ ان کے نزدیک ایک چمار سے بھی زیادہ حقیر ہین اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اللہ کے کسی ولی سے عداوت
رکھنا گویا اللہ پاک سے مقابلہ کرنا ہے معاذ اللہ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ کَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَکَادُ تَجِدُ فِیْهَا
رَاحِلَةً عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لوگون کی مثال ایسی ہے جیسے سو اونٹ جو انمین سے سواری کے قابل ایک بھی ہو **بَابُ**
اِفْتِرَاقِ الْاُمَمِ ہر ایک امت کی کئی فرقے ہونا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَفَرَّقَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ
اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا یہود کی اکہتر فرقے ہوگئے اور میری امت کے تہتر فرقے ہونگے **عَنْ** عَوْفِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افْتَرَقَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً فَوَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَافْتَرَقَتِ
النَّصَارٰی عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً فَاِحْدٰی وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِیَدِهٖ لَتَفْتَرِقَنَّ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً فَوَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ قِیْلَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ قَالَ الْجَمَاعَةُ عوف بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود کے اکہتر
فرقے ہوئے ان مین سے ایک جنتی ہے اور ستر دوزخ مین جاوینگے اور نصاری کے بہتر فرقے ہوئے ان مین سے اکہتر دوزخی
ہین اور ایک جنتی قسم اسکی جسکے ہاتہ مین محمد کی جان ہے میری امت تہتر فرقہ ہو جاوے گی ان مین سے ایک جنتی
ہے اور ۷۲ بہتر دوزخ مین جاوینگے لوگون نے عرض کیا وہ جنتی فرقہ کون سا ہے آپ نے فرمایا جماعت ف یعنی
اہلسنت اور جماعت جنہون نے حدیث اور قرآن کو نہین چہوڑا اسوجہ سے اہل سنت ہوئے اور جماعت مسلمین کے ساتہ رہے
یعنے امام برحق جناب علی مرتضے کے اوپر خروج نہین کیا اور ان کی اطاعت سے منہ موڑ کر اپنا گروہ الگ قائم
نہین کیا جیسے خوارج اور روافض اور تمام فرق ضالہ نے کیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ افْتَرَقَتْ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجَمَاعَةُ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بنی اسرائیل اکہتر فرقے ہوگئے اور میری امت بہتر فرقے ہوجاویگی سب دوزخ میں سوا ایک فرقے کے جو بہتر کے سوا ہی تو کل ۷۳ فرقہ ہوئے جیسے اگلی روایت میں ہے اور وہ جماعت کا فرقہ ہے **ف** جس نے مسلمانوں کی جماعت اور امام وقت کو نہیں چھوڑا اور ہر زمانہ میں امام اور خلیفہ وقت کے ساتھ رہے اور کافروں پر جہاد کیا یہ مضمون کسی پر صادق نہیں آتا سوا اہل سنت اور جماعت کے فرقہ کے معلوم ہوا کہ وہی ناجی ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَاعًا بِبَاعٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَشِبْرًا بِشِبْرٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا فِيْ جُحْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ اِذًا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم اگلے لوگوں کی راہ پر چلوگے باع باع اور ذراع ذراع اور شبر شبر **ف** یعنی قدم بقدم باع کہتے ہیں دونو ہاتھ کی لمبائی کو اور ذراع ہاتھ اور شبر بالشت **ت** یہانتک کہ اگر وہ سوسمار (گوہ) کی سوراخ میں گھسے ہونگے تو تم بھی گھسوگے (حالانکہ گوہ کا سوراخ نہایت تنگ ہوتا ہے اور اس میں آدمی گھس نہیں سکتا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگلے لوگوں سے یہود اور انصاری مراد ہیں آپنے فرمایا پھر کون **ف** یہود اور انصاری نے یہ کیا تھا کہ توراۃ اور انجیل کو چھوڑ کر اپنے مولویوں اور درویشوں کی پیروی میں غرق ہوگئے تھے اور اسی کو دین و ایمان جانتے تھے مسلمانوں نے بھی ایسا ہی کیا قرآن و حدیث کا پڑھنا اور پڑھانا اور اسپر عمل کرنا اور کرانا بالکل چھوڑ دیا اور قرآن و حدیث کے بدل دوسرے ملاؤں کی کتابیں ایسے رائج اور مشہور ہوگئیں کہ ساری مسلمان تقریبا انہی کتابوں پر چلنے لگے الا ماشاء اللہ ایک طائفہ قلیلہ اہلحدیث کا شکر اللہ سعیہم کہ ہر زمانہ میں وہ قرآن و حدیث پر قائم رہا اور آرای فاسدہ اور اقیسہ کاسدہ کیطرف کبھی انہوں نے توجہ نہ کی اور ہمیشہ یہ مسلمان مقلدین یہود و انصاری اس طائفہ کے مخالف اور دشمن رہے لیکن انکی عداوت سے کچھ ضرر نہ ہوسکا اور قیامت تک یہ طائفہ قائم رہیگا یہانتک کہ امام مہدی علیہ السلام سے ملجاویگا

باب فِتْنَةِ الْمَالِ مال کا فتنہ

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللهِ مَا اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا يُخْرِجُ اللهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ وَهَلْ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ اَوَخَيْرٌ هُوَ اِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ

حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الْخَضِرِ اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاھَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَکَلَتْ فَمَنْ یَّاْخُذُ مَالًا بِحَقِّہٖ یُبَارَکْ لَہٗ وَمَنْ یَّاْخُذُ مَالًا بِغَیْرِ حَقِّہٖ فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ الَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا تو فرمایا قسم خدا کی اے لوگو میں تمہاری اور کسی چیز سے نہیں ڈرتا مگر دنیا کی کثرت سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مال و دولت (جو خیر ہے) برائی پیدا کرے گا یہ سنکر آپ ایک ساعت تک خاموش ہو رہے پھر فرمایا تو نے کیا کہا وہ بولا میں نے یہ کہا خیر (یعنے مال و دولت) سے شر پیدا ہوگا آپ نے فرمایا جو خیر ہے (یعنے درحقیقت بھلائی ہے) اس سے تو خیر ہی پیدا ہوتی ہے (مگر جب کوئی خیر میں اسراف کرے اور حد سے تجاوز کرے تو اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یہ ضرر اسکے اسراف سے ہوتا ہے نہ خیر سے) دیکھو یہ خیر ہے یا نہیں برسات جو اگاتی ہے لیکن وہ مار ڈالتی ہے (جانور کو پیٹ پھلا کر یا تخمہ بدہضمی کرا کر یا مرنیکے قریب کر دیتی ہے (جب جانور اسکو زیادہ کھا لیتا ہے) مگر جو جانور خضر کھاتا ہے (خضر ایک قسم کا چارہ ہے جو عمدہ نہیں ہوتا اور جانور اسکو کم کھاتا ہے) وہ اسکو کھاتا ہے جب اسکی کھوکھیں (پیٹ کے دونوں جانب) بھر جاتی ہیں تو سورج کے سامنے جاتا ہے اور پتلا پاخانہ کرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے اور جگالی کرتا ہے (جو کھایا ہے اسکو ہضم کرتا ہے) جب وہ ہضم ہو جاتا ہے تو دوبارہ آتا ہے اور کھاتا ہے اسیطرح جو کوئی مال اپنے حق کے موافق (حلال طور سے) لیگا اسکو برکت ہوگی اس میں اور جو کوئی ناحق لے گا (مثلا رشوت سے اور سود سے) ظلم اور جبر سے چوری اور خیانت سے ناجائز بیع اور شرا سے) اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کھاوے اور سیر نہ ہو۔

ف بلکہ اسکو جوع البقر کیطرح عارضہ ہو جاوے کہ جتنا مال زیادہ ہو جاوے اتنا ہی حرص بڑھتی جاوے حلال اور حرام کی قید چھوڑ دے یہ ایک بلا ہے اخیر میں مال جمع کرنے والا ضرور تباہ ہوگا اور یہ تباہی مال کی وجہ سے نہیں ہے جو خیر ہے بلکہ اسکی حرص اور طمع اور ناجائز کارروائی کی وجہ سے ہے جیسے ربیع کا چارہ جانور کے لیے نہایت عمدہ ہوتا ہے لیکن جو جانور حرص سے اسکو زیادہ کھا لیتا ہے وہ پیٹ پھول کر مرجاتا ہے یا مرنے کے قریب ہو جاتا ہے پس چارے کا اس میں کوئی قصور نہیں یہ آفت اسکو زیادہ کھانیکی وجہ سے آتی ہے دنیا کا بھی یہی حال ہے جو لوگ حرص و طمع میں آنکر ہر طرح سے مال جوڑتے ہیں رشوت اور ظلم سے بھی پرہیز نہیں کرتے نہ چوری اور خیانت سے تو انکو برکت نہیں ہوتی بلکہ وہ سارا مال تلف ہو جاتا ہے اور جہاں سے آیا تھا وہیں چلا جاتا ہے ع مال حرام بود بجای حرام رفت ؎ اور جس نے اسطرح سے اسکو کمایا تھا وہ محتاج پھرتا ہے خسر الدنیا والآخرۃ نہ مال سے نفع اٹھایا کہ خیر دنیا ہی کا مزہ لوٹ لیتا نہ وہ باقی رہا بلکہ اسکا وبال اور گناہ ہمیشہ کے لیے نامہ اعمال میں باقی رہا اکثر ایسے حرام کا مال

جوڑنیوالی حبس مرجاتی ہین تو انکی آل اور اولاد تباہ ہوجاتی ہے اور وہ مال انکو نہین ملتا دوسرے مفت خوار اسکو کہا جاتے
ہین اسکی نظیرین ہمنے بچشم خود متعدد بار دیکھی ہین اور نہایت افسوس ہوا ہے برخلاف اسکی جو لوگ حلال سے مال کماتی
ہین اور حلال پر قناعت رکھتی لیکن وہ جیتے تک بے خوف اور خطر رہتے ہین اور انکی عزت اور آبرو کو کبھی بٹا نہین لگتا
اور جب مرجاتی ہین تو ان کا مال کبھی تلف نہین ہوتا انکی آل اولاد اقارب کے کام مین آتا ہے اور مرے بعد بہی لوگ
ان کا نام بڑی عزت سے لیتے ہین غرض جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسحدیث مین فرمایا وہ نہایت صحیح اور درست
ہے اور فقرای صوفیہ نے ہمیشہ مال اور دولت سے پرہیز کیا ہے الا بعضون نے جنکو اسکا منتر معلوم تہا مال کو حاصل کیا
ہے اور انہون نے کہا کہ مال سانپ کیطرح ہے جو سانپ کا منتر جانتا ہے اسکو سانپ کے قریب رہنا ضرر نہین کرتا اور ہر حال
مین فقیر صابر کا درجہ ان کے نزدیک غنی شاکر سے زیادہ ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
عَوْفٍ نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ
ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِيْ مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى
رِقَابِ بَعْضٍ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فارس اور روم کی خزانے تم
فتح کرلوگے اسوقت تم کون لوگ ہوگے (یعنے کیا کہوگے) عبد الرحمان بن عوف نے کہا ہم وہی کہین گے جو اللہ تعالی نے ہم
کو حکم کیا آنحضرت نے فرمایا اور کچہ نہین کہتے ایک دوسری کی مال مین رغبت کروگے پہر ایک دوسرے سے حسد کروگے پہر ایک
دوسرے کیطرف پیٹہ موڑوگے پہر ایک دوسرے سے بغض رکہوگے ایسا ہی کچہ فرمایا اسکے بعد مسکین مہاجرین کے پاس جاؤگے
(اور انکے حقوق مار وگے انکی مال لے لوگے) پہر انکا بوجہ انہی پر رکہوگے **ف** یہ سب باتین حضرت عثمان کی فتنہ مین
واقع ہوئین اور یہ جو اخیر حدیث مین ہے کہ تم مسکین مہاجرین کے پاس جاؤگے اسنے مراد وہ لوگ ہین جنہون نے یزید کے
زمانہ مین فقراء مہاجرین کو لوٹا قتل کیا ان کے گہر تباہ کیے **عن** عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ
وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ
بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ
الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا
صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ
فَتَعَرَّضُوْا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ

قَدِمَ بِشَیْءٍ مِنَ الْبَحْرَیْنِ قَالُوا اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا یَسُرُّکُمْ فَوَاللّٰہِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْیَا عَلَیْکُمْ کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْهَا کَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِکَکُمْ کَمَا اَهْلَکَتْهُمْ عمرو بن عوف سے روایت ہے جو حلیف تھے بنی عامر بن لوی کے اور وہ جنگ بدر میں آنحضرت کے ساتھ شریک تھے کہ آنحضرت نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین کیطرف بھیجا (وہ ایک شہر ہے بصری اور عمان کے بیچ میں) وہاں کا محصول لے آنیکے لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے مصالحہ کر لیا تھا اور ان پر علا بن حضرمی کو حاکم کیا تھا آخیر ابو عبیدہ بحرین کا مال لیکر آئے اور انصار نے انکے آنیکی خبر سنی تو سب کے سب فجر کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوٹے راہ میں یہ لوگ سامنے آگئے آپ نے انکو دیکھکر تبسم فرمایا اور فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے یہ سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لیکر آئے ہیں (اور چونکہ اس زمانہ میں لوگ نادار تھے لہذا اس امید سے کہ کچھ مال ملیگا یہ سب اکٹھا ہوئے) ان لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا خوش ہوجاؤ اور امید رکھو اس امر کی جس سے خوش ہوگے کیونکہ قسم خدا کی میں تمپر مفلسی سے نہیں ڈرتا (بلکہ میرے بعد بہت ملک فتح ہونگے اور تم کو بہت دولت ملیگی) لیکن میں اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں دنیا تمپر کشادہ نہ ہوجاوے جیسے اگلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی اخر انہوں نے رشک کیا اسکے لیے تم بھی انکیطرح رشک کرنے لگو ایک دوسرے کی اور وہ تم کو تباہ کردے جیسے اگلی لوگوں کو تباہ کر دیا تھا **ف** کو دنیا میں غرق ہوکر خدا کو بھول گئے اور معاصی میں مبتلا ہوئے آپکے بعد ایسا ہی ہوا یزید پلید دنیا کی طمع سے جناب امام حسین علیہ السلام کو شہید کرایا اور عمر بن سعد نے رے کی حکومت نہ چھوڑی اور جناب امام سے لڑنا قبول کیا اللہ تعالی دنیا کے شر سے بچادے

بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ عورتوں کا فتنہ

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَدَعُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ اسامہ بن زید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے بعد کوئی فتنہ مردوں پر عورتوں سے زیادہ نہیں پاتا **ف** یعنے عورتوں کیوجہ سے اکثر خرابی پیدا ہوگی لوگ ان کے عشق و محبت میں گرفتار ہوکر شرع کے خلاف بہت سے کام کرینگے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ اِلَّا وَمَلَکَانِ یُنَادِیَانِ وَیْلٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَوَیْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ ابو سعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو دو فرشتے ندا کرتے ہیں خرابی ہے مردوں کے لیے عورتوں کیوجہ سے اور خرابی ہے عورتوں کے لیے مردوں کیوجہ سے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِیْبًا فَکَانَ فِیْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْهَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبے کے لیے کھڑے ہوئے تو اس خطبے مین یہ بہی فرمایا کہ دنیا سبز رنگ یعنے تر و تازہ اور شیرین معلوم ہوتی ہے (نظر مین) اور اللہ تعالی تمکو دنیا کا حاکم کرنے والا ہے پہر دیکہے گا تم کیسے عمل کرتے ہو آگاہ رہو بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے ف اللہ تعالی نے اسحدیث کے موافق مسلمانون کو بہت دنیا دی اور مشرق اور مغرب کا انکو حاکم کردیا اور مدت درازتک انکی حکومت قائم رہی جب انہون نے بہی اگلے لوگون کیطرح بد اعتدالی ظلم تجری اختیار کی تو پہرلئے جبمین ابی آجکل نصاری کی بہار ہے انکو تمام دنیا کی حکومت اور دولت مل رہی ہے اب دیکہنا چاہیے انکی میعاد کب تک ہے عن عائشة قالت بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في المسجد اذ دخلت امرأة من مزينة ترفل في زينة لها في المسجد فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس انهوا نساءكم عن لبس الزينة والتبختر في المسجد فان بني اسرائيل لم يلعنوا حتى لبس نساؤهم الزينة وتبخترن في المساجد ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹہے ہوئے تہے اتنے مین ایک عورت آئی مزینہ کی اور بڑے ناز سے زینت کیے ہوئے مسجد مین داخل ہوئی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای لوگو اپنی عورتون کو منع کرو زینت کا لباس پہنکر اور ناز کے ساتہ مسجد مین آنے سے اسلیے کہ بنی اسرائیل پر لعنت نہین ہوئی (یعنے اللہ کا غصہ انپر نہین اترا) یہانتک کہ انکی عورتون نے بناؤ کیا اور مسجدون مین ناز سے داخل ہونے لگین ف ابتک نصاری کا یہی حال ہے انکی عورتین گرجون مین عمدہ عمدہ عطر لگاکر اور خوب بناؤ سنگار کرکے عمدہ عمدہ لباس کے ساتہہ بڑی ناز و انداز سے آتی ہین اور صدہا فساق و فجار انکی قوم کے اور نیز دوسری قومون کے بہی عورتون کو گہورنے کے لیے گرجے مین جاتے ہین نہ نماز سے غرض ہے نہ دعا سے اور مسلمانون مین چونکہ اکثر عورتین پردے مین رہتی ہین اسوجہ سے ایسے موقع مسجدون مین توکم ملتے ہین مگر میلون ٹہیلون مین اور بزرگون کے عرسون مین اکثر مسلمانون کی عورتین بناؤ سنگار کرکے جاتی ہین اور پردے ہی کے اندر سے اپنا جوبن دکہلاتی ہین اور انکے مرد جو دیوث ہے کم نہین ہین ان عورتون کو ایسے بری کام سے نہین روکتے جب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کو بناؤ سنگار کرکے مسجد مین آنے سے منع کیا جہان خدا کی عبادت کی جاتی ہے تو بازار یا میلہ یا عرس مین عورتون کو اسطرح سے جانا سخت منع ہوگا البتہ اگر عورتین موٹا لباس پہنکر بغیر زینت و زیب کے نماز کے لیے مسجد مین آوین یا ضرورت سے بازار مین جاوین تو درست ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے عہد مبارک مین یہ امر شائع تہا اور بعضون نے اس زمانہ مین مطلقاً عورتون کو باہر نکلنا منع رکہا ہے بوجہ فتنہ کے اور بعضون نے بوڑہی عورتون کے لیے جائز رکہا ہے واللہ اعلم عن مولی

اِبِی رُہمٍ اِسْمُہٗ عُبَیْدٌ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ لَقِیَ امْرَاَۃً مُتَطَیِّبَۃً تُرِیْدُ الْمَسْجِدَ فَقَالَ یَا اَمَۃَ الْجَبَّارِ اَیْنَ تُرِیْدِیْنَ قَالَتِ الْمَسْجِدَ قَالَ وَلَہٗ تَطَیَّبْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ تَطَیَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ اِلَی الْمَسْجِدِ لَمْ تُقْبَلْ لَھَا صَلٰوۃٌ حَتّٰی تَغْتَسِلَ ابورہم کے مولی (غلام آزاد) سے جسکا نام عبید ہے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کو مسجد میں جاتے دیکھا جو خوشبو لگائی تھی انہوں نے کہا ای خدا کی لونڈی تو کہاں جاتی ہے وہ بولی مسجد میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے خوشبو لگائی ہے وہ بولی ہاں ابوہریرہ نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس عورت نے عطر لگایا اور مسجد میں گئی اسکی نماز قبول نہ ہوگی یہانتک کہ وہ غسل کرے یعنے خوشبو کو دھو ڈالے اپنے بدن اور کپڑے سے۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَاَکْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَاِنِّیْ رَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ مِّنْھُنَّ جَزْلَۃٌ وَمَا لَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ اَغْلَبَ لِذِیْ لُبٍّ مِّنْکُنَّ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّیْنِ قَالَ اَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَھَادَۃُ امْرَاَتَیْنِ تَعْدِلُ شَھَادَۃَ رَجُلٍ فَھٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الْعَقْلِ وَتَمْکُثُ اللَّیَالِیَ مَا تُصَلِّیْ وَتُفْطِرُ فِیْ رَمَضَانَ فَھٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الدِّیْنِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عورتو تم صدقہ دیا کرو اور استغفار بہت کیا کرو اسلیے کہ دوزخ میں میں نے عورتیں زیادہ دیکھیں ایک عورت ان میں سے جو موٹی گتی تھی بولی یا رسول اللہ ہمارا کیا قصور ہے جو ہم دوزخ میں زیادہ ہیں آپ نے فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو اور بات بات میں کہتی ہو خدا کی سوار علی کی پھٹکار خاک پڑو (ستی پڑو) اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو اور میں نے تو عقل اور دین کے نقصان کے ساتھ تم سے زیادہ عقلمند آدمی کی عقل کھونیوالا نہیں دیکھا وہ عورت بولی یا رسول اللہ ہماری عقل اور دین میں کیا نقصان ہے آپ نے فرمایا عقل کا تو نقصان یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور تم میں سے ایک عورت کئی رات گذارتی ہے (حیض میں) نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے رمضان میں یہ دین کا نقصان ہے

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان (یعنے اچھی بات کا حکم کرنیکا اور بری بات سے منع کرنے کا)

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْا فَلَا یُسْتَجَابُ لَکُمْ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے معروف کا یعنے اچھی بات کا حکم کرو اور منکر یعنے بری

بات سے منع کرو اس سے پہلے کہ تم دعا کرو اور قبول نہ ہو (یعنی تم پر بلا اترے کوئی بلا آخر) کہ بعد پھر دعا سے فائدہ نہیں ہوتا عن قیس
ابن ابی حازم قال قام ابوبکر فحمد الله واثنی علیه ثم قال یا ایها الناس انکم تقرؤن هذه الآیة یا ایها
الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم وانا سمعنا رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول ان الناس اذا راوا المنکر فلا یغیرونه اوشک ان یعمهم الله بعقابه قال ابو اسامة
مرة اخری فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ابوبکر کھڑے
ہوئے اور اللہ سبحانہ وتعالی کی تعریف کی اسکی ثنا کی پھر کہا اے لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو اے ایمان والو اپنی نفسوں کی
فکر کرو اور تم کو دوسرے شخص کی گمراہی ضرر نہ کرے گی جب تم ہدایت پر ہو اور ہمنے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہے آپ فرماتے تھے جب لوگ کوئی بری بات دیکھیں پھر اسکو موقوف نہ کرادیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالی انپر عام عذاب
اتارے **ف** کہ اچھے برے اس میں سبھی جاویں اور آیت ان لوگوں کے باب میں اتری ہے جنہوں نے امر بالمعروف
کیا تھا لیکن اسکا اثر نہیں ہوا جبکوئی بری بات سے منع کردی تو اس نے اپنا حق ادا کردیا اب بری بات کرنیوالے کا وبال
پڑے گا اسپر کچھ اثر نہ ہوگا عن ابی عبیدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بنی اسرائیل
لما وقع فیهم النقص کان الرجل یری اخاه علی الذنب فینهاه عنه فاذا کان الغد لم یمنعه ما
رای منه ان یکون اکیله وشریبه وخلیطه فضرب الله قلوب بعضهم ببعض ونزل فیهم القرآن
فقال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود وعیسی ابن مریم حتی بلغ ولو کانوا یؤمنون بالله
والنبی وما انزل الیه ما اتخذوهم اولیاء ولکن کثیرا منهم فاسقون قال وکان رسول الله صلی الله
علیه وسلم متکئا فجلس وقال لا حتی تاخذوا علی یدی الظالم فتاطروه علی الحق اطرا ابو عبیدہ سے روایت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل پر آفت آئی تو انکا یہ حال تھا کہ ایک شخص اپنے بھائی کو گناہ
پر دیکھتا اور اسکو منع کرتا لیکن دوسرے دن پھر اسکے ساتھ کھاتا پیتا مل جلکر رہتا اور گناہ کی وجہ سے اس سے نفرت اور
ترک ملاقات نکرتا آخر اللہ تعالے نے انکے دلوں کو ماردیا ایک کے دل کو دوسرے کے دل سے اور انہی کی شان میں یہ
آیت اتری لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل اخیر تک فاسقون تک راوی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ
لگائے تھے یہ فرماکر بیٹھ گئے تکیہ سے الگ ہوکر اور فرمایا تم عذاب سے نہیں بچنے کے یہاں تک کہ ظالم کا ہاتھ پکڑ کر
اسکو مجبور کرو انصاف کرنے پر **ف** اگر بادشاہ یا امام ظالم ہو تو سب رعایا کو لازم ہے کہ جمع ہوکر اسکو ظلم سے باز
رکھیں اور مجبور کریں عدل اور انصاف اور اتباع شرع پر اگر وہ کسیطرح نہ مانے تو اسکو تخت سے اتار دیں اور دوسرے

کسی متقی اور عادل کو امام بنا دین اگر رعایا ایسا نہ کرین اور اپنے بادشاہ کو ظلم کرنے دین جیسے اس زمانہ مین مسلمانون نے اختیار کیا ہی کہ بادشاہ کے ظلم سے کانپتے ہین اور چپ ہو رہتے ہین تو بہت جلد وہ سلطنت تباہ ہوگی اور بادشاہ اور رعیت دونون ہلاک ہونگے اور غیر قوم ان پر مسلط ہوگی جو انکو ذلیل اور خوار کریگی ہندوستان مین ایسا ہی ہوا عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اس مین ابو عبیدہ نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی اونہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام خطیبا فکان فیما قال الا لا یمنعن رجلا ھیبۃ الناس ان یقول بحق اذا علمہ قال فبکی ابو سعید وقال قد واللہ رأینا اشیاء فھبنا ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو خطبہ مین فرمایا آگاہ رہو کسی آدمی کو حق کہنے سے لوگون کی ہیبت نہ ہونا چاہیے جب وہ حق کو جانتا ہو یہ حدیث بیان کر کے ابو سعید روئے اور کہنے لگے قسم خدا کی ہمنے تو کئی چیزین شرع کے خلاف دیکھین لیکن ہمکو ہیبت آگئی ف اور ان سے منع نہ کر سکے جب جان یا مال کے تلف کا اندیشہ ہو تو اس وقت یہ حکم بطور فضیلت کے ہے نہ وجوب کے کیونکہ اجماع ہے کہ ایسی حالت مین امر بالمعروف کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے بلکہ کلمہ کفر بھی زبان سے نکالنا جائز ہے ایسی حالت مین لیکن افضل یہی ہے کہ جان کی پرواہ نہ کرے اور حق بات کہدے دوسری حدیث مین ہے کہ یہ افضل جہاد ہے ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحقر احدکم نفسہ قالوا یا رسول اللہ کیف یحقر احدنا نفسہ قال یری امر اللہ علیہ فیہ مقال ثم لا یقول فیہ فیقول اللہ عز وجل لہ یوم القیمۃ ما منعک ان تقول فی کذا وکذا فیقول خشیۃ الناس فیقول فایای کنت احق ان تخشی ابو سعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے تئین حقیر نہ کرے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مین سے کوئی اپنے تئین کیونکر حقیر کرے گا آپ نے فرمایا اس طرح سے کہ اللہ کا حکم جانتا ہو ایک معاملہ مین اور بیان نہ کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کہیگا تو نے فلان معاملہ مین کیون نہین کہا وہ کہیگا لوگون کے ڈر سے پروردگار فرماوے گا تجھ کو مجھ سے زیادہ ڈرنا تھا نہ لوگون سے عن عبید اللہ بن جریر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من قوم یعمل فیھم بالمعاصی ھم اعز منھم وامنع لا یغیرون الا عمھم اللہ بعقاب جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگون مین گناہ کے کام کیے جاتے ہون اور گناہ کرنے والون سے نہ کرنیوالے زیادہ زوردار ہون اور زیادہ عزت والے لیکن وہ ان کامون کو نہ روکین تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب کریگا ف کیونکہ نہ کرنیوالے قادر تھے امر بالمعروف پر اور اونھون نے ترک کیا اوسکو لیکن جب گناہ کرنے

والون سے دو چند سے زیادہ ہون تو سوقت امر بالمعروف انکے ذمہ سے ساقط ہوجاویگا عن جابر قال لما رجعت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم مهاجرة البحر قال الا تحدثونی باعاجیب ما رأیتم بارض الحبشة قال فتیة منهم بلی یا رسول الله بینا نحن جلوس مرت بنا عجوز من عجائز رهابینهم تحمل علی رأسها قلة من ماء فمرت بفتی منهم فجعل احدی یدیه بین کتفیها ثم دفعها فخرت علی رکبتیها فانکسرت قلتها فلما ارتفعت التفتت الیه فقالت سوف تعلم یا غدر اذا وضع الکرسی وجمع الاولین والاخرین وتکلمت الایدی والارجل بما کانوا یکسبون فسوف تعلم کیف امری وامرک عنده غدا قال یقول رسول الله صلی الله علیه وسلم صدقت صدقت کیف یقدس الله امة لا یوخذ لضعیفهم من شدیدهم جابر سے روایت ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس سمندر کے مہاجرین آئے لوٹ کر یعنے حضرت جعفر بن ابی طالب اور انکے ہمراہی جو حبش کیطرف ہجرت کر گئے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا تم مجھ سے وہ عجیب باتین بیان نہین کرتے جو حبش کے ملک مین تم نے دیکھین چند جوانون نے ان مین سے کہا بہت خوب یا رسول اللہ ہم بیان کرتے مین ایک بار ہم وہان بیٹھے تھے استنے مین حبش کے درویشون کی بڑھیون سے ایک بڑھیا سامنے سے گذری (یعنے راہبون کی برادری مین سے راہب کہتے مین درویش فقیر تارک الدنیا کو جو نصاری مین ہوتے مین اکثر جنگل مین مکان بنا کر اکیلے رہا کرتے ہین اور دنیا کے تمام مزون کو چھوڑ دیتے ہین) وہ اپنے سر پر ایک مٹکا پانی کا اٹھائے ہوئے تھی خیر وہ ایک جوان پر سے گذری حبش کے اس جوان نے اپنا ایک ہاتھ اس بڑھیا کے دونو مونڈھون کے بیچ مین رکھا پھر اسکو دھکا دیا وہ گھٹنون کے بل گر پڑی اور اسکا مٹکا ٹوٹ گیا جب گر کر اٹھی تو اس جوان کیطرف دیکھا اور کہنے لگے ای مکار تجھ کو اسکا بدلا عنقریب ملیگا جب اللہ تعالی انصاف کی کرسی پر بیٹھے گا اور اگلے اور پچھلے سب لوگون کو جمع کرے گا اور ہاتھ اور پاؤن سے جو کام کیے ہین وہ اسکو بیان کرینگے اسوقت میرا اور تیرا فیصلہ ہوگا پروردگار پاس کل کے روز یعنے قیامت کے دن) یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ کہا سچ کہا اس بڑھیا نے اور اللہ تعالی کیونکر پاک کرے گا (گناہون سے) اس امت کو جس مین کمزور کا انصاف نہ لیا جاوے زور آور سے ف بڑی بیحیائی اور بڑی بے غیرتی ہے فقیر اور مسکین بڑھیون کو ستانا اور جس قوم مین ایسے ظلم رائج ہوتے مین اللہ تعالی ان سے حکومت چھین لیتا ہے اگلے زمانہ مین نصاری نے ایسے ظلم شروع کیے تھے اللہ تعالی نے مسلمانون کے ہاتھون خوب انکو پٹوایا اور انکی سلطنت چھین لی اور ان سے پہلے یہودیون نے ظلم شروع کیے تھے اللہ تعالی نے رومیون کے ہاتھون خوب انکو پٹوایا اور ان کی سلطنت چھنوا دی پھر رومیون کو عربون کے ہاتھ سے پٹوایا بعد اسکے مسلمانون نے بھی ظلم وستم شروع کیے آخر انکو

بھی انگریز اور روسیون کے ہاتھون ٹٹوایا اور انکی سلطنت چھنوادی ہر ظالم کا یہی حال ہوتا ہے خدا ظلم سے بچاوے
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ
سُلْطَانٍ جَائِرٍ ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل جہاد یہ ہے کہ آدمی ظالم بادشاہ
کے سامنے انصاف کی بات کہے عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ
الْاُوْلٰی فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَمَی الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ سَاَلَهٗ فَسَكَتَ عَنْهُ
فَلَمَّا رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ لِيَرْكَبَ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ كَلِمَةُ
حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ابو امامہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص آیا جمرہ اولی کے پاس (جو
منا میں ہے) اور بولا یا رسول اللہ کونسا جہاد افضل ہے یہ سنکر آپ خاموش ہو رہے جب آپ نے دوسرے جمرہ کی رمی
کی اس نے پھر پوچھا آپ خاموش ہو رہے جب آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو اپنا پاؤن رکاب مین رکھا سوار ہونے کے
لیے (اونٹ پر) اور فرمایا وہ پوچھنے والا کہان گیا وہ بولا مین حاضر ہون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا افضل جہاد یہ ہے کہ
ظالم بادشاہ کے سامنے سچی بات کہے (ڈر اللہ کا و نہ کسی کا) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِیْ يَوْمِ عِيْدٍ
فَبَدَاَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ اَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ وَلَمْ
يَكُنْ يُخْرَجُ وَبَدَاْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَاُ بِهَا فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى
مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ اَنْ يُغَيِّرَهٗ بِيَدِهٖ
فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ ابو سعید خدری سے
روایت ہے مروان نے عید کے دن اپنے ساتھ منبر نکالا (عیدگاہ مین اسپر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے کے لیے) اور پہلے خطبہ پڑھا
پھر نماز پڑھی عید کی ایک شخص نے کہا اے مروان تو نے سنت کے خلاف کیا ایک تو منبر نکالا آج کے دن اور (سلف
منبر نہین نکالا جاتا تھا بلکہ آپ شہر کے باہر عیدگاہ مین نماز کے بعد خطبہ سناتے بغیر منبر کے) اور تو نے خطبہ نماز کے
پہلے پڑھا حالانکہ نماز پہلے پڑھی جاتی تھی پھر خطبہ ہوتا تھا یہ سنکر ابو سعید خدری نے کہا اس شخص نے تو اپنا حق (جو
اسپر تھا امر بالمعروف کا) ادا کر دیا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی شخص تم مین سے
کوئی بات خلاف شرع دیکھے پھر ہاتھ سے اسکے میٹنے کی طاقت رکھتا ہو تو ہاتھ سے اسکو میٹے (مثلاً تصویر ہو تو اسکو
توڑ ڈالے) اگر ہاتھ سے میٹنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے کہے اگر زبان سے بھی کہنے کی طاقت نہ ہو تو دل سے اسکو
برا جانے (اور نفرت کرے وہان سے چلا جاوے ان لوگون سے جنہون نے خلاف شرع کام کیا ہو ملاقات ترک کرے

اور یہ سب سے زیادہ ضعیف ایمان ہے **ف** یعنی ادنیٰ درجہ ایمان کا یہ ہے کہ بری کاموں سے اور برا کام کرنیوالوں سے دل میں بیزار ہو نفرت کرے اگر دلمیں بھی نفرت نہ ہو تو سمجھنا چاہیے کہ ایمان بالکل رخصت ہوا اور ضعیف درجہ بھی اسکا باقی نہیں رہا اللہ رحم کرے اس زمانہ میں بہت مسلمان علانیہ خلاف شرع کام کرتے ہیں جیسے سود لیتے ہیں سیندھی شراب پیتے ہیں ڈاڑھی منڈاتے ہیں مونچھیں بڑہاتے ہیں نصاریٰ کی مشابہت کرتے ہیں لیکن دوسرے مسلمان جو یہ کام نہیں کرتے ان سے نفرت بھی نہیں کرتے نہ انکی ملاقات ترک کرتے ہیں بلکہ برابر انکے ساتھ کھاتے اور پیتے ہیں اور اپنی دعوتوں میں انکو بلاتے ہیں اور امر بالمعروف کا ادنیٰ درجہ بھی نہیں کرتے کہ دل ہی سے ان سے نفرت کریں اور ایک اگلے لوگوں کا حال تھا کہ باوجودیکہ مروان حاکم تھا اور ظالم حاکم اور ایک ذرا سی سنت کی مخالفت میں انہوں نے صاف کہدیا کہ تو نے سنت کا خلاف کیا معلوم نہیں کہ اس زمانہ کے مسلمانوں پر اور کیا عذاب اترنیوالا ہے یا اللہ بچا یا اللہ بچا تو ارحم الراحمین ہے اور اب کیا عذاب عام مسلمانوں پر نہیں ہے انکی دولت چھن گئی حکومت خاک میں مل گئی کافروں کے دست نگر اور محتاج بن گئے ہیں فقر اور فاقہ کشی میں مبتلا ہیں بڑے بڑے شہزادے اور امیرزادے مسلمانوں کے نصاریٰ کی خدمتگذاری کرتے ہیں اور دو دو چار چار روپیہ ماہوار کے لیے جان دیتے ہیں اللہ اللہ

باب قولہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ اس آیت کا بیان کہ اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو تمکو دوسرے کی گمراہی ضرر نہ کریگی جب تم ہدایت پر ہو **عَنْ** أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ قَالَ أَيَّةُ آيَةٍ قُلْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا يَدَانِ لَكَ بِهِ فَعَلَيْكَ خُوَيْصَّةَ نَفْسِكَ وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ صَبْرٌ فِيهِنَّ عَلَى مِثْلِ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ ابوامیہ شعبانی سے روایت ہے میں ابو ثعلبہ خشنی پاس آیا اور میں نے ان سے کہا اس آیت کی نسبت تم کیا کرتے ہو انہوں نے کہا کون سی آیت میں نے کہا یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم (جسکا ترجمہ اوپر گذرا) ابو ثعلبہ نے کہا میں نے اس آیت کو ان سے پوچھا جو خوب خبردار تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا (اس آیت کا ظاہر مطلب جو ہے کہ امر بالمعروف کی ضرورت نہیں اس سے دھوکا مت کھاؤ) بلکہ امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو یہانتک کہ جب ایسا زمانہ آوے کہ لوگ بخیلی کی اطاعت کریں اور خواہش کی پیروی کریں اور ہر شخص دنیا کو اختیار کرے (آخرت پر) اور ہر شخص

دنیا کو اختیار کرے (آخرت پر) اور ہر شخص اپنی رای اور اپنی عقل پر نازاں ہو یعنے کتاب و سنت کو چھوڑ کر رای اور قیاس پر چلتا ہے اور تو ایسا کام (خلاف شرع) دیکھے جسکی دفع کرنیکی تجھ کو قدرت نہ ہو پس ایسی حالت مین اپنے نفس کی خبر فکر کر اور عوام کی فکر چھوڑ دے اور تمہارے پیچھے ایسے دن آتے مین جو صبر کے دن ہین اور ان دنون مین صبر کرنا (اپنی دین پر اور کتاب و سنت پر چلنا) ایسا ہوگا جیسے انگارے کو ہاتھ مین دبانا اور جو کوئی ان دنون مین نیک عمل کرے اسکو پچاس ویسے ہی عمل کرنے والون کا ثواب ہوگا **ف** تو آپنے فرمایا کہ یہ آیت یعنی علیکم انفسکم اور آیتون اور حدیثون کے خلاف نہین ہے جنمین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم ہے بلکہ یہ آیت ایک دوسرے موقع مین ہے اور وہ آیتین اور حدیثین اور موقع مین حاصل یہ ہے کہ جب تک آدمی کو قدرت ہو امر بالمعروف کی اور لوگ اچھی بات کو سنتے اور مانتے ہون اور خدا کا خوف انکے دلون مین ہو اسوقت تک امر بالمعروف برابر کرتا رہے اور جب ایسا فساد پھیلے کہ لوگ امر بالمعروف کرنیوالے کو ستانے اور ایذا دینے کے درپے ہون اور خدا کا خوف انکے دلون مین بالکل نہ رہا ہو اور رات دن دنیا کا مال جمع کرنے کے طالب ہون اور حرام حلال کی قید چھوڑ دین اور اپنی ہوا و ہوس اور خواہش نفسانی کے بندے ہون جیسے اس زمانہ مین ہے تو اسوقت عزلت اور گوشہ نشینی اور خلوت اور اپنے نفس کی اصلاح اور عبادت اور ریاضت ہی کافی ہے نہ لوگون سے صحبت رکھے نہ انکی خلاف شرع باتون مین شریک ہو ؎ ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را اسپر عمل کرنا بہتر ہے **عن** انس بن مالك قال قيل يا رسول الله متى نترك الامر بالمعروف والنهي عن المنكر قال اذا ظهر فيكم ما ظهر في الامم قبلكم قلنا يا رسول الله وما ظهر في الامم قبلنا قال الملك في صغاركم والفاحشة في كباركم والعلم في رذالتكم قال زيد تفسير معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم والعلم في رذالتكم اذا كان العلم في الفساق انس بن مالک سے روایت ہے لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ہم کس وقت ترک کرین آپنے فرمایا جب تم لوگون مین وہ باتین ظاہر ہون جو اگلی امتون مین ظاہر ہوئین تھین ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ اگلی امتون مین کونسی باتین ظاہر ہوئی تھین آپنے فرمایا یہ کہ جو لوگ تم مین سے ذلیل ہون انکو حکومت ملے (یا بادشاہ ہو جاوین) اور جو لوگ عزت والے ہون وہ فسق و فجور مین مبتلا ہون اور جو لوگ کمینے اور پاجی ہون وہ عالم بنین۔ زید بن یحییٰ نے کہا کمینے اور پاجی کے عالم بننے سے یہ مراد ہے کہ فساق اور فجار عالم ہون **ف** یعنے جو لوگ نام کے مولوی کہلا مین وہ ہی سب سے زیادہ فاسق اور فاجر اور رشوت خوار اور موذی اور ظالم اور ناخدا ترس ہون یہ امر اس زمانہ مین آنکھون سے دیکھا گیا ہے کہ نام کے مولوی جو حرکتین کرتے ہین وہ جاہلون سے بدتر کہتے ہین یہانتک کہ جاہل بھی انکے کلام دیکھ کر

ہنستے ہیں اور بعوض اسکے کہ علم سے اور اخلاق درست ہوں انکے لیے علم گمراہی کا باعث ہو جاتا ہے اور خدا کا ڈر ان کے دلوں سے نکل جاتا ہے اور رحم و کرم اور شفقت کا تو نام ہی نہیں رہتا اللہ سبحانہ و تعالی ایسے علم سے بچاوے و اضلہ اللہ علی علم یہی ہے عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُهُ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مومن کو نہیں چاہیے کہ اپنے تئیں ذلیل کرے لوگوں نے عرض کیا اپنے تئیں کیونکر ذلیل کرے گا آپنے فرمایا جس بلا کے اٹھانیکی طاقت نہیں رکھتا اس میں پڑے ف مثلا ایک مقام میں امر بالمعروف کرنے سے بلا آنیکا خیال ہے جیسے جان یا مال پر صدمہ پہونچنے کا اور اس میں اتنے صبر کی طاقت نہیں ہے تو امر بالمعروف نکرے اور خاموش ہو رہے البتہ اگر یہ اطمینان ہے کہ بلا پر ہم صبر کر سکیں گے تو فضیلت پر عمل کرے اور حق بات کہدیوے پھر جو صدمہ پہونچے اسکو اٹھاوے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَقُولَ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ أَنْ تُنْكِرَهُ فَإِذَا لَقَّنَ اللّٰهُ عَبْدًا حُجَّتَهُ قَالَ يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ وَفَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ ابوسعید سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بیشک اللہ تعالی قیامت کے دن بندے سے پوچھیگا اور کہے گا تو نے جب خلاف شرع بات دیکھی تو منع کیوں نکیا جب وہ جواب نہ دے سکا تو اللہ تعالی خود اسکو جواب سکھلا دے گا وہ عرض کریگا اے مالک میرے میں نے تیرے رحم سے امید رکھی (کہ تو خود اس خطا کو معاف کر دیگا) اور لوگوں سے میں ڈرا

بَابُ الْعُقُوبَاتِ گناہوں کی سزا کا بیان

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ابوموسی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی مہلت دیتا ہے ظالم کو اور جب پکڑتا ہے تو پھر اسکو نہیں چھوڑتا پھر یہ آیت پڑھی وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القرے وہی ظالمۃ ف یعنے اسکی پکڑ ایسی ہے جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے بیشک اسکی پکڑ دکھ کی ہے اور سخت ہے اور مہلت دیتا ہے ظالم کو یعنے جلد سزا نہیں دیتا اس میں دو مصلحتیں ہیں ایک یہ کہ وہ پورا ظلم کرلے اور جو سزا اسکے لیے ٹھیرائی گئی ہے اسکا مستحق ہو جاوے دوسرے یہ کہ شاید وہ اپنے ظلم سے توبہ کرے اور آیندہ عدل و انصاف اختیار کرے مگر یہ ہمارے علم کی نسبت ہے پروردگار کو سب معلوم ہے کہ آیندہ وہ کیا کرے گا اب اگر کوئی کہے کہ ظالم کو مہلت دینے میں خلق اسکی خرابی ہے وہ بندگان الٰہی کو تباہ اور برباد کرے گا اور انکو ایذا دیگا پھر پروردگار جو ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے اپنے بندوں پر وہ اسکو کیونکر جائز رکھتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی

مصلحتیں بے شمار ہیں بندہ کو انکا علم نہیں اسی وجہ سے وہ اپنے ناقص فہم کے موافق بعض کاموں کو خلاف مصلحت اور نامناسب سمجھتا ہے لیکن اگر بندہ کو وہ سب باتیں معلوم ہوں جو مالک کو معلوم ہیں تو جو کچھ اللہ تعالی دنیا میں کرتا ہے اسکو عین مصلحت اور نہایت مناسب جانے مثلاً ظالم کا مسلط کرنا خلق اللہ پر ان کے بری اعمال کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی اپنے بعض بندوں کو آخرت میں بڑے بڑے درجے اور مرتبہ دینا منظور ہوتا ہے پس ان پر ظلم کراتا ہے تاکہ وہ مظلوم ہو کر ایذا اٹھاویں اور صبر کریں اور آخرت میں اسکا نیک بدل پاویں پس ظالم کے مسلط کرنے کی مثال بعینہٖ ایسی ہے جیسے ماں اپنے بچے کی فصد کھلواتی ہے اسکا پھوڑا چیرتی ہے اسکو کڑوی دوا پلاتی ہے ان کاموں کو بچہ اپنے علم میں ظلم سمجھتا ہے مگر وہ عین رحم و کرم اور شفقت ہے کیونکہ آیندہ اس میں بچے کے بڑے فواید ہیں واللہ اعلم ؎

جہاندار داند جہان داشتن — یکی را بریں یکے کاستن

اور یہی وجہ ہے کہ اہل اللہ اور عرفاء اور صوفیہ کرام کبھی انتظام عالم میں دخل نہیں دیتے اور نہ کسی بندے کا یہ کام کہ اپنے مالک کے ایسے بڑے امور میں دخل در معقولات کرے البتہ اپنی ضرورت اور حاجت کو اپنے مالک سے مانگ لیوے اور یہی کافی ہے ایک غریب مسکین غلام کے لیے ؎ نقد بس بود جامے را — عاشق لم یزل لاابالی را

عن عبد الله ابن عمر قال اقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر المهاجرين خمس اذا ابتليتم بهن واعوذ بالله ان تدركوهن لم تظهر الفاحشة في قوم قط حتى يعلنوا بها الا فشا فيهم الطاعون والاوجاع التي لم تكن مضت في اسلافهم الذين مضوا ولم ينقصوا المكيال والميزان الا اخذوا بالسنين وشدة المؤنة وجور السلطان عليهم ولم يمنعوا زكوة اموالهم الا منعوا القطر من السماء ولولا البهائم لم يمطروا ولم ينقضوا عهد الله وعهد رسوله الا سلط الله عليهم عدوا من غيرهم فاخذوا بعض ما في ايديهم وما لم تحكم ائمتهم بكتاب الله ويتخيروا مما انزل الله الا جعل الله بأسهم بينهم

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے مہاجرین کے گروہ پانچ باتیں ہیں جب تم ان میں مبتلا ہو اور اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں اس سے کہ تم ان میں مبتلا ہو اور اب ان پانچ باتوں کا بیان ہے (۱) جب کسی قوم میں علانیہ فسق و فجور ہوتا ہے (جیسے زنا شرب الخمر وغیرہ) تو ان میں طاعون آتا ہے (یعنی وبا) اور ایسی ایسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کہ اگلے لوگوں میں وہ بیماریاں کبھی نہیں ہوئی تھیں (اسی وجہ سے مولانا روم نے فرمایا ؎ ابر ناید از پے منع زکوٰۃ — وز زنا خیزد وبا اندر جہات۔ اور جب کوئی قوم تول اور ناپ میں چوری کرتی ہے تو ان پر قحط اترتا ہے اور سخت مصیبت پڑتی ہے اور بادشاہ وقت ان پر ظلم کرتا ہے

اور جب کوئی قوم اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتی تو اللہ تعالی انپر بارش کو روک دیتا ہے اور اگر دنیا مین جانور پائی (جیسے گائے بیل بکری گدھے خچر اونٹ وغیرہ) نہوتے تو بالکل پانی نہ برستا (انکے اعمال کے سزا سے) اور جبکوئی قوم اللہ اور اُسکے رسول کا عہد توڑتی ہے (یعنی اللہ کی کتاب اور اُسکی رسول کی حدیث شریف پر عمل کرنا چھوڑ دیتی ہے) تو اللہ تعالے اُنپر ایک دشمن مسلط کرتا ہے جو انکی قوم کا نہین ہوتا اور وہ چھین لیتا ہے بعض اس مال کو جو انکے ہاتھ مین ہوتا ہے (یعنی اجنبی اور دوسرے ملک اور دوسری قوم والا انپر حاکم ہوتا ہے وہ انپر رحم نہین کرتا ہندوستان مین ایسا ہی ہوا اور بہت سے ملکون مین کہ جب مسلمانون نے قرآن اور حدیث پر چلنا چھوڑ دیا بلکہ حدیث شریف اور اہلحدیث سے دشمنی اختیار کی تو اللہ نے ایک غیر قوم کا حاکم یعنے کافر نصرانی انپر مسلط کیا جسنے انکو ذلیل اور خوار کردیا اور ان کی دولت حکومت تجارت زراعت سب چھین لی فاقے مرنے لگے) اور جب مسلمان حاکم اللہ کی کتاب پر نہین چلتے اور اللہ نے جو اتارا اسکو اختیار نہین کرتے (بلکہ اپنے عقلی قانون اور قواعد پر چلتے ہین یا ظلم و تعدی پر کمر باندھتے ہین نہ شرع نہ قانون جیسے اس زمانہ مین مسلمانی حکومتون مین ہے) تو اللہ تعالی انکے آپس مین لڑائی ڈالدیتا ہے ف یہانتک کہ وہ ضعیف ہوجاتے ہین آپس کی لڑائی اور نا اتفاقی سے اور پھر غیر دشمن اُنپر مسلط ہوجاتا ہے اس حدیث مین جتنی باتین آپنے فرمائین وہ سب ہوبہو مطابق واقع ہوئین پہلے جب نصاری ہندوستان مین آئے تو انہون نے دیکھا کہ مسلمان قرآن پر نہین چلتے اور اسکی وجہ سے جسقدر مسلمان رئیس ہندوستان مین سرتھے اُن مین آپس مین لڑائیان پھیلی ہوئی تہین نصاری نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور ایک ایک رئیس اور حاکم کیطرف ہوکر اسکو دوسرے سے لڑایا یہانتک کہ سب کو فنا کردیا اسکے بعد خود حاکم بن بیٹھے معلوم نہین کہ ان مسلمان رئیسون کی عقل کدہر تشریف لے گئی تہی اب صرف دو مسلمان رئیس باقی ہین ایک شاہ روم دوسرے شاہ ایران اور دونون قرآن و حدیث کو چھوڑے بیٹھے ہین اور دونون مین آپس مین نا اتفاقی اور خصومت ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونون ریاستین بہی چند ہی روز کے مہمان ہین اگر ایسا ہی نقشہ رہا اور خواب غفلت سے بیدار نہوئے اے مسلمانون اب بہی اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر عمل کرو اور قرآن اور حدیث کی پیروی اختیار کرو ورنہ جو کچھ تمہارے پاس باقی رہ گیا ہے وہ بہی جاتا رہیگا اور پہر پچھتانا کام نہ آویگا وما علینا الا البلاغ

عَنْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُعْزَفُ عَلٰى رُؤُسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ مالک اشعری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میری امت مین سے کتنے آدمی شراب پئین گے اور اسکا نام کچھ اور رکہین گے (جیسے نبیذ شلث شراب الصالحین شربت مقوی مفرح وغیرہ) اور انکے سرون پر

باجے بجاتی جاویں گے اور گانیوالی عورتیں گا دینگی اللہ تعالیٰ انکو زمین میں دہنسا دیگا اور ان میں سے بعضوں کو بندر اور سور کر دیگا

فائدہ امام ابن حزم نے اس حدیث کی اسناد کو ضعیف کیا ہے لیکن اسکا اسناد حسن سے کم نہیں ہے اور جو لوگ غنا اور مزامیر کو حرام جانتے ہیں وہ اسی حدیث سے دلیل لیتے ہیں اور مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ اس سے غنا اور مزامیر کی حرمت نہیں نکلتی یہ آپنے اُن لوگوں کا پتہ فرمایا کہ گانا بجانا انکے سامنے ہوا کرے گا اور درحقیقت یہ عذاب شراب پینے سے اترے گا یا مراد آپ کی یہ ہے کہ اجنبی فاحشہ عورتیں انکے سامنے گاویں بجاویں گی اسکی حرمت میں تو کسی کا اختلاف نہیں ہے اور یہی قیاس کے قریب ہے کیونکہ اس زمانہ شراب خواروں کے پاس یہی رائج ہے کہ طوائف یعنی فاحشہ عورتیں ناچتی گاتی ہیں اور وہ شراب سے مست ہو کر انکا گانا بجانا سنا کرتے ہیں امرا پاس تو ہر روز اس فسق و فجور کا بازار گرم ہے اور غربا بھی شادی اور بیاہ اور جلسے اور خوشی میں طوائف کو بلاتے ہیں اور یہ امر ایسا شائع ہو گیا ہے کہ کوئی اسکو مذموم اور معیوب نہیں جانتا بلکہ جو کوئی مطابق سنت کے نکاح کرے اور ان فواحش کو نہ بلاوے تو اسپر عیب کرتے ہیں ع ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ امت محمدی میں خسف اور مسخ خاص واقع ہو سکتا ہے البتہ مسخ عام نہ ہو گا جیسا دوسری حدیث میں ہے **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُهُمُ اللهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُونَ قَالَ دَوَابُّ الْأَرْضِ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون کہ لاعنون سے زمین کے جاندار مراد ہیں یعنے یہ سب انپر لعنت کرتے ہیں **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ ثوبان سے روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر کو کوئی چیز نہیں بڑھاتی سوا نیکی کے (یعنے عزیز و اقارب سے سلوک اور شفقت کرنا اور خلق خدا کو آرام اور راحت پہونچانا یہانتک کہ جانوروں کو بھی اور بلا وجہ شرعی کسیکی ایذا گوارا نہ کرنا اور جو کوئی برائی کرے اسکے ساتھ نیکی کرنا) اور تقدیر کو کوئی چیز نہیں پھیرتی مگر دعا اور دعا سے امید ہے کہ آتی ہوئی بلا ٹلجاوے اور کبھی ایک آدمی ایک گناہ کیوجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے **ف** وہ ہر چند کوشش اور محنت کرتا ہے لیکن اسکو فراغت اور تونگری حاصل نہیں ہوتی خود وہ آدمی کیا کبھی اسکے گناہ کی وجہ سے اسکی اولاد پر بھی کئی پشت تک اثر رہتا ہے اللہ بچاوے بعضوں نے کہا عمر بڑھنے سے یہی مراد ہے کہ نام وری ہو جاتی ہے گویا وہ مرنیکے بعد بھی زندہ ہے یا روزی بڑھتی کیونکہ عمر پیدا ہوتے ہی معین ہو جاتی ہے گھٹ بڑھ نہیں سکتی

بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ بلا پر صبر کرنیکا بیان **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ

بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ ۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کن لوگوں کا امتحان سخت ہوتا ہے اور انپر بلا زیادہ اترتی ہے آپ نے فرمایا پیغمبروں پر پھر جو ان کے بعد مرتبہ میں افضل ہیں پھر ان کے بعد فضل میں آدمی اسکے دین کے موافق بلا آتی ہے اگر اسکا دین سخت اور قوی ہوتا ہے تو اسکی بلا بھی سخت ہوتی ہے اور اگر اسکے دین میں نرمی اور کمی ہوتی ہے تو اسی انداز سے بلا ہوتی ہے پھر ہمیشہ بلا رہتی ہے بندہ پر (دکھ بیماری افلاس عجز کی) یہانتک کہ وہ زمین پر چلتا ہے اور کوئی گناہ اسپر نہیں ہوتا (سب گناہ معاف ہو جاتی ہیں اور بلا انکی کفارہ ہو جاتی ہے معلوم ہوا کہ اچھے بندے اللہ تعالیٰ کی اکثر مصیبت اور سختی اور تکلیف میں مبتلا رہتے ہیں اور مصیبت اور سختی اور دکھ اور بیماری کو اللہ کا غضب سمجھنا چاہیے بلکہ وہ کفارہ ہیں گناہوں اور خطاؤں کے)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ حَرَّهٗ بَيْنَ يَدَيَّ فَوْقَ اللِّحَافِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَشَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ اِنَّا كَذٰلِكَ يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْاَجْرُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ اِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لَيُبْتَلٰى بِالْفَقْرِ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُهُمْ اِلَّا الْعَبَاءَةَ يُحَوِّيْهَا وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لَيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ ۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار آ رہا تھا میں نے اپنا ہاتھ آپکے اوپر رکھا تو بخار کی گرمی میری ہاتھ کو معلوم ہوئی چادر کے اوپر سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا سخت بخار ہے آپ کو آپنے فرمایا ہمارا یہی حال ہے ہم لوگوں پر دونی بلا آتی ہے اور ثواب بھی دونا ملتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کن لوگوں پر سخت بلا آتی ہے آپنے فرمایا پیغمبروں پر میں نے کہا پھر کن پر آپنے فرمایا نیک لوگوں پر اور بعضے نیک لوگ افلاس میں مبتلا ہوتے تھے یہانتک کہ سوا ایک کمل کے جو اوڑھے ہوتے اور کچھ ان کے پاس نہ ہوتا اور بعضے بلا سے ایسا خوش ہوتے جیسے کوئی تم میں مال اور دولت سے خوش ہوتا ہے ف دوسری حدیث میں ہے کہ اتنی ایذا نہیں ہوئی اللہ کی راہ میں جتنی مجھکو ہوئی فقر و فاقہ دکھ بیماری ان تکلیفوں کے سوا کافروں کی طرف سے آپ کو بہت صدمہ پہونچے گالیاں کھائیں مار کھائی زخمی ہوئے دانت شہید ہوا اخیر میں زہر کے صدمہ سے وفات فرمائی جو شہادت ہے اور آپکے دونوں صاحبزادے جلیل الشان امام حسن اور امام حسین علیہما السلام بھی کمال تکلیف سے شہید ہوئے اور ہمیشہ آپ کی آل اور ائمہ اطہار مصیبت اور تکلیف ہی میں مبتلا

رہی سبحان اللہ کیا شان الٰہی ہے جو اپنی چہیتے ہوتی ہیں اونہی کو زیادہ آزماتا ہے اور انکی صبر اور محبت کو جانچتا ہی ایک بزرگ
مسجد میں پہونچے شاید شیخ احمد عبدالحق ردولوی تھے وہاں لوگ عشا کی نماز کی بعد اذان دی رہے تہے انہوں نے سبب پوچھا
لوگوں نے کہا دفع بلا اور وبا کے لیے اذان دیتے ہیں آپ بہی اذان دیجیے لوگوں نے اصرار کیا انہوں نے نہ مانا اور وجہ پوچھی فرمایا
جو بندہ اللہ کی نعمت کو نری سے چکھے اور اسکی بلا سے بہاگے وہ بندہ نہیں ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَ
يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ ایک نبی کا قصہ بیان کر رہے تہے (حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا) انکی قوم نے انکو مارا
وہ خون اپنے منہ سے پونچھتے جاتے تہے اور کہتے تہے ای مالک میری قوم کو بخش دے وہ نہیں جانتے ف خود آپ نے جنگ
احد میں جب کافروں کے ہاتہہ سے پتھر کہائے چہرہ مبارک زخمی ہوا دانت شہید ہوا خون بہ رہا تہا لوگوں نے عرض کیا اب تو
کافروں کے لیے بددعا فرمایئے آپ نے فرمایا یا اللہ میری قوم کو ہدایت کر وہ نہیں جانتے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ
تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي
السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہم تو زیادہ لائق ہیں شک کرنے کے ابراہیم علیہ السلام سے اگر انکو شک ہوئی ہوتی لیکن ہمکو شک نہیں ہوئی)
تو بہلا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جن کا مرتبہ عالی تہا کیونکر شک ہو سکتی ہے لیکن اونہوں نے عین الیقین کا مرتبہ
حاصل کرنیکے لیے یہ سوال کیا کہ مردے کا جلانا انکو دکہلایا جاوے (جب انہوں نے کہا ای مالک مجھکو دکہلا تو کیونکر
مردوں کو جلاویگا ارشاد ہوا کیا تجھکو یقین نہیں حضرت ابراہیم نے عرض کیا مجھکو یقین ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے
دل کو تسلی ہوجاوے (مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ علم کیسا ہی یقینی ہو اس میں وسوسہ باقی رہتا ہے جیسا ایسا وسوسہ آوے
تو اعوذ باللہ پڑہے اور استغفار کرے) اور اللہ رحم کرے حضرت لوط علیہ السلام پر وہ زور آور شخص کی حمایت ڈہونڈتے
تہے (اپنے مہمانوں کی محافظت کے لیے حالانکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی حمایتی سخت اور زور آور نہیں ہے) اور اگر میں اتنے
دنوں تک قید میں رہا ہوتا جتنے دنوں حضرت یوسف علیہ السلام رہے تہے تو جس وقت بلانیوالا آیا تہا میں اسیوقت اسکی
ساتہ ہو لیتا (یہ تعریف ہے حضرت یوسف کے صبر اور استقلال کی کہ اتنی لمبی قید پر بہی انہوں نے رہائی کے لیے جلدی
نہیں کی اور پہلے اپنی بیجرمی ظاہر کرانا چاہی) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشُجَّ فَجَعَلَ الدَّمُ یَسِیْلُ عَلٰی وَجْھِہٖ وَجَعَلَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ وَیَقُوْلُ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوْا وَجْہَ نَبِیِّھِمْ بِالدَّمِ وَھُوَ یَدْعُوْھُمْ اِلَی اللّٰہِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا اور آپکے سر میں زخم لگا (مردود ابن قمیئہ کے پتھر مارنے سے) تو خون آپکے مبارک چہرے پر (جس پر زمین و آسمان اور سارا جہان تصدق) بہ رہا تھا اور آپ خون کو اپنے منہ سے پونچھ رہے تھے اور فرماتے تھے کیونکر نجات پائیگی وہ قوم جس نے اپنے نبی کے منہ کو رنگ دیا خون سے اور وہ ان کو اللہ کیطرف بلاتا تھا اور کوئی قصور نہیں کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لیس لک من الامر شیء یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں ہے اللہ چاہے تو انکو عذاب کرے چاہے معاف کر دے **ف** آپکا یہ فرمانا کہ کیونکر نجات اخیر تک بہ دعا کے طور پر نہ تھا بلکہ تعجب کے طور پر کہ ان لوگوں کے لچھن تو ایسے خراب ہیں انکو نجات کیونکر ہوگی اللہ تعالیٰ نے اسکو بھی پسند نہیں کیا اور فرمایا تم کو صبر لازم ہے اور اللہ کو ان لوگوں کا اختیار ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ذَاتَ یَوْمٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ جَالِسٌ حَزِیْنٌ قَدْ خُضِبَ بِالدِّمَاءِ قَدْ ضَرَبَہٗ بَعْضُ اَھْلِ مَکَّۃَ فَقَالَ مَا لَکَ فَقَالَ فَعَلَ بِیْ ھٰؤُلَاءِ وَفَعَلُوْا قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُرِیَکَ اٰیَۃً قَالَ نَعَمْ اَرِنِیْ فَنَظَرَ اِلٰی شَجَرَۃٍ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِیْ فَقَالَ اُدْعُ تِلْکَ الشَّجَرَۃَ فَدَعَاھَا فَجَاءَتْ تَمْشِیْ حَتّٰی قَامَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ قُلْ لَھَا فَلْتَرْجِعْ فَقَالَ لَھَا فَرَجَعَتْ حَتّٰی عَادَتْ اِلٰی مَکَانِھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَسْبِیْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ غمگین بیٹھے ہوئے تھے اور خون میں رنگے ہوئے آپ کو مکہ کے کافروں نے مارا تھا (اور وقعہ مکہ کا ہے) جبرئیل علیہ السلام نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے آپنے فرمایا ان لوگوں نے میرے ساتھ یہ کیا جبرئیل نے کہا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپکو ایک نشانی (اللہ کی قدرت) کی دکھلاؤں (گویا جبرئیل علیہ السلام نے آپ کا دل بہلایا آپ کا رنج دور کرنے کو اللہ اللہ خاطر آپ کی) آپنے فرمایا ہاں دکھلاؤ پھر جبرئیل نے ایک درخت کیطرف دیکھا جو وادی کے پرے تھا اور کہا آپ اس درخت کو بلائے آپنے اسکو بلایا وہ زمین پر چلتا ہوا آیا یہانتک کہ آپکے سامنے کھڑا ہو گیا پھر جبرئیل نے کہا اس سے کہو لوٹ جا آپنے فرمایا لوٹ جا وہ لوٹ کر اپنی جگہ پر چلا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس یہ نشانی مجھکو کافی ہے

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا لِیْ کُلَّ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَخَافُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ مَا بَیْنَ السِّتِّمِائَۃِ اِلَی السَّبْعِمِائَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّکُمْ اَنْ تُبْتَلَوْا قَالَ فَابْتُلِیْنَا حَتّٰی

جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا مَا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا حذیفہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں ان سب کو شمار کرو میرے لیے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ہماری لیے ڈرتے ہیں (دشمن سے) اور ہمارا شمار چھ سو سے لیکر سات سو تک ہے (اللہ رے جرات اور بہادری صحابہ کی کہ چھ سو کے شمار پر کسی دشمن سے انکو خوف نہ تھا اور اب کروڑوں مسلمان ہیں اور ڈرتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں جانتے شاید تم پر بلا آوے) حذیفہ نے کہا پھر وہ بلا ہم پر آئی یہانتک کہ ہم میں سے کوئی نماز بھی پوشیدہ پڑھتا (یزید پلید کے زمانہ میں تین دن تک مسجد نبوی میں نماز نہیں ہوئی سعید بن مسیب کہتے ہیں میں مسجد میں چھپا ہوا تھا اور نماز کا وقت ایک آواز سے پہچانتا جو قبر شریف سے آتی لیکن حذیفہ اسوقت تک زندہ نہیں رہے وہ حضرت علی کی خلافت میں مر رہے تو مراد انکی شاید حضرت عثمان کے فتنے سے ہوگی) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً فَقَالَ يَا جِبْرَئِيلُ مَا هٰذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ قَالَ هٰذِهِ رِيحُ قَبْرِ الْمَاشِطَةِ وَابْنَيْهَا وَزَوْجِهَا قَالَ وَكَانَ بَدْءُ ذٰلِكَ أَنَّ الْخَضِرَ كَانَ مِنْ أَشْرَافِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَ مَمَرُّهُ بِرَاهِبٍ فِي صَوْمَعَتِهِ فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِ الرَّاهِبُ فَيُعَلِّمُهُ الْإِسْلَامَ فَلَمَّا بَلَغَ الْخَضِرُ زَوَّجَهُ أَبُوهُ امْرَأَةً فَعَلَّمَهَا الْخَضِرُ وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعْلِمَهُ أَحَدًا وَكَانَ لَا يَقْرَبُ النِّسَاءَ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ زَوَّجَهُ أَبُوهُ أُخْرَى فَعَلَّمَهَا وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعْلِمَهُ أَحَدًا فَكَتَمَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْشَتْ عَلَيْهِ الْأُخْرَى فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى أَتَى جَزِيرَةً فِي الْبَحْرِ فَأَقْبَلَ رَجُلَانِ يَحْتَطِبَانِ فَرَأَيَاهُ فَكَتَمَ أَحَدُهُمَا وَأَفْشَى الْآخَرُ وَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ الْخَضِرَ فَقِيلَ وَمَنْ رَآهُ مَعَكَ قَالَ فُلَانٌ فَسُئِلَ فَكَتَمَ وَكَانَ فِي دِينِهِمْ أَنَّ مَنْ كَذَبَ قُتِلَ قَالَ فَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الْكَاتِمَةَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشُطُ ابْنَةَ فِرْعَوْنَ إِذْ سَقَطَ الْمُشْطُ فَقَالَتْ تَعِسَ فِرْعَوْنُ فَأَخْبَرَتْ أَبَاهَا وَكَانَ لِلْمَرْأَةِ ابْنَانِ وَزَوْجٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَرَاوَدَ الْمَرْأَةَ وَزَوْجَهَا أَنْ يَرْجِعَا عَنْ دِينِهِمَا فَأَبَيَا فَقَالَ إِنِّي قَاتِلُكُمَا فَقَالَا إِحْسَانًا مِنْكَ إِلَيْنَا إِنْ قَتَلْتَنَا أَنْ تَجْعَلَنَا فِي بَيْتٍ فَفَعَلَ فَلَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً فَسَأَلَ جِبْرَئِيلَ فَأَخْبَرَهُ ابی بن کعب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں خوشبو پائی تو پوچھا اے جبرئیل یہ خوشبو کیسی ہے اونہوں نے کہا یہ خوشبو اس عورت کی قبر کی ہے جو فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنیوالی تھی اور اسکے دونو بیٹے اور خاوند کے قبروں کی (یہ ایمان لائی تھی اور فرعون نے انکو مروا ڈالا تھا) اور شروع قصہ اسکا یون ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام (جو ابتک غائب ہیں) بنی اسرائیل کے شریف لوگون میں سے تھے وہ ایک درویش کے عبادت خانہ پر سے گذرا کرتے وہ درویش اوپر سے اپنے برآمد ہوتا رہتے خضر پر اور انکو اسلام کی تعلیم کرتا جب خضر جوان ہوئے تو ان کے باپ نے ایک عورت سے انکا نکاح کیا خضر نے اس عورت

کو تعلیم دی دین کی) اور اس سے اقرار لیا کہ کسی کو خبر نہ کرنا میرا نام نہ بتلانا اور حضرت خضر عورتوں سے صحبت نہین کرتے تھے
آخر انھون نے اس عورت کو طلاق دیدیا اور انکے باپ نے انکا نکاح ایک دوسری عورت سے کرا دیا اسکو بھی خضر نے دین کی تعلیم
دی اور اس سے بھی عہد لیا کہ کسی پر ظاہر نہ کرے پھر ایک عورت نے اس راز کو چھپایا اور دوسری نے ظاہر کر دیا (کہ یہ دین اسکو
خضر نے سکھلایا ہی فرعون نے انکی گرفتاری کا حکم دیا) وہ بھاگے یہانتک کہ سمندر کے ایک جزیرے مین آئے وہان دو شخص
لئے لکڑیان چننے کو اور ان دونون نے خضر کو دیکھا ایک شخص نے تو ان کا حال چھپایا اور دوسرے نے ظاہر کر دیا اور
کہنے لگا مینے خضر کو (فلان جزیرہ مین) دیکھا لوگون نے کہا تیرے ساتھ اور کس شخص نے دیکھا وہ بولا فلان شخص نے
(جو اس کے ساتھ لکڑیان چننے گیا تھا) اس سے پوچھا گیا لیکن اس نے چھپایا (اور انکار کیا) اور فرعون کے دین مین
جھوٹ کی سزا قتل تھی اب کیا ہوا کہ اس شخص نے (یعنے جس نے خضر کو جزیرہ مین دیکھا تھا اور چھپایا تھا) اس عورت
سے نکاح کیا جس نے اپنا دین چھپایا تھا (اور خضر کا نام نہین لیا تھا) وہ عورت فرعون کی بیٹی کے سر مین کنگھی کر رہی تھی
اتنے مین اسکے ہاتھ سے کنگھی گری اور اسکے زبان سے (بے اختیار) نکل گیا کہ فرعون تباہ ہوا (اپنی بددینی کے
وجہ سے) بیٹی نے (یہ کلمہ اسکی زبان سے سنکر) اپنے باپ کو خبر کی اس عورت کے دو بیٹے تھے اور ایک خاوند فرعون نے
ان سبھون کو بلا بھیجا اور عورت اور اسکے خاوند سے یہ چاہا کہ اپنا دین ترک کر دین (اور فرعون کے دین مین آجاوین)
انھون نے نہ مانا فرعون نے کہا مین تم دونون کو قتل کرونگا ان دونون نے کہا اچھا لیکن تمہارا احسان ہوگا کہ ہم
سب کو ایک قبر مین دفن کر دے اس نے ایسا ہی کیا تو جس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا آپنے خوشبو
پائی اور جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تب انھون نے یہ بیان کیا **ف** کہ یہ خوشبو اس عورت اور اسکی خاوند اور بیٹون
کے قبر کی ہے ۔ حضرت خضر علیہ السلام اکثر علماء کے نزدیک ابتک زندہ ہین اور بہت سے اولیاء اللہ نے ان سے ملاقات
کی ہے اور اختلاف ہے کہ وہ ولی ہین یا نبی ہین یا فرشتہ ہین اور صحیح یہ ہے کہ وہ نبی ہین اور اللہ نے انکو بڑی
عمر دی ہے اور وہ لوگون کی نظر سے غائب ہین اور انکا انتقال قیامت کے قریب ہوگا جب قرآن اٹھ جاویگا
اور انکا نام بلیا بن ملکان تھا اور خضر انکو اسلیے کہنے لگے کہ وہ صاف زمین پر بیٹھتے ہین تو وہ سبز اور ہری ہو جاتی
ہے اور امام بخاری اور ایک جماعت علماء نے انکی حیات کا انکار کیا ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عِظَمُ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ
رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثواب اتنا
ہی زیادہ ملیگا جتنی بلا سخت ہوگی اور بیشک اللہ تعالے جن لوگون سے محبت کرتا ہے انکو آزماتا ہے پھر جو کوئی

اس سے راضی ہے اس سے وہ بھی راضی ہے اور جو کوئی اس سے ناراض ہو اس سے وہ بھی ناراض ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاھم اعظم اجرا من المؤمن الذی لا یخالط الناس ولا یصبر علی اذاھم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن لوگوں سے ملکر رہتا ہے اور انکی ایذا پر صبر کرتا ہے (انتقام نہیں لیتا نہ زبان کھولتا ہے انکی شکایت میں) اسکو زیادہ ثواب ہے اس مومن سے جو لوگوں سے نہیں ملتا نہ صبر کرتا ہے انکی ایذا پر ف ملکہ عزلت اور تنہائی میں بسر کرتا ہے یہ حدیث دلیل ہے ان لوگوں کی جو صحبت کو عزلت سے افضل جانتے ہیں بشرطیکہ صحبت کے شرائط ادا کرتا ہو یعنے جمعہ اور جماعت اور عیدین اور جنازے میں حاضر ہو اور بیمار کی عیادت کرے اور لوگوں کو ایذا نہ دیوے عن انس ابن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کن فیہ وجد طعم الایمان وقال بندار حلاوۃ الایمان من کان یحب المرء لا یحبہ الا للہ ومن کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن کان یلقی فی النار احب الیہ من ان یرجع فی الکفر بعد اذ انقذہ اللہ منہ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جس میں ہونگی وہ ایمان کا ذائقہ پاویگا یا ایمان کی حلاوت پاویگا ایک تو یہ کہ محبت رکھے کسی سے صرف خدا کے لیے (اسکو نیک بندہ سمجھ کر نہ دنیا کی غرض سے) دوسرے یہ کہ اللہ اور اسکا رسول اسکو محبوب ہوں سب چیزوں سے زیادہ جو سوا انکے ہیں تیسرے یہ کہ انگار میں ڈالا جانا اسکو پسند ہو پر کفر اختیار کرنا پسند نہ ہو جب اللہ تعالی نے کفر سے اسکو نجات دی عن ابی الدرداء قال اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تشرک باللہ شیئا وان قطعت وحرقت ولا تترک صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فمن ترکھا متعمدا فقد برئت منہ الذمۃ ولا تشرب الخمر فانھا مفتاح کل شر ابو الدرداء سے روایت ہے میرے جانی محبوب (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھکو وصیت کی کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک مت کیجیو (نہ ذات میں نہ صفات میں جیسے علم قدرت اختیار سمع بصر وغیرہ) اگرچہ تیرے عضا کاٹ ڈالی جاویں اور تو جلا دیا جاوے (یعنے دل سے شرک کا اعتقاد مت کیجیو اگرچہ یہ ڈر بھی تجھ کو دیے جاویں کیونکہ دل کا حال کسیکو معلوم نہیں ہوتا بجز خدا کے البتہ جان جانے کا یا عضا کاٹنے کا اگر اندیشہ ہو تو زبان سے شرک کفر کا کلمہ یا ہاتھ پاوں سے شرک کفر کا فعل ادا کر سکتا ہے بشرطیکہ دل مضبوط رہے ایمان پر اسپر بھی فضیلت یہ ہے کہ مصیبت قبول کرے اور زبان اور دوسرے اعضا سے بھی شرک کفر نہ نکالے اور شاید آپ نے ابو الدرداء کو اس فضیلت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہو) اور فرض نماز کو عمدا مت ترک کر اسلیے کہ جو کوئی عمدا فرض نماز کو

ترک کرے تو اسکی نیاہ اسکے ادٹھ گئی اور شراب بت پی وہ کنجی ہے ہر ایک برائی کی **ف** شرابی کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوتی ہیں دنیا اس وجہ سے کہ سارا مال شراب میں اڑ جاتا ہے جب شراب پیتا ہے تو عقل جاتی رہتی ہے لوگ اسکا مال فریب سے اڑائے جاتے ہیں لوگوں سے لڑائی کرتا ہے بدگوئی کرتا ہے ذلیل وخوار ہوتا ہے سخت سخت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جیسے فالج لقوہ رعشہ استسقا ورم جگر قولنج وغیرہ اور آخرت کی خرابی تو ظاہر ہے کہ شرابی کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اللہ بچاوے شراب سے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بہت مسلمان اس بلا میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور یہ نصاریٰ کی صحبت اور انکی حکومت کا اثر ہے اور لطف یہ ہے کہ نصاریٰ شراب خواری کو ترک کرتے جاتے ہیں حالانکہ انکے دین میں شراب پینا منع نہیں ہے اور ہمارے دین میں شراب حرام ہے بلکہ حنفیہ کے نزدیک نجس ہے مثل پیشاب کے پھر مسلمان کا دل کیسے قبول کرتا ہے کہ ایک نجس حرام مضر چیز کو جسکی تاثیر زہر کی طرح ہے اپنا مال تباہ کر کے خرید کرے اور اپنی دنیا اور آخرت دونو اسکے پیچھے تباہ کرے شرابی سے ساری مقدس روحیں اور بزرگ اور اولیا بیزار ہو جاتے ہیں اور فرشتے اسپر لعنت کرتے ہیں اور عالم برزخ میں تمام ارواح میں اسکی ذلت وخواری مشہور ہو جاتی ہے جیسے دنیا میں بھی وہ لوگوں کی نظر میں ذلیل وخوار ہوتا ہے **باب** شدۃ الزمان زمانہ کی سختی کا بیان **عن** معٰویۃ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لم یبق من الدنیا الا بلاء وفتنۃ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے میں نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دنیا میں اب کچھ باقی نہیں رہا سوا بلا اور فتنے کے **ف** یعنی روز بروز صلاحیت اور تقوی کم ہوتا جاتا ہے اور فسق وفجور خرابی زیادہ کیونکہ اخیر زمانہ میں قیامت کا قرب ہے سبحان اللہ تیرہ سو برس آگے کا یہ فرمودہ ہے اب اور بھی زمانہ کا برا حال ہے اور معلوم نہیں کہ آگے کیا حال ہوتا ہے **عن** ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیاتی علی الناس سنوات خداعات یصدق فیھا الکاذب ویکذب فیھا الصادق ویؤتمن فیھا الخائن ویخون فیھا الامین وینطق فیھا الرویبضۃ قیل وما الرویبضۃ قال الرجل التافہ فی امر العامۃ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہیں وہ مکر اور فریب کے سال جو لوگوں پر آویں گے ان میں جھوٹے کو سچا کریں گے اور سچے کو جھوٹا اور چور کو ایماندار اور ایماندار کو چور اور کمینہ (رویبضہ) اس زمانہ میں بات کرے گا (وہ مشیر ہوگا بادشاہ کا اور حاکم ہوگا) لوگوں نے عرض کیا رویبضہ کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا حقیر اور کمینہ آدمی وہ لوگوں کے عام انتظام میں دخل دیگا **ف** مطلب یہ ہے کہ ذلیل اور پاجی پرست زمانہ ہوگا جو لوگ شریف النسب اور عالی ہمت ہونگے انکی تو قدر ومنزلت نہوگی اور چور اٹھائی گیرے جہان بھر کے دغاباز پاجی کمینے برسر حکومت ہوں گے اب وہی زمانہ ہے اکثر شہروں میں یہی حال ہے اللہ رحم کرے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص ایک قبر پر گذریگا اور اسپر لوٹیگا اور کہیگا کاش میں اس قبر والے کی بدل قبر میں ہوتا اور کوئی رنج اسکو دین ایمان کا نہ ہوگا بلکہ دنیا کی بلا اور آفت کی وجہ سے وہ موت کی آرزو کریگا (ایسے قتل و فساد اور فتنے پھیلینگے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ لَتُنْتَقُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنْ أَغْفَالِهِ فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ فَمُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صاف کیے جاؤگے جیسے کھجور صاف کی جاتی ہے بری کھجور سے یعنے اچھے لوگ مرجاوینگے اور برے رہجاوینگے پھر اگر مرسکو تو مرجاؤ ف اس حدیث کو حاکم نے بھی نکالا استدرک میں لیکن اس میں بجائے اغفال کے خثالہ ہے اور خثالہ کہتے ہیں خراب اور بری کھجور کو اور اغفال جمع ہے غفل کی غفل وہ شخص جس کی نہ برائی سے ڈر ہو نہ اس سے نفع کی امید ہو یعنے بیکار غافل شخص عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز بروز سختی زیادہ ہوتی جاویگی (اور روٹی کمانا لوگوں پر دشوار ہوگا یہ قیامت کے قرب کا حال ہے) اور دنیا میں ادبار بڑہتا جاویگا یعنے مصیبت اور مفلسی اور محتاجی نکبت اور خواری) اور لوگوں میں بخیلی زیادہ ہوتی جاویگی (روپیہ رکھکر اپنے بھائی مسلمان کو تجارت کے لیے ندینگے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی مگر بدترین لوگوں پر اور مہدی کوئی نہیں ہے سوا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے۔

ف اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک میں نکالا اور کہا کہ یہ افراد میں سے ہے امام شافعی کے اور ذہبی نے میزان میں لکھا یہ حدیث منکر ہے منفرد ہوا اسکی سات یونس بن عبد الاعلے شافعی سے اور ایک روایت میں یونس سے یوں ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی شافعی سے اس صورت میں یہ حدیث منقطع ہے اور ایک جماعت نے اسکو یونس سے یوں روایت کیا کہ مجھ سے حدیث بیان کی شافعی نے ابن ماجہ کی روایت میں بھی ایسا ہی ہے اس صورت میں یہ حدیث متصل ہوگی مگر صحیح یہ ہے کہ یونس نے اسکو شافعی سے نہیں سنا اور اسکی اسناد میں محمد بن خالد جندی ہے ازدی نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اور حاکم اور ابن الصلاح نے امالی میں کہا وہ مجہول ہے لیکن ثقہ کہا اسکو یحییٰ بن معین نے اور ابان بن صالح سچا ہے لیکن اس نے حسن سے نہیں سنا اور ابن الصلاح نے اس حدیث میں ایک اور علت نکالی کہ بیہقی نے اسکو مرسل روایت کیا

کیا حسن سے ابان بن ابی عیاش کے طریق سے اور امام مہدی کے ثبوت میں متواتر حدیثیں وارد ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کرام میں سے ہونگے اور سات سال تک حکومت کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہی کے زمانہ میں اتریں گے اور صرف یہ روایت اسقدر متعدد روایتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور محمد بن خالد کو گو ابن معین نے ثقہ کہا مگر وہ معروف نہیں ہے اہل حدیث کے نزدیک اور ابو عبداللہ حافظ نے کہا وہ ایک مجہول شخص ہے اور اختلاف ہے اسکے اسناد میں بعضوں نے اسکو روایت کیا جندی سے اس نے ابان بن ابی عیاش سے اس نے حسن سے مرسلاً تو جندی مجہول ہے اور ابان بن ابی عیاش متروک ہے اور حسن کی روایت مرسل ہے اور مہدی کے خروج میں بہت احادیث وارد ہیں انکا اسناد اس روایت سے زیادہ صحیح ہے اور حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ابو الحسن علی بن محمد سے روایت کیا میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا وہ کہتے تھے یونس بن عبد الاعلیٰ نے میرے اوپر جھوٹ باندھا جندی کی حدیث میں انہوں نے حسن سے انہوں نے انس سے مہدی کے باب میں شافعی نے کہا یہ میری حدیث نہیں ہے اور نہ میں نے اسکو بیان کیا اور یونس نے میرے اوپر جھوٹ باندھا اور بیہقی نے خطائن خطأ علی الشافعی میں کہا کہ یہ حدیث منکر ہے امام شافعی کی پھر احمد بن سنان سے نکالا انہوں نے کہا میں یحییٰ بن معین کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں صالح ان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھکو شافعی سے پہونچا کہ یہ ایک حدیث ہی ہے اور شافعی تو ہمارے نزدیک ثقہ ہیں اور اگر یہ حدیث منکر ہو تو اسکے منکر ہونے کی وجہ یہ ہوگی کہ محمد بن خالد جندی نے اسکو روایت کیا وہ ایک شیخ مجہول ہے اور اسکی عدالت ثابت نہیں ہوئی جس سے اسکی روایت مقبول ہو اور شافعی کے سوا یحییٰ بن السکن نے بھی اس حدیث کو روایت کیا جندی سے اسی طرح تو معلوم ہوا کہ غلطی اس میں جندی کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے کئی طریقوں سے مگر ان میں یہ فقرہ نہیں ہے کہ لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم اور حافظ ابن کثیر نے ہدایہ اور نہایہ میں کہا کہ یہ حدیث مشہور ہے جندی کی روایت سے جو موذن تھا اور شیخ تھا شافعی کا اور اس سے کئی لوگوں نے روایت کی اور وہ مجہول نہیں ہے جیسے حاکم نے گمان کیا بلکہ ابن معین سے منقول ہے کہ وہ ثقہ ہے لیکن بعضوں نے اسکو جندی سے اس نے ابان بن عیاش سے اس نے حسن سے مرسلاً نکالا اور حافظ مزی نے نقل کیا کہ کسی نے شافعی کو خواب میں دیکھا انہوں نے اس حدیث کا انکار کیا اور کہا کہ یونس نے مجھپر جھوٹ باندھا یہ میری حدیث نہیں ہے اور ابن کثیر نے کہا کہ یونس ثقات میں سے ہے اور صرف خواب کی وجہ سے اسپر طعن نہیں ہو سکتا اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے ان حدیثوں کے جو مہدی کے باب میں آئی ہیں اور اگر غور کرو تو تطبیق ممکن ہے اس طرح سے کہ مہدی سے مراد مہدی کامل ہو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے (مصباح الزجاجہ مختصراً) مترجم کہتا ہے اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ اس زمانے کا ذکر ہے جو مہدی کی وفات کے بعد ہوگا قیامت کے قریب

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی علیہ السلام کے بہت دنون بعد تک زندہ رہینگے اسوقت کوئی مہدی نہ ہوگا بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اب اس مین اور مہدی کے اثبات کی حدیثون مین کوئی تخالف نرہا اور کیونکر ممکن ہے کہ ایک ضعیف منکر روایت سے مہدی کی متعدد حدیثون کو رد کرین اور مہدی کا ہماری امت مین آنیسے انکار نہین کیا بجز ابن خلدون مورخ کے اور اسکا قول اجماع کے خلاف اعتبار کے لائق نہین ہے اور ابن خلدون محدث نہین ہے صرف مورخ ہے **باب** اشْرَاطِ السَّاعَةِ قیامت کی نشانیون کا بیان **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَیْنِ وَجَمَعَ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور قیامت اس طرح بھیجا گیا ہون اور آپنے اپنی دونو انگلیون کو ملایا **ف** یعنی امت اسلام کے بعد قیامت تک اور کوئی امت حقہ نہ ہوگی اور اسلام ہی کے خاتمہ پر دنیا کا بھی ختم ہے اس حدیث سے یہ غرض نہین ہے کہ مجھ مین اور قیامت مین فاصلہ نہین ہے جیسا بعضون نے خیال کیا اور اپنے خیال کی بنا پر یہ اعتراض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کیے ہوئے تیرہ سو برس گذرے ابھی تک قیامت نہین ہوئی اور نہ اسکی کوئی بڑی نشانی ظاہر ہوئی **عن** حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیْدٍ قَالَ اطَّلَعَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَكُوْنَ عَشْرُ اٰیَاتٍ الدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا حذیفہ بن اسید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر سے ہم کو جھانکا یعنے بالاخانے پر سے اور ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے آپنے فرمایا قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ اسکے پہلے دس نشانیان واقع ہون دجال اور دھوان اور سورج کا پچھم سے نکلنا **ف** اس روایت مین صرف تین ہی نشانیان بیان کین شاید یہ مختصر ہے پوری روایت حذیفہ کی مولف دو باب کے بعد بیان کرینگے اس مین دسون نشان مذکور ہین اور ہم اس حدیث کی شرح خدا چاہے تو وہین بیان کرینگے **عن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِیْ خِبَاءٍ مِّنْ اَدَمٍ فَجَلَسْتُ بِفِنَاءِ الْخِبَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلْ یَا عَوْفُ فَقُلْتُ بِكُلِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّكَ ثُمَّ قَالَ یَا عَوْفُ احْفَظْ خِلَالًا سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ اِحْدٰهُنَّ مَوْتِیْ قَالَ فَوَجَمْتُ عِنْدَهَا وَجْمَةً شَدِیْدَةً فَقَالَ قُلْ اِحْدٰی ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ دَاءٌ یَظْهَرُ فِیْكُمْ یَسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهٖ ذَرَارِیَّكُمْ وَاَنْفُسَكُمْ وَیُزَكِّیْ بِهٖ اَعْمَالَكُمْ ثُمَّ تَكُوْنُ الْاَمْوَالُ فِیْكُمْ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا وَفِتْنَةٌ تَكُوْنُ بَیْنَكُمْ لَا یَبْقٰی بَیْتُ مُسْلِمٍ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ تَكُوْنُ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَیَغْدِرُوْنَ بِكُمْ فَیَسِیْرُوْنَ

اِلَیکُمْ فِی ثَمَانِیْنَ غَایَۃً تَحْتَ کُلِّ غَایَۃٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس آیا آپ غزوہ تبوک میں تھے چمڑے کے ایک ڈیرے میں میں اسکے گرد بیٹھا آپ نے فرمایا ای عوف اندر آ میں نے عرض کیا پورا آؤں آپ نے فرمایا پوراہی آ یہ گویا عوف نے مزاح کیا کیونکہ ڈیرہ بہت چھوٹا تھا اور عوف موٹے آدمی ہونگے پھر آپ نے فرمایا لے عوف قیامت سے پہلے چھہ باتیں ہوں گی انکو یاد رکھہ ایک تو میری وفات میں نے اسکو سنکر بہت رنج کیا پھر آپ نے فرمایا اب دوسری نشانی کہہ بیت المقدس کا فتح ہونا (یعنے مسلمان اسکو فتح کرینگے یہ بھی نشانی ہوچکی) تیسری نشانی ایک بیماری ہوگی جسکو اللہ تعالی تم میں پیدا کرے گا اسکی وجہ سے تم اور تمہاری اولاد شہادت کا درجہ پاوینگے اور تمہارے اعمال پاک ہوجاوینگے (اس سے مراد طاعون عمواس ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آیا شام میں) چوتھی نشانی مال کی کثرت ہوگی یہانتک کہ آدمی کو سو دینار (اشرفی) ملینگے اور وہ ناراض رہیگا پانچویں ایک فتنہ ہوگا تمہارے آپس میں جس میں کوئی گھر باقی نہ رہیگا جہاں وہ فتنہ نہ گیا ہو (یہ دونوں نشانیاں بھی ہوچکیں حضرت عمر کی خلافت میں مال کی کثرت ہوئی اور معاویہ اور حضرت علی کی لڑائی پانچویں فتنہ سے یہی مراد ہے) چھٹی تم میں اور روم کے لوگوں میں (نصاری میں) ایک صلح ہوگی پھر وہ تم سے دغا کرینگے اور اسی جھنڈے لیکر آوینگے ہر جھنڈے کے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی (یہ نشانی شاید قیامت کے قریب ہوگی کل فوج نصاری کی ان اسی جھنڈوں کے تلے نو لاکھہ ساٹھہ ہزار کی ہوئی دس لاکھہ فوج رکھو اتنی فوج لاکر مسلمانوں کا مقابلہ کرینگے عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَقْتُلُوْا اِمَامَکُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْیَافِکُمْ وَیَرِثُ دُنْیَاکُمْ شِرَارُکُمْ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم مار ڈالوگے اپنے امام کو (مراد حضرت عثمان یا حضرت علی میں یا جناب امام حسن یا امام حسین علیہم السلام الی یوم القیام) اور لڑ مروگے اپنی تلواروں سے اور تمہارے حاکم وہ ہونگے یا مالدار وہ ہونگے جو تم میں بدتر ہونگے (اللہ دی علم اور نسب اور لیاقت اور فہم اور فراست کی) ف اگر کوئی اعتراض کرے کہ حکومت اور دولت دونوں کا دینے والا خدا ہے پھر وہ نالائق اور موذی کو کیوں دولت اور حکومت دیتا ہے تو اس کا جواب وہی ہے جو اوپر ظالم کو سلطنت دینے کے باب میں گذرا دوسرا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ جب دنیا خراب ٹھیری تو نالایق اور پاجیوں کو اسکا ملنا اولی ہوا کیونکہ اچھوں پر تو ہمیشہ تکلیف رہتی ہے جیسا اوپر گذرا پھر نالائقوں کو دولت ملنا قیامت کی نشانی کیوں ٹھیری اسکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں بدتر سے مراد ہے جو دنیا کی دولت اور حکومت کے لائق نہ ہو اور وہ مراد نہیں ہے جسکے اعمال فسق اور فجور کے ہوں فسق و فجور دوسرا باب ہے وہ آخرت

سے متعلق ہے اور کبھی آدمی فاسق یا فاجر ہوتا ہے لیکن دنیاداری اور حکومت کی لیاقت اس میں ہوتی ہے پس فرمایا کہ قیامت کے قریب دولت اور حکومت دونوں ایسے لوگوں کو ملیں گی جو علاوہ فاسق اور فاجر ہونے کے دنیاداری کے بھی لائق نہ ہونگے یعنے انمیں عقل اور صلاحیت بھی نہ ہوگی اگرچہ دنیا ہی کی سہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ سَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوْسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِی الْبُنْیَانِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ فَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ الْاٰیَةَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں میں باہر بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا دوسری روایت میں ہے حضرت عمر کے اسکے کپڑے نہایت سفید تھے اور اسپر سفر کا نشان معلوم نہ ہوتا تھا اس نے اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے لگا دیے اور کہا اے محمد مجھ کو خبر دو ایمان سے آپ نے بیان کیا پھر اسلام کو پوچھا پھر احسان کو پھر قیامت کو جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا یہ جبرئیل تھے تم کو تمہارا دین سکھلانے آئے تھے اور اس نے کہا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن میں تجھ کو اسکی نشانیاں بتلائے دیتا ہوں جب لونڈی اپنے مالک کو جنے (یعنے بیٹی ماں پر حکومت کرے اسکو لونڈی کیطرح سمجھے یا لونڈیوں کی اولاد زیادہ ہوگی اور بیٹی ماں کی مالک ہوجاویگی) تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں والے ننگے بدن والے (یعنے گنوار مفلس) لوگوں کے سردار بنیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب بکریاں چرانیوالے بڑی بڑی عمارتیں ٹھونکیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور قیامت کا علم ان پانچ باتوں میں ہے (غیب مطلق) کے جنکو کوئی نہیں جانتا اللہ تعالے کے سوا پھر آپنے یہ آیت پڑھی ان اللہ عندہ علم الساعۃ اخیر تک **ف** یعنے اللہ ہی کو معلوم ہے قیامت کا وقت وہی پانی برساتا ہے وہی جانتا ہے جو ماں کے پیٹ میں ہے نر یا مادہ اور کسی آدمی کو معلوم نہیں کل وہ کیا کرے گا اور کہاں مریگا بس یہ پانچ غیب مطلق میں انکا علم کسیکو نہیں سوا اللہ کے اور جو کوئی دعوی کرے کہ کسی نبی یا ولی کو علم غیب ہے تو وہ کافر ہے قرآن کی بہت آیتوں میں صاف صاف یہ مضمون ہے کہ کہہ اے محمد میں غیب نہیں جانتا اب رہا غیب اضافی یعنے ایک شخص کو ایک بات غیب معلوم ہوتی ہے لیکن دوسرے کے نزدیک وہ حاضر ہوتی ہے مثلاً ہم حیدرآباد میں ہیں تو لاہور کی باتیں ہمارے نزدیک غیب میں ہیں لیکن لاہور والوں کے نزدیک وہ غیب نہیں ہے تو جس شخص کے حق میں جو بات غیب

ہو وہ اسکو خود معلوم نہین ہو سکتی البتہ اسے جب چاہتا ہے تو اپنے کسی بندے کو مثلاً پیغمبر یا ولی کو ان پانچون مین سے کوئی بات بتلا دیتا ہے **عن** انس بن مالکؓ قال الا احدثکم حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحدثکم بہ احد بعدی سمعتہ منہ ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم و یظہر الجہل و یفشو الزنا و یشرب الخمر و یذہب الرجال و یبقی النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ قیم واحد انس بن مالک سے روایت ہے انہون نے کہا مین تمسے ایک حدیث بیان نہ کرون جو مین نے سنی ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور میرے بعد تمسے وہ حدیث کوئی بیان نہ کرے گا (کیونکہ تمام صحابہ اب گذر گئے ہین) مین نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیون مین سے ہے یہ علم کا اُٹھ جانا (یعنے علم دین کا) اور جہل پھیل جانا اور زنا پھیل جانا اور شراب پیا جانا (کثرت سے) اور مردون کا مرجانا اور عورتون کا رہ جانا یہانتک کہ پچاس عورتون کا ایک مرد انتظام کریگا (علم کا اوٹھ جانا اسطرح سے ہوگا کہ دین کے عالم مرجاوینگے اور دوسرے انکے قائم مقام نہ ہونگے جیسے دوسری روایت مین ہے) **عن** ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذہب فیقتتل الناس علیہ فیقتل من کل عشرۃ تسعۃ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ فرات مین (وہ دریا ہے کوفہ کا) سونیکا ایک پہاڑ کھلجاوے گا اور لوگ اُسپر لڑائی کرینگے تو ہر دس آدمیون سے نو مارے جاوینگے **ف** دوسری روایت مین ہے ہر سو مین سے ننانوے مارے جاوینگے اور ہر شخص کہے گا شاید مین بچ رہون اور اس پہاڑ کو لون اور لڑے گا ایسی سونے پر لعنت جس سے پھٹ پڑے کان مثل مشہور ہے مگر دنیا کے طماع یہ کہان سمجھتے ہین ایک پیسہ کے لیے جان دینے کو مستعد ہین حالانکہ جان ہی تو جہان ہے **عن** ابی ہریرۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یفیض المال و تظہر الفتن و یکثر الہرج قالوا وما الہرج یا رسول اللہ قال القتل القتل القتل ثلاثا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مال دولت بہنے لگے (یعنے کثرت سے ہو کیونکہ لوگ بہت مارے جاوینگے) اور فتنے ظاہر ہون اور ہرج بہت ہو لوگون نے عرض کیا ہرج کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قتل قتل قتل تین بار

باب ذہاب القرآن والعلم قرآن اور علم کا اوٹھ جانا قیامت کی نشانی ہے

عن زیاد بن لبید قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فقال ذاک عند اوان ذہاب العلم قلت یا رسول اللہ وکیف یذہب العلم ونحن نقرأ القرآن و نقرئہ ابناءنا ویقرئہ ابناؤنا ابناءہم الی یوم القیمۃ قال ثکلتک امک زیاد ان کنت لاراک من افقہ رجل بالمدینۃ او لیس ہذہ الیہود والنصاری

يقرؤن التورية والانجيل لا يعملون بشيء مما فيهما زیاد بن لبید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی بات کا ذکر آیا آپ نے فرمایا یہ تو اسوقت ہوگا جب علم جاتا رہیگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ علم کیونکر اوٹھ جاویگا ہم تو قرآن پڑھتے ہیں اور ہم اسکو پڑھاوینگے اپنے بچوں کو وہ اپنے بچوں کو پڑھاوینگے اسیطرح قیامت تک ہوگا آپ نے فرمایا تیری ماں تجھپر روے اے زیاد (یہ محاورہ ہے عرب کا بددعا نہیں ہے اور مطلب یہ ہے کہ تیری حماقت پر روے یا جو اتنا احمق ہو اسکا مرنا ہی اچھا ہے اور ماں کا اوسپر رونا) میں تو تجھکو بہت سمجھدار آدمی سمجھتا تھا مدینہ میں کیا یہود اور نصاری توراۃ اور انجیل کو نہیں پڑھتے پڑھتے ہیں لیکن کیا فائدہ انہیں کی کسی بات پر عمل نہیں کرتے ف بلکہ اپنے پادریوں اور مولویوں کے تابع ہیں ان کی راے پر چلتی ہیں یا عقلی قانون بناتے ہیں اسپر چلتے ہیں کتاب الٰہی کو کوئی نہیں پوچھتا حضرات مقلدین ذرا اس حدیث پر غور فرماویے آپ لوگوں نے بھی قرآن وحدیث کو صرف پڑھنے ہی کے لیے رکھا ہے اور عمل آپ کا شرح وقایہ اور ہدایہ اور کنز اور قاضیخان پر ہوتا ہے پھر آپ بھی اس حدیث کے مصداق ہیں عن حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدرس الاسلام كما يدرس وشي الثوب حتى لا يدرى ما صيام ولا صلوة ولا نسك ولا صدقة وليسرى على كتاب الله عز وجل في ليلة فلا يبقى في الارض منه اية وتبقى طوائف من الناس الشيخ الكبير والعجوز يقولون ادركنا اباءنا على هذه الكلمة لا اله الا الله فنحن نقولها فقال له صلة ما تغني عنهم لا اله الا الله وهم لا يدرون ما صلوة ولا صيام ولا نسك ولا صدقة فاعرض عنه حذيفة ثم ردها عليه ثلثا كل ذلك يعرض عنه حذيفة ثم اقبل عليه في الثالثة فقال يا صلة تنجيهم من النار ثلثا

حذیفہ بن یمان سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام پرانا ہوجاویگا جیسے کپڑے کی بیل پرانی ہوجاتی ہے یہاں تک کہ کوئی (نام کے مسلمانوں میں سے) یہ نجانیگا کہ روزہ کیا ہے نماز کیا ہے قربانی کیا ہے صدقہ کیا ہے اور اسکی کتاب ایک ہی رات میں چلدیگی (یعنے اسکے حروف غائب ہوجاوینگے اور حافظ بھی مرجاوینگے) تو زمین میں ایک آیت بھی قرآن کی باقی نرہیگی اور چند گروہ مسلمانوں کے رہجاوینگے انہیں بوڑھے اور بوڑھیاں یہ کہینگی کہ ہمنے اپنے باپ دادا کو یہ کلمہ کہتے ہوئے پایا لا اله الا الله تو ہم بھی کہتے ہیں (باقی اور کوئی بات دین کی انکو معلوم نہوگی) صلہ بن زفر نے کہا (جو تابعی ہیں بڑے حذیفہ سے راوی ہیں) فقط لا اله الا الله کہنے سے انکو کیا فائدہ ہوگا اور وہ نہیں جانتے ہونگے روزے اور نماز اور قربانی اور زکوۃ کو تو حذیفہ نے تین بار انکی طرف سے منہ پھیر لیا لیکن صلہ نے پھر پوچھا پھر پوچھا تین بار پھر بار حذیفہ جواب نہیں دیتے تھے تیسری بار میں انہوں نے رخ کیا صلہ کیطرف اور کہا اے صلہ یہ کلمہ انکو دوزخ سے نجات دلاویگا تین بار یہی کہا ف کیونکہ وہ لوگ دین کی اور باتوں کے منکر نہونگے صرف ناواقف ہونگے اور ناواقف آدمی کو

نجات کے لیے نری توحید کافی ہے **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون بین یدی الساعۃ ایام یرفع فیها العلم وینزل فیها الجهل ویکثر فیها الهرج والهرج القتل عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب کچھ دن ایسے ہونگے جن میں علم اٹھ جاویگا اور جہل اترے گا اور ہرج بہت ہوگا یعنی قتل **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ورائکم ایاما ینزل فیها الجهل ویرفع فیها العلم ویکثر فیها الهرج قالوا یا رسول اللہ وما الهرج قال القتل ابو موسی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد ایسے دن آوینگے جن میں جہل اترے گا اور علم اوٹھ جاویگا اور ہرج بہت ہوگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے آپ نے فرمایا قتل **عن** ابی ہریرۃ یرفعه قال یتقارب الزمان وینقص العلم ویلقی الشح وتظهر الفتن ویکثر الهرج قالوا یا رسول اللہ وما الهرج قال القتل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ چھوٹا ہوجاوے گا (یعنی جلدی گذرے گا بوجہ عیش وعشرت کے یا برکت نہونیکی وجہ سے یا یہ مراد ہے کہ عمریں چھوٹی ہونگی اور بعضوں نے کہا لوگ فکروں میں مصروف ہونگے بوجہ فتنوں کے معلوم نہ ہوگا کتنے دن گذر گئے) اور علم گھٹ جاویگا اور بخیلی ڈالدی جاویگی (لوگوں کے دلوں میں) اور فتنے ظاہر ہونگے اور ہرج بہت ہوگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے آپ نے فرمایا قتل

باب ذهاب الامانة امانت (یعنے ایمانداری) کا دنوں میں نکل جانا

عن حذیفة قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین قد رأیت احدهما وانا انتظر الآخر حدثنا ان الامانة نزلت فی جذر قلوب الرجال قال الطنافسی یعنی وسط قلوب الرجال ونزل القرآن فعلمنا من القرآن وعلمنا من السنة ثم حدثنا عن رفعها فقال ینام الرجل النومة فترفع الامانة من قلبه فیظل اثرها کاثر الوکت ثم ینام النومة فتنزع الامانة من قلبه فیظل اثرها کاثر المجل کجمر دحرجته علی رجلك فنفط فتراه منتبرا ولیس فیه شیء ثم اخذ حذیفة کفا من حصی فدحرجه علی ساقه قال فیصبح الناس یتبایعون ولا یکاد احد یؤدی الامانة حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا وحتی یقال للرجل ما اعقله واجلده واظرفه وما فی قلبه حبة خردل من ایمان ولقد اتی علی زمان ولست ابالی ایکم بایعت لئن کان مسلما لیردنه علی اسلامه ولئن کان یهودیا او نصرانیا لیردنه علی ساعیه واما الیوم فما کنت لابایع الا فلانا وفلانا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان کیں ایک تو میں نے دیکھ لی (یعنے اسکا ظہور ہوگیا) اور دوسری کا میں منتظر ہوں آپ نے ہم سے یہ

حدیث بیان کی کہ امانت (یعنی ایمانداری) دلوں کی جڑ میں اتری اور طبائع انسانی فطرت میں پھر قرآن اترا تو ہم نے اسکو سیکھا اور حدیث سیکھی (اس سے ایمانداری اور بڑھ گئی مطلب یہ ہے کہ ایمانداری کی صفت بعض لوگوں میں خلقی ہوتی ہے اور کتاب و سنت حاصل کرنے سے وہ اور زیادہ ہو جاتی ہے) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا امانت کے اوٹھ جانیکا حال تو فرمایا کہ آدمی ایک نیند لیگا اور امانت اس کے دل سے اٹھالی جاوے گی لیکن اسکا نشان ایک نقطہ کی طرح دل میں رہ جاویگا پھر دوسری نیند لیگا اور امانت اسکے دل سے اٹھالی جاوے گی لیکن اسکا اثر کھال ہونے کیطرح رہجاوے گا (جیسے پھوڑا اچھا ہو جاتا ہے لیکن جلد کی غلاظت ذرا سی رہجاتی ہے اور یہ درجہ اول سے بھی کم ہے اول میں تو ایک نقطہ کے برابر امانت رہگئی تھی یہاں اتنی بھی نہ رہی صرف نشان رہگیا) جیسے ایک انگارے کو تو پاؤں پر ڈھلکا دے تو کھال پھول جاوے اب تو کھال پھولی (آبلہ) دیکھیگا اسکے اندر کچھ نہو گا پھر حذیفہ نے مٹھی بھر کنکریاں لیں اور انکو اپنی پنڈلی پر ڈالا آپنے فرمایا تو لوگ صبحکو بیعت کریں گے اور ان میں سے کوئی ایماندار نہ ہو گا یہاں تک کہ لوگ کہیں گے فلاں قبیلہ میں ایک شخص ایماندار ہے اور یہاں تک کہ ایک شخص کو کہا جاوے گا وہ کتنا عاقل اور ظریف اور مستعد ہے لیکن اسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہ ہو گا اور ایک زمانہ مجھ پر ایسا گذرا (یہ حذیفہ کا قول ہے) کہ مجھ کو پرواہ نہ تھی تم میں سے کسی سے معاملہ (بیعت) کر لوں کیونکہ سب ایماندار تھے) اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسکا اسلام اسکو ناحق کرنے سے مانع ہوتا اور اگر یہودی یا نصرانی ہوتا تو اسکا گماشتہ انصاف کرتا (یعنی اسکا عامل اور مطلب یہ ہے کہ کافر کے بھی عامل اور عہدہ دار ایماندار اور منصف ہوتے) لیکن آجکے دن تو میں کسی سے بیعت نہیں کر سکتا (کوئی اس لائق نہیں ہے) سوا فلانے کے اور فلانے کے۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّھْلِکَ عَبْدًا نَزَعَ مِنْہُ الْحَیَاءَ فَاِذَا نَزَعَ مِنْہُ الْحَیَاءَ لَمْ تَلْقَہٗ اِلَّا مَقِیْتًا مُّمَقَّتًا فَاِذَا لَمْ تَلْقَہٗ اِلَّا مَقِیْتًا مُّمَقَّتًا نُزِعَتْ مِنْہُ الْاَمَانَۃُ فَاِذَا نُزِعَتْ مِنْہُ الْاَمَانَۃُ لَمْ تَلْقَہٗ اِلَّا خَائِنًا مُّخَوَّنًا فَاِذَا لَمْ تَلْقَہٗ اِلَّا خَائِنًا مُّخَوَّنًا نُزِعَتْ مِنْہُ الرَّحْمَۃُ فَاِذَا نُزِعَتْ مِنْہُ الرَّحْمَۃُ لَمْ تَلْقَہٗ اِلَّا رَجِیْمًا مُّلَعَّنًا فَاِذَا لَمْ تَلْقَہٗ اِلَّا رَجِیْمًا مُّلَعَّنًا نُزِعَتْ مِنْہُ رِبْقَۃُ الْاِسْلَامِ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا (شرم) کو نکال لیتا ہے پھر جب حیا اس میں سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ تو اس پر اللہ کا غصہ پاتا ہے جب ہمیشہ اس پر اللہ کا غصہ رہتا ہے تو امانت اسکے دل سے نکل جاتی ہے جب امانت اس میں سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ تو اسکو چور اور خائن پاتا ہے جب ہمیشہ چور اور خائن تو اسکو پاتا ہے تو رحمت اس میں سے نکل جاتی ہے (کیونکہ رحم وہی کرتا ہے جو امانتدار ہوتا ہے جو بے ایمان سخت دل ہوتا ہے) جب رحمت اس میں سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ اسکو مردود اور ملعون پاتا ہے جب ہمیشہ اسکو مردود اور ملعون پاوے

تو اسلام کی رسی اسکی گردن سے نکل گئی (معاذ اللہ کافر ہوگیا) اس حدیث سے نکلا کہ صغیرہ گناہ کبیرہ تک پہونچاتا ہے اور کبیرہ کفر تک

بَابُ الْآيَاتِ قیامت کی نشانیوں کا بیان **عَنْ** حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ اطَّلَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَالدَّابَّةُ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَخُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَثَلَاثُ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنِ أَبْيَنَ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ تَبِيتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا حذیفہ بن اسید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے بالاخانہ پر اور ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے آپنے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ دس نشانیاں ظاہر ہوں ایک تو سورج پچھم سے نکلنا (جدہر ڈوبتا ہے ادہر ہی سے) دوسرے دجال کا نکلنا (جو کانا ہوگا) تیسرے دہوئیں کا نکلنا **فائدہ** ساری دنیا میں پہیل جاویگا اور کافروں کا دم اس سے رک جاویگا اور مسلمانوں کو زکام کی حالت اس سے پیدا ہوگی اور یہ نشانی ابہی ظاہر نہیں ہوئی قیامت کے قریب ہوگی حذیفہ اور ابن عمر اور حسن کا یہی قول ہے اور حذیفہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ دہواں دنیا میں چالیس دن تک رہیگا اور ابن مسعود نے کہا یہ نشانی ظاہر ہو چکی اور اس آیت میں اسیکا ذکر ہے یوم تأتی السماء بدخان مبین اور یہ دہواں قریش پر آیا تہا اونپر قحط پڑا تہا اور آسمان میں دہواں سا معلوم ہوتا تہا اور احتمال ہے کہ یہ دہواں الگ ہو اور وہ جو قیامت کی نشانی ہے دوسرا دہواں ہو اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے **ت** چوتہے دابۃ الارض کا نکلنا (یعنے زمین کے جانور کا جو صفا پہاڑ سے نکلیگا اور کافروں اور مومنوں پر نشان کر دیگا) پانچویں یاجوج اور ماجوج کا نکلنا (وہ دو قومیں ہیں اولاد میں یافث بن نوح علیہ السلام کے جو قیامت کے قریب ظاہر ہونگے) چھٹے حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کا اترنا (آسمان سے دنیا کیطرف وہ بیت المقدس میں اتریں گے) ساتویں زمین کا دہنسنا مشرق میں آٹھویں زمین کا دہنسنا مغرب میں نویں زمین کا دہنسنا عرب کے جزیرہ میں دسویں ایک آگ جو عدن کے نشیب سے نکلے گی جسکو ابین کہتے ہیں (ابین بروزن احمر ایک گاؤں ہے یمن کے علاقہ میں ساحل کے ایک جانب پر) وہ لوگوں کو محشر کیطرف (یعنے شام کے ملک کی طرف شام کو محشر کہتے ہیں کیونکہ حشر اسی زمین پر ہوگا) لیجاوے گی اور جب لوگ رات کو ٹہیر جاوینگے (راستے سے بہاگتے بہاگتے تہک کر) تو وہ انگار بہی رات بہر ٹہیری رہے گی اسیطرح دوپہر دن کو جب لوگ آرام کرینگے تو وہ آگ بہی آرام کرے گی انکے ساتہ (یعنے ٹہیری رہیگی گویا وہ آگ بقدرت الٰہی لوگوں کو ہانکنے والی ہوگی ملک شام کیطرف) **ف** بعضوں نے کہا اس آگ سے ریل مراد ہے یعنے عرب میں ریل جاری ہوگی عدن سے لیکر شام تک اور ہمارے زمانہ میں ایک بڑے

سورج نظر آوے جب کہتے ہین کہ یاجوج اور ماجوج سے انگریز اور روس مراد ہین یہی ساری دنیا پر غالب ہو جاوینگے لیکن یاجوج اور ماجوج تو سد کے پرے اڑے ہوے ہین اور دفعۃً نکلین گے انگریز اور روس تو ہمیشہ سے چلتے ہوے ہین انکے لیے سد کب بنائی گئی تھی ایسی قیاسی باتین قیامت کی نشانیون مین بنانا خوب نہین ہے جو اللہ اور رسول نے فرمایا اسکے اوپر ایمان لانا کافی ہے اور تفصیل اسکی اللہ ہی خوب جانتا ہے عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال ستا طلوع الشمس من مغربہا والدخان ودابۃ الارض والدجال وخویصۃ احدکم وامر العامۃ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ چیزون کے ظاہر ہونے سے پہلے جلدی نیک عمل کر لو ایک تو سورج کا نکلنا پچھم سے دوسرے دھوان تیسرے دابۃ الارض چوتھے دجال پانچوین خاص آفت ہر شخص کی (یعنی موت) چھٹی عام آفت (جیسے وبا وغیرہ) عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآیات بعد المائتین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیان دوسو برس کے بعد ہونگی ف یعنی آپ کی ہجرت سے یا وفات سے یا اسلام کی دولتین بٹ جانے سے دوسو برس بعد اور یہ حدیث ضعیف ہے ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین لکھا اور کہا اسکی اسناد مین عون اور عبداللہ دونون ضعیف ہین مگر ابن جوزی نے اسکو کدیمی کے طریق سے روایت کیا اس نے عون سے اور ابن ماجہ کے اسناد مین حسن نے متابعت کی کدیمی کی ابن جوزی نے کہا یہ حدیث کی وضع کے ساتھ متہم ہے کدیمی مین کہتا ہون اسکی متابعت ہوئی اور حاکم نے اسکو مستدرک مین نکالا اور کہا صحیح ہے ذہبی نے اسپر اعتراض کیا کہ عون ضعیف ہے اور ابن کثیر نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہین ہے اور شاید آیات سے اس حدیث مین وہ آیات مراد ہون جیسے خلق قرآن کا قول جو امام احمد کے وقت مین نکلا اور اسکی وجہ سے اہل حدیث پر آفت آئی مین کہتا ہون اگر حدیث ظاہر پر رکھی جاوے تو بھی اس مین کچھ اشکال نہین ہے کیونکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کی بڑی نشانیان سنہ دوسو ہجری تک ظاہر نہ ہونگی اسکے بعد ہونگی اور اب تو تیرہ سو برس گذر چکے ابھی تک کوئی بڑی نشانی ظاہر نہین ہوئی اور اللہ تعالی اسکا وقت خوب جانتا ہے عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امتی علی خمس طبقات فاربعون سنۃ اہل بر وتقوی ثم الذین یلونہم الی عشرین ومائۃ سنۃ اہل تراحم وتواصل ثم الذین یلونہم الی ستین ومائۃ سنۃ اہل تدابر وتقاطع ثم الہرج الہرج النجا النجا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے پانچ طبقے ہونگے چالیس برس تک تو نیک اور متقی لوگ رہینگے پھر ایک سو بیس برس تک انکے قریب وہ لوگ رہینگے جن مین رحم اور ناتے کا جوڑنا ہوگا پھر ان سے قریب ایک سو

سو سانٹھ برس تک وہ لوگ رہیں گے جو ناتا توڑیں گے اور ایک دوسرے کی طرف سے مونہہ موڑیں گے پھر اسکے بعد تو قتل ہی قتل ہے
ایسے زمانہ سے نجات مانگو نجات مانگو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ عَلٰی خَمْسِ
طَبَقَاتٍ كُلُّ طَبَقَةٍ اَرْبَعُوْنَ عَامًا فَاَمَّا طَبَقَتِیْ وَطَبَقَةُ اَصْحَابِیْ فَاَهْلُ عِلْمٍ وَاِيْمَانٍ وَاَمَّا الطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ مَا
بَيْنَ الْاَرْبَعِيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ فَاَهْلُ بِرٍّ وَتَقْوٰی ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ انس بن مالک سے ویسی ہی روایت ہے اس میں یہ ہے کہ ہر طبقہ
چالیس برس کا ہوگا لیکن میرا طبقہ اور میرے اصحاب کا طبقہ وہ تو اہل علم اور اہل ایمان کا ہے اور دوسرا طبقہ چالیس سے
لیکر اسی تک اہل بر اور اہل تقوی کا طبقہ ہے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا **ف** تو پانچ طبقے اسطرح سے ہوئے
کہ چار آپنے اپنے بعد بیان کیے اور ایک طبقہ خود آپ کے زمانہ کا۔ ابن جوزی نے اسحدیث کو بھی موضوع کہا ہے عباد بن
عبد اللہ کے طریق سے انہوں نے انس سے اور ابن ماجہ کی روایتوں میں دو شخصوں نے اسکی متابعت کی یزید رقاشی
اور ابو معن نے لیکن دونوں طریقوں کے اسناد ضعیف ہیں اور بھی اسکے کئی شاہد ہیں جو امام سیوطی نے لآلی میں
بیان کیے ہیں **بَابُ الْخُسُوْفِ** زمین کے دھنسنے کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا قیامت کے سامنے (قریب) مسخ ہونگے (یعنے صورت بدلنا) اور خسف ہونگے (زمین کا دھنسنا) اور قذف
ہونگے (یعنے پتھروں کی بارش) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِیْ
فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ سعد بن سعد سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اخیر امت
میں خسف ہونگے اور مسخ اور قذف عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُكَ السَّلَامَ قَالَ
اِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اَوْ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَسْخٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ وَذٰلِكَ فِیْ اَهْلِ الْقَدَرِ نافع
سے روایت ہے ایک شخص ابن عمر کے پاس آیا اور کہا کہ فلان شخص تم کو سلام کہتا ہے انہوں نے کہا مجھے خبر پہونچی ہے
کہ اس نے دین میں نئی بات نکالی (بدعت کی) اگر اس نے نئی بدعت نکالی ہے تو میری طرف سے اسکو سلام مت کہنا کیونکہ
میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری امت میں یا اس امت میں مسخ ہونگے اور خسف اور
قذف اہل قدر میں (یعنے قدریہ لوگوں میں جو تقدیر کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے
سب سے پہلے یہی گمراہ فرقہ اسلام میں ظاہر ہوا صحابہ کے اخیر زمانہ میں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا میری امت میں خسف ہوگا اور مسخ اور قذف **باب جیش البیداء** یعنی بیداء کے لشکر کا بیان **عن**
حفصة انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليؤمن هذا البيت جيش يغزونه حتى اذا كانوا ببيداء
من الارض خسف باوسطهم وينادي اولهم آخرهم فيخسف بهم فلا يبقى منهم الا الشريد الذي
يخبر عنهم فلما جاء جيش الحجاج ظننا انهم هم فقال رجل اشهد عليك انك لم تكذب على
حفصة وان حفصة لم تكذب على النبي صلى الله عليه وسلم ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس گھر کا (یعنے خانہ کعبہ کا) قصد کرے گا ایک لشکر جو
لڑائی کرے گا اہل مکہ سے جب وہ بیداء کی زمین میں ہونگے (بیداء ایک مقام ہے ذوالحلیفہ سے قریب یا مراد وسیع میدان
ہے تو اسکے بیچ میں دھنس جاوینگے اور دھنستے وقت جو لوگ آگے ہوں گے وہ پیچھے والوں کو آواز دیں گے وہ بھی دھنس
جاوینگے یہانتک کہ ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا سوا ایک قاصد کے جو ان کا حال بیان کرے گا عبداللہ
بن صفوان نے کہا جب حجاج (بن یوسف ثقفی ظالم) کا لشکر آیا (عبداللہ بن زبیر سے لڑنیکو مکہ کیطرف) تو ہم سمجھے
شاید یہی لشکر آپ کا مراد ہوگا جو دھنس جاوے گا ایک شخص سنکر بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حفصہ پر جھوٹ نہیں
باندھا اور حفصہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا **عن** صفية قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا ينتهي الناس عن غزو هذا البيت حتى يغزو جيش حتى اذا كانوا بالبيداء او ببيداء من
الارض خسف باولهم وآخرهم ولم ينج اوسطهم قلت فان كان فيهم من يكره قال يبعثهم الله
على ما في انفسهم صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس گھر پر لڑائی
کرنے سے (یعنے مکہ والوں پر جہاد کرنے سے) باز نہ آویں گے یہانتک کہ ایک لشکر لڑنیکو آوے گا جب وہ بیداء میں ہونگے
گے یا وسیع میدان میں تو اول سے لیکر اخیر تک سارا لشکر دھنس جاویگا اور انکے بیچ والے بھی نہیں بچیں گے میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی زبردستی سے اس لشکر میں شریک ہوا ہو (یعنے خوشی سے ان کے ساتھ نہ ہو) آپ نے فرمایا
قیامت کے دن انکو اللہ تعالیٰ اپنی اپنی نیت کے موافق اٹھاویگا (لیکن دنیا کا عذاب سب پر آویگا بروں کی کثرت
میں اچھے بھی پس جاتے ہیں) **عن** ام سلمة قالت ذكر النبي صلى الله عليه وسلم الجيش الذي يخسف
بهم فقالت ام سلمة يا رسول الله لعل فيهم المكره قال انهم يبعثون على نياتهم ام سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا ذکر کیا جو دھنس جاویگا تو ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ
شاید اس میں کوئی ایسا شخص ہو جو جبر سے آیا ہو آپ نے فرمایا وہ اپنی اپنی نیت پر اٹھیں گے **باب دابة الارض**

داتبہ الارض کا بیان عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تخرج الدابۃ ومعھا خاتم سلیمان بن داؤد وعصا موسی بن عمران علیھما السلام فتجلو وجہ المؤمن بالعصا وتخطم انف الکافر بالخاتم حتی ان اھل الحواء لیجتمعون فیقول ھذا یا مؤمن ویقول ھذا یا کافر قال ابو الحسن القطان حدثنا ابراھیم بن یحیی قال حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا حماد بن سلمۃ فذکر نحوہ وقال فیہ مرۃ فیقول ھذا یا مؤمن وھذا یا کافر۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دابہ (جانور) زمین سے نکلیگا اسکے ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی اور حضرت موسی علیہ السلام کی عصا ہوگی تو مسلمان کا مونہ روشن کردیگا عصا سے اور کافر کی ناک پر نشان لگادیگا مہر سے یہانتک کہ ایک کمیڑے والے اس موضع والے جس کے گھر ملے جلے ہوتے ہیں اجمع ہونگے وہ کہیگا یہ مومن ہے یہ کافر ہے ابو الحسن قطان کی روایت میں یہ ہے کہ یہ کہیگا ای مومن اور وہ کہیگا اے کافر **فائدہ** یعنے مومن اور کافر نشان کی وجہ سے معلوم ہوجاوینگے تو ہر ایک شخص مومن کو ایمان کا نشان دیکھکر مومن کے لقب سے پکاریگا اور کافر کو کفر کا نشان دیکھکر کافر کے لقب سے پکارے گا غرض اسوقت ایمان اور کفر مخفی نرہے گا حقیقت میں دابۃ الارض ایک فرشتہ ہوگا بصورت جانور کے جو صفا پہاڑ سے نمودار ہوگا بعضوں نے کہا اسکی لنبای ساٹھ ہاتھ کی ہوگی اور عجیب الخلقت ہوگا ہر ایک جانور کی کچھ کچھ مشابہت اس میں ہوگی اور اللہ جل شانہ کی قدرت کے سامنے یہ امر بہت آسان ہے ہمارے زمانہ میں بہت انسان کے بچے آدمی کے پیٹ سے عجیب الخلقت پیدا ہوتے ہیں تو فرشتے کا ایک عجیب صورت پر ظاہر ہونا کیا مشکل ہے عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال ذھب بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی موضع بالبادیۃ قریب من مکۃ فاذا ارض یابسۃ حولھا رمل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تخرج الدابۃ من ھذا الموضع فاذا فتر فی شبر قال ابن بریدۃ فحججت بعد ذلک بسنین فارانا عصالہ فاذا ھو بعصای ھذہ کذا وکذا۔ بریدہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو ایک مقام میں جنگل میں لے گئے جو مکہ سے قریب تہا وہاں خشک زمین تھی گرد اگرد ریتی تھی آپنے فرمایا دابۃ الارض یہاں سے نکلیگا میں نے اسجگہہ کو دیکھا وہ ایک جگہ تھی یا ایک بالشت (عرب کہتے ہیں فتر کو فتر کہتے ہیں کلمہ کی انگلی کے کنارے سے لیکر انگوٹھے کے کنارے تک) ابن بریدہ نے کہا میں نے کئی سال کے بعد حج کیا تو بریدہ نے دابۃ الارض کی عصا بتلای وہ میری اس عصا کے برابر تھی اتنی لنبی اتنی موٹی **ف** اس روایت کو صرف ابن ماجہ نے نکالا یہ مزی نے بیان کیا اطراف میں اور دوسری روایتوں میں مذکور ہے کہ صفا پہاڑ پہٹے گا اور اس میں سے دابۃ الارض نکلیگا **باب** طلوع الشمس من مغربھا پچہم سے سورج نکلنے کا بیان عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم یقول لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا فاذا طلعت ورآھا الناس آمن من علیہا فذلک
حین لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت نہیں قائم ہوگی یہانتک کہ سورج پچھم سے نکلے جب سورج پچھم سے نکلیگا اور لوگ دیکھیں گے تو
زمین پر جتنے لوگ ہونگے سب ایمان لاوینگے (اور ہر ایک ملک اون کو سورج کا طلوع پچھم سے معلوم ہوگا جدہر ڈوبتا ہے
لیکن بعضوں کے اوپر دو دن کے برابر ہوگا اور بعضوں پر رات دو رات کے برابر) مگر یہ وہ وقت ہے جب کسی آدمی کو ایمان
لانا کام نہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا ف کیونکہ کھلی کھلی نشانی پروردگار کی قدرت کی ظاہر ہوجاویگی اور ایسی
حالت میں تو سب مومن ہوجاتے ہیں جیسے قیامت میں جنت اور دوزخ اور حشر کو دیکھکر سب ایمان لاوینگے ایمان جو
قبول ہے وہی ہے کہ غیب پر ایمان لاوے بہرحال پچھم سے جبتک سورج نہ نکلے اسوقت تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے پھر بند
ہوجاویگا عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول الآیات خروجا طلوع الشمس
من مغربہا وخروج الدابۃ علی الناس ضحی قال عبد اللہ فایتہما ما خرجت قبل الاخری فالاخری
منہا قریب قال عبد اللہ ولا اظنہا الا طلوع الشمس من مغربہا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی نشانی قیامت کی نشانیوں میں سورج کا نکلنا ہے پچھم کیطرف سے ف یعنی ان
نشانیوں میں جو قانون قدرت کے خلاف ہیں کیونکہ پہلی نشانی مہدی کا ظہور ہے پھر حضرت عیسیٰ کا اترنا پھر دجال کا نکلنا
پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا اور دابۃ الارض میں اختلاف ہے کہ سورج کے طلوع کے بعد نکلیگا عبد اللہ بن عمرو کا یہی خیال تھا اور
اوروں نے کہا کہ اس سے پہلے نکلیگا بہرحال سماوی نشانیوں میں سورج کا نکلنا پہلی نشانی ہے اور ارضی نشانیوں
میں دابۃ الارض کا پہلے نکلنا اور سیوطی نے کہا کہ اول نشانی قیامت کی دجال کا نکلنا ہے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا
اترنا پھر یاجوج اور ماجوج کا نکلنا پھر دابۃ الارض کا پھر سورج کا نکلنا پچھم سے کیونکہ سورج نکلنے پر ایمان کا باب بند ہوجاویگا
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد میں بہت سے کافر دین اسلام کو قبول کریں گے یہانتک کہ ساری دنیا میں ایک ہی دین
ہوجاویگا عن صفوان بن عسال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من قبل مغرب الشمس بابا
مفتوحا عرضہ سبعون سنۃ فلا یزال ذلک الباب مفتوحا للتوبۃ حتی تطلع الشمس من نحوہ فاذا
طلعت من نحوہ لم ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا صفوان بن عسال
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھم کیطرف ایک دروازہ ہے کھلا ہوا جسکا عرض ستر برس کی راہ ہے یہ
دروازہ ہمیشہ کھلا رہیگا توبہ کے لیے یہانتک کہ سورج ادہر کیطرف سے نکلے جب سورج ادہر سے نکلیگا تو اب کسی

نفس کو اسکا ایمان لانا فائدہ نہ دیگا جو پہلے ایمان نہین لاچکا تہا یا ایمان کے ساتہ نیک عمل نہین کرچکا تہا **باب**
فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَخُرُوجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَخُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ دجال کا بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اتر نیکا
بیان اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ عَيْنِ
الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا دجال بائین آنکھ کا کانا ہے اور اسکے سر پر بہت کثرت سے بال ہین اور اُسکے ساتہ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن
اسکی جنت دوزخ ہے اور اسکی دوزخ جنت ہے **ف** صحیحین کی روایت مین ہے کہ اسکے ساتہ انگار اور پانی ہوگا لیکن لوگ
جسکو پانی سمجہینگے وہ انگار ہوگی اور جسکو انگار سمجہینگے وہ شیرین پانی ہوگا عمدہ پہر جو کوئی تم مین سے دجال کو پاوے وہ
انگار مین گرے اور اس روایت مین یہ مذکور ہے کہ وہ بائین آنکہ کا کانا ہے اور عبداللہ کی حدیث مین ہے جسکو بخاری اور مسلم نے
نکالا کہ وہ داہنی آنکھ کا کانا ہے اور اسکی آنکہ گویا ایک انگور ہے اوبہرا ہوا یا اندہی بغیر روشنی کے دوسری حدیث مین ہے
کہ وہ ممسوح العین ہے یعنی اندہا ہے ایک آنکہ کا اور اس مین غلیظ پہلی ہے اور اسکی دونون آنکھون کے بیچ مین کافر لکہا ہوا
ہے اسکو ہر مومن پڑہ لیگا لکہا پڑہا ہو یا نہ ہو اور دجال کی حدیث مین بہت اختلافات ہین اور بعضون کی تطبیق کی ہے علماء
نے بعضون مین یہ احتمال ہے کہ راوی کی غلطی ہو عبادہ کی حدیث مین ہے کہ اسکی آنکہ اندہی ہوگی نہ اونچی ہوئی نہ اندر گہسی
ہوئی اُسکو نکالا ابوداؤد نے اور انس اور حذیفہ کی حدیث مین ہے کہ وہ کافر اور کذاب ہے اور عبداللہ بن عمر کی حدیث مین ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکہا بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے وہ سرخ رنگ تہا موٹا گہونگر بال والا داہنی آنکھ کا
کانا اور نواس کی روایت مین ہے کہ دجال کے دن لمبے ہونگے یہانتک کہ ایک دن برس بہر کا ہوگا اور اسمار کی حدیث مین ہے کہ اسکے
دن چہوٹے ہونگے یہانتک کہ برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور دن جیسے ایک تنکے کا جلنا اور تمیم داری کی حدیث آگے آتی
ہے کہ دجال ایک جزیرے مین ہے جکڑا ہوا اور ابوبکرہ کی حدیث مین ہے کہ دجال کے باپ کا تیس برس تک لڑکا نہ ہوگا پہر ایک
کانا لڑکا بڑے دانت والا پیدا ہوگا اسکو ترمذی نے نکالا اور ایک حدیث مین ہے کہ دجال شام کے سمندر مین ہے یا یمن
مین اور ابن صیاد کی حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ڈرا کرتے تہے کہین وہ دجال نہ ہو اور حضرت عمر رضی
اللہ تعالے عنہ قسم کہاتے تہے کہ وہی دجال ہے اور تمیم کی حدیث مین ہے کہ وہ دجال ہم نے اتنا بڑا آدمی دیکہا کہ ویسا بڑا آدمی
کبہی نہین دیکہا اور عبادہ کی حدیث مین ہے کہ دجال ٹہنگنا ہے اسکی دونو پاؤن مین فاصلہ بہت ہے اور ابوہریرہ کی حدیث
مین ہے کہ اسکے گدہے کے دونون کانون کے بیچ مین چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا قد بہی بہت
بڑا ہوگا اور یہ اختلافات فی الحقیقت اختلافات نہین ہین کیونکہ دجال ایک ساحر شخص ہوگا جو جادو کے زور سے طرح طرح

کے شعبدے اور طلسم دکھلاویگا جیسے مردیکا جلانا زمین کا خزانہ نکالنا پانی برسانا غلہ اگانا گویا وہ الوہیت کا دعوی کرے گا اور اسکو خوارق عادات دی گئے اسوجہ سے کہ اللہ تعالی اپنے بندون کا امتحان لیگا اس سے اور اسکے خدا نہ ہونیکی کہی نشانیان بہی کہولدین جنمین وہ مجبور ہوگا ان کو اپنے سے دور نہ کرسکیگا جیسے کانا ہونا آنکہ مین پہلی ہونا پیشانی پر کافر لکہا ہونا ان نشانیون کو دیکہکر مومنین یقین کرلینگے کہ یہ خدا نہین ہے بس جب وہ ساحر ہوا اور بڑے بڑی خوارق عادات دکہلانی پر اسکو قدرت ہوئی تو ممکن ہے کہ کبھی وہ اپنے تئین داہنی آنکہہ کا کانا دکہلادے کبہی بائین آنکہہ کا کبہی لنبا کبہی پست قد کبہی موٹا کبہی متوسط کبہی آنکہہ پہولی ہوئی کبہی برابر رہا دنون کی چہوٹے اور بڑے ہونیکا اختلاف تو احتمال ہے کہ راوی کی اس مین غلطی ہو یا آدہے دن اسکے بڑے ہون آدہے چہوٹے ہون مگر نواس کیحدیث مین ہے کہ وہ چالیس دن تک رہیگا اور اسماکی حدیث مین ہے کہ چالیس برس تک رہیگا اور ان دونون کا تخالف اس طرح رفع ہوتاہے کہ نواس کیحدیث مین دنون کا طول مذکور ہے کہ ایک دن ایک سال کا ہوگا تو گویا چالیس دن کے چالیس سال ہی ہوے اور اسماکی حدیث مین دنون کا قصر مذکور ہے کہ ایک برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور ممکن ہے کہ پہلی حدیث مین وہ دن مراد ہون جن مین وہ دنیا کا دورہ کرے گا اور لوگون کو گمراہ کرے گا اور دوسری حدیث مین اس سے پہلے دن مراد ہون اب رہا ابن صیاد کا حال اور تمیم داری کا بیان اور دوسری حدیثین تو وہ ایک دوسرے کے مخالف نہین ہین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کا نکلنا وحی سے معلوم ہوا تہا اب اسکی تعیین اس مین آپ کو شک تہی پس جس شخص پر علامات کی لحاظ سے گمان ہوا تو یہ شبہ ہوا شاید وہی دجال ہو اور ایسا ہی آپکو شبہ تہا کہ دجال کب نکلیگا ایک حدیث مین ہی کہ اگر میرے سامنے نکلا تو مین اس سے حجت کرونگا اور اگر میرے بعد نکلا تو اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر اور ایک حدیث مین ہے کہ دجال کو حضرت عیسی علیہ السلام مارینگے شاید یہ حدیث بعد کی ہو پہلے آپ کو یہ معلوم نہ ہوا ہو بعد اسکی معلوم ہوگیا ہو کہ دجال حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتہہ سے مارا جاویگا اور حضرت عیسی تو آپ کی وفات کے بعد اترینگے دوسری حدیث مین اسکی تصریح کردی کہ جو کوئی تم مین سے عیسے کو پاوے تو انکو میری طرف سے سلام کہے اور جو کوئی تم مین سے دجال کو سنے تو اس سے دور رہے اور ابوعبیدہ کی حدیث مین ہے کہ دجال کو بعض وہ لوگ پاوینگے جنہون نے مجہہ کو دیکہا ہے یا میرا کلام سنا ہے احتمال ہے کہ اس سے جن مسلمان مراد ہون وہ دجال کے وقت تک زندہ رہین یا خضر مراد ہون یا یہ مطلب ہو کہ جس نے میرا کلام سنا خواہ بواسطہ ہی سنا ہو تو تمام وہ مسلمان مراد ہوسکتے ہین جو آپ کی حدیث سنتے ہین بہرحال قیامت کی نشانیان جیسی اور جسطرح آپ سے صحیح صحیح روایتون سے منقول ہین انکو مان لینا چاہیے باقی ان کی تفصیل اور تعیین اور تصریح تو کسیکو معلوم نہین بجز خدا کے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی باتون مین شک

تھی جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپکو نہین تبلائی تھین اور یہ عمدہ دلیل ہے آپ کے نبی برحق ہونے کی ورنہ جھوٹے شخص کو ہر ایک بات
یقین کے طور پر قطعی طریق سے کہہ دینا کچھ مشکل نہین ہے اور ہمنے اس مقام مین کلام کو طول دیا کیونکہ بعضے لوگ ناسمجھی سے
ان احادیث کے ظاہری اختلافات کو دیکھہ کر متزلزل ہو جاتے ہین اور شیطان انکو گمراہی مین پھنسا دیتا ہے حالانکہ ان
سب اختلافات کو الحمد للہ ہمنے اچھی طرح سے رفع کر دیا ہے غرض خدا تعالیٰ شیطان کے شر سے ہر مسلمان کو بچاوے آمین یا رب
العلمین عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ
یُقَالُ لَھَا خُرَاسَانُ یَتْبَعُہٗ اَقْوَامٌ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا کہ دجال پورب کے ایک ملک سے نکلیگا جسکو خراسان کہتے ہین (خراسان ایک ولایت
ہے ماوراء النہر اور عراق کے بیچ مین اسکے شہر یہ ہین ہرات اور مشہد اور طوس وغیرہ) اور اسکے ساتھہ ایسے لوگ ہونگے
جنکے مونہ گویا تہ بتہ ڈھالین ہونگی (یعنے گول مونہ موٹے غلیظ جیسے ترک لوگ ہوتے ہین) عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ
قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَکْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُہٗ وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ اَشَدَّ سُؤَالًا مِنِّیْ
فَقَالَ لِیْ مَا تَسْاَلُ عَنْہُ قُلْتُ اِنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَہُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ ھُوَ اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے دجال کا حال اتنا نہین پوچھا جتنا مین نے پوچھا آخر آپنے
فرمایا تو کیا پوچھتا ہے اسکا حال مین نے عرض کیا لوگ کہتے ہین اسکے ساتھہ کھانا اور پانی ہوگا آپنے فرمایا وہ ذلیل ہے
اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے ف کہ اسکو کھانا اور پانی نفس الحقیقت عطا فرماوے ملکہ شعبدہ بازی ہوگی فی الحقیقۃ
نہ کھانا ہوگا اسکے پاس نہ پانی صحیحین کی روایت مین ہے کہ مین نے عرض کیا لوگ کہتے ہین اسکے پاس روٹی کا پہاڑ ہوگا
اور پانی کی نہر ہوگی تب آپنے یہ فرمایا اور ممکن ہے کہ حدیث کا ترجمہ یون کیا جاوے کہ اللہ تعالیٰ پر یہ بات آسان ہے دجال سے
زیادہ یعنے جب اس نے دجال کو پیدا کر دیا تو اسکو کھانا یا پانی دینا کیا مشکل ہے اور بعضون نے کہا مطلب یہ ہے کہ دجال
ذلیل ہے اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس سے کہ ان چیزون کے ذریعے سے اسکی تصدیق کیجاوے کیونکہ اسکی بینائی اور آنکھ
پر اسکے جھوٹے ہونیکی نشانی ظاہر ہے واللہ اعلم عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَکَانَ لَا یَصْعَدُ عَلَیْہِ قَبْلَ ذٰلِکَ اِلَّا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَی النَّاسِ
فَمِنْ بَیْنِ قَائِمٍ وَجَالِسٍ فَاَشَارَ اِلَیْھِمْ بِیَدِہٖ اَنِ اقْعُدُوْا فَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا قُمْتُ مَقَامِیْ ھٰذَا لِاَمْرٍ یَنْفَعُکُمْ لِرَغْبَۃٍ وَلَا
لِرَھْبَۃٍ وَلٰکِنَّ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ خَبَرًا مَنَعَنِی الْقَیْلُوْلَۃَ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّۃِ الْعَیْنِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَنْشُرَ
عَلَیْکُمْ فَرَحَ نَبِیِّکُمْ اَلَا اِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِتَمِیْمٍ الدَّارِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ الرِّیْحَ اَلْجَاَتْھُمْ اِلٰی جَزِیْرَۃٍ لَا یَعْرِفُوْنَھَا فَقَعَدُوْا فِیْ

قوارب السفينة فخرجوا فيها فإذا هم بشيء أهدب أسود قالوا له ما أنت قالت أنا الجساسة قالوا
أخبرينا قالت ما أنا بمخبرتكم شيئا ولا سائلتكم ولكن هذا الدير قد رمقتموه فأتوه فإن فيه رجلا بالأشواق
إلى أن تخبروه ويخبركم فأتوه فدخلوا عليه فإذا هم بشيخ موثق شديد الوثاق يظهر الحزن شديد التشكي
فقال لهم من أين قالوا من الشام قال ما فعلت العرب قالوا نحن قوم من العرب عما تسأل قال ما فعل هذا
الرجل الذي خرج فيكم قالوا خيرا ناوى قوما فأظهره الله عليهم فأمرهم اليوم جميع إلههم واحد
ودينهم واحد قال ما فعلت عين زغر قالوا خيرا يسقون منها زروعهم ويستقون منها لسقيهم قال
فما فعل نخل بين عمان وبيسان قالوا يطعم ثمره كل عام قال ما فعلت بحيرة الطبرية قالوا تدفق جنباتها
من كثرة الماء قال فزفر ثلاث زفرات ثم قال لو انفلت من وثاقي هذا لم أدع أرضا إلا وطئتها برجلي
هاتين إلا طيبة ليس لي عليها سبيل قال النبي صلى الله عليه وسلم إلى هذا انتهى فرحي هذه طيبة
والذي نفسي بيده ما فيها طريق ضيق ولا واسع ولا سهل ولا جبل إلا عليه ملك شاهر سيفه إلى يوم
القيامة۔ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ منبر پر چڑھے اور ہمیشہ آپ منبر
پر نہین چڑہتے تھے مگر جمعہ کیدن تو لوگون پر یہ گران گذرا (وہ گھبرا گئے کہ معلوم نہین کیا امر ہے) کوئی کھڑا تھا کوئی بیٹھا تھا
آپنے انکو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ اور فرمایا کہ مین منبر پر اس لیے نہین چڑھا کہ کوئی امر تمہارے نقصان کا پیدا ہوا
ہے اور اس سے خبر دون یا تمہاری نفع کا تمکو رغبت دلانیکے لیے (کسی کار خیر مین) اور نہ ڈرانے کیلیے (کسی برے کام سے)
لیکن تمیم داری میرے پاس آیا اور اُسنے مجھسے ایک خبر بیان کی جسکو سن کر مین اتنا خوش ہوا کہ خوشی کے مارے دوپہر کو سو
نہ سکا اور مین نے چاہا کہ تمہارے نبی کی خوشی تمہارے مین پھیلا دون (یعنے ظاہر کردون تمیم داری پہلے نصرانی تھے
پھر آپ پاس آکر مسلمان ہوئے اور یہ حکایت آپسے بیان کی آپ کو خوشی اسلیے ہوئی کہ آپ صحابہ کو بہت ڈرلاتے تھے دجال سے
اور اس حکایت سے دجال کی تصدیق اور تحقیق ہوئی اور آپ کی نبوت کا بھی اس مین ثبوت ہوا اور مدینہ کی فضیلت کا)
سنو تمیم داری کے ایک چچا زاد بھائی نے مجھسے بیان کیا اور مسلم کی روایت مین ہے کہ خود تمیم داری نے بیان کیا وہ
ایک بغلہ مین سوار ہوئے (چھوٹے بادی جہاز مین) تیس آدمیون سمیت جو لخم اور جذام قبیلون کے تھے تو ایک مہینہ تک
دریا کی موج ان کی بغلہ سے کھیلتی رہی (یعنے ہوا مخالف تھی بغلہ مارا مارا پھرتا دریا مین) آخر ہوا ان کو ایک جزیرے
کی طرف لیگئی جسکو وہ نہین پہچانتے تھے (غروب آفتاب کے وقت) وہ بغلہ کی چھوٹی کشتیون مین (ڈونگی) مین بیٹھ
اور اس جزیرے مین گئے وہان ایک چیز دیکھی بہت بال والی کالی (جانور موٹے موٹے بال والا سور کیطرح کالا)

ان لوگون نے اس سے کہا تو کون ہے (مسلم کی روایت مین ہے بالون کی کثرت سے اسکا آگا پیچھا معلوم نہ ہو سکتا تھا ان لوگون نے کہا خرابی ہو تیری تو کیا ہے ڈر گئے اور ڈر کر یہہ کلمہ کہا یہ محاورہ ہے نئی چیز کے دیکھنے پر ایسا کہتے ہین انکو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اس بات کا جواب دیگا بلکہ اسکو جانور سمجھتے تھے) وہ بولی مین جاسوس ہون دجال کی (ان لوگون نے کہا ہم سے کچھ بیان کر کیونکہ جاسوس کا یہی کام ہے) اس نے کہا مین تم سے کچھ خبر بیان نہین کرون گی تم سے کچھ پوچھون گی لیکن اس مندر مین جاؤ جو تمکو نظر آتا ہے وہان ایک شخص ہے جو تم سے باتین کرنے کا بڑا شائق ہے یعنی تم سے خبر پوچھنے کا اور تم کو خبرین دینے کا خیر وہ لوگ اس مندر (عبادتخانہ) مین گئے دیکھا تو ایک بوڑھا ہے جو خوب جکڑا ہوا ہے ہائے ہائے کرتا ہے بہت رنج مین ہے اور شکایت مین (مسلم کی روایت مین ہے جب اس جانور نے اس آدمی کو تبلایا تو ہم ڈرے کہین یہ شیطان نہو تو ہم جلدی سے چلے یہانتک کہ مندر مین گھس گئے وہان دیکھا تو ایک بہت بڑا آدمی ہے کہ ویسا آدمی ہمنے کبھی نہین دیکھا اور خوب زنجیرون سے جکڑا ہوا ہے لوہے کی اسکے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہین اور گھٹنون بلکہ ٹخنون تک زنجیرین پڑی ہین ہمنے اس سے کہا خرابی ہو تیری تو کون ہے وہ بولا تم میری خبر لینے پر قادر ہوئے پہلے اپنی خبر بیان کرو تم کون لوگ ہو) اس نے کہا تم لوگ کہان سے آئے انہون نے کہا شام سے اس نے پوچھا عرب کا کیا حال ہے اونہون نے کہا ہم عرب ہی کے لوگ ہین جنکو تو پوچھتا ہے (مسلم کی روایت مین ہے ہمنے اس سے جزیرے کا حال بیان کیا اور کشتی کا دریا مین تباہ ہونے کا اور جاسوس کے ملنے کا اور ڈر کر مندر مین جلدی سے چلے آنیکا) اس نے کہا اس شخص کا (یعنے نبی کا) کیا حال ہے جو تم لوگون مین پیدا ہوا (یعنے نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کا) ان لوگون نے کہا اچھا حال ہے اس نبی نے ایک قوم سے دشمنی کی (یعنے قریش کی قوم سے بوجہ شرک اور بت پرستی کے) لیکن اللہ نے اسکو غالب کر دیا اب عرب کے لوگ مذہب مین ایک ہوگئے ان کا خدا ایک ہی ہے اور انکا دین بھی ایک ہی ہے (اسلام) پھر اسنے پوچھا زغر کے چشمہ کا کیا حال ہے (زغر ایک گاؤن ہے شام مین جہان زغر حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی جاکر اتری تھین وہان ایک چشمہ ہے اسکا پانی سوکھ جانا دجال کے نکلنے کی نشانی ہے) اونہون نے کہا اچھا حال ہے لوگ اس مین سے پانی دیتے ہین اپنی کھیتیون کو اور پینے کے لیے بھی اس مین سے پانی لیتے ہین پھر اسنے پوچھا عمان اور بیسان کے درمیان کے کھجور کا کیا حال ہے (عمان اور بیسان دو گاؤن ہین شام مین انکے درمیان کھجور کا باغ ہے) اونہون نے کہا ہر سال اس مین سے کھجور اترتی ہے پھر اس نے کہا طبریہ کے تالاب کا کیا حال ہے (یعنے بحیرہ کا) اونہون نے کہا اسکے دونو کنارون پر پانی کودتا ہے یعنے اس مین پانی کی کثرت ہے یہ سنکر تین بار وہ شخص کودا (یعنے اس نے جست کی یا تین بار اس نے آواز نکالی یا ٹھنڈی سانس بھری آواز کے ساتھ) پھر کہنے لگا اگر مین اس قید سے چھوٹون تو کسی زمین کو نہ چھوڑون گا جہان مین نہ جاؤن سوا طیبہ (یعنے مدینہ منورہ کے) وہان جانیکی مجھکو طاقت نہین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے طیبہ یہی شہر ہے قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ میں کوئی
تنگ راہ (گلی) ہو یا کشادہ (سڑک) ہو نرم زمین ہو یا سخت پہاڑ کی مگر ہر جگہ ایک فرشتہ ننگی تلوار لیا ہوا معین ہے قیامت
تک **فائدہ** جو دجال کو وہاں آنے سے روکیگا دوسری روایت میں ہے کہ دجال احد پہاڑ تک آویگا پھر ملائکہ اسکا رخ پھیر دینگے
مسلم کی روایت میں ہے کہ مجھ سے امیین کے نبی کا حال بیان کرو ہمنے کہا وہ مکہ سے نکلے مدینہ کو گئے اس نے کہا کیا عرب کے
لوگ ان سے لڑے ہمنے کہا ہاں لڑے اس نے کہا پھر انہوں نبی نے انکے ساتھ کیا کیا ہمنے بیان کیا وہ غالب ہو گئے اپنے قریب
والوں پر اور انہوں نے اطاعت کی نبی کی وہ بولا یہی بہتر ہے عربوں کے لیے کہ ان نبی کی اطاعت کریں پھر اس نے اپنا حال
بیان کیا کہ وہ مسیح دجال ہے اور قریب میں مجھکو اجازت ملیگی نکلنے کی اس میں یہ ہے کہ کوئی بستی میں نہیں چھوڑونگا
جہاں میں نہ جاؤں سوا مکہ اور طیبہ کے وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں جب میں ان دونوں میں سے کہیں جانا چاہونگا تو ایک فرشتہ
ننگی تلوار لیکر اس سے مجھ کو روکیگا اور وہاں ہر راہ پر چوکیدار فرشتے ہیں یہ فرماکر آپنے اپنی چھڑی منبر پر ماری اور
فرمایا طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنی مدینہ اور میں نے تم سے یہ حال بیان نہیں کیا تھا (دجال کا کہ وہ
مدینہ میں نہ آوے گا) لوگوں نے کہا جی ہاں آپنے بیان کیا تھا پھر آپنے فرمایا وہ شام کے سمندر میں ہے یا یمن کے
سمندر میں نہیں بلکہ مشرق کیطرف اور اشارہ کیا ہاتھ سے مشرق کیطرف **عن** النواس بن سمعان الکلابی
يقول ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال الغداة فخفض فيه ورفع حتى ظنناه في طائفة النخل
فلما رحنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم عرف ذلك فينا فقال ما شأنكم فقلنا يا رسول الله ذكرت
الدجال الغداة فخفضت فيه ثم رفعت حتى ظنناه في طائفة النخل قال غير الدجال اخوفني عليكم
ان يخرج وانا فيكم فانا حجيجه دونكم وان يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على
كل مسلم انه شاب قطط عينه قائمة كاني اشبهه بعبد العزى بن قطن فمن رآه منكم فليقرأ عليه فواتح
سورة الكهف انه يخرج من خلة بين الشام والعراق فعاث يمينا وعاث شمالا يا عباد الله اثبتوا قلنا
يا رسول الله وما لبثه في الارض قال اربعون يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه
كايامكم قلنا يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة تكفينا فيه صلوة يوم قال فاقدروا له قدره قال
قلنا فما اسراعه في الارض قال كالغيث استدبرته الريح قال فياتي القوم فيدعوهم فيستجيبون له و
يؤمنون به فيامر السماء ان تمطر فتمطر ويامر الارض ان تنبت فتنبت وتروح عليهم سارحتهم اطول ما
كانت ذرى واسبغه ضروعا وامده خواصر ثم ياتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف عنهم فيصبحون

مُحِلِّينَ مَا بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَيَنْطَلِقُ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ ضَرْبَةً فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ وَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ أَنْ يَجِدَ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يُدْرِكَهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ فَيَمْسَحُ وُجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ يَا عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَأَحْرِزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ فِي هَذِهِ مَاءٌ مَرَّةً وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَيَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا قَدْ مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ فَيَرْغَبُونَ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُهُ حَتَّى يَتْرُكَهُ كَالزَّلَقَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ فَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارِكُ اللَّهُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ تَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْقَبِيلَةَ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي الْفَخِذَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ

نواس بن سمعان کلابی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو دجال کا بیان کیا تو اسکی ذلت بھی بیان کی (کہ وہ کانا ہے اور اللہ کے نزدیک ذلیل ہے) اور اسکی بڑائی بھی کی (کہ اسکا فتنہ سخت ہے اور وہ عادت کے خلاف باتیں دکھلاویگا) یہانتک کہ ہم سمجھے کہ وہ ان کھجوروں میں ہے (یعنے ایسا قریب ہے گویا حاضر ہے

یہ آپ کے بیان کا اثر اور صحابہ کے ایمان کا سبب تھا جب ہم لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے (یعنی دوسرے وقت) تو آپ نے دجال کے ڈر کا اثر ہم میں پایا ہمارے چہروں پر گھبراہٹ اور خوف سے آپ نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صبح کو آپ نے دجال کا ذکر کیا اسکی ذلت بھی بیان کی اور اسکی عظمت بھی بیان کی یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ انہی کھجور کے درختوں میں ہے آپ نے فرمایا دجال کے سوا اوروں کا مجھے زیادہ ڈر ہے تم پر جیسے گمراہ گر نیوالے عالموں اور مولویوں اور درویشوں اور حاکموں کا) اور دجال اگر نکلے اور میں تم میں موجود ہوں تو میں اس سے حجت کر دونگا تمہاری طرف سے (تم الگ رہوگے) اور اگر اس وقت نکلے جب میں تم میں نہوں (بلکہ میری وفات ہو جاوے) تو ہر ایک شخص اپنی حجت آپ کر لیوے اور اللہ تعالی میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر دیکھو دجال جوان ہے (اور تمیم کی روایت میں گذرا کہ وہ بوڑھا ہے اور شاید رنج وغم سے تمیم کو بوڑھا معلوم ہوا ہو یا یہ بھی دجال کا کوئی شعبدہ ہو) اسکے بال بہت گھونگر میں اسکی آنکھ کھڑی ہوئی ہے (مسلم کی روایت میں طافیہ ہے یعنی اٹھی ہوئی اونچی) گویا میں اسکی مشابہت دیتا ہوں عبد العزیٰ بن قطن سے (وہ ایک شخص تھا قوم خزاعہ کا جو جاہلیت کے زمانہ میں مرگیا تھا) پھر جو کوئی تم میں سے دجال کو پاوے تو شروع سورۂ کہف کی آیتیں اس پر پڑھے (ان آیتوں کے پڑھنے سے دجال کے فتنہ سے بچیگا) دیکھو دجال خلہ سے نکلیگا جو شام اور عراق کے بیچ میں (ایک راہ) ہے اور فساد پھیلاتا پھرے گا داہنی طرف اور بائیں طرف ملکوں میں اے اللہ کے بندو مضبوط رہنا ایمان پر ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کتنے دنوں تک زمین پر رہیگا آپ نے فرمایا چالیس دن تک جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا اور ایک دن ایک مہینے کا اور ایک دن ایک ہفتہ کا اور باقی دن تمہارے ان دنوں کیطرح ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دن جو ایک برس کا ہوگا اس میں ہمکو ایک دن کی (پانچ) نمازیں کافی ہونگی (قیاس تو یہی تھا کہ کافی ہوتیں ہمگر) آپ نے فرمایا کہ اندازہ کر کے نماز پڑھ لو (گھنٹوں کے حساب سے اب تو گھڑیاں ایسی رائج ہیں کہ اندازہ کرنے میں کوئی دقت ہی نہ ہوگی) ہمنے عرض کیا وہ زمین میں کسقدر جلد چلیگا (جب تو اتنی تھوڑی مدت میں ساری دنیا گھوم آوے گا) آپ نے فرمایا ابر کی مثال ہوا اسکے پیچھے رہیگی وہ ایک قوم کے پاس آئیگا اور انکو اپنی طرف بلاویگا وہ اسکو مان لینگے اور اسپر ایمان لاوینگے (معاذ اللہ وہ الوہیت کا دعوی کرے گا) پھر وہ آسمان کو حکم دے گا اسپر پانی پڑے گا اور زمین کو حکم دیگا وہ اناج اوگادیگی **ف** ہمارے زمانہ میں شہر نیویارک واقع امریکہ میں مصنوعی بارش کی ایک تدبیر نکالی گئی اور لوگ کہتے ہیں کہ بعض مقاموں میں اس میں کامیابی ہوئی کسیقدر پانی برسا اور لوگوں کی حاجت میں صرف ہوا شہر حیدرآباد میں بھی اگلے سال جب بارش کی قلت تھی تو یہ سامان مصنوعی بارش کے لیے امریکہ سے منگوایا گیا یعنی ڈائنا میٹ اور توپیں وغیرہ لیکن اسکے

نکلے نمودار ہو کر پھر پھیل گئے اور پانی نہیں برسا اسوقت مجھکو دجال کی حدیث یاد آئی کہ جب امریکہ کے لوگوں نے اپنی دانائی اور حکمت سے ابر کا سبب دریافت کر کے پانی برسانے کے لیے کوشش کی تو دجال جو بڑا شعبدہ باز اور ساحر ہوگا وہ اگر پانی برسا دیوے تو کیا تعجب ہے فرعون جب مصر میں خدائی کا دعوی کرتا تھا تو شیطان ملعون بھی اسکا رفیق بنا اور عہدہ وزارت پر مقرر ہوا ایک بار مصر میں بارش کی نہایت قلت ہوئی خلق پریشان ہو کر فرعون پاس آئی اور کہا اگر تو سچا خدا ہے تو پانی برسا فرعون نے شیطان سے کہا یا عزت اب تمہارے ہاتھ ہے کچھ تدبیر کر دو پانی برسانیکی شیطان نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے آج رات ہی کو بارش ہوگی اور کل اپنے لشکر شیاطین کو حکم دیدیا کہ رات بھر اس شہر پر پیشاب کرو انہوں نے خوب پیشاب کیا صبح کو لوگ اٹھے تو زمین کو دیکھا تر تو ہے مگر ماری بدبو کے سر پھٹا جاتا ہے سب لوگ فرعون پاس آئے اور کہا یہ کیا آفت ہے فرعون نے شیطان کو بلایا اور پوچھا ارے بھائی یہ کیسا پانی برسا وہ بولا اب احمق ہوا ہے جہاں مجھ جیسا وزیر ہوگا اور تجھ جیسا خدا وہاں ایسا ہی پانی برسیگا غرض فرعون بڑا نادم ہو کر خاموش ہو رہا **ف** اور ان کے جانور شام کو آوینگے (چراگاہ سے لوٹ کر) انکی کوہان خوب اونچی (یعنے خوب موٹے تازے ہو کر) اور انکے تھن خوب بھرے ہوئے (دودھ سے) اور انکی کوکھیں خوب پھولی ہوئیں پھر ایک قوم کے پاس آویگا انکو اپنی طرف بلاویگا وہ اسکی بات نہ مانینگے (اس کے خدا ہونیکو رد کرینگے) آخر دجال انکے پاس سے لوٹ جاویگا صبحکو ان کا ملک قحط زدہ ہوگا اور ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہیگا (سب مال اسباب خراب ہو جاویگا ہو جاوے پاپوش سے بلکہ ہم بھی مرجاویں تو کچھ ڈر نہیں لیکن کانے پھلی والے کو تو کبھی خدا نہیں کہینگے) پھر دجال ایک کھنڈر پر سے گذرے گا اور اس سے کہیگا اپنے خزانے نکال اس کھنڈر کے سب خزانے اسکے ساتھ ہونگے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی یعنے یعسوب کے ساتھ ہوتی ہیں) پھر ایک شخص بلاوے گا جو اچھا موٹا تازہ جوان ہوگا اور تلوار سے اسکو ایک مار لگا دیگا وہ دو ٹکڑے ہو جاویگا اور ہر ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے سے تیر کی مار پر کر دیگا (یعنے دونوں ٹکڑوں میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنی دور تیر جاتا ہے) پھر اسکا نام لیکر بلاویگا وہ شخص زندہ ہو کر آویگا اسکا منہ چمکتا ہوگا اور ہنستا ہوگا **ف** دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے دجال اس سے کہے گا اب میرے اوپر ایمان لایا یا نہیں وہ کہیگا اب تو میرا ایمان زیادہ ہوگیا ہے کہ تو وہی کانا دجال ہے جسکی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی پھر مردود دجال پھر تلوار مار کر اسکے دو ٹکڑے کر دیگا ایک روایت میں ہے کہ آری سے چیرا دیگا پھر جلا کر یہی پوچھے گا وہ یہی کہیگا کہ اب تو اور مجھے تصدیق ہوئی کہ تو اللہ کا دشمن کانا کافر دجال ہے پھر دجال اسکو ماریگا اور زندہ کرے گا لیکن چوتھی بار بحکم الہی اسکے مارنے پر اسکو قدرت نہ ہوگی اور دجال جس طرح سے زور کریگا اُسکے مارنے کے لیے اسکا زور نہ چلیگا اور اللہ تعالی اس مردود کو آخر ذلیل وخوار کرے گا **ف**

خیر دجال اور لوگ اسی حال میں ہونگے کہ اتنے میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجیگا اور سفید مینار
پر دمشق کے مشرق کیجانب اتریں گے **ف** اردن پہاڑ پر جہاں سے آپ غائب ہوگئے تھے اور آسمان پر چڑھ گئے تھے اور دوسرا
آپ کی صورت پر بن گیا تھا اسکو یہودیوں نے سولی دیا یہ مضمون اگرچہ انجیل کے چار مشہور نسخوں میں نہیں ہے لیکن نصاریٰ
نے ان میں تحریف کی ہے اور برنباس کی انجیل میں یہ مضمون اسی طرح موجود ہے جیسے قرآن شریف میں ہے اور اس میں آن
حضرت کی پیدا ہونیکی بشارت بھی صاف طور سے موجود ہے اور آپ کا نام مبارک بھی ہے کہ جب محمد اللہ کے رسول آوینگے تو میرے
اوپر سے یہ اتہام رفع ہوگا کہ میں سولی دیا گیا حافظ ابن کثیر نے کہا ہماری زمانہ میں ایک سفید منارہ وہاں بنایا گیا ۷۴۱ھ
میں اور یہ آپ کی نبوت کی ایک بڑی نشانی ہے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بہت باتوں کی پیش گوئی کی
ہے جو آپ کے عہد میں نہیں منجملہ انکے ابوہریرہ کی حدیث جب حضرت عثمان نے قرآن جمع کیا کہ میرے ساتھ بہت محبت
وہ لوگ کریں گے جو میرے بعد میری اور پر ایمان لاویں گے اور جو کچھ ورق رہینے مصحف میں ہوگا اسپر عمل کرینگے ابوہریرہ
نے کہا پہلی میں ورق نہیں سمجھا تھا جب حضرت عثمان نے مصحف لکھوائی تو میں ورق کے معنی سمجھا حضرت عثمان نے
ابوہریرہ کو دس ہزار درم اس حدیث کو بیان کرنے پر دیے اور بعض حدیثوں میں ہے کہ حضرت عیسیٰ بیت المقدس میں اتریںگے
اور بعضوں میں ہے کہ اردن میں بعضوں میں ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں لیکن بیت المقدس کی روایت بہت راجح ہے
اور اردن اس ساری محلہ کا نام ہے جہاں پر بیت المقدس ہے اور اگر وہاں اب سفید مینار نہیں ہے تو آیندہ بن جاویگا اور
جس نے اپنے گمان پر صحیح حدیث کا انکار کیا وہ جاہل ہے (نجاجیہ) **مترجم** کہتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ دجال جب مدینہ
کا قصد کریگا اسوقت مدینہ کا حصار ہوگا اور اسکے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے یہ حدیث پوری ہوئی مدینہ
کا حصار بنایا گیا آپ کی وفات کے صدہا برس بعد اور اس میں کل چھ دروازہ تھے جب میں پہلے حج کو گیا تھا اسی قریب میں
ساتواں دروازہ بھی طیار ہوا تھا **ف** دو زرد ہلکے کپڑے پہنے ہوئے رجو ورس یا زعفران میں رنگے ہونگے اور
اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازو پر رکھے ہوئے جب وہ اپنا سر جھکا دیں گے تو اس میں سے پسینا ٹپکیگا اور جب سر اونچا
کرینگے تو پسینے کے قطرے اس میں سے گرینگے موتی کیطرح اور جو کافر انکے سانس کا اثر پاوے گا ان کے جینے کی بو) وہ مرجاویگا
اور ان کے سانس کا اثر وہاں تک جاویگا جہاں تک ان کی نظر جاویگی آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چلیں گے اور دجال کو باب
لُد پر پاویں گے (وہ ایک پہاڑ ہے شام میں اور بعضوں نے کہا بیت المقدس کا ایک گاؤں ہے) وہاں اس مردود کو قتل کرینگے
دجال انکو دیکھکر ایسا پگھل جاویگا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے) پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ان
لوگوں کے پاس آویں گے جنکو اللہ تعالیٰ نے دجال کے شر سے بچایا اور انکے مونہ پر ہاتھ پھیریں گے اور انکو جنت میں

جو دجال سے بچ گئے وہ ان سے بیان کرینگے خیر لوگ اسی حال مین ہون گے کہ اللہ تعالی وحی بھیجے گا حضرت عیسی علیہ السلام پر اے عیسی مین نے اپنے ایسے بندون کو نکالا ہے کہ ان سے کوئی نہین لڑ سکتا تو میری (مومن) بندون کو (خالص محمدیون کو جو نور عیسوی سے بھی مستنفید ہونگے) تو طور پہاڑ پر لیجا اور اللہ تعالی یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا جیسے اللہ تعالی نے فرمایا من کل حدب ینسلون یعنے ہر ایک ٹیلے پر سے چڑھ دوڑینگے تو پہلا اون کا گروہ (جو مثل ٹڈیون کے ہونگے کثرت مین انکا پہلا حصہ یعنے آگے کا حصہ) طبریہ کے تالاب پر گذر کرینگے اور اسکا سارا پانی پی ڈالینگے پہر اخیر حصہ انکا آویگا تو کہیگا کسی زمانہ مین اس تالاب مین پانی تھا اور حضرت عیسیؑ اور آپکے ساتھی رکے رہینگے (طور پہاڑ پر) یہانتک کہ ایک بیل کی سری انکے لیے سو اشرفی سے بہتر ہوگی تمہاری لیے آج کے دن آخر حضرت عیسی اور آپکے ساتھی اللہ کی درگاہ مین دعا کرینگے تو اللہ تعالی یاجوج ماجوج لوگون پر ایک پھوڑا بھیجے گا (اس مین کیڑا ہوتا ہے) انکی گردنون مین وہ دوسرے دن صبحکو سب مرے ہوئے ہونگے جیسے ایک آدمی مرتا ہے اور حضرت عیسیؑ اور آپکے ساتھی پہاڑ سے اتر ینگے اور ایک بالشت برابر جگہہ نہ پاوینگے جو انکی چکنائی اور بدبو اور خون سے خالی ہو آخر وہ پہر دعا کرینگے اللہ کی جناب مین اللہ تعالی کچھہ پرند جانور بھیجے گا جن کی گردنین بختی اونٹون کی گردنون کے برابر ہونگی (یعنے اونٹون کی برابر پرند آوینگے بختی اونٹ ایک قسم کا اونٹ ہے جو بڑا ہوتا ہے) وہ انکی لاشین اٹھا کر لیجاوینگے اور جہان اللہ تعالی کو منظور ہے وہان ڈالدینگے پہر اللہ تعالی پانی برساویگا کوئی گھر مٹی کا یا بالون کا اس پانی کو روک نہ سکیگا یہ پانی ان سب کو دہو ڈالیگا یہانتک کہ زمین آئینہ کیطرح یا حوض صورت عورت کیطرح صاف ہوجاویگی پہر زمین سے کہا جاویگا اب اپنے پہل اگا اور اپنی برکت پہیر لا اس دن کئی آدمی ملکر ایک انار کہا دینگے اور سیر ہوجاوینگے اور انار کے چھلکے سے سایہ کرینگے (چھتری کیطرح اتنے بڑے بڑے انار پیدا ہونگے) اور اللہ تعالی دودہ مین برکت دیگا یہانتک کہ ایک دودہ والی اونٹنی لوگونکی کئی جماعتون کو کافی ہوگی ایک گای دودہ والی ایک قبیلہ کے لوگونکو کافی ہوگی اور ایک بکری دودہ والی چھوٹے قبیلہ کو کافی ہوجاوے گی لوگ اسی حال مین ہونگے کہ اللہ تعالی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ انکی بغلون کے تلے اثر کرے گی اور ہر ایک مومن کی روح قبض کریگی اور باقی لوگ گدہون کیطرح لڑتے جھگڑتے یا جماع کرتے (علانیہ) رہجاوینگے ان لوگون پر قیامت قائم ہوگی **فائدہ** مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ یاجوج اور ماجوج جبل خمر یعنے بیت المقدس کے پہاڑ پر پہونچ جاوینگے اور کہینگے اب تو ہمنے زمین کے سب لوگون کو مار ڈالا لاؤ اب آسمان کے لوگون کو بھی مار ڈالین تو اپنے تیر آسمان کی طرف مارینگے اللہ تعالی انکے تیرون مین خون کا رنگ لگا کر پہیر دیگا اور ترمذی کی روایت مین یہ ہے کہ مسلمان انکی کمانون اور تیرون اور ترکشون کو سات برس تک جلاوینگے اور یہ پرند انکی لاشون کو نہبل مین ڈالدینگے (نہبل ایک موضع ہے بیت المقدس مین بعضون نے کہا مشرق کی طرف ایک مقام ہے

ف اکثر لوگوں کو اس زمانہ میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ جب یاجوج ماجوج اس کثرت سے ہیں کہ ساری دنیا والوں کو مار ڈالیں گے اور تالاب کے تالاب پانی پیکر خالی کر دیں گے تو اب یہ کروڑوں اربوں لوگ کس قطعے پر رہتے ہیں زمین کو تو اس زمانہ میں سیاحوں نے اور جغرافیہ والوں نے خوب چھان ڈالا ہے اور کوئی ایسا بڑا قطعہ ان کی نظر سے باقی نہیں رہا جس میں اس قدر خلقت رہتی ہو البتہ ممکن ہے کہ کوئی چھوٹا سا پہاڑ یا جزیرہ انکی نظر سے رہ گیا ہو مگر اس میں اتنی مخلوق کہاں سما سکتی ہے اور یہ اعتراض بے شک دلوں کو ہلا دیتا ہے اور ضعیف الایمان لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالدیتا ہے لیکن جو لوگ اللہ سبحانہ وتعالی کی قدرتوں کو سمجھے ہوئے ہیں انکے نزدیک یہ بات کچھ بعید نہیں ہے اور جغرافیہ والوں کا تو یہ حال تھا کہ کئی ہزار برس تک انکو امریکہ کے ملک پر اطلاع نہ تھی جو وسعت میں اس بر اعظم کے قریب قریب ہے یہاں تک کہ کلمبس نے پانچ سو برس ہوئے کہ اس زمین کو پایا اور دریافت کیا اسوقت سے سارے نقشے جو اگلے حکیموں نے قائم کیے تھے بدل گئے اور بجائے ربع مسکون کے نصف مسکون کہنا صحیح ہوا اسی طرح ممکن ہے کہ زمین کے ان قطعات میں جو قطب شمالی کے قریب ہیں یاجوج اور ماجوج رہتے ہوں اور بوجہ سردی اور تاریکی کے ادہر کے آدمی انکے ملک تک نہ جا سکتے ہوں اور حدیث میں جو کثرت انکی مذکور ہے ممکن ہے کہ یہ مسلمانوں کی تعداد کے لحاظ سے ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں تھی اور ساری دنیا میں انکی پھیل جانے سے یہ مقصود ہو کہ عرب کے ملک میں وہ سب طرف پھیل جاویں گے اور ایک تالاب کا پانی خالی کر دینا کچھ قیاس سے بعید نہیں ہے جب لاکھوں ہزاروں آدمی اور لاکھوں ہزاروں انکے جانور ہوں اس کے سوا قیامت کی نشانیاں ایسی ہیں کہ اس میں اکثر باتیں اس زمانہ کی عادت اور رسم کے خلاف ہیں یاجوج ماجوج کی کثرت بھی اسی قبیل سے ہے اور ممکن ہے کہ قیامت کے قرب میں انکی یہ کثرت ہو جاوے بہرحال اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے اور بہتر طریقہ یہی ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث میں منقول ہوا اسکو مان لیویں اور خاموش رہیں اور شیطان کے وساوس سے استغفار کرتے رہیں اور قیاسی اور اٹکل پچو ڈھکوسلے قرآن وحدیث میں نہ کریں عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُوقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَنُشَّابِهِمْ وَأَتْرِسَتِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ نواس بن سمعان سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ مسلمان یاجوج اور ماجوج کی کمانوں اور تیروں اور سپروں کو سات برس تک جلاویں گے عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَكْثَرُ خُطْبَتِهِ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ عَنِ الدَّجَّالِ وَحَذَّرَنَاهُ فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ مُنْذُ ذَرَأَ اللهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَإِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ وَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ

فانا حجيج لكل مسلم وان يخرج من بعدي فكل حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم وانه يخرج
من خلة بين الشام والعراق فيعيث يمينا ويعيث شمالا يا عباد الله فاثبتوا فاني ساصفه لكم صفة
لم يصفها اياه نبي قبلي انه يبدأ فيقول انا نبي ولا نبي بعدي ثم يثني فيقول انا ربكم ولا ترون
ربكم حتى تموتوا وانه اعور وان ربكم ليس باعور وانه مكتوب بين عينيه كافر يقرأه
كل مؤمن كاتب او غير كاتب وان من فتنته ان معه جنة ونارا فناره جنة وجنته نار فمن ابتلي
بناره فليستغث بالله وليقرأ فواتح الكهف فتكون عليه بردا وسلاما كما كانت النار على ابراهيم
وان من فتنته ان يقول لاعرابي ارأيت ان بعثت لك اباك وامك اتشهد اني ربك فيقول
نعم فيتمثل له شيطانان في صورة ابيه وامه فيقولان يا بني اتبعه فانه ربك وان من فتنته
ان يسلط على نفس واحدة فيقتلها وينشرها بالمنشار حتى يلقى شقتين ثم يقول انظروا الى عبدي
هذا فاني ابعثه الان ثم يزعم ان له ربا غيري فيبعثه الله ويقول له الخبيث من ربك فيقول
ربي الله وانت عدو الله انت الدجال والله ما كنت بعد اشد بصيرة بك مني اليوم قال
ابو الحسن الطنافسي فحدثنا المحاربي ثنا عبيد الله بن الوليد الوصافي عن عطية عن ابي سعيد قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك الرجل ارفع امتي درجة في الجنة قال قال ابو سعيد
والله ما كنا نرى ذلك الرجل الا عمر بن الخطاب حتى مضى لسبيله قال المحاربي ثم رجعنا الى
حديث ابي رافع قال وان من فتنته ان يأمر السماء ان تمطر فتمطر ويأمر الارض ان تنبت
فتنبت وان من فتنته ان يمر بالحي فيكذبونه فلا تبقى لهم سائمة الا هلكت وان من فتنته
ان يمر بالحي فيصدقونه فيأمر السماء ان تمطر فتمطر ويأمر الارض ان تنبت فتنبت حتى
تروح مواشيهم من يومهم ذلك اسمن ما كانت واعظمه وامده خواصر وادره ضروعا وانه
لا يبقى شيء من الارض الا وطئه وظهر عليه الا مكة والمدينة لا يأتيهما من نقب من نقابهما الا لقيته
الملائكة بالسيوف صلتة حتى ينزل عند الظريب الاحمر عند منقطع السبخة فترجف المدينة باهلها
ثلاث رجفات فلا يبقى منافق ولا منافقة الا خرج اليه فتنفي الخبث منها كما ينفي الكير خبث الحديد
ويدعى ذلك اليوم يوم الخلاص فقالت ام شريك بنت ابي العكر يا رسول الله فاين العرب يومئذ قال
هم يومئذ قليل وجلهم ببيت المقدس وامامهم رجل صالح فبينما امامهم قد تقدم يصلي بهم

الصبح إذ نزل عليهم عيسى بن مريم الصبح فرجع ذلك الإمام ينكص يمشي القهقرى ليتقدم عيسى
يصلي فيضع عيسى يده بين كتفيه ثم يقول له تقدم فصل فإنها لك أقيمت فيصلي بهم إمامهم
فإذا انصرف قال عيسى عليه السلام افتحوا الباب فيفتح ووراءه الدجال معه سبعون ألف يهودي
كلهم ذو سيف محلى وساج فإذا نظر إليه الدجال ذاب كما يذوب الملح في الماء وينطلق هاربا
ويقول عيسى عليه السلام إن لي فيك ضربة لن تسبقني بها فيدركه عند باب اللد الشرقي فيقتله
فيهزم الله اليهود فلا يبقى شيء مما خلق الله يتوارى به يهودي إلا أنطق الله ذلك الشيء لا حجر
ولا شجر ولا حائط ولا دابة إلا الغرقدة فإنها من شجرهم لا تنطق إلا قال يا عبد الله المسلم هذا
يهودي فتعال اقتله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وإن أيامه أربعون سنة السنة كنصف
السنة والسنة كالشهر والشهر كالجمعة وآخر أيامه كالشررة يصبح أحدكم على باب المدينة
فلا يبلغ بابها الآخر حتى يمسي فقيل له يا رسول الله كيف نصلي في تلك الأيام القصار قال تقدرون
فيها الصلاة كما تقدرونها في هذه الأيام الطوال ثم صلوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيكون
عيسى ابن مريم عليه السلام في أمتي حكما عدلا وإماما مقسطا يدق الصليب ويذبح الخنزير
ويضع الجزية ويترك الصدقة فلا يسعى على شاة ولا بعير وترفع الشحناء والتباغض وتنزع حمة كل
ذات حمة حتى يدخل الوليد يده في الحية فلا تضره وتفر الوليدة الأسد فلا يضرها ويكون
الذئب في الغنم كأنه كلبها وتملأ الأرض من السلم كما يملأ الإناء من الماء وتكون الكلمة
واحدة فلا يعبد إلا الله وتضع الحرب أوزارها وتسلب قريش ملكها وتكون الأرض كفاثور الفضة
تنبت نباتها بعهد آدم حتى يجتمع النفر على القطف من العنب فيشبعهم ويجتمع النفر على الرمانة
فتشبعهم ويكون الثور بكذا وكذا من المال ويكون الفرس بالدريهمات قالوا يا رسول الله وما يرخص
الفرس قال لا تركب لحرب أبدا قيل له فما يغلي الثور قال تحرث الأرض كلها وإن قبل خروج الدجال ثلاث
سنوات شداد يصيب الناس فيها جوع شديد يأمر الله السماء في السنة الأولى أن تحبس ثلث مطرها و
يأمر الأرض فتحبس ثلث نباتها ثم يأمر السماء في الثانية فتحبس ثلثي مطرها ويأمر الأرض فتحبس ثلثي
نباتها ثم يأمر الله السماء في السنة الثالثة فتحبس مطرها كله فلا تقطر قطرة ويأمر الأرض فتحبس
نباتها كله فلا تنبت خضراء فلا تبقى ذات ظلف إلا هلكت إلا ما شاء الله قيل فما يعيش الناس في ذلك

الزَّمَانِ قَالَ التَّهْلِيْلُ وَالتَّكْبِيْرُ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّحْمِيْدُ وَيَجْرِيْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مَجْرَى الطَّعَامِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيَّ يَقُوْلُ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّدْفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِلَى الْمُؤَدِّبِ حَتّٰى يُعَلِّمَهُ الصِّبْيَانَ فِي الْكُتَّابِ ابوامامہ باہلی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا تو بڑا خطبہ آپ کا (یعنی بہت اکثر اسی مین کی) دجال سے متعلق تہا آپ نے دجال کا حال ہم سے بیان کیا اور ہم کو ڈرایا اس سے تو فرمایا کوئی فتنہ جب سے اللہ تعالی نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا زمین مین دجال کے فتنے سے بڑہکر نہین ہوا اور اللہ جل جلالہ نے کوئی نبی ایسا نہین بہیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور مین آخر مین ہون تمام انبیا کے اور تم آخر مین ہو سب امتون کے اور دجال تم ہی لوگون مین ضرور پیدا ہوگا پہر اگر وہ نکلا اور مین تم مین موجود ہون تو مین ہر مسلمان کیطرف سی حجت کرون گا اس سے یہ نکلتا ہے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تک یہ معلوم نہ تہا کہ دجال کے نکلنے کا وقت کونسا ہی لیکن صحیح حدیث مین ہی کہ دجال کو حضرت عیسے علیہ السلام قتل کرینگے اور وہ امام مہدی کے بعد نکلیگا پس یہ کلمہ صحابہ کی تشفی کے لیے ہی یا اس سے اور ڈرانا مقصود ہے کہ دجال کا فتنہ ایسا بڑا ہے کہ اگر میرے سامنے نکلے تو مجھکو اس سے بحث کرنا پڑے گی اور کوئی شخص اسکام کے لیے کافی نہ ہوگا) اور اگر میرے بعد نکلے تو ہر شخص اپنی ذات کیطرف سی حجت کرلیوے اور اللہ سبحانہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر دیکہو دجال نکلے گا خلہ سے جو شام اور عراق کے درمیان ہے (خلہ کہتے ہین راہ کو) پہر فساد پہیلاوے گا داہنی طرف (ملکون مین) اور فساد پہیلاوے گا بائین طرف (ملکون مین) اللہ کے بندے جمے رہنا ایمان پر کیونکہ مین تم سے اسکی ایسی صفت بیان کرتا ہون جو مجہ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہین کی (پس اس صفت سے تم اسکو خوب پہچان لوگے) پہلے تو وہ کہیگا مین نبی ہون اور میرے بعد کوئی نبی نہین ہے پہر دوبارہ کہے گا مین تمہارا رب ہون (یہ ملعون بے کانے مردود) اور دیکہو تم اپنے رب کو مرنے تک نہین دیکہہ سکتے (پس دجال جو دنیا کی زندگی مین دکہلائی دیگا کیونکر رب ہوسکتا ہے) اور ایک بات اور ہی وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہین ہے (وہ تعالی ہر ایک عیب سے پاک ہے) اور دوسرے یہ کہ اسکے دونون آنکہون کے درمیان یہ لکہا ہوگا کافر اسکو ہر ایک مومن (بقدرت الہی) پڑہ لیگا خواہ لکہنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اسکا فتنہ یہ ہوگا کہ اسکے ساتہ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اسکی جنت دوزخ ہے (فی الحقیقت) اور اسکی دوزخ جنت ہے پس جو کوئی اسکے دوزخ مین ڈالا جاویگا (اور ضرور وہ سچے مومنون کو دوزخ مین ڈالنے کا حکم دیگا) وہ اللہ جل جلالہ سے فریاد کرے اور سورہ کہف کے شروع کی آیتین پڑہے وہ دوزخ (اللہ کے حکم سے) اسپر ٹہنڈی ہو جاویگی اور سلامتی جیسے حضرت ابراہیم پر آگ ٹہنڈی ہوگئی تہی اور اسکا فتنہ یہ ہوگا کہ ایک گنوار (دیہاتی) سے کہیگا دیکہہ اگر مین تیری ماں باپ کو زندہ کردوں جب تو تو مجہ کو اپنا رب کہے گا وہ کہے گا بیشک پہر دو شیطان

(دجال کے حکم سے) اس کے ماں باپ کی صورت بنکر آدینگے اور کہینگے بیٹا اسکی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے (معاذ اللہ یہہ فتنہ تو
ایسا بڑا ہے کہ دنیا کے اکثر آدمی اسکے معتقد ہوجاوینگے الا چند بندے جنکو اللہ تعالی اسکے شر سے بچا دیگا) اور ایک فتنہ اسکا
کا یہ ہوگا کہ ایک آدمی پر غالب ہوکر اسکو مار ڈالیگا بلکہ آری سے چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیگا پھر (اپنے معتقدون سے)
کہیگا دیکھو مین اپنے اس بندے کو اب جلاتا ہون اب بہی وہ یہ کہیگا کہ میرا رب اور کوئی ہے سوا میرے پھر اللہ تعالی اسکو زندہ
کر دیگا (دجال کا فتنہ پورا کرنے کے لیے اور اپنے بندون کی سخت آزمایش کے لیے) اس سے دجال خبیث کہیگا تیرا کون
رب ہے وہ کہیگا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے تو دجال ہے قسم خدا کی آج تو مجھے خوب معلوم ہوا کہ تو دجال ہی ہے
ابو الحسن علی بن محمد طنافسی نے کہا (جو شیخ ہین ابن ماجہ کے اس حدیث مین) ہم سے عبید اللہ بن ولید وصافی نے بیان
کیا اونہون نے عطیہ سے روایت کی اونہون نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مرد کا درجہ میری امت
مین سب سے بلند ہوگا جنت مین اور ابو سعید نے کہا قسم خدا کی ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ مرد (جو دجال سے ایسا مقابلہ کرینگے) اور کوئی
نہین ہے سوا حضرت عمر کے (کیونکہ انکا ایمان اور انکی سختی ایمان مین سب سے زیادہ ہے بعضون نے کہا یہ مرد حضرت خضر
علیہ السلام ہونگے) یہانتک کہ حضرت عمر گذر گئے (شہادت پائی اسوقت معلوم ہوا کہ یہ مرد اور کوئی ہوگا) محاربی نے کہا اب ہم
ہم ابو امامہ کی حدیث کو جسکو ابو رافع نے روایت کیا بیان کرتے ہین (کیونکہ ابو سعید کی حدیث بیچ مین اس مرد کے ذکر پر آگئی
تھی) اخیر دجال کا ایک فتنہ یہ بہی ہوگا کہ وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانے کے لیے تو پانی برسے گا اور زمین کو حکم کریگا
غلہ اگانے کا وہ غلہ اگا دے گی اور اسکا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک قبیلہ پر سے گذریگا وہ لوگ اسکو جھوٹا کہینگے تو ان
کا کوئی مویشی (جانور) باقی نہ رہیگا سب مر جاوینگے اور ایک فتنہ اسکا یہ ہوگا کہ وہ ایک قبیلہ پر گذر کرے گا وہ لوگ اسکو سچا
کہینگے (مانینگے) وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانیکا اُسپر تو پانی برسے گا اور زمین کو حکم کرے گا غلہ اور گھانس اوگانے کا
تو وہ اوگا دیگی یہانتک کہ انکے جانور اسیدن شام کو نہایت موٹے اور بڑے اور کوکہین بہرے ہوئے اور تہن دودہ سے بہرے
ہوئے آوینگے (ایک دن مین یہ سب باتین ہو جاوینگی پانی برسنا چارہ بہت پیدا ہونا جانورون کا اسکو کھا کر طیار ہوجانا
انکے تہن دودہ سے بہر جانا معاذ اللہ کیا بڑا فتنہ ہوگا) غرض دنیا مین کوئی ٹکڑا زمین کا باقی نہ رہیگا جہان دجال نہ
جاوے گا اور اسپر غالب نہوگا سوا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ان دونو شہرون مین جس راہ مین آویگا وہان اسکو فرشتے
ملینگے ننگی تلوارین لیے ہوئے یہانتک کہ دجال اتر پڑیگا چھوٹی لال پہاڑی پاس جہان کہاری تر زمین ختم ہوئی ہے
اور مدینہ مین تین بار زلزلہ آوے گا (یعنے مدینہ اپنے لوگون کو لیکر تین بار حرکت کریگا) تو جو منافق مرد یا منافق عورت
مدینہ مین ہونگے وہ دجال پاس چلے جاوینگے اور مدینہ پلیدی کو اپنے مین سے دور کر دیگا جیسے بہٹی لوہے کا میل دور کر دیتی

ہے اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا (یعنے چھٹکاری کا دن) ام شریک بنت عکر نے عرض کیا یا رسول اللہ عرب لوگ اس دن کہاں ہونگے (یعنے عرب کے بہادر کہاں چلے جاوینگے جنکو ہمیشہ جہاد کا شوق رہتا ہے وہ دجال سے لڑینگے کیوں نہیں کہ مسلمانوں کے بچانیکی حاجت نہ پڑے) آپنے فرمایا عرب کے لوگ (مومنین مخلصین) اسدن کم ہونگے (اور دجال کے ساتھ بیشمار لوگ ہونگے انکو لڑنیکی طاقت نہوگی) اور ان عرب (مومنین) میں سے اکثر لوگ اسوقت (بیت المقدس میں ہونگے ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا (مراد امام مہدی علیہ السلام الی یوم القیامۃ) یا آپ کے نائب ایک روز انکا امام آگے بڑہکر صبح کی نماز پڑہانا چاہے گا اتنے میں حضرت عیسے بن مریم علیہ السلام صبح کیوقت اتر ینگے تو یہ امام انکو دیکھکر الٹے پاؤں پیچھے ہٹیگا تا کہ حضرت عیسے علیہ السلام آگے ہوکر نماز پڑہادیں لیکن حضرت عیسی اپنا ہاتھ اسکے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھدینگے پھر اس سے کہینگے توہی آگے بڑھ اور نماز پڑہا اسلیے کہ یہ نماز تیری ہی لیے قائم ہوئی تھی (یعنے تکبیر تیری ہی امامت کی نیت سے ہوئی تھی) خیر وہ امام لوگوں کی نماز پڑہا دے گا جب نماز سے فارغ ہوگا حضرت عیسی علیہ السلام (مسلمانوں سے) فرماوینگے (جو قلعہ یا شہر میں محصور ہونگے اور دجال انکو گھیرے ہوگا) دروازہ قلعہ کا یا شہر کا کھولدو دروازہ کھولدیا جاویگا وہاں پر دجال ہوگا ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی اسکے زیور کے ساتھ اور چادر ہوگی جب دجال حضرت عیسیٰ کو دیکھیگا تو ایسا گھل جاویگا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور بھاگے گا اور حضرت عیسے علیہ السلام فرماوینگے میری ایک مار تجھہ کو کہانا ہے تو اس سے بچ نہ سکیگا آخر باب لد کے پاس جو پورب کیطرف ہے اسکو پاوینگے اور اسکو قتل کرینگے پھر اللہ تعالی یہودیوں کو شکست دیگا (یہود مردود دجال کے پیدا ہوتے ہی اسکے ساتھ ہوجاوینگے اور کہینگے یہی سچا مسیح ہے جسکے آنیکا وعدہ اگلے نبیوں نے کیا تھا اور چونکہ یہود مردود حضرت عیسے علیہ السلام کے دشمن تھے اور حضرت محمدؐ کے اسلیے مسلمانوں کی ضد اور عداوت سے اور بھی دجال کے ساتھ ہو جاوینگے دوسری روایت میں ہے کہ اصفہان کے یہودیوں سے ستر ہزار یہودی دجال کے پیرو ہوجاوینگے) اخیر یہہ حال ہوجاویگا کہ یہودی اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے جس چیز کی آڑ میں چھپے گا اس چیز کو اللہ تبارک وتعالے بولنے کی طاقت دیگا پتھر ہو یا درخت یا دیوار یا جانور سوا ایک درخت کے جسکو غرقد کہتے ہیں (وہ ایک کانٹے دار درخت ہوتا ہے) وہ یہودیوں کا درخت ہے (یہود اسکو بہت لگاتے ہیں اور اسکی تعظیم کرتے ہیں) نہیں بولے گا تو یہ چیز (جسکی آڑ میں یہودی چھپے گا) کہیگی اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے تو آ اور اسکو مار ڈال اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال چالیس برس تک رہے گا لیکن ایک برس چھ مہینے کے برابر ہوگا اور ایک برس ایک مہینہ کے برابر اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور اخیر دن دجال کے ایسے ہونگے جیسے چنگاری اوڑجاتی ہے (ہوا میں) تم میں سے کوئی صبح کو

مدینہ کی ایک دروازہ پر ہوگا پھر دوسرے دروازہ پر نہ پہونچیگا کہ شام ہو جاویگی **ف** یہ اس حدیث کی مخالف نہین ہی کہ دجال چالیس دن رہیگا کیونکہ وہ لمبی چالیس دنون کا ذکر ہے اور یہہ چالیس برس اسکے سوا ہین جن مین دن معمولی مقدار سے چھوٹے ہونگے اور بعضون نے کہا کہ دجال کے زمانہ مین کبھی دن چھوٹا ہوگا کبھی بڑا واللہ تعالی اعلم بمرادہ ورسولہ **ف** لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان چھوٹے دنون مین نماز کیونکر پڑہین آپنے فرمایا اندازہ سے نماز پڑہ لینا جیسے لمبے دنون مین اندازہ کرتے ہو (توکبھی پانچ نمازین چھوٹے دنون مین پانچ دن مین ادا ہونگی) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسی میری امت مین ایک عادل حاکم اور منصف امام ہونگے اور صلیب کو (جو نصاری لٹکائے رہتے ہین) توڑ ڈالینگے اور سور کو مار ڈالینگے (اسکا کھانا بند کر دینگے اور مار ڈالنا) اور جزیہ موقوف کر دینگے (بلکہ کہینگے کافرون سے یا مسلمان ہو جاؤ یا قتل ہونا قبول کرو اور بعضون نے کہا جزیہ لینا اسوجہ سے بند کر دینگے کہ کوئی فقیر نہ ہوگا سب مالدار ہونگے پھر جزیہ کن لوگون کے واسطے لیا جاوے اور بعضون نے کہا مطلب یہ ہے کہ جزیہ مقرر کر دینگے سب کافرون پر یعنے لڑائی موقوف ہو جاویگی اور کافر جزیے پر راضی ہو جاوینگے) اور صدقہ (زکوۃ لینا) موقوف کر دینگے (یعنے زکوۃ کی تحصیل کیونکہ سب مالدار ہونگے اور زکوۃ فقرا کے لیے تحصیل کیجاتی ہے) تو نہ بکریون پر نہ اونٹون پر کوئی زکوۃ لینے والا مقرر کرینگے اور آپس مین لوگون کے کینہ اور بغض اوٹھ جاویگا (سب ایک دوسرے سے دل سے محبت کرینگے) اور ہر ایک زہریلے جانور کا زہر جاتا رہیگا (یہ تاثیر مسیحائی دنیا پر ہوگی) یہانتک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ مین دیدیگا وہ کچھ نقصان نہ پہونچاویگا اور ایک چھوٹی بچی شیر کو بھگاویگی وہ اسکو ضرر نہ پہونچاویگا اور بھیڑیا بکریون مین اسطرح رہیگا جیسے کتا جوان مین رہتا ہے اور زمین صلح سے بھر جاویگی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور سب لوگون کا کلمہ ایک ہو جاوے گا سوا خدا کے کسی کی پرستش نہ ہوگی (تو سب کلمہ لا الہ الا اللہ پڑہ رہینگے) اور لڑائی اپنے سامان ڈالدیگی (یعنے لوگ ہتیار اور آلات جنگ اتار کر رکہدینگے مطلب یہ ہے کہ لڑائی دنیا سے اوٹھ جاویگی) اور قریش کی سلطنت جاتی رہیگی اور زمین کا یہ حال ہوگا جیسے چاندی کی سینی (طشت) وہ اپنا میوہ ایسا اوگاوے گی جیسے آدم علیہ السلام کے عہد مین اگاتی تھی (یعنے شروع زمانہ مین جب زمین مین بہت قوت تھی) یہانتک کہ کئی آدمی انگور کے ایک خوشہ پر جمع ہونگے اور سب سیر ہو جاوینگے (اتنے بڑے بڑے انگور ہونگے) اور کئی آدمی ایک انار پر جمع ہون گے اور سب سیر ہو جاوینگے اور بیل اسقدر داموں سے بکیگا (کیونکہ لوگون کو زراعت کی طرف توجہ ہوگی تو بیل مہنگا ہوگا) اور گھوڑا تو چند روپیون مین بکیگا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑا کیون سستا ہوگا آپنے فرمایا اسلیے کہ لڑائی کے لیے کوئی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر لوگون نے عرض کیا بیل کیون مہنگا ہوگا آپنے فرمایا ساری زمین مین کہیتی ہوگی اور دجال کے نکلنے

سے تین برس پہلے قحط ہوگا ان تینوں سالوں میں لوگ بھوک سے سخت تکلیف اٹھاویں گے پہلے سال میں اللہ تعالیٰ یہ حکم کرے گا آسمان کو کہ تہائی بارش روک لیوے اور زمین کو یہ حکم کرے گا کہ تہائی پیداوار روک لیوے پھر دوسرے سال آسمان کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی بارش کی روک لے اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی پیداوار روک لے پھر تیسرے سال میں اللہ تعالیٰ آسمان کو یہ حکم کرے گا کہ بالکل پانی نہ برساوے ایک قطرہ بارش نہ ہوگی اور زمین کو یہ حکم کرے گا کہ ایک دانہ نہ اگاوے تو گھاس تک نہ اُگے گی نہ کوئی سبزی آخر کھر والا جانور (جیسے گائے بکری) تو کوئی باقی نہ رہے گا سب مر جاویں گے مگر جو اللہ چاہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر آدمی کیسے جئیں گے اس زمانہ میں آپ نے فرمایا جو لوگ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہیں گے تو ان کو کھانے کی حاجت نہ رہے گی (یہ تسبیح اور تہلیل کھانے کے قائم مقام ہوگی) حافظ ابو عبد اللہ ابن ماجہ نے کہا میں نے اپنے شیخ ابو الحسن طنافسی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبد الرحمن محاربی سے سنا وہ کہتے تھے یہ حدیث تو اس لائق ہے کہ مکتب کے استاد کو دیدے جاوے وہ بچوں کو مکتب میں سکھلا دے **ف** کیونکہ اس میں دجال کا پورا حال مذکور ہے اور بچوں کو اس کا یاد رکھنا ضرور ہے تاکہ دجال کو اچھی طرح پہچان رکھیں اسکے فتنے میں گرفتار نہ ہوں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر مسلمان کو دجال کے فتنے سے بچاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا وَإِمَامًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتریں گے اور وہ عادل حاکم اور منصف امام ہونگے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جزیہ کو معاف کر دیں گے اور مال کو بہاویں گے لوگوں پر بے شمار دیں گے یہاں تک کہ کوئی اسکو قبول نہ کرے گا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُفْتَحُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَعُمُّونَ الْأَرْضَ وَيَنْحَازُ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ وَيَضُمُّونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ حَتّٰى أَنَّهُمْ لَيَمُرُّونَ بِالنَّهَرِ فَيَشْرَبُونَهُ حَتّٰى مَا يَذَرُونَ فِيهِ شَيْئًا فَيَمُرُّ آخِرُهُمْ عَلٰى أَثَرِهِمْ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ لَقَدْ كَانَ بِهٰذَا الْمَكَانِ مَرَّةً مَاءٌ وَيَظْهَرُونَ عَلَى الْأَرْضِ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ وَلَنُنَازِلَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ حَتّٰى أَنَّ أَحَدَهُمْ لَيَهُزُّ حَرْبَتَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ فَيَقُولُونَ قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ دَوَابَّ كَنَغَفِ الْجَرَادِ فَتَأْخُذُ أَعْنَاقَهُمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتَ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيُصْبِحُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ حِسًّا فَيَقُولُونَ

من رجل يشري نفسه وينظر ما فعلوا فينزل منهم رجل قد وطن نفسه على ان يقتلوه فيجدهم موتى فيناديهم
الا ابشروا فقد هلك عدوكم فيخرج الناس ويخلون سبيل مواشيهم فما يكون لهم رعي الا لحومهم فتشكر
عليها كاحسن ما شكرت من نبات اصابته قط ۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاجوج اور ماجوج
کھولدیے جاوینگے (انکی سد ٹوٹ جاویگی) پھر وہ نکلیں گے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا وهم من کل حدب ینسلون وہ ساری زمین
میں پھیل جاوینگے اور مسلمان انسے علاحدہ رہینگے یہانتک کہ جو مسلمان باقی ہونگے وہ اپنی شہروں اور قلعوں میں چلے
جاوینگے اور اپنی چرانے کی جانور بھی اپنے ساتھ لیجاوینگے یاجوج ماجوج کا یہ حال ہوگا کہ انکے لوگ ایک نہر سے گذرینگے اسکا
سارا پانی پی ڈالینگے یہانتک کہ ایک قطرہ پانی کا اس میں نرہیگا (گویا مثل مور و ملخ کے ہونگے تعداد میں) اور ان میں
سے کوئی (جو اخیروں میں آویگا) یہ کہیگا یہاں کبھی پانی تھا اور زمین پر وہ غالب ہوجاوینگے یہانتک کہ ان میں سے ایک کہیگا
اب زمین والوں سے تو ہم فارغ ہوئے (کوئی ہمارا مقابل نرہا) اب آسمان والوں سے لڑینگے آخر ان میں سے ایک اپنا حربہ آسمان
کیطرف پھینکیگا وہ خون میں رنگا ہوا وہاں سے لوٹ کر گریگا وہ کہینگے ہم نے آسمان والوں کو بھی مار ڈالا اخیر یہ لوگ اسی
حال میں ہونگے کہ اللہ تعالی چند جانور بھیجیگا ٹڈی کے کیڑوں کیطرح (نغف کیطرح نغف کہتے ہیں اس کیڑے کو جو اونٹ کی
ناک میں پڑجاتا ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہے) یہ کیڑے انکی گردنوں کو کاٹینگے یا گردن میں گھس جاوینگے وہ سب ٹڈیوں
کیطرح ایک بارگی) مرجاوینگے ایک پر ایک پڑا ہوگا اور مسلمان صبح کو اٹھینگے (اپنے شہروں اور قلعوں میں) تو ان کی
آواز نہ سنینگے وہ کہینگے ہم میں سے کون ہے جو اپنی جان پر کھیلے (یعنے اپنی جان کی پرواہ نہ کرے) اور جاکر دیکھے
یاجوج ماجوج کیا کرتے ہیں آخر مسلمانوں میں سے ایک شخص نکلیگا یا اترے گا (قلعہ سے) یہ سمجھکر کہ وہ مجھکو ضرور مار ڈالینگے
دیکھیگا تو وہ مردہ ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کو پکاریگا لوگو مبارک خوش ہوجاؤ تمہارے دشمن مرگئے یہ سنکر سب مسلمان نکلینگے
اور اپنے جانوروں کو چرنے چھوڑینگے (جو مدت سے بیچارے بند ہونگے) ان کے چرنے کو کچھ نہ ہوگا سوا یاجوج اور ماجوج
کے گوشت کے وہ انکا گوشت کھاکر خوب موٹے ہونگے جیسے کبھی کوئی گھاس کھاکر موٹے ہوئے تھے عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ياجوج وماجوج يحفرون كل يوم حتى اذا كادوا يرون شعاع الشمس
قال الذي عليهم ارجعوا فسنحفره غدا فيعيده الله اشد ما كان حتى اذا بلغت مدتهم واراد الله ان
يبعثهم على الناس حفروا حتى اذا كادوا يرون شعاع الشمس قال ارجعوا فستحفرونه غدا ان شاء الله تعالى
واستثنوا فيعودون اليه وهو كهيئته حين تركوه فيحفرونه ويخرجون على الناس فينشفون الماء ويتحصن
الناس منهم في حصونهم فيرمون بسهامهم الى السماء فترجع عليها الدم الذي اجفظ فيقولون قهرنا

اَهْلَ الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا اَهْلَ السَّمَاءِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ نَغَفًا فِيْ اَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک یاجوج اور ماجوج ہر روز سد کو کہودتے ہیں اس مین سوراخ کرنا چاہتے ہین جب قریب ہوتا ہے کہ سورج کی روشنی انکو دکہائی دیوے اس قدر پتلی تہ دیوار کی رہ جاتی ہی اس سے معلوم ہوا کہ یاجوج اور ماجوج ظلمات مین ہین اور سورج کی روشنی سد کیوجہ سے ان تک نہین پہونچتی تو جو شخص انکا سردار ہوتا ہے وہ کہتا ہے اب گہر چلو کل اسکو کہود ڈالین گے پہر اللہ تعالی رات کو اسکو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے جیسی وہ تہی جب انکے نکلنے کا وقت آویگا اور اللہ تعالی یہہ چاہیگا کہ انکو چہوڑ دیوے لوگون پر تو وہ (عادت کے موافق) سد کو کہودینگے جب قریب ہوگا کہ سورج کی روشنی دیکہین اس وقت انکا سردار کہیگا اب لوٹ چلو کل خدا چاہے تو اسکو کہود ڈالوگے اور ان شاء اللہ کا لفظ کہین گے اسدن وہ لوٹ کر جاوینگے اور سد اسی حال پر رہیگی جیسے وہ چہوڑ جاوینگے (درست نہوگی) آخر وہ اسکو کہود کر نکل آوین گے اور پانی سب پی جاوینگے اور لوگ ان سے بہاگ کر اپنے قلعون مین چلے جاوینگے وہ اپنی تیر آسمان کیطرف مارینگے تیر خون مین بہرے ہوے اوپر سے لوٹینگے (بحکم الٰہی) وہ کہینگے ہمنے زمین والون کو تو مغلوب کیا اور آسمان والون پر بہی غالب ہوے پہر اللہ تعالی ان کی گدیون مین ایک کیڑا پیدا کرے گا وہ انکو مار ڈالیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے بیشک زمین کے گورو (چارپایہ) موٹے ہوجاوینگے اور چربی دار انکے گوشت کہا کر **ف** حالانکہ گای بیل بکری اونٹ وغیرہ چارپایہ گوشت نہین کہاتے مگر بوجہ چارہ نہونیکے یاجوج ماجوج کا گوشت اڑا جاوینگے اور خوب کہا کر موٹے دناب ہونگے اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ یاجوج ماجوج قیامت تک اس سد سے رکے رہینگے جب انکے چہوٹنے کا وقت آویگا تو سد ٹوٹ جاویگی اور یہی نکلا کہ یاجوج ماجوج محض صحرائی اور وحشی ہونگے جب تو تیر کمان انکا ہتیار ہوگا اور جہالت کی راہ سے آسمان پر تیر مارینگے وہ یہ نہین جانینگے کہ آسمان زمین سے اتنی دور ہے کہ برسون تک بہی اگر تیر انکا چلا جاوے تو وہان تک مشکل سے پہونچیگا اور باطل ہوا اسحدیث سے اس بوڑہے گمراہ کا قول جو کہتا ہے کہ یاجوج اور ماجوج انگریز اور روس ہین کیونکہ روس منتہای شمال مین ہین اور انگریز منتہای مغرب مین دونون کے ملک ایکدوسرے سے بڑے فاصلہ پر ہین اور وہ سد مین گہرے ہوے نہین ہین بلکہ ہمیشہ سے چہٹے ہوے ہین اور وہ لٹنے جاہل اور وحشی بہی نہین ہین کہ آسمان کو اپنے مکان کی چہت کیطرح سمجہ کر اسپر تیر مارین اور تیر کمان انکا ہتیار بہی نہین ہے بلکہ وہ توپ اور بندوق سے لڑتے ہین اور قلعون مین لوگ انکے ہاتہہ سے بچاؤ نہین ہوسکتا وہ دم بہر مین اونکے گولون سے اوڑا دیا سیٹہ سے مضبوط سے مضبوط قلعہ اوڑا سکتے ہین اور قلعہ کے سب لوگون کو خاک سیاہ بنا سکتے ہین ؎ برین عقل و دانش بباید گریست ۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

قَالَ لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ فَبَدَءُوا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ ثُمَّ سَأَلُوا مُوسَى فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ فَرُدَّ الْحَدِيثُ إِلَى عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ قَدْ عُهِدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَّالِ قَالَ فَأَنْزِلُ فَأَقْتُلُهُ فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَلَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ فَأَدْعُو اللّٰهَ أَنْ يُمِيتَهُمْ فَتَنْتُنُ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ فَأَدْعُو اللّٰهَ فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ فَعُهِدَ إِلَيَّ مَتَى كَانَ ذَلِكَ كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادِهَا قَالَ الْعَوَّامُ وَوُجِدَ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے جس شب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا آپ نے ملاقات کی حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ان سب نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم سے سب نے پوچھا (یہ جانکر کہ وہ سب میں بزرگ ہیں انکو ضرور علم ہوگا) لیکن انکو کچھ علم نہ تھا قیامت کا پھر سب نے حضرت موسیٰ سے پوچھا انکو بھی علم نہ تھا آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ سے وعدہ ہوا ہے قیامت سے کچھ پہلے کا (یعنے قیامت کے قریب دنیا میں جاؤنگا) لیکن قیامت کا ٹھیک وقت وہ تو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پھر بیان کیا انہوں نے دجال کے نکلنے کا حال اور کہا میں اتروں گا اور اسکو قتل کروں گا پھر لوگ اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ جاویں گے اتنے میں یاجوج اور ماجوج انکے سامنے آوینگے اور ہر بلندی سے وہ چڑھ دوڑیں گے جس پانی پر گذریں گے اسکو پی ڈالیں گے اور ہر ایک چیز کو خراب کر دیں گے آخر لوگ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑاوینگے بڑی عاجزی سے (انکو دفع کرنے کے لیے) میں دعا مانگوں گا کہ اللہ تعالیٰ انکو مار ڈالے (وہ مر جاویں گے) اور زمین بدبودار ہو جاویگی انکے پاس سے پھر لوگ گڑگڑاویں گے اللہ کی درگاہ میں میں اللہ سے دعا کروں گا تو وہ پانی بھیجے گا جو انکی لاشیں اٹھا کر سمندر میں بہا لیجاویگا (یہ اس حدیث کے خلاف ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ اونٹ کے برابر پرندے آویں گے اور انکی لاشیں اٹھا لیجاویں گے اور ممکن ہے تطبیق اسطرح سے کہ پہلے پرندہ آویں گے کچھ لاشیں وہ لیجاویں گے لیکن باقی لاشیں اور انکی رطوبت اور گندگی اس سب کے صاف کرنیکے لیے پانی کو حکم ہوگا) پھر پہاڑ اوکھیڑ ڈالے جاویں گے اور زمین کھینچی جاویگی جیسے چمڑے کو کھینچتے ہیں (کھینچنے سے چمڑا بڑا ہوتا ہے اسیطرح زمین بھی بڑی ہو جاویگی اور صاف ہموار اس میں پہاڑ اور ٹیلے وغیرہ نہیں رہیں گے) پھر مجھ سے کہا گیا جب یہ باتیں ظاہر ہوں تو قیامت لوگوں سے ایسی قریب ہوگی جیسے عورت حاملہ کا (جسکے دن پورے

ہوگئے ہوں جنہیں اسکے گہر والے نہیں جانتے کہ وقت ناگہانی و جنتی ہے اور طیالسی سب کہتی ہیں اور ہر وقت زچگی کے منتظر رہتے ہیں عوام بن حوشب نے کہا اس واقعہ کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وہم من کل حدب ینسلون یعنے جب کہلا دیں یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے چڑہ دوڑیں **باب** خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ مہدی علیہ السلام کے نکلنے کا بیان **عن** عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَلَمَّا رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ فَقَالَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ فَلَا يُعْطَوْنَهُ فَيُقَاتِلُونَ فَيُنْصَرُونَ فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَدْفَعُوهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَئُوهَا جَوْرًا فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَأْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں بنی ہاشم کے چند جوان آئے (ہاشم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا اپنے عبدالمطلب کے باپ تھے بنی ہاشم سب آپکے قریب رشتہ دار ہیں) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں (ان میں آنسو بھر گئے) اور آپ کا رنگ بدل گیا پھر میں نے عرض کیا ہمیشہ ہم آپکے چہرے میں ایسی بات دیکھتے ہیں جس کو ہم برا جانتے ہیں (یعنے آپکے رنج سے ہمیشہ صدمہ ہوتا ہے) آپنے فرمایا ہم اس گہر کے لوگ ہیں کہ اللہ تعالٰی نے ہمارے لیے آخرت کو اختیار کیا دنیا پر اور میرے اہل بیت قریب ہے کہ میرے بعد بلا اور تہا دیں گے اور سختی اور اخراج (نکالے جانا وطن سے) یہانتک کہ کچہ لوگ مشرق کیطرف سے آویں گے (اس میں مدح ہے اہل مشرق کی اور عرب سے ہند اور ایران مشرق کی جانب میں ہے) انکے ساتہ سیاہ جہنڈے ہونگے وہ بہلائی (یعنے خزانہ طلب کرینگے) لوگ انکو ندیں گے وہ لڑینگے اور مدد دیے جاوینگے (اللہ کیطرف سے) آخر وہ جو مانگتے تہے انکو دیا جاویگا (یعنے لوگ انکی حکومت پر رضی ہو جاوینگے) انکو خزانہ دیدیں گے وہ اپنے لیے حکومت قبول نہ کریں گے یہانتک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو خزانہ اور حکومت دیدینگے وہ زمین کو عدل سے بہر دیگا جیسے لوگوں نے اسکو ظلم سے بہر اتہا پہر جو کوئی تم میں سے اس زمانہ کو پاوے وہ ان لوگوں کے پاس جاوے (یعنے ان اہل مشرق کی لشکر میں شریک ہو جاوے جو امام مہدی کو بٹہلانے کے لیے آینگے) اگرچہ گہٹنوں اور ہاتہوں کے بہل برف پر چلتا ہوا جاوے (اول تو گہٹنوں کے بہل چلنا ہی دشوار ہے دوسرے برف پر چلنا یہ اور سخت مشکل ہے مطلب یہ ہے کہ جس طرح سے ہو سکے گو تکلیف سے سہی اس لشکر میں شریک ہو جانا چاہیے **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی امتی المھدی ان قصر فسبع والا فتسع فتنعم فیہ امتی نعمۃ لم ینعموا مثلھا قط تؤتی اکلھا ولا تدخر منھم شیئا والمال یومئذ کدوس فیقوم الرجل فیقول یا مھدی اعطنی فیقول خذ

ابوسعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین مہدی پیدا ہونگے اگر وہ دنیا مین کم رہے تو بھی سات برس تک رہینگے اور نہین تو نو برس رہین گے ان کے زمانہ مین میری امت ایسی خوش ہوگی کہ ویسی خوش کبھی نہین ہوئی ہوگی اور زمین کا یہ حال ہوگا کہ اپنا سارا میوہ اُگا دیگی اور کچھ اُٹھا نہ رکھے گی اور مال اُنکے زمانہ مین ڈھیر لگا ہوگا ایک شخص کھڑا ہوگا اور کہیگا اے مہدی مجھہ کو کچھ دو وہ کہینگے لے لے **فائدہ** جتنا تو چاہے اس ڈھیر مین سے مہدی کے معنی لغت مین ہدایت پایا ہوا اور اسی سے ہین مہدی آخر الزمان اور زرکشی نے کہا یہ وہ مہدی ہین جو حضرت عیسی علیہ السلام کا زمانہ پاوینگے اور ان کے ساتھ نماز پڑھین گے اور قسطنطنیہ کو پھر نصاریٰ سے چھین لینگے اور عرب اور عجم کے مالک ہو جاوینگے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دین گے اور رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان لوگ انسے بیعت کیا کرینگے اور سفیانی سے وہ لڑینگے اور ہند کے بادشاہ انکی اطاعت کرینگے **مترجم** کہتا ہے یہ سب علامات آپکی احادیث مین وارد ہین اور تعجب ہے ان لوگون سے جنہون نے اور کسیکو مہدی سمجھہ لیا جس مین ان علامتون مین سے ایک علامت بھی نہین ہوئی جیسے مہدویہ ایک قوم جو سید محمد جونپوری ایک مرد ہندی کو مہدی سمجھتے ہین اور کہتے ہین مہدی آمد و رفت اور اس سے زیادہ عجیب یہ ہے جو مقام قادیان مین ایک شخص **غلام احمد** نامی اب موجود ہین وہ کہتے ہین کہ مین عیسی بن مریم ہون ابن طاہر فتنی نے کہا معلوم نہین یہ کیسے لوگ ہین کیا مجنون ہین جو ایک مرد مسافر غریب کو جسکی حکومت ایک گاؤن مین بھی نہین ہوئی مہدی خیال کرتے ہین اور احادیث صحیحہ کی جو انکے خلاف ہون تکذیب کرتے ہین اور ان مہدی کو انبیاے سابقین پر فضیلت دیتے ہین اور جو انکی مہدویت اور ولایت کا منکر ہو اسکو کافر جانتے ہین اور انکے یارون کو ابوبکر اور علی سے افضل بتاتے ہین خاک پڑے انکی عقل پر انتہے مختصرا **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتتل عند کنزکم ثلثۃ کلھم ابن خلیفۃ ثم لا یصیر الی واحد منھم ثم تطلع الرایات السود من قبل المشرق فیقتلونکم قتلا لم یقتلہ قوم ثم ذکر شیئا لا احفظہ فقال فاذا رایتموہ فبایعوہ ولو حبوا علی الثلج فانہ خلیفۃ اللہ المھدی

ثوبان سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ایک خزانہ کے پاس تین شخص مارے جاوینگے ہر ایک انمین سے خلیفہ و حاکم کا بیٹا ہوگا باوجود اسکے یہ خزانہ ان تین مین سے کسی کو نہ ملیگا پھر سیاہ جھنڈے نمود ہونگے مشرق کی طرف سے اور وہ تم کو ایسا قتل کرینگے ایسے عربون کو جو اس وقت یہ خزانہ لینا چاہین گے) کہ ویسا تمکو کسی نے قتل نہین کیا ہے پھر آپنے کچھ اور بیان کیا جو مجھہ کو یاد نہین رہا لیکن حسن بن سفیان نے اپنی مسند مین اور ابو نعیم نے کتاب المہدی مین اسکو بایں

کیا کہ آپ نے فرمایا یہ اللہ کا خلیفہ مہدی آویگا جب تم اسکا نکلنا سنو تو اسکی پاس جاؤ اور اس سے بیعت کرو وہی اللہ کا خلیفہ
مہدی ہی) تو آپ نے فرمایا جب تم اسکو دیکھو تو اس سے بیعت کرو اگرچہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل برف پر چلکر جاؤ کیونکہ
وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منا اہل البیت یصلحہ اللہ
فی لیلۃ جناب امیر المؤمنین علی مرتضیٰ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی ہم میں سے ہیں اہل بیت نبوی
میں سے اللہ تعالیٰ انکو ایک رات میں خلافت کے لیے طیار کرے گا **ف** یعنی سب سامان انکے خلافت کا جھٹ پٹ ایک رات
میں درست کردیگا **عن** سعید بن المسیب قال کنا عند ام سلمۃ فتذاکرنا المہدی فقالت سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المہدی من ولد فاطمۃ سعید بن مسیب سے روایت ہے ہم حضرت بی بی ام سلمہ کے پاس
تھے تو ہمنے مہدی کا ذکر کیا اونھوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مہدی جناب فاطمہ
زہرا کی اولاد میں سے ہونگے **ف** سادات کرام میں سے قربان آپکے **عن** انس بن مالک قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول نحن ولد عبد المطلب سادۃ اہل الجنۃ انا وحمزۃ وعلی وجعفر والحسن والحسین
والمہدی انس بن مالک سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہم عبد المطلب کی اولاد
میں اور جنت کے سردار یہ لوگ ہیں میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی علیہ السلام الی یوم القیام **ف**
یہ ساتوں شخص جنت کے سردار ہیں یعنے جنتیوں کے سردار لیکن ان ساتوں میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمارے
آقا کے آقا ہیں اور ہم غلام ہیں جناب امام حسن علیہ السلام کے یا اللہ مجھکو جناب امام حسن کی طفیل سے بخشدے اور جنت میں
آپ کی کفش برداری کی خدمت عطا فرما **عن** عبد اللہ بن الحرث بن جزء الزبیدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یخرج ناس من المشرق فیوطئون للمہدی یعنی سلطانہ عبد اللہ بن حارث بن جزء سے روایت ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ مشرق سے نکلیں گے وہ لوگ گویا مہدی کی سلطنت جما دیں گے **ف** یعنی آپ کی مدد کرینگے
اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جناب مہدی کے بڑے مددگار مشرق کے لوگ ہوں گے اور مدینہ سے یہ سب بلاد مشرق کی طرف واقع
ہیں عراق عرب اور عراق عجم اور ایران توران ہندوستان وغیرہ غالباً ان ملکوں سے بہت سے مسلمان آپکے شریک
ہوں گے یا اللہ ہمکو بھی امام مہدی علیہ السلام کی دعا سے مشرف فرما اور ہمکو یا ہمارے اولادوں کو ان کے اعوان وانصار میں
سے کر آمین یا رب العالمین **باب** الملاحم بڑی بڑی لڑائیوں کا بیان **عن** حسان بن عطیۃ قال مال
مکحول وابن ابی زکریا الی خالد بن معدان وملت معہما فحدثنا عن جبیر بن نفیر قال قال لی جبیر انطلق
بنا الی ذی مخمر وکان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت معہما فسالہ عن الہدنۃ

فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُصَالِحُكُمُ الرُّومُ صُلْحًا آمِنًا ثُمَّ تَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَيَجْمَعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ

ذی مخمر سے روایت ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے جبیر نے اُن سے پوچھا صلح کو انہون نے کہا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے وہ زمانہ کہ روم (یعنے نصاریٰ) تم سے ایک صلح کرینگے جس مین امن رہیگا پھر تم اور وہ ملکر ایک تیسرے دشمن سے لڑوگے اور تمہاری فتح ہوگی اور لوٹ کا مال لوگے اور سلامتی کے ساتھ جنگ سے لوٹوگے یہانتک کہ ایک تر وتازہ سبز مقام مین جہان ٹیلے ہونگے اترو گے تو صلیب والون مین سے (یعنے روم کے نصاریٰ مین سے جو تمہارے دوست ہوکر تمہارے دشمن سے لڑے تھے) ایک شخص صلیب کو بلند کریگا اور کہیگا صلیب کو غلبہ ہوا ایک شخص مسلمانون مین سے غصے ہوگا اور اٹھکر صلیب کو توڑ ڈالیگا اسوقت روم کے نصاریٰ عہد توڑ دینگے (یعنے دوستی تمہاری چھوڑ دینگے) اور سب کے سب جمع ہونگے لڑائی کے لیے **فائدہ** اس حدیث سے یہ نکلتا ہی کہ نصاریٰ کی شوکت و سلطنت قیامت تک باقی رہیگی یعنے امام مہدی علیہ السلام کے وقت تک دوسری حدیث مین ہی کہ قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ اکثر لوگ دنیا کے نصاریٰ ہون گے یہ حدیث بڑی دلیل ہے آپ کی نبوت کی کیونکہ پیشین گوئی آپ کی بالکل سچی نکلی کئی سو برس سے نصاریٰ کا برابر عروج ہو رہا ہے اور ہر ایک ملک مین انکا مذہب پھیلتا جاتا ہے دنیا کے چارون حصون مین انکی حکومت قائم ہوگئی یعنے ایشیا اور افریقہ اور امریکہ اور یورپ مین اور تمام بادشاہان روئے زمین نصرانی مذہب کے ہین الا دو بادشاہ اہل اسلام مین ایک شاہ ایران دوسرے شاہ روم اور ایک بادشاہ بودہ مذہب کا ہے یعنے خاقان چین اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قیامت کے قریب مسلمانون کا بادشاہ نصاریٰ کی ایک قوم کے ساتھ ملکر تیسری سلطنت سے لڑیگا اور فتح پاویگا پھر صلیب پر تکرار ہوکر نصاریٰ سب ملجاوینگے اور متفق ہوکر مسلمانون سے مقابلہ کرینگے آثار محشر مین ہے کہ اخیر زمانہ مین انگریز یا بعد سلطان روم کے شریک ہوکر انگریز یا روس سے مقابلہ کرینگے اور سلطان روم کو فتح ہوگی پھر جو سلطنت نصاریٰ کی سلطان روم کی تائید پر ہوگی وہ بھی مذہبی تکرار کی وجہ سے علاحدہ ہوجاویگی اور کل نصاریٰ ایک طرف ہوکر مسلمانون پر حملہ کرینگے سلطان روم شہید ہونگے اور شہر قسطنطنیہ یعنی اسلام بول نصاریٰ کے قبضہ مین آجاویگا مسلمان متفرق ہوکر پریشان ہونگے کہ اتنے مین امام مہدی علیہ السلام پیدا ہونگے اور نصاریٰ پر جہاد ہوگا اور امام کی فتح پر فتح ہوتی جاویگی یہانتک کہ شہر قسطنطنیہ پھر نصاریٰ سے لے لیوینگے اور دوسری حدیث مین جو ہی کہ قسطنطنیہ کی فتح قیامت کی نشانی ہے شاید اس سے مراد یہی فتح ہو جو مہدی کے زمانہ مین ہوگی یا اول فتح جو مسلمانون کو قسطنطنیہ پر ہوئی ہے حضرت عثمان کے زمانہ مین خیر اور پھر سلطان قسطنطنیہ

فتح کرکے وہان کی لوٹ کا مال تقسیم کرتے ہونگے اور انکی تلوارین جہاڑون پر لٹکتی ہونگی کہ لوگ انکو خبر پہونچاوینگے بیٹھے کیا ہو دجال نکلا مسلمان یہ سنکر اپنے اپنے گہرون کو پھرینگے اور دجال سے اور مسلمانون سے لڑائیان ہونگی اور مسلمان بہت شہید ہونگے اور باقی ماندہ مکہ اور مدینہ مین جہان دجال کا تصرف نہو سکیگا جہپ جاوینگے اور کچھ مسلمان امام مہدی کے ساتھ یا انکے نائب کے ساتھ بیت المقدس مین محصور ہونگے کہ اتنے مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُترینگے اخیر تک جیسے اوپر گذر چکا **عن** عثمان بن عطیۃ بإسنادہ نحوہ وزاد فیہ یجمعون للملحمۃ فیأتون تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے اس مین زیادہ ہے کہ جب نصاری صلیب پر تکرار کرکے مسلمانون سے الگ ہوجاوینگے تو مسلمانون سے لڑنے کے لیے ایک ہوجاوینگے اور اسّی جہنڈون کے تلے انکا لشکر آویگا ہر جہنڈی کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی **ف** یعنی ایک بریگیڈ تو کل اسّی بریگیڈ ہونگے جو مسلمانون سے لڑنے آوینگے اور یہ متفقہ افواج ہونگے نصاری کی کل تعداد انکی نولاکہ ساٹھہ ہزار ہوئی **عن** ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا وقعت الملاحم بعث اللّٰہ بعثا من الموالی ہم اکرم العرب فرسا واجودہ سلاحا یؤید اللّٰہ بہم الدین ابو ہریرہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بڑی بڑی لڑائیان ہونگی تو اللہ تعالیٰ موالی مین سے یعنے عرب کے سوا دوسرے مسلمانون مین جنکو عرب نے آزاد کیا ہے جیسے اہل فارس ترک وغیرہ ایک لشکر اٹھا دیگا وہ سارے عرب مین گہوڑے کی سواری بہتر کرتے ہونگے اور ان کے بہتر ہتیار رکھتے ہونگے اللہ تعالیٰ انکے سبب سے دین کی مدد کریگا **ف** ایسا ہی ہوا کہ صحابہ اور تابعین کے زمانہ مین ہزارہا اور لکہا مجاہدین اہل فارس اور عراق عجم اور خراسان کے کافرون سے لڑے اور بڑی بڑی فتوحات کین اسکے بعد بہی اہل فارس اور اہل سندہ اور اہل افغانستان اور بخارا نے بڑے بڑے جہاد کافرون پر کیے سلطان صلاح الدین کی لڑائیان تمام نصاری سے اب تک تاریخ مین یادگار ہین اور محاربہ صلیب کا واقعہ اب تک آنکھون مین پہر رہا ہے جس مین چالیس لاکہ نصاری اور تیس لاکہہ مسلمان مارے گئے اور عجب نہین کہ ذی مخمر کی حدیث مین جس لڑائی کا ذکر ہے وہ محاربہ صلیب ہی ہو کیونکہ اتنی بڑی لڑائی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر اب تک کوئی نہین ہوئی اور بنا اس لڑائی کی صلیب ہی پر ہوئی تھی واللہ اعلم غرض اس حدیث سے اور کئی حدیثون سے عرب کے سوا دوسرے مسلمانون کی بہی فضیلت نکلی ایک حدیث مین ہے کہ اگر دین ثریا پاس ہوتا تو اس تک چند لوگ اہل فارس کے پہونچ جاتے بعضون نے اس حدیث سے امام ابوحنیفہ کو مراد لیا ہے اور عجب نہین ہے کہ امام ابوحنیفہ بہی اس مین داخل ہون کیونکہ وہ بڑے امام اور مجتہد تہے اس امت کے مگر اتنا شبہ ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ کی اصل کابل سے تہی اور کابل بلاد سندہ مین ہے نہ بلاد فارس مین البتہ امام بخاری امام مسلم امام ترمذی ابن ماجہ اور بڑے بڑے امام حدیث کے اس مین داخل ہین کیونکہ اکثر ان مین اہل فارس تہے اور دوسری حدیث مین ہے کہ ابدال موالی مین سے ہونگے

ہیں لعل اس زمانہ میں تو اللہ تعالیٰ نے اہل ہند کو ایک بات میں عرب کے لوگوں پر بھی فضیلت دی ہے وہ یہ ہے کہ ہند کے ملک میں ایک بڑی جماعت اہل حدیث کی ہے اور اکثر کتابیں حدیث کی ہند میں چھاپی گئیں اور چھاپی جاتی ہیں اور حدیث کے ترجمے بھی سب سے پہلے اہل ہند نے شائع کیے ہیں یا اللہ تو ہند کے مسلمانوں کو ہدایت کر اور انکو نیک توفیق دے آمین **عن** نافع بن عتبة بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تقاتلون جزیرة العرب فیفتحها اللہ ثم تقاتلون الروم فیفتحها ثم تقاتلون الدجال فیفتحها قال جابر فما یخرج الدجال حتی تفتح الروم نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لڑائی کرو گے جزیرہ عرب کے رہنے والوں سے اللہ اسکو فتح کر دیگا (یعنے سارا عرب جزیرہ تمہارے قبضے میں آجاویگا عرب کے ملک کو تین طرف سمندر گھیرے ہے ایک طرف سے خشکی کی راہ ہے اسلیے اسکو جزیرہ نما کہتے ہیں) پھر لڑائی کرو گے نصاریٰ سے روم کے اللہ روم کے ملک پر بھی فتح کر دے گا پھر دجال سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اسپر بھی فتح دیگا (جب حضرت عیسیٰ اتریں گے) جابر نے کہا تو دجال نہیں نکلیگا یہاں تک کہ روم فتح ہو جاوے گا **عن** معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملحمة الکبری وفتح القسطنطینیة وخروج الدجال فی سبعة اشهر معاذ بن جبل سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی لڑائی اور قسطنطنیہ کا فتح اور دجال کا نکلنا یہ تینوں باتیں سات مہینے کے اندر ہونگی **عن** عبد اللہ بن بسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الملحمة وفتح المدینة ست سنین ویخرج الدجال فی السابعة عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی لڑائی اور مدینہ کی فتح (یعنے قسطنطنیہ کی) بیچمیں چھ برس کا فاصلہ ہوگا اور دجال ساتویں برس میں نکلے گا **ف** یہ مخالف ہے اگلی روایت کے اور شاید غلطی کی راویوں نے اگلی روایت میں تو بجای برس کے مہینہ کہا اور اسکا اسناد ضعیف ہے اور اس روایت کا اسناد بھی قوی نہیں ہے اس میں بقیہ ہے اور بعضوں نے کہا احتمال ہے کہ بڑی لڑائی چھ برس تک قائم رہے اور اگلی روایت میں جو میعاد بیان کی ہے وہ اسکے ختم ہونے سے ہو اور دوسری روایت میں اسکی ابتدا سے میعاد مراد ہو اور انجاح میں ہے کہ دوسری روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور اسکو نکالا ترمذی اور ابوداود اور احمد اور حاکم نے اور راجح یہی ہے کہ یہ تینوں واقعہ سات برس میں ہونگے **عن** کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف عن ابیه عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یکون ادنی مسالح المسلمین ببولاء ثم قال یا علی یا علی یا علی قال بابی وامی قال انکم ستقاتلون بنی الاصفر ویقاتلهم الذین من بعدکم حتی تخرج الیهم روقة الاسلام اهل الحجاز الذین لا یخافون فی اللہ لومة لائم فیفتحون القسطنطینیة بالتسبیح والتکبیر فیصیبون غنائم لم یصیبوا مثلها حتی یقتسموا بالاترسة ویأتی آت

فَيَقُولُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَرَجَ فِيْ بِلَادِكُمْ اَلَا وَهِيَ كَذِبَةٌ فَالْاٰخِذُ نَادِمٌ وَالتَّارِكُ نَادِمٌ عوف مزنی سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ نزدیک سے مسلمانون کا بولار مین ہوگا ربولا ایک مقام کا نام ہے) پھر آپنے فرمایا اے علی اے علی انہون نے کہا میرے مان باپ آپ پر سے تصدق ہون آپنے فرمایا تم قریب ہے کہ بنی الاصفر سے لڑوگے یعنے روم کے نصاریٰ سے انکو اصفر کی اولاد کہا اصفر کہتے ہین زرد کو اسلیے کہ انکے باپ دادی کا رنگ زرد تھا روم بیٹا عیصو کا تھا اور عیصو بیٹا اسحاق کا اسحاق بیٹا ابراہیم کا اس نے حبش کی بادشاہزادی سے نکاح کیا تو زرد رنگ کی اولاد پیدا ہوئی کالا اور سفید رنگ ملنے سے اور نووی نے کہا انکے دادا کا نام اصفر بن روم بن عیصو تھا واللہ اعلم) اور ان سے وہ مسلمان لڑینگے جو تمہارے بعد پیدا ہونگے یہانتک کہ جو لوگ اسلام کی رونق ہونگے وہ بھی انسے لڑنیکے لیے نکلینگے یعنے حجاز کے لوگ جو اللہ کی راہ مین کسی برائی کرنے والیکی برائی سے نہین ڈرتے پھر وہ فتح کرینگے قسطنطنیہ کو تسبیح اور تکبیر سے اور سقدر لوٹ کا مال ہاتھ آئیگا کہ ویسی لوٹ کبھی نہین پائی ہوگی یہانتک کہ سپرین بھر بھر کر روپیہ اشرفی تقسیم کرینگے اور ایک آنیوالا آویگا ان کے ملکون سے اور وہ کہیگا مسیح دجال تمہارے شہرون مین نکل آیا خبردار رہو یہ خبر جھوٹ ہوگی پھر مال لینے والا بھی شرمندہ ہوگا اور نہ لینے والا بھی شرمندہ ہوگا عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيَغْدِرُوْنَ بِكُمْ فَيَسِيْرُوْنَ اِلَيْكُمْ فِيْ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین اور بنی اصفر مین (نصاریٰ مین) صلح ہوگی پھر وہ صلح توڑ ڈالینگے فریب سے یعنے دغا کرینگے اور تم سے لڑنیکے لیے آوینگے اسی جھنڈے لیکر ہر جھنڈے کے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی

بَابُ التُّرْكِ ترک کا بیان

ف وہ ایک قوم ہے اولاد سے یافث بن نوح کی اور ان مین کئی قبیلے اور کئی قومین ہین جیسے چغتائی قرغیز کاسک قزاق قلمق ازبک وطغو جاب ازبک سرکش وغیرہ اور انکے ملک اصلی یہ ہین بخارا سمرقند تاشقند کاشغر چینی تاتار اور اب جو بادشاہ ہے روم کا سلطان عبد الحمید خان وفقہ اللہ للخیر وہ بھی ترک ہے عثمان خان کی اولاد مین سے اسکا جد اعلے عثمان ترک تھا جو اپنے اصلی ملک یعنے ترکستان سے نکلکر ملک شام اور روم کیطرف گیا اور اسکو فتح کیا اور اسی سے بنا ہوئی سلطنت ترکی یعنے دولت عثمانیہ کی اور بنا اس سلطنت کی خلافت عباسی کے گذر جانے کے بعد ہوئی اور اوائل زمانہ مین ترک لوگ اکثر کافر اور مشرک تھے اور انہون نے اسلام کو وہ صدمہ پہونچایا کہ ایسا صدمہ کسی قوم نے نہین پہونچایا آخری خلیفہ مستعصم باللہ کو انہون ہی نے شہید کیا اور بغداد کو انہون ہی نے تباہ وتاراج کیا لاکھون مسلمانون کو مار ڈالا اور لاکھون کتابین مختلف

علوم وفنون کی جلاوین اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فتنہ کی پیشین گوئی فرمائی جو ابوبکرہ سے منقول ہے اسکو ابوداؤد نے نکالا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جنکی جوتی بالون کے ہونگے (یا انکے بال اتنے لنبے ہونگے کہ جوتون تک لٹکتے ہونگے) اور قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جنکی آنکھین چھوٹی ہونگی (یعنے ترک سے جیسے بریدہ کی روایت مین تصریح ہے اسکو نکالا ابوداؤد نے) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کی آنکھین چھوٹی ہونگی اور ناکین موٹی ہونگی (اٹھی ہوئی انکے مونہہ سرخ ہونگے یعنی ترک لوگون سے متفق علیہ) انکے مونہہ ایسے ہونگے جیسے سپرین تہ برتہ (یعنے موٹے اور غلیظ رخساری) اور قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ تم ایسے لوگون سے لڑوگے جنکی جوتیان بالون کی ہونگی عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَاِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا یَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ عمرو بن تغلب سے روایت ہے مین نے سنا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیون مین سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگون سے لڑوگے جنکی مونہہ چوڑے ہین گویا انکے مونہہ سپرین ہین تہ برتہ اور قیامت کی نشانیون مین سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگون سے لڑوگے جنکے جوتے بالون کے ہونگے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ اَعْیُنَهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ یَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ وَیَتَّخِذُوْنَ الدَّرَقَ یَرْبِطُوْنَ خَیْلَهُمْ بِالنَّخْلِ ابوسعید خدری سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم ایسے لوگون سے لڑوگے جنکی آنکھین چھوٹی ہونگی مونہہ چوڑے ہونگے اون کی آنکھین گویا ٹڈی کی آنکھین ہونگی اور مونہہ انکے گویا سپرین ہین تہ برتہ اور بال کے جوتے پہنینگے اور سپرین انکے پاس ہونگی اور اپنے گھوڑے کھجور کے درختون سے باندھینگے (نووی نے کہا ہمارے زمانہ مین ایسے ہی صفت کے ترکون سے مسلمان لڑے جو اس حدیث مین مذکور ہے بعینہ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہوا اللہ تعالی مسلمانون کی عاقبت بخیر

کری اور انکو اپنی حمایت میں کہیں **اَبْوَابُ الزُّهْدِ** زہد دنیا سے بے رغبتی کے باب **بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا** دنیا سے بے رغبتی کا بیان **عَنْ اَبِي ذَرٍّ**
الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا فِي اِضَاعَةِ
الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَا فِي يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِنْكَ بِمَا فِي يَدِ اللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِي
ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ مِنْكَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ قَالَ هِشَامٌ قَالَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ
الْخَوْلَانِيُّ يَقُوْلُ مِثْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِي الْاَحَادِيْثِ كَمِثْلِ الْاِبْرِيْزِ فِي الذَّهَبِ ابوذر غفاری سے روایت ہے آں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کا زہد یہ نہیں ہے کہ آدمی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لیوے **ف** جیسے جاہل صوفی
اور درویش کیا کرتے ہیں اور اسکو فقیری اور قرب الی اللہ کا باعث جانتے ہیں ہماری شریعت میں ایسی درویشی سے ممانعت
ہے لا رہبانیۃ فی الاسلام اور اللہ تعالی نے فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور اپنے نبی سے
فرمایا یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اور فرمایا کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور
قرب الی اللہ بغیر اتباع شرع محمدی کے ممکن نہیں ہے **ت** اور نہ یہ ہے کہ اپنا مال تباہ کر دیوے (اسراف شادی
یا بیاہ میں یا ڈبو دے) لیکن زہد اور درویشی یہ ہے کہ آدمی کو اس مال پر جو اسکے ہاتھ میں ہو اس سے زیادہ بھروسا
نہ ہو جتنا اس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ میں ہے یعنے ہر حال میں اللہ پر بھروسا ہو اگر اسکے پاس ایک دمڑی بھی نہ ہو
تب بھی دل کو اضطراب نہ ہو اور یہ یقین رکھتا ہو کہ جب تک جئیں گے اللہ تعالی ضرور کہیں سے دیگا) اور دنیا میں جب
کوئی مصیبت آوے تو اس سے زیادہ خوش ہو بہ نسبت اسکے کہ مصیبت نہ آتی دنیا میں اور آخرت کے لیے اٹھا رکھی
جاتی (یعنے دنیا کی مصیبت کفارہ ہے گناہوں کا پس عقلمند آدمی کو مصیبت سے خوش ہونا چاہیے کہ خیر دنیا پر بلا ٹل
گئی جو فانی اور چند روزہ ہے یہ اللہ کا احسان سمجھے اگر دنیا میں مصیبت نہ آتی اور گناہ قائم رہتے تو آخرت میں اسکے
بدل عذاب ہوتا اور وہ سخت مصیبت ہے) ہشام نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) ابو ادریس خولانی نے کہا یہ حدیث
اور حدیثوں میں ایسی ہے جیسے کندن سونے میں یعنے نہایت عمدہ حدیث ہے اگرچہ سب حدیثیں عمدہ ہیں **عَنْ**
اَبِي خَلَّادٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ اُعْطِيَ زُهْدًا
فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ ابو خلاد سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ آں حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو کسی آدمی کو دنیا میں رغبت نہیں ہے (یعنے مال اور دولت کا طمع نہیں رکھتا اور
بقدر ضرورت پر قناعت کرتا ہے) اور وہ شخص کم گو بھی ہے (یعنے لغو الکلام نہیں ہے) تو اسکی صحبت میں رہو
حکمت اسکے دل پر ڈالی جاویگی **ف** یعنی اسکے دل پر فیوض اور برکات اوتریں گے اور دین کی سچی سمجھ اس میں ہو گی اور

اور اسکی تعلیم اور تدریس مین برکت ہوگی یہ بہت عمدہ نشانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم اور زاہد کی بیان فرمائی کیونکہ دنیا کا طمع اور بک بک کرنیوالے دونون کسیطرح حکیم نہین ہو سکتے ۔ کثرت کلام اگرچہ مباح باتون مین ہو جب بھی خوب نہین ہی اور دل کا نور اس سے جاتا رہتا ہے اور حمق اور سفاہت اور قلت عقل کی دلیل ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللّٰهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوكَ سہل بن سعد سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھکو ایسا کوئی کام بتلایے جب مین اسکو کرون تو اللہ تعالی بھی مجھکو دوست رکھے اور لوگ بھی دوست رکھین آپنے فرمایا دنیا سے نفرت کر اللہ تجھکو دوست رکھیگا اور جو کچھ لوگون کے پاس ہے اس سے نفرت کر (کسی سے دنیا کی خواہش مت کر) لوگ تجھ کو دوست رکھینگے ف مطلب سب تیری ملاقات سے خوش ہونگے اور جہان تو نے اپنی کوئی حاجت ان سے بیان کی کہ وہ الگ ہو اور تیری ملاقات سے کنیانے لگین گے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِينٌ فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيكَ أَيْ خَالِ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا قَالَ عَلَى كُلٍّ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَبِعْتُهُ قَالَ إِنَّكَ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ أَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَدْرَكْتُ فَجَمَعْتُ سمرہ بن سہم سے روایت ہی مین ابو ہاشم بن عتبہ پاس گیا (ان کا باپ عتبہ نانا تھا معاویہ کا جو جنگ بدر مین حضرت علی یا حضرت حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا) انکو برچھا لگا تھا معاویہ انکی عیادت کو آئے ابو ہاشم رونے لگے معاویہ نے کہا ماموں جان تم کیون روتے ہو درد کی شدت سے یا دنیا کا رنج ہے اگر دنیا کا رنج ہے تو اسکا عمدہ حصہ تو گذر گیا اور خراب باقی رہا اب اسکا کیا رنج ہے ابو ہاشم نے کہا مین ان دونون مین کسی کے لیے نہین روتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایک نصیحت کی تھی مجھے آرزو رہ گئی کاش مین اسکی پیروی کرتا آپنے مجھسے فرمایا تھا شاید تو ایسا زمانہ پاوے جب لوگ مالون کو تقسیم کرینگے تو تجھکو کافی ہے دنیا کے مالون مین سے ایک خادم (عورت ہو یا مرد) اور ایک جانور سواری کے لیے جہاد مین لیکن مینے دنیا کے مال کو پایا اور جمع کیا ف تو اسپر روتا ہون کہ آپ کی نصیحت پر عمل نہ کرسکا دوسری روایت مین ہی کہ کافی ہے تجھ کو دنیا مین سے ایک خادم ایک سواری ایک گھر اس سے زیادہ جمع رکھنا ضرور نہین بلکہ محتاجون کو دیدیوے آپ کھاوے دوسرون کو کھلاوے عزیزون سے ناتے والون سے سلوک کرے یتیمون بیوون

کی پرورش کریں مفید عام کاموں میں صرف کریں جیسے مدارس بنانے میں مساجد کی تعمیر میں سرا کی تعمیر میں کنوے کی تعمیر میں دین کی کتابیں طبع کرانے میں اور تقسیم کرنے میں مگر ہزاروں لاکھوں میں کوئی ایسا بندہ ہوتا ہے جو دنیا کو بالکل جمع نہیں کرتا اس زمانہ میں یہی غنیمت ہے کہ خیر جمع کرے لیکن شرع کے موافق زکوٰۃ ادا کرتا رہے یعنی ہر سال چالیسواں حصہ اللہ کی راہ میں دیوے **عن** انس قال اشتكى سلمان فعاده سعد فراٰه يبكي فقال له سعد ما يبكيك يا اخي أليس قد صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم أليس أليس قال سلمان ما أبكي واحدة من اثنتين ما ابكي ضنا للدنيا ولا كراهية للآخرة ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد الي عهدا فما اراني الا قد تعديت قال وما عهد اليك قال عهد الي انه يكفي احدكم مثل زاد الراكب ولا اراني الا قد تعديت واما انت يا سعد فاتق الله عند حكمك اذا حكمت وعند قسمك اذا قسمت وعند همك اذا هممت قال ثابت فبلغني انه ما ترك الا بضعة وعشرين درهما من نفقة كانت عنده انس سے روایت ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جو بڑے زاہدوں میں سے تھے اور نہایت جلیل القدر صحابی محب اہل بیت یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان ہم میں سے ہے اہل بیت میں سے) بیمار ہوئے سعد بن ابی وقاص انکی عیادت کو گئے دیکھا تو وہ رو رہے ہیں سعد نے کہا تم کیوں روتے ہو بھائی کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہیں اٹھائی کیا یہ بات تم میں نہیں ہے یہ بات نہیں ہے سلمان نے کہا میں دو باتوں میں ایک بات کیوجہ سے بھی نہیں روتا نہ تو دنیا کی حرص کیوجہ سے بخیلی کی راہ سے جیسے بخیل روتے ہیں اپنے مال کے لیے اور نہ اس وجہ سے کہ میں آخرت کو جانا برا جانتا ہوں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی اور میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں کہ میں نے اس میں فرق کیا (یعنے نصیحت پر پورا عمل نہیں کیا) سعد نے کہا کیا نصیحت کی تھی سلمان نے کہا آپ نے فرمایا تھا کہ تم میں سے ایک کو دنیا میں اسقدر کافی ہے جتنا سوار کو کافی ہوتا ہے (جو شخص سواری پر کہیں اترے راہ میں تو وہ تھوڑا سا توشہ یا سامان چاہتا ہے) اور میں سمجھتا ہوں میں نے اس میں زیادتی کی لیکن تو اے سعد جب حکومت کیجیو تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب تقسیم کرنا تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب کسی کام کا قصد کیجیو تو اللہ سے ڈر کر کرنا ثابت نے کہا (جو اس حدیث کا راوی ہے انس سے) مجھ کو خبر پہنچی کہ سلمان نے کچھ نہیں چھوڑا مگر بیس پر کئی درم وہ بھی انکے خرچ میں سے (جو ہر سال معمولی انکو ملا کرتا) انکے پاس باقی رہ گئے تھے (اور سلمان کو اتنی ذری سی مال چھوڑنے پر بھی رنج تھا ہاے ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو ہزاروں لاکھوں چھوڑ جاتے ہیں اور ساری عمر کوڑی کوڑی جوڑتے ہیں)

باب الهم بالدنيا دنیا کی فکر کرنا

کمیا ہی عن ابان بن عثمان بن عفان عن ابیه قال خرج زید بن ثابت من عند مروان بنصف النهار قلت ما بعث الیه هذه الساعة الا لشیء سأل عنه فسألته فقال سألنا عن اشیاء سمعناها من رسول الله صلی الله علیه وسلم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کانت الدنیا همه فرق الله علیه امره وجعل فقره بین عینیه ولم یأته من الدنیا الا ما کتب له ومن کانت الآخرة نیته جمع الله له امره وجعل غناه فی قلبه واتته الدنیا وهی راغمة ۔ ابان بن عثمان کو روایت ہی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان پاس سے ٹھیک دوپہر کیوقت نکلے مینے (اپنے دل مین) کہا اسوقت جو مروان نے زید بن ثابت کو بلا بھیجا تو ضرور کچھ پوچھنے کے لیے بلایا ہوگا مین نے ان سے پوچھا اونہون نے کہا مروان نے ہم سے چند باتین پوچھین جنکو ہمنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تہا مینے آپ سے سنا آپ فرماتے تہے جس شخص کو بڑی فکر دنیا کی ہی ہو (رات دن اسیمین مصروف رہی اور دین کی اصل نہ سمجھے) تو اللہ تعالی اسکے کام پریشان کر دیگا (اور ہر روز ایک نئی تشویش لاحق ہوگی جس سے جیتے تک چھٹکارا نہ ہوگا) اور اسکی مفلسی دونون آنکھون کے درمیان کر دیگا (یعنے ہر ایک شخص اسکو ذلیل اور محتاج سمجھے گا) اور دنیا اسکو اوتنی ہی ملے گی جتنی اسکی تقدیر مین لکھی ہے (فکر اور تشویش اور سعی اور کوشش سے کچھ نہوگا) اور جسکی نیت اصل آخرت کیطرف ہو (یعنے آخرت کو مقصود اصلی سمجھ کر بڑی فکر اسکی رکھے اور دنیا اسکے ذیل مین سمجھے) تو اللہ تعالی (خود بخود اپنی قدرت کاملہ سے) اسکے سب کام درست کر دیگا (اور یکجا کر دیگا اسکے پہیلاؤ کو اسکی دلجمعی کے لیے) اور اسکے دل مین بے پروائی ڈالدے گا (وہ کسیکا محتاج نہ بنے گا کسی سے غرض نہ رکہیگا) اور دنیا جہک مارکر اسکے پاس آویگی (اللہ کے حکم سے اور لوگ حیران ہونگے کہ بغیر سعی اور کوشش کے اسکو دنیا کیسے ملی) ف مترجم کا عمل اس حدیث پر بچپنے سے ہے اور آجتک مترجم کا یہی حال ہی کہ سوا اپنے گھر مین بیٹھے رہنے کے یا نوکری کے مقام پر جانیکے نہ کسی کی ملاقات کو جاتا ہے نہ ترقی مال کے لیے کبھی کسی دنیادار کی خوشامد کی بلکہ ایسے کام کرتا ہے اور اسقدر بے پروائی کہ دوسرے دنیادار ملامت کرتے ہین اور کہتے ہین ضرور تمہاری آمد مین خلل واقع ہوگا لیکن اللہ تعالی دلائے جاتا ہے اور دیے جاتا ہے اور تمام دنیادار حیران ہین حسد کرتے ہین قربان اسکی قدرت کے

عن الاسود بن یزید قال قال عبد الله سمعت نبیکم صلی الله علیه وسلم یقول من جعل الهموم هما واحدا هم المعاد کفاه الله هم دنیاه ومن تشعبت به الهموم احوال الدنیا لم یبال الله فی ای اودیته هلک ۔ اسود بن یزید سے روایت ہی عبداللہ بن مسعود نے کہا مینے سنا تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص سب فکرون کو چھوڑ کر ایک فکر رکھیگا یعنے آخرت

کی فکر تو اللہ تعالیٰ اسکی دنیا کی فکرین اپنے ذمہ لیگا یعنے اسکی دنیا کے مقصد پوری کردیگا اور جو شخص طرح طرح کی دنیا
کی فکروں مین لگا رہے اور آخرت کو بھولجاوے تو اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کریگا وہ کسی وادی مین ہلاک ہو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَدْ رَفَعَهٗ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًی وَاَسُدَّ
فَقْرَكَ وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَلَاْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوخالد نے کہا مین
یہی سمجھتا ہون کہ ابوہریرہ نے اسکو مرفوعاً روایت کیا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ کہ اللہ سبحانہ فرماتا ہے اے
آدم کے بیٹے تو اپنا دل بھر کر فراغت سے میری عبادت کر مین تیرا دل بھر دون گا تونگری سے اور تیری مفلسی دور کردون
گا اور اگر تو ایسا نہین کرے گا تو مین تیرا دل مشغولی سے بھر دون گا اور تیری مفلسی دور نہین کرونگا

باب

مَثَلِ الدُّنْیَا دنیا کی مثال عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ اَخِیْ بَنِیْ فِهْرٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
مَا مَثَلُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَثَلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَ یَرْجِعُ مستورد سے روایت ہے
جو بنی فہر مین سے تھے وہ کہتے تھے مینے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ
مین ایسی ہے جیسے تم مین سے کوئی اپنی انگلی سمندر مین ڈالے پھر دیکھے کہ کتنا پانی اسکی انگلی مین لگ آتا ہے پھر جتنا
پانی انگلی مین رہجاوے اسکو جو نسبت سمندر سے ہے وہی دنیا کو آخرت سے ہے یہ مثال ہے سمجھانے کے لیے ہے ورنہ
آخرت کے سامنے دنیا اس سے بھی کم ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اضْطَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حَصِیْرٍ
فَاَثَّرَ فِیْ جِلْدِهٖ فَقُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ كُنْتَ اٰذَنْتَنَا فَفَرَشْنَا لَكَ عَلَیْهِ شَیْئًا یَقِیْكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِنَّمَا اَنَا وَالدُّنْیَا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا عبداللہ
بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر لیٹے آپکے بدن مین اسکا نشان پڑ گیا مینے عرض کیا یا
رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کاش آپ ہمکو حکم دیتے تو ہم آپکے واسطے بچھونا کر دیتے اور آپ کو تکلیف
نہ ہوتی یعنے بدن مین بوریے کا نشان پڑنے سے محفوظ رہتے آپنے فرمایا مین تو دنیا مین ایسا ہون جیسے
ایک سوار ایک درخت کے تلے سایہ کے لیے اتر پڑے پھر تھوڑی دیر مین وہان سے جلد چلدیوے تو وہ درخت کے تلے زیادہ
سامان کرنا نہین چاہتا کیونکہ جلد اسکو چھوڑنا ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ فَاِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَیِّتَةٍ شَائِلَةٍ بِرِجْلِهَا فَقَالَ اَتُرَوْنَ هٰذِهٖ هَیِّنَةً عَلٰی
صَاحِبِهَا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَلدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰی صَاحِبِهَا وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْیَا تَزِنُ
عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰی كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةً اَبَدًا سہل بن سعد سے روایت ہے ہم آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذو الحلیفہ مین آپنے دیکھا تو ایک بکری (مردہ) اپنا پاؤن اوٹھائے پڑی تھی آپ نے فرمایا
تم کیا سمجھتے ہو یہ اپنے مالک کے نزدیک ذلیل ہے قسم خدا کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ دنیا اللہ کے نزدیک اس
بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے اسکے مالک کے نزدیک اور اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے بازو برابر بھی مرتبہ رکھتی تو اللہ
تعالی اس مین سے ایک قطرہ پانی کا کافر کو نہ پینے دیتا (بلکہ اپنے مومن بندون ہی کو اس سے فائدہ اٹھانے دیتا لیکن
چونکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے نزدیک پشہ سے بھی زیادہ ذلیل ہے اسلیے کافرون اور مومنون اور سب بندون کو وہ
عام کردی مگر آخرت مومنون ہی کے لیے رکھی گئی ہے) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنِّیْ لَفِی الرَّکْبِ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتٰی عَلٰی سَخْلَۃٍ مَنْبُوْذَۃٍ قَالَ فَقَالَ اَتَرَوْنَ ھٰذِہٖ ھَانَتْ عَلٰی اَھْلِھَا قَالَ
قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ ھَوَانِھَا اَلْقَوْھَا اَوْ کَمَا قَالَ قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَلدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ
ھٰذِہٖ عَلٰی اَھْلِھَا مستورد بن شداد سے روایت ہے مین چند سوارون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے
مین آپ ایک بکری کے (مردہ) بچہ پر گذرے جو راہ مین پھینک دیا گیا تھا آپ نے فرمایا دیکھو تم جانتے ہو کہ یہ
ذلیل ہے اسکے مالک کے نزدیک لوگون نے عرض کیا ذلیل ہے جب تو اسکو پھینک دیا ہے آپ نے فرمایا قسم اس کی
جسکے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا یہ ذلیل ہے اپنے مالک کے
نزدیک عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ مَلْعُوْنٌ
مَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرَ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ اَوْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا
آپ فرماتے تھے دنیا ملعون ہے (یعنے اوس پر لعنت ہے اللہ کی) اور جو کچھ دنیا مین ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کی یاد
اور جسکو اللہ پسند کرتا ہے (جیسے نماز روزہ عبادت وغیرہ یا وہ لوگ جو اللہ کے دوست ہین) اور عالم اور علم سیکھنے
والا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا قید خانہ ہے مسلمان کا (کتنی ہی راحت
ہو مگر جب آخرت کا خیال آتا ہے دل کو بے چینی اور پریشانی ہوجاتی ہے) اور جنت ہے کافر کی (جسکو آخرت سے
سروکار نہین دنیا ہی کی زندگی صرف زندگی جانتا ہے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَاَنَّکَ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ
اَھْلِ الْقُبُوْرِ ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم مین سے کوئی عضو تھاما (مونڈھا جیسے دوسری
روایت مین ہے) اور فرمایا اے عبد اللہ دنیا مین اسطرح رہ جیسے مسافر رہتا ہے (پردیس مین) یا جیسے راہ چلتا رہتا

ہے رسفر میں کہیں اترتا ہے) اور انہی تین فقرون میں سے شمار کر رکیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں اور ضرور وہ آویگی پیر یہی بہتر ہے کہ پہلے ہی سے اپنے کو مردون میں شمار کرے اور کسی بندہ خدا کو ایذا نہ دیوے نہ ظلم کرے ع خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی **باب** مَنْ لَا یُؤْبَهُ لَهُ جسکی لوگ پرواہ نہ کریں گے اسکی مفلسی اور ذلت کی وجہ سے **عن** مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوْكِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ رَجُلٌ ضَعِيْفٌ مُسْتَضْعَفٌ ذُوْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ معاذ بن جبل سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تجھ سے بیان نہ کرون جنت کا بادشاہ کون ہے مینے عرض کیا جی ہان بیان فرمایے آپنے فرمایا جو شخص کمزور ناتوان ہو لوگ اسکو کم قوت سمجھیں راسکی شر کا ڈر نہ ہو) اور دو پرانے کپڑے پہنا ہو وہ اگر قسم کھاوے اللہ کے بھروسے پر تو اللہ تعالیٰ اسکو سچا کرے گا **عن** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ حارثہ بن وہب سے روایت ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تجھکو نہ بتلاؤن جنت کے لوگ کون ہین ہر ایک ضعیف ناتوان جسکو لوگ کمزور جانیں راور سپر زیادتی کرین اس خیال سے کہ وہ بدلا نہیں لے سکتا) کیا مین تم کو بتلاؤن دوزخ کے لوگ ہر ایک سخت مزاج بہت روپیہ جوڑنیوالا اترا نیوالا مغرور اکڑنے والا **عن** اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَغْبَطَ النَّاسِ عِنْدِیْ مُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنْ صَلٰوةٍ غَامِضٌ فِی النَّاسِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا وَصَبَرَ عَلَيْهِ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ وَقَلَّ تُرَاثُهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيْهِ ابو امامہ سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا سب سے زیادہ جسپر لوگون کو رشک کرنا چاہیے میرے نزدیک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا ہو ریعنے دنیا کے بہت جھگڑے لین دین مال متاع گھر کے بال بچے نہ رکھتا ہو) اور نماز مین اسکو راحت ملتی ہو ریعنے اسکو عبادت مین مزہ حاصل ہوتا ہو اور نماز مین دل لگتا ہو) پوشیدہ ہو لوگون مین رلوگ اسکو عابد زاہد نہ جانتے ہون بلکہ ایک معمولی آدمی سمجھتے ہون لوگون کے سامنے صرف فرض پڑھ لیتا ہو لیکن مخفی اللہ کی عبادت کرتا ہو) اور اسکی پرواہ نہ کرتے ہون لوگ راسکو حقیر جانکر کوئی تعظیم اور تکریم اور خاطر داری نہ کرتا ہو) اسکو گذر کے موافق روزی ملتی ہو ریعنے بقدر کفاف اور ضرورت) اور اسپر صابر ہو رزیادہ کی تلاش مین سرگردان نہ ہو) اسکی موت جلدی آجاوے اور اسکا ترکہ کم ہو ربوجہ کم مال کے) اور اسکے رونیوالے کم ہون۔

ف کیونکہ عیال و اطفال عزیز و اقربا اسکے کم تھے۔ اہل تصوف نے کہا ہے کہ یہ سب صفات جناب ابوبکر صدیق مین بوجہ کامل موجود تھی اور وہ پیشوا تھے طریقہ ملامتیہ کے اور ملامتیہ وہ طریق ہے جو لوگون کی نظر مین زیادہ اعمال خیر نہیں کرتے بلکہ صرف فرائض ادا کر لیتے ہین اور بعضی باتین ایسی کرتے ہین تاکہ عوام کی نظر مین وہ خلاف شرع معلوم ہون لیکن

حقیقت خلاف شرع نہون کیونکہ اللہ کے اچھے بندے درحقیقت شرع کی خلاف کبھی نہین کرنیکے اور ظاہر مین یہ لوگ ایسے کام اسوجہ سے کرتے ہین کہ کوئی انکو عابد زاہد نہ سمجھے بلکہ گنہگار اور شہدہ خیال کرے اور سوا اپنے مالک کے اور کسی کو انکا واقعی حال معلوم نہ ہو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ نے عوارف مین لکھا ہے کہ ہماری زمانہ مین جو بعضے فقیر علانیہ محرمات کا ارتکاب کرتے ہین جیسے ڈاڑھی منڈانا مسکرات کا استعمال کرنا شرعی احکام کی توہین کرنا اور اپنے کو قلندریہ یا ملامتیہ کہتے ہین یہ ہرگز فقیر نہین ہین بلکہ ملحد اور بیدین ہین اور ایسے لوگون کی صحبت مین رہنا ہرگز روا نہین ہے **عن** عبد اللہ بن ابی امامۃ الحارثی عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البذاذۃ من الایمان قال البذاذۃ القشافۃ یعنی التقشف ابو امامہ حارثی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بذاذت (یعنی سادگی اور زیب اور زینت کا ترک کرنا مثلا کرتے کا تکمہ کھلا ہوا رکھنا پیوند کا کپڑا پہن لینا پرانا پھٹا کپڑا پہن لینا بوریا پر بیٹھ جانا اور سو رہنا) ایمان مین داخل ہے اور بہت تکلف اور تزین اور آرایش دنیداری کے مناسب نہین ہے **عن** اسماء بنت یزید انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انبئکم بخیارکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال خیارکم الذین اذا رأوا ذکر اللہ عز وجل اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے انہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کیا مین تم سے بیان نہ کرون ان لوگون کا حال جو اللہ کے بہتر بندے ہین لوگون نے عرض کیا کیون نہین بیان فرمائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بہتر تم مین وہ لوگ ہین کہ انکو جب کوئی دیکھے تو اللہ کی یاد آوے **ف** یہ بہت عمدہ پہچان ہے سالک اور مقرب الی اللہ کی حضرات نقشبندیہ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شخص کی ملاقات اور زیارت سے قلب پر اثر نہ ہو اور اللہ کیطرف شوق نہ پیدا ہو تو اسکے وعظ اور صحبت مین بھی کوئی فائدہ نہوگا

باب فضل الفقر فقیری کی فضیلت

عن سهل بن سعد الساعدی قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تقولون فی هذا الرجل قالوا رأیك فی هذا نقول هذا من اشرف الناس هذا حری ان خطب ان یخطب وان شفع ان یشفع وان قال ان یسمع لقوله فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومر رجل اخر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تقولون فی هذا قالوا نقول واللہ یا رسول اللہ هذا من فقراء المسلمین هذا حری ان خطب لم ینکح وان شفع لا یشفع وان قال لا یسمع لقوله فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لهذا خیر من ملء الارض مثل هذا سهل بن سعد سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا آپ نے فرمایا تم اس شخص کے باب مین کیا کہتے ہو

اونہوں نے عرض کیا جواب کی برائی ہو وہی ہم بہی کہتے ہین ہم تو سمجھتے ہین کہ یہ شخص اشراف لوگون مین سے ہے اگر یہ
کہین نکاح کا پیام بہیجے تو لوگ اسکو قبول کر لین گے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ اسکی سفارش کو مان لین گے
اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اسکو توجہ سے سنین گے یہ سنکر آپ خاموش ہو رہے پہر ایک دوسرا شخص گذرا آپ نے فرمایا اسکے
باب مین تم کیا کہتے ہو اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا کی یہ تو مسلمانون کے فقرا مین سے ہے یہ بیچارہ اگر کہین
نکاح کا پیام بہیجے تو لوگ اسکو قبول نہ کرینگے اور اگر سفارش کرے تو اسکی سفارش نہ سنین گے اور اگر کوئی بات
کہے تو لوگ اسکی بات نہ سنین گے (توجہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص بہتر ہے پہلا شخص کیطرح کے
زمین بہر کر لوگون سے ف پہلا شخص امیر تہا اور مالدار آپ نے فرمایا یہ فقیر اور نادار زمین بہر کر مالدار لوگون سے اللہ کے
نزدیک بہتر ہے ۵ خاکساران جہان را بحقارت منگر توچہ دانی کہ درین گرد سواری باشد **عَنْ عِمْرَانَ**
ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ الْمُتَعَفِّفَ أَبَا الْعِيَالِ
عمران بن حصین سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی دوست رکہتا ہے محتاج مومن کو جو
عیالدار ہو کر سوال سے باز رہتا ہے (اور فقر اور فاقہ پر صبر کرتا ہے اکثر اہل اللہ ایسے ہی لوگون مین ہوتے ہین نہ
بہیک مانگنے والون مین عیالداری کے ساتہہ کم معاشی اور پہر قناعت اور صبر بہی فضیلت کیا کم ہے) **بَاب**
مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ فقیرون کا مرتبہ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ**
الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانون مین جو فقیر ہین وہ مالدارون سے آدہے دن پہلے جنت مین جاوین گے اور آدہا
دن پانسو برس کا ہوگا (کیونکہ ایک دن آخرت کا اللہ تعالے کے نزدیک ہزار برس کا ہوتا ہے) **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ**
الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ
بِمِقْدَارِ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ابوسعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان فقیر یا مہاجر فقیر
مالدارون سے پانسو برس پہلے جنت مین جاوین گے **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اشْتَكَى فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ**
إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَضَّلَ اللهُ بِهِ عَلَيْهِمْ أَغْنِيَاءَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ أَلَا
أُبَشِّرُكُمْ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ تَلَا
مُوسَى هَذِهِ الْآيَةَ وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے مہاجرین
مین جو لوگ فقیر تہے اونہون نے شکایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی کہ اللہ تعالے نے جو مالدار مہاجرین

کو انکے اور فضیلت دی آپ نے فرمایا ای فقراء کی گروہ مین تمکو خوشخبری دیتا ہون کہ فقراء مومنین مالدارون سے آدہے دن یعنے پانسو برس پہلے جنت مین جاوینگے موسی بن عبیدہ نے کہ جو اس حدیث کا راوی ہے ابوہریرہ سے یہ آیت پڑہی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون **باب** مجالسۃ الفقراء فقیرون کے ساتھہ بیٹہنے کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ رض قال کان جعفر بن ابی طالب یحب المساکین ویجلس الیھم ویحدثھم ویحدثونہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکنیہ ابا المساکین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جعفر بن ابی طالب کہ جو حضرت علی رض مرتضی کے بہائی تہے فقیرون سے محبت کرتے تہے اور ان کے پاس بیٹہا کرتے ان سے باتین کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی کنیت رکہی تہی ابو المساکین یعنے مسکینون کے باپ کیونکہ اکثر مسکینون کی صحبت مین رہتے **عن** ابی سعید الخدری قال احبوا المساکین فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی دعائہ اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین ابوسعید خدری سے روایت ہے اونہون نے کہا مسکینون سے محبت رکہو اسلیے کہ مین نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اپنی دعا مین یا اللہ مجہکو جلا مسکین اور مار مسکین اور میرا حشر کر مسکینون مین **ف** زمانہ کے مالدار متکبرون اور مغرورون مین اللہ مغفرت کرے علامہ ابوالطیب نور اللہ مرقدہ کی جب بہوپال مین انتقال فرمایا تو موت کے قریب یہ وصیت کی اونکو مساکین اور فقراء کی تکیہ مین گاڑین حالانکہ نواب تہے بہت بڑے رئیس دولتمند مگر یہہ چاہا کہ حشر مساکین کی جماعت مین ہو آفرین ایسے مالدارون پر جو فقراء سے اتنی الفت رکہین اور اب تو یہ حال ہے کہ ذرا سا عہدہ مل گیا تو قدم زمین پر نہین رکہتے اپنے سابق کے سب دوستون اور رفیقون کو بہول جاتے ہین خدا ایسے چہچورون پر لعنت کرے **عن** خباب فی قولہ تعالی ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی الی قولہ تعالی فتکون من الظالمین قال جاء الاقرع بن حابس التمیمی وعیینۃ بن حصن الفزاری فوجدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع صھیب وبلال وعمار وخباب قاعدا فی ناس من الضعفاء من المؤمنین فلما راوھم حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم حقروھم فاتوہ فخلوا بہ وقالوا انا نرید ان تجعل لنا منک مجلسا تعرف لنا بہ العرب فضلنا فان وفود العرب تاتیک فنستحیی ان ترانا العرب مع ھذہ الاعبد فاذا نحن جئناک فاقمھم عنک فاذا نحن فرغنا فاقعد معھم ان شئت قال نعم قالوا فاکتب لنا علیک کتابا قال فدعا بصحیفۃ ودعا علیا لیکتب ونحن قعود فی ناحیۃ فنزل جبرئیل علیہ السلام فقال ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون

وجهه ما عليك من حسابهم من شيء وما من حسابك عليهم من شيء فتطردهم فتكون من الظالمين
ثم ذكر الاقرع بن حابس وعيينة فقال وكذلك فتنا بعضهم ببعض ليقولوا اهؤلاء من الله عليهم من
بيننا اليس الله باعلم بالشاكرين ثم قال واذا جاءك الذين يؤمنون باياتنا فقل سلام عليكم كتب
ربكم على نفسه الرحمة قال فدنونا منه حتى وضعنا ركبنا على ركبته وكان رسول الله صلى الله عليه و
سلم يجلس معنا فاذا اراد ان يقوم قام وتركنا فانزل الله واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة
والعشي يريدون وجهه ولا تعد عيناك عنهم ولا تجالس الاشراف ولا تطع من اغفلنا قلبه عن
ذكرنا يعني عيينة والاقرع واتبع هواه وكان امره فرطا قال هلاكا قال امر عيينة والاقرع ثم ضرب
لهم مثل الرجلين ومثل الحياة الدنيا قال خباب فكنا نقعد مع النبي صلى الله عليه وسلم فاذا
بلغنا الساعة التي يقوم فيها قمنا وتركناه حتى يقوم خباب سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین ولا تطرد الذین یدعون
ربہم بالغداۃ والعشی فتکون من الظالمین تک یعنی مت نکال ان لوگون کو جو صبح شام اسکی یاد کرتے ہین اپنے پاس
سے انہون نے کہا کہ اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری آئے اور یہ لوگ اپنی قوم کے رئیس اور مالدار تھے
دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صہیب اور بلال اور عمار اور خباب کے پاس بیٹھے ہین اور چند غریب مومنین کے ساتھ
جب اقرع اور عیینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد ان لوگون کو دیکھا تو انکو حقیر جانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آنکر آپ سے خلوت کی اور عرض کیا ہم یہ چاہتے ہین کہ آپ ہمارے لیے ایک مقام اور وقت مقرر کر دیجیے
آنیکا جسکی وجہ سے عرب لوگون کو ہماری بزرگی معلوم ہووے کیونکہ آپکے پاس عرب کی قومون کے قاصد آتے
ہین اور ہمکو شرم معلوم ہوتی ہے کہ وہ لوگ ہمکو ان غلامون کے ساتھ بیٹھا دیکھین (حضرت بلال علیہ السلام تو
غلام ہی تھے لیکن حضرت صدیق نے انکو آزاد کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی مین دیا تھا اور صہیب اور
خباب اور عمار غریب اور مسکین تھے اسلیے انکو بھی غلام کہا یہ لوگ غلام کیا تھے ساری دنیا کے بادشاہ انکے غلام
ہین) تو جب ہم آپکے پاس آوین آپ انکو اپنے پاس سے اوٹھا دیا کیجیے پھر جب ہم فارغ ہو کر چلے جاوین تو آپ کا
اگر جی چاہے انکے ساتھ بیٹھیے آپ نے فرمایا ہان یہ ہو سکتا ہے (کیونکہ اس مین کوئی قباحت آپ کو معلوم نہین ہوئی
بلکہ آپ کو یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ دنیا کے رئیس ہین اگر یہ مسلمان ہو جاوینگے تو اور بہت لوگ ان کے سبب سے مسلمان
ہونگے اور اسلام کو قوت ہوگی اگرچہ یہ غریب لوگ اسکو سنکر ذرا رنجیدہ ہونگے مگر دوسرے وقتون مین انکی صحبت
ہو سکتی ہے) انہون نے کہا آپ ایک تحریر اس مضمون کی لکھ دیجیے آپ نے کاغذ منگوایا اور خباب علی ر

کو بلا پاس بیٹھنے کے لیے۔ خباب کہتے ہیں کہ ہم لوگ (یعنے عمار اور صہیب وغیرہ غربا اور مساکین ایک کونے میں) خاموش (بیٹھے) تھے کہ جو مرضی ہو اللہ اور اسکے رسول کی) اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام اترے اور یہ آیت لائے ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ اخیر تک یعنے مت ہانک اپنے پاس سے ان لوگون کو جو اللہ کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام (مثل بلال اور عمار اور صہیب اور خباب کے رضی اللہ عنہم گو غریب مسکین تھے مگر اللہ جل جلالہ کے نزدیک عزت میں ساری دنیا کے مالدارون سے زیادہ تھے تمام دنیا کے مالدار اور رئیس انکے مقابلہ میں چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں) وہ اللہ کی رضامندی کے طالب ہیں تیرے اوپر انکا حساب کچھ نہ ہوگا اور تیرا حساب انپر کچھ نہوگا اگر تو انکو ہانک دیوے تو تو ظالمون میں سے ہو جاوے گا پھر اللہ تعالی نے اقرع بن حابس اور عیینہ کا ذکر کیا تو فرمایا وکذلک فتنا بعضہم ببعض لیقولوا اہولاء من اللہ علیہم من بیننا الیس اللہ باعلم بالشاکرین پھر فرمایا واذا جاءک الذین یومنون بآیاتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ خباب نے کہا جب یہ آیتین اتریں تو ہم پھر آپ سے نزدیک ہو گئے یہانتک کہ ہمنے اپنا گھٹنا آپکے گھٹنے پر رکھدیا (یعنے ملا دیا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہو گیا کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور جب اوٹھنے کا آپ قصد کرتے تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ہمکو چھوڑ دیتے (ہمارے اُٹھنے کا انتظار نہ کرتے) اللہ تعالی کو یہ بھی ناگوار ہوا (اور ان غریب مسکین بزرگوارون کی زیادہ خاطر ہوئی) تو یہ آیت اُتاری واصبر نفسک مع الذین اخیر تک یعنے روکے رہ اپنے تئین ان لوگون کے ساتھ جو اپنے مالک کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام اور اسیکی رضامندی چاہتے ہیں اور اپنی آنکھیں ان کیطرف سے مت پھیر اور امیر مالدارون کے ساتھ مت بیٹھ اور یہ آیت اتری ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا یعنے مت کہا مان اُنلوگون کا جنکے دل ہمنے غافل کر دیے اپنی یاد سے اس سے مراد عیینہ اور اقرع ہیں واتبع ہواہ وکان امرہ فرطا قال ہلاکا قال امر عیینۃ والاقرع اور پیروی کی اونہون نے اپنی خواہش کی اور انکے کام تباہ ہو گئے افراط تفریط کیوجہ سے اس سے بھی مراد وہی عیینہ اور اقرع ہیں پھر آگے اللہ تعالی نے انکی مثال فرمائی واضرب لہم مثل الرجلین اور مثل الحیوۃ الدنیا (غرض بہت سی آیتیں ان دونون دنیادارون کی مذمت میں اتاریں) خباب نے کہا پھر تو یہ حال ہو گیا کہ ہم برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے رہتے جب آپکے اوٹھنے کا وقت آتا تو ہم خود اٹھ جاتے اور آپ کو چھوڑ دیتے اوٹھنے کے لیے اور آپ ہمکو چھوڑ کر نہ اٹھتے۔ **ف** اللہ اللہ خاطر داری ان غریب مسکینون کی جسکو یا چاہے وہی سہاگن ہے مال و دولت سے کیا ہوتا ہے **عن** سَعْدٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا سِتَّةٍ فِيَّ وَفِي ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَصُهَيْبٍ وَعَمَّارٍ وَالْمِقْدَادِ وَبِلَالٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَرْضٰى اَنْ نَكُوْنَ اَتْبَاعًا لَهُمْ فَاطْرُدْهُمْ عَنْكَ قَالَ فَدَخَلَ قَلْبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ

ما شاء الله أن يدخل فأنزل الله عز وجل ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون
وجهه الآية سعد سے روایت ہے یہ آیت ہم چھہ آدمیوں میں اتری میں اور ابن مسعود اور صہیب اور عمار اور مقداد اور بلال
میں قریش کے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے ان کو آپ اپنے پاس
سے نکال دیجیے اس بات کو سنکر آپ کے دل میں آیا جو اللہ کو منظور تھا پھر اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری ولا تطرد الذین
یدعون ربهم بالغداة والعشي اخیر تک اسکا ترجمہ اوپر گذر چکا **باب في المكثرين** جو بہت مالدار ہیں انکا بیان ۔
عن أبي سعيد الخدري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال ويل للمكثرين إلا من قال بالمال هكذا
وهكذا وهكذا وهكذا أربع عن يمينه وعن شماله ومن قدامه ومن ورائه ابوسعید خدری سے روایت ہے آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے بہت مال والوں کی (کیونکہ اکثر ایسے مالدار خدا سے غافل ہو جاتے ہیں) مگر جو کوئی
مال کو اسطرف لٹا دے اور اسطرف اور اسطرف اور اسطرف آپ نے چاروں طرف اشارہ کیا داہنے اور بائیں اور سامنے
اور پیچھے یعنی مال کو جمع کر کے نہ رکھے بلکہ ہر طرف مستحقوں کو دیوے اور ساری مال کو مساکین اور فقراء میں تقسیم کرے)
عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأكثرون هم الأسفلون يوم القيامة إلا من
قال بالمال هكذا وهكذا وكسبه من طيب ابوذر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ بہت مالدار
ہیں انہی کا درجہ قیامت کے دن سب سے پست ہوگا مگر جو کوئی مال کو اسطرف اور اسطرف سے لٹا دے اور حلال طریق
سے کماوے **عن** أبي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأكثرون هم الأسفلون إلا
من قال هكذا وهكذا ثلاثا ابوہریرہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عن** أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه و
سلم قال ما أحب أن أحدا عندي ذهبا فتأتي علي ثالثة وعندي منه شيء إلا شيء أرصده في قضاء دين
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو یہ نہیں چاہتا کہ احد پہاڑ کے برابر میرے پاس
سونا ہو اور تیسرا دن گذرنے کے بعد اس میں سے کچھ سونا میرے پاس باقی رہے البتہ جو میں قرض کے ادا کرنے کے لیے
رکھہ چھوڑوں وہ خیر **ف** باقی سب فقراء اور مساکین کو خیرات کر دوں مال کا جوڑ رکھنا آپ کو نہایت ناپسند تھا۔
چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ ایک دن آپ عصر پڑھتے ہی لوگوں کی گردنوں پر سے پھاندتے ہوئے اپنی کسی بی بی
کے پاس تشریف لے گئے جب اسکا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کچھ مال میرے پاس رہ گیا تھا بھول کر وہ یاد آیا میں نے
جلدی کی اسکے تقسیم کر دینے کے لیے اسقدر سخاوت بھی ایک عمدہ دلیل ہے آپکی نبوت کی غیر نبی میں ہرگز ایسے عمدہ
اخلاق سب جمع نہیں ہو سکتے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم **عن** عمرو بن غيلان الثقفي قال قال رسول الله صلى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَقْلِلْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ
وَحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَعَجِّلْ لَهُ الْقَضَاءَ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي وَلَمْ يُصَدِّقْنِي وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ
مِنْ عِنْدِكَ فَأَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَطِلْ عُمُرَهُ ؛ عمرو بن غیلان ثقفی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ
جو کوئی میرے اوپر ایمان لاوے اور میری تصدیق کرے اور جو مین لایا یعنے قرآن اسکو حق جانے تیرے پاس سے
تو اسکے مال اور اولاد کو کم کر اور اپنی ملاقات اسکو پسند کردے (یعنے موت) اور اسکی قضا (موت) جلدی کر اور
جو کوئی میرے اوپر ایمان نہ لاوے اور میری تصدیق نہ کرے اور یہ نہ جانے کہ جو مین لیکر آیا ہون وہ حق ہے تیرے
پاس سے تو اسکا مال بہت کر اور اسکی اولاد بہت کر اور اسکی عمر لمبی کر ف تاکہ اور زیادہ گناہ کرے اور عذاب کا
مستحق ہو یا اسلیے کہ آخرت مین تو اسکے لیے حصہ نہین ہے بس چندے دنیا ہی مین عیش کرلے یہ حدیث بظاہر خلاف
ہے اس حدیث کے جس مین آپنے یہ فرمایا طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ اور تطبیق ان دونو حدیثون مین یہ ہے کہ یہ حدیث زاہدین اور صالحین
کے باب مین ہے جو عشق الٰہی مین ڈوبے ہوئے ہین اور ہر دم معشوق کے وصال کے طالب ہین انکے لیے تقصیر عمر بہتر ہے
تاکہ اپنے محبوب سے جلد ملجاوین اور وہ حدیث ان لوگون کے باب مین ہے جو عوام مین سے ہین لیکن عبادت اور اعمال
خیر مین مصروف رہتے ہین انکے لیے طول عمر بہتر ہے تاکہ اور زیادہ نیکیان کرین اور دو بھائیون کی حدیث اوپر
گذری جس مین آپنے فرمایا اسکے لیے جو بعد مرا کہ اسکی نماز اور روزہ اور دوسرے اعمال کہان گئے اور ان دونو
مین آسمان تفاوت ہے جیسے آسمان اور زمین مین ہے عَنْ نُقَادَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يَسْتَمْنِحُهُ نَاقَةً فَرَدَّهُ ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى رَجُلٍ آخَرَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِنَاقَةٍ فَلَمَّا أَبْصَرَهَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهَا وَفِيمَنْ بَعَثَ بِهَا قَالَ نُقَادَةُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا قَالَ وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُلِبَتْ فَدَرَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَ فُلَانٍ لِلْمَانِعِ الْأَوَّلِ وَاجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ يَوْمًا بِيَوْمٍ لِلَّذِي بَعَثَ
بِالنَّاقَةِ ؛ نقادہ اسدی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایک شخص کے پاس بھیجا ایک اونٹنی
مانگنے کو (دودھ اور سواری کے لیے) لیکن اس شخص نے نہ دی پھر آپنے مجھکو ایک دوسرے شخص کے پاس بھیجا اس
نے ایک اونٹنی بھیجی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا تو فرمایا یا اللہ برکت دے اس مین اور برکت دے اسکو
جس نے یہ بھیجی نقادہ نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالی برکت دے اسکو بھی جو اسکو لیکر آیا آپنے فرمایا اسکو
بھی برکت دے جو اسکو لیکر آیا پھر آپنے حکم کیا اسکا دودھ دوہنے کا دودھ دوہا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا یا اللہ فلان شخص کا مال بہت کر دے (جس نے اونٹنی نہیں بھیجی تھی) اور فلان شخص کو روزانہ رزق (روزی) دے (یعنے کل یوم جدید رزق جدید اسکے پاس مال جمع نہ ہو) یعنے جس نے اونٹنی بھیجی تھی معلوم ہوا کہ مال بہت ہونا عمدہ نہیں ہے بلکہ آفت ہے کہیں خدا سے غفلت نہ ہو جاوے) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيْفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَفِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہوا بندہ دینار کا اور بندہ درم کا اور بندہ چادر کا اور بندہ شال کا اگر اسکو یہ چیزیں دیجاویں تب تو وہ راضی ہے اور جو نہ دیجاویں تو وہ کبھی اپنے امام کی بیعت پوری نہ کرے (بلکہ دغا کرے اور امام سے بغاوت اختیار کرے) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ ہوا بندہ دینار (اشرفی) اور بندہ درم (روپیہ) کا اور بندہ شال کا ہلاک ہوا اور دوزخ میں اوندھا گرا خدا کرے جب اسکو کانٹا لگے تو کبھی نہ نکلے (یہ بددعا ہے بندہ زر پر) بَابُ الْقَنَاعَةِ قناعت کا بیان عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تونگری بہت اسباب رکھنے سے نہیں ہوتی بلکہ تونگری یہ ہے کہ دل بے پرواہ ہو (اور جو اللہ دیوے اسپر قناعت کرے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ هُدِیَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَرُزِقَ الْكَفَافَ وَقَنِعَ بِهٖ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک نجات پائی اس نے جسکو اسلام کی ہدایت ہوئی اور ضرورت کے موافق روزی دیا گیا اور اسپر قناعت کی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ محمد کی آل کو ضرورت کے موافق روزی دے یا بقدر سد رمق (زیادہ مالدار مت کر کہ خدا سے غافل ہو جاویں یہ دعا آپ کی قبول ہوئی ہمیشہ سادات کرام تکلیف ہی میں رہے اور تنگی اور عسرت اور قرضداری میں بسر کی) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَنِیٍّ وَّلَا فَقِيْرٍ اِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَّهٗ اُوْتِیَ مِنَ الدُّنْيَا قُوْتًا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مالدار یا محتاج ایسا نہیں ہے جو قیامت میں یہ آرزو نہ کرے کہ اللہ تعالے اسکو دنیا میں حاجت کے موافق روزی دیتا (بہت مالدار

ذکر نا کیونکہ فقراء کے مراتب عالیہ کو دیکھیں گے) عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمْ مُعَافًی فِیْ جَسَدِہٖ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِہٖ عِنْدَہٗ قُوْتُ یَوْمِہٖ فَکَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَہُ الدُّنْیَا عبید اللہ بن محصن سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے جسم کے تندرستی کے ساتھ اپنے مکان میں امن کے ساتھ صبح کرے اور اسکے پاس ایک دن کا کھانا بھی ہو تو گویا ساری دنیا اس کے لیے اکٹھا کی گئی (کیونکہ صحت بڑی نعمت ہے اس پر امن ہوا اور کھانے کو بھی ہو پھر کیا غم ہے) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَکُمْ فَاِنَّہٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَلَیْکُمْ ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں اپنے سے کم والے کو دیکھو (تاکہ خدا کا شکر پیدا ہو) اور اپنے سے زیادہ والے کو مت دیکھو اسکی طرف خیال مت کرو) ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ جانو گے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَفَعَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ اِنَّمَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَقُلُوْبِکُمْ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھیگا بلکہ تمہاری عملوں اور دلوں کو دیکھیگا

بَابُ مَعِیْشَۃِ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی زندگی کیونکر گذری اُسکا بیان عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنْ کُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنَمْکُثُ شَھْرًا مَا نُوْقِدُ فِیْہِ بِنَارٍ مَا ھُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّ ابْنَ نُمَیْرٍ قَالَ نَلْبَثُ شَھْرًا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم آل محمد (یہاں آل محمد سے گھر والے مراد ہیں جس میں بی بیاں بھی داخل ہیں) ایک ایک مہینہ اسطرح سے گذارتے کہ گھر میں انگار نہ سلگائی جاتی (کیونکہ کھانا پکانے کے لیے نہ ہوتا) اور ہمارا کھانا بھی ہوتا کھجور اور پانی عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَقَدْ کَانَ یَاْتِیْ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّھْرُ مَا یُرٰی فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِہٖ الدُّخَانُ قُلْتُ فَمَا کَانَ طَعَامُھُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ غَیْرَ اَنَّہٗ کَانَ لَنَا جِیْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ جِیْرَانُ صِدْقٍ وَکَانَتْ لَھُمْ رَبَائِبُ فَکَانُوْا یَبْعَثُوْنَ اِلَیْہِ اَلْبَانَھَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَکَانُوْا تِسْعَۃَ اَبْیَاتٍ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آل محمد پر ایک مہینہ گذر جاتا اور کسی گھر سے آپکے گھروں میں سے دھواں نہ نکلتا ابو سلمہ نے کہا پھر کیا کھاتے تھے انہوں نے کہا کھجور اور پانی البتہ ہماری ہمسائے تھے چند انصار کے لوگ بیشک وہ عمدہ ہمسائے تھے اُن کے گھروں میں بکریاں پلی ہوئیں تھیں تو دودھ آپکے پاس دودھ بھیجا کرتے۔ محمد بن

عمرو نے کہا (جو راوی ہین حدیث کا اوسلے سے) آنحضرت کے نو گھر تھے ف نو بی بیون کے سب مین یہی حال تھا کہ ایک ایک
مہینے تک چولہا ٹھنڈا رہتا کھجور پانی پر گذرا کرتے کبھی ہمسایہ لوگ دودہ بھیجتے تو آپ دودہ پی لیتے اللہ اللہ جو بادشاہ
ہو تمام دنیا کا اور ساری زمانہ کی دنیا دار بادشاہ اور رئیس اسکی غلام کے غلام ہون وہ اسطرح سے گذارا کرے عَنِ
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَوِيْ فِي الْيَوْمِ
مِنَ الْجُوْعِ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهٖ بَطْنَهٗ نعمان بن بشیر سے روایت ہے عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
آپ بھوک سے کروٹین بدلتے پیٹ کو الٹتے اور خراب کھجور بھی آپ کو نہ ملتی کہ اس سے پیٹ بھر لیوین حالانکہ ساری دنیا
آپ ہی کی تھی اگر چاہتے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِرَارًا
وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا أَصْبَحَ عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ حَبٍّ وَلَا صَاعُ تَمْرٍ وَإِنَّ لَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعَ نِسْوَةٍ
انس بن مالک سے روایت ہے مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کئی بار فرماتے تھے قسم اسکی جسکے ہاتھ مین
محمد کی جان ہے آل محمد کے پاس صبح کو ایک صاع غلہ کا یا کھجور کا نہین ہے حالانکہ ان دنون مین آپ کی نو بی بیان
تھین اور باوصف کثرت متعلقین کے یہ حال سا ہے سبحان اللہ توکل ہو تو ایسا ہو جیسا سید المتوکلین کرتے تھے یہ
اُس روایت کے خلاف نہین ہے کہ آپ اپنی بی بیون کے لیے ایک سال کا خرچ رکھ لیتے کیونکہ یہ واقعہ اس سے پہلے
کا ہوگا یا آپ رکھ لیتے ہون پھر لوگون کو کھلا دیتے ہون اور یہ حال ہو جاتا ہو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْبَحَ فِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ أَوْ مَا أَصْبَحَ فِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ
عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل محمد پاس صبح کیوقت کچھ نہین ہے سوا ایک مد
اناج کے (مد ایک رطل سے کچھ زیادہ ہوتا ہے سوا رطل آدھ سیر ہمارے ملک کے وزن سے) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
صُرَدٍ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْنَا ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا نَقْدِرُ أَوْ لَا يَقْدِرُ عَلٰى طَعَامٍ سلیمان
بن صرد سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے پھر ہم تین دن تک ٹھیرے رہے اور ہمکو اناج نہ ملا کہ اسکو
کھلاتے) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِطَعَامٍ سُخْنٍ فَأَكَلَ فَلَمَّا فَرَغَ
قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا دَخَلَ بَطْنِيْ طَعَامٌ سُخْنٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پاس گرم کھانا (تازہ پکا ہوا) آیا آپ نے اسکو کھایا جب فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ کا شکر ہے اتنے دنون
سے میرے پیٹ مین گرم کھانا نہین گیا (بلکہ کھجور وغیرہ پر بسر فرماتے رہے) باب ضِجَاعِ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا بچھونا سونے کا کیسا تھا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ضِجَاعُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادم حشوہ لیف ام المومنین جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا لیٹنے کا چمڑے کا تھا اسکے اندر خرما کی چھال بھری تھی (بجای روئی کے) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی علیا وفاطمۃ وھما فی خمیل لھما والخمیل القطیفۃ البیضاء من الصوف قد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھزھما بھا ووسادۃ محشوۃ اذخرا وقربۃ جناب علی مرتضے سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور جناب شہزادی ہردوجہان فاطمہ زہرا کے پاس آئے ہم دونوں ایک سفید اونی چادر اوڑھے ہوئے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کو جہیز میں دی تھی اور ایک تکیہ دیا تھا جسکے اندر اذخر کی گھاس بھری ہوی تھی اور ایک مشک پانی رکھنے کے لیے (بس یہی کل سامان تھا جہیز کا جو شہزادی عالم وعالمیان کو دیا گیا) عن عمر بن الخطاب قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی حصیر قال فجلست فاذا علیہ ازارہ ولیس علیہ غیرہ واذا الحصیر قد اثر فی جنبہ واذا انا بقبضۃ من شعیر نحو الصاع وقرظ فی ناحیۃ فی الغرفۃ واذا اھاب معلق فابتدرت عیناک فقال ما یبکیک یا ابن الخطاب فقلت یا نبی اللہ ومالی لا ابکی وھذا الحصیر قد اثر فی جنبک وھذہ خزانتک لا اری فیھا الا ما اری وذلک کسری وقیصر فی الثمار والانھار وانت نبی اللہ وصفوتہ وھذہ خزانتک قال یا ابن الخطاب الا ترضی ان تکون لنا الاخرۃ ولھم الدنیا قلت بلی جناب خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ ایک بوریے پر بیٹھے ہوئے تھے (سبحان اللہ یہ قسمت اس بوریے کی ہمیشہ بادشاہوں کا التفات غریبوں پر ہوتا ہے) میں بھی بیٹھ گیا آپ صرف ایک تہ بند باندھے تھے دوسرا کوئی کپڑا آپ کے بدن پر نہ تھا اور بوریا کا نشان آپ کی پسلی میں پڑ گیا تھا (اسپر بھی تن آرام فرمانے سے) اور میں نے دیکھا تو گھر میں صرف یہی مال تھا ایک مٹھی برابر جو شاید ایک صاع ہوں گے اور ببول کی پتی تھی (کھال) جلانے کے لیے) ایک کونے میں بالاخانے کے اور ایک مشک جو لٹک رہی تھی یہ دیکھکر میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے (اور میں رونے لگا مترجم بھی یہ عبارت لکھتے وقت رونے لگا اللہ اللہ ہمارے پیغمبر دو جہان کے سردار کو یہ تنگی اور ہماری پاس دنیا کا بے حد سامان ہے پر اسکو کم جانتے ہیں اور دوسروں کی حرص کرتے ہیں) آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تو کیوں روتا ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی (جہان کے اور تمام جہان والوں کے آقا اور سردار) میں کیوں نہ روؤں یہ بوریا آپ کے مبارک پہلو میں نشان ڈالے اور آپ کا خزانہ کل یہ قدر اس میں کوئی چیز میں نہیں دیکھتا سوا اسکی جو میں دیکھ رہا ہوں (صاع بھر جو اور ببول کے پتے اور ایک مشک) اور کسری (بادشاہ ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) کو دیکھیے کیسے میووں اور نہروں میں

رہتی ہین حالانکہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اسکے برگزیدہ ہین ساری آدم کی اولاد مین اس نے آپ کو چنا ہی؟ اسپر آپ کا یہ توشہ خانہ آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تو اسپر راضی نہین کہ ہمکو آخرت ملے اور انکو دنیا مین نے کہا کیون نہین **ف** راضی ہون یہ سنکر حضرت عمر کو تسلی اور تشفی ہوگئی عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتِ ابْنَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَمَا كَانَ فِرَاشُنَا لَيْلَةَ أُهْدِيَتْ إِلَّا مَسْكَ كَبْشٍ جناب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے پاس روانہ کی گئین (یعنے دولہن دولہہ کے پاس آئین) اور اُس رات کو ہمارا بچھونا کچھ نتہا سوا بکری کے کہال کے

باب مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی زندگی کیونکر گذری اسکا بیان

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا يَتَحَامَلُ حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ وَإِنَّ لِأَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ قَالَ شَقِيقٌ كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ ابومسعود سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے صدقہ کا تو ہم مین سے کوئی جاتا اور مزدوری کرتا یہانتک کہ ایک مُد لاتا اسکو صدقہ دیتا اور آج کے دن اس شخص کے پاس لاکھ روپیہ موجود ہین شقیق نے کہا (جو ابومسعود سے روایت کرتے ہین) جیسے ابومسعود اپنی طرف اشارہ کرتے تہے (یعنے مین ایسا ہی کرتا تہا اور اب میرے پاس ایک لاکہ روپیہ موجود ہین عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ ابْنُ غَزْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا خالد بن عمیر سے روایت ہی عتبہ بن غزوان نے ہم کو خطبہ سنایا منبر پر کہا مین ساتوان آدمی تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ (یعنے چہہ آدمی اور تہے) اور ہمارے پاس کچہ کہانا نہ تہا صرف درخت کے پتے کہاتے تہے یہان تک کہ ہمارے مسوڑے زخمی ہوگئے (پتے کہانے سے اسکی گرمی سے یا سختی سے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ وَهُمْ سَبْعَةٌ قَالَ فَأَعْطَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ لِكُلِّ إِنْسَانٍ تَمْرَةٌ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی لوگ بہوکے ہوئے اور وہ سات آدمی تہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ کو سات کہجورین دین ہر آدمی کے لیے ایک کہجور عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ الزُّبَيْرُ وَأَيُّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا هُوَ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ زبیر بن عوام سے روایت ہی جب یہ آیت اتری ثم لتسألن یومئذ عن النعیم یعنے تم اس دن پوچہے جاؤگے نعمت سے تو زبیر نے کہا کون سی نعمت ہمارے پاس ہے جس سے پوچہے جاوینگے صرف دو چیزین ہین کہجور اور پانی آپ نے فرمایا نعمت کا زمانہ قریب ہی (ایسا ہی ہوا کہ چند ہی روز مین فتوحات ہوئین اور مسلمانون کو بہت نعمتین ملین) عَنْ

جابر بن عبد اللہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن ثلثمائۃ نحمل ازوادنا علی رقابنا ففنی ازوادنا حتی یکون للرجل منا تمرۃ فقیل یا ابا عبد اللہ واین تقع التمرۃ من الرجل فقال لقد وجدنا فقدھا حین فقدناھا واتینا البحر فاذا نحن بحوت قد قذفہ البحر فاکلنا منہ ثمانیۃ عشر یوما جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو روانہ کیا تین سو آدمیون کو (جہاد کے لیے) اور ہمارا توشہ ہماری گردنون پر تھا (اسقدر کم توشہ تھا) خیر ہمارا توشہ ختم ہو گیا یہانتک کہ ہر شخص کو ہم مین سے ہر روز ایک کھجور ملتی لوگون نے کہا اے ابو عبد اللہ بھلا ایک کھجور آدمی کو کیا معلوم ہوتی ہوگی اونھون نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو اسوقت ہمکو اسکی قدر معلوم ہوئی آخر ہم سمندر کے کنارے آئے وہان ہمنے دیکھا ایک مچھلی پڑی ہے جسکو دریا نے پھینک دیا ہے ہم اس مین سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے **فائدہ** اور موٹے تازے ہو گئے اتنی بڑی مچھلی تھی کہ اسکی پیٹھ کی دو نو ہڈیون مین سے اونٹ نکل جاتا جب مدینہ کو لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپنے فرمایا یہ اللہ تعالی نے تم کو کھانا بھیجا تھا **باب فی البناء** **ت** عمارت بنانا کیسا ہے **عن** عبد اللہ بن عمر قال مر علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نعالج خصا لنا فقال ما ھذا فقلت خص لنا وھی نحن نصلحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اری الامر الا اعجل من ذلک عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر سے گذرے ہم ایک جھونپڑا بنا رہے تھے آپنے فرمایا یہ کیا ہے ہمنے عرض کیا ہمارا مکان پرانا ہو گیا ہے ہم اسکو درست کر رہے ہین آپنے فرمایا مین تو دیکھتا ہون موت اس سے جلد آنے والی ہے **ف** پھر ایسا مکان بنانا کیا ضرور ہے جس مین زیادہ تکلف ہو ضرورت کے موافق بہوتس کا مکان کافی ہے حدیث مین خص ہے جو لکڑی اور سرکی سے بنتا ہے جب آپنے ایسے چھوٹے مکان پر طعن کیا اور ڈرایا کہ موت اس سے جلد آنیوالی ہے تو بڑی بڑی عمارتین تو کہین زیادہ طعن کے قابل ہونگی مسلمان دنیا کو مسافر خانہ سمجھے اور بقدر ضرورت اور رفع حاجت سامان پر قناعت کرے **عن** انس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبۃ علی باب رجل من الانصار فقال ما ھذہ قالوا قبۃ بناھا فلان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مال یکون ھکذا فھو وبال علی صاحبہ یوم القیامۃ فبلغ الانصاری ذلک فوضعھا فمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد فلم یرھا فسال عنھا فاخبر انہ وضعھا لما بلغہ عنک فقال یرحمہ اللہ یرحمہ اللہ انس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گول مکان کے دروازے پر سے گذرے جو ایک انصاری کا تھا آپنے فرمایا یہ کیا ہے لوگون نے عرض کیا گول بنگلہ ہے جسکو فلان شخص نے بنایا ہے آپنے فرمایا جو مال ایسی چیزون مین خرچ ہو وہ قیامت کے دن وبال ہوگا اس

کے مالک پر یہ خبر اس انصاری کو پہونچی (جس کا مکان تھا) اس نے اسکو گرا دیا سبحان اللہ عشق صحابہ کا پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اودھر سے گذرے تو اس گول بنگلے کو نہیں دیکھا اسکا حال پوچھا لوگون نے عرض کیا آپ نے جو فرمایا
تھا اسکی خبر جب مکان کے مالک کو پہونچی تو اس نے اسکو گرا ڈالا آپ نے فرمایا اللہ اسپر رحم کرے اللہ اسپر رحم کرے ذرہ
نستماس مرد انصاری کی دوبارہ اسکے لیے دعا کی آپ کی ایک بار کی دعا اگر حاصل ہو تو سب سے لاکھون عمارتین اور
کروڑون مکانات تصدق ہین (عن ابن عمر قال لقد رأیتنی مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بنيت بيتا
يكنني من المطر ويكنني من الشمس ما اعانني عليه خلق الله تعالى ابن عمر سے روایت ہے مینے اپنے آپکو دیکھا جب
ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے تھے مینے ایک کوٹھری بنالی تھی جو بارش اور دہوپ سے مجھہ کو بچاتی اور
اسکے بنانے مین اللہ کی مخلوق نے میری مدد نہین کی تھی ف یعنے معمار اور مزدور وغیرہ نہین آئے تھے مینے
خود اپنے ہاتھ سے ایک ڈربہ بنالیا تھا عن حارثة بن مضرب قال اتينا خبابا نعوده فقال لقد طال سقمي
ولولا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تمنوا الموت لتمنيته وقال ان العبد ليؤجر
في نفقته كلها الا في التراب او قال في البناء حارثہ بن مضرب سے روایت ہے ہم خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت
کو گئے انہون نے کہا میری بیماری کو طول ہوا اور اگر مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نسنا ہوتا آپ فرماتے تھے
کہ موت کی آرزو مت کرو تو مین موت کی آرزو کرتا اور آپ نے فرمایا کہ بندے کو ہر ایک خرچ کرنے مین ثواب ملتا ہے اگرچہ
اپنے کھانے یا اپنے اہل وعیال کے کہانے مین ہی صرف کرے اگر مٹی مین خرچنے کا یا یون فرمایا کہ عمارت مین
خرچنے کا ثواب نہین ملتا یہ جب ہے کہ بیضرورت عمارت بناوے لیکن اگر ضرورت سے بناوے یا مسجد یا سرا یا مدرسہ
کی عمارت کرے تو اس مین ہی اجر ملیگا جیسا دوسری حدیثون مین وارد ہے (باب التوکل والیقین توکل
اور یقین کا بیان عن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لو انكم توكلتم على
الله حق توكله لرزقكم كما يرزق الطير تغدو خماصا وتروح بطانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تم جیسا چاہیے ویسا اللہ پر توکل (بھروسا) کرو تو تم کو
اسطرح سے روزی دیوے (بغیر محنت اور مشقت کے) جیسے پرندون کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے اوٹھتے ہین اور شام کو
پیٹ بھری ہوئی جاتے ہین (بسیرا کرنے کو) عن حبة وسواء ابني خالد قالا دخلنا على النبي صلى الله عليه
وسلم وهو يعالج شيئا فاعناه عليه فقال لا تيأسا من الرزق ما تهززت رؤسكما فان الانسان تلده امه
احمر ليس عليه قشر ثم يرزقه الله عز وجل حبہ اور سوا سے روایت ہے دونون خالد کے بیٹے تھے کہ ہم آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ کچھ کام کر رہے تھے ہمنے اس کام مین آپ کی مدد کی آپ نے فرمایا تم دونون روزی کی فکر نہ کرنا جب تک تمہارے سر ہلتے رہین (یعنے زندہ رہو) اسلیے کہ ماں بچے کو لال لال جنتی ہے اسپر کھال نہین ہوتی پھر اللہ سبحانہ وتعالی اسکو روزی دیتا ہے **ف** ماں کی چھاتی مین اسیوقت دودھ پیدا کر دیتا ہے حالانکہ پیشتر سے دودھ نہین ہوتا بلکہ جننے سے پہلے پیٹ کے اندر بھی بچہ کو غذا پہونچاتا ہے جلت قدرتہ **عن** عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من قلب ابن ادم بکل واد شعبة فمن اتبع قلبه الشعب کلها لم یبال اللہ بای واد اھلکه ومن توکل علی اللہ کفاہ التشعب عمرو بن عاص سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم کے دلمین بہت سی راہین ہین (یعنے اس مین بہت سی خواہشین ہین مال کی محبت اولاد کی محبت مکان اور باغ کی محبت عمدہ غذا کی عمدہ لباس کی محبت جاہ اور عہدے کی محبت) پھر جو شخص اپنے دل کو سب راہون مین لگا دے تو اللہ تعالے پرواہ نہ کرے گا اسکو کسی راہ مین ہلاک کر دے اور جو شخص اللہ پر بھروسا کرے تو سب راہون کی فکر اسکو جاتی رہیگی **ف** بلکہ اللہ کی طرف یکسوئی ہو جاویگی حافظ صاحب فرماتے ہین مصلحت دید من آن ست کہ یاران ہمہ کار بگذارند وغم طرہ یاری گیرند **عن** جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یموتن احد منکم الا وھو یحسن الظن باللہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی یعنے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم مین سے کوئی نہ مرے مگر اس حال مین کہ وہ اللہ تعالی سے نیک گمان رکھتا ہو یعنے مغفرت اور رحمت کا مطلب یہ ہے کہ اپنے گناہون کا خیال کر کے موت کے وقت مایوس نہ ہو بلکہ اللہ تبارک وتعالی کی مغفرت کا امیدوار رہے اور اسکی رحمت کو وسیع سمجھے **عن** ابی ھریرۃ یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعك ولا تعجز فان غلبك امر فقل قدر اللہ وما شاء فعل وایاك واللو فان اللو تفتح عمل الشیطان ابوہریرہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوی مسلمان (جو زیادہ عبادت کر سکے اور مضبوطی سے جہاد کرے) اللہ تبارک وتعالی کو زیادہ پسند ہے ناتوان مسلمان سے پھر بھلائی مین تو حرص کر اس چیز کے لیے جس مین تیرا فائدہ ہو اور عاجز مت بن (یعنے کوشش کو چھوڑ کر) پھر اگر باوجود تیری کوشش کے) تو مغلوب ہو جاوے تو کہہ اللہ تعالے کی تقدیر ہے اور جو اسنے چاہا وہ کیا اور ہرگز اگر مگر مت کر اگر شیطان کا دروازہ کھولتا ہے (جب اعتقاد سے ہو کہ تقدیر پر اعتماد نہ کرے اور انسان کو یہ عقیدہ ہو کہ ہمارے فلان کام نہ کرنے سے یہ آفت آئی)

باب الحکمة

حکمت کا بیان **ف** حکمت سے مراد حدیث مین وہ بات ہی جس مین دین یا دنیا کی بھلائی ہو مثلاً فرعی

مسائل اخلاقی مسائل طبی مسائل یہ سب حکمت میں داخل ہیں عن ابی ہریرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن حیث ما وجدھا فھو احق بھا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کا کلمہ گویا مسلمان کی گمی ہوئی چیز ہے جہاں اسکو پاوے اگرچہ کافر ہی کے پاس
سہی وہ اسکا زیادہ حقدار ہے **فائدہ** یعنے بنسبت کافر کے مسلمان کو حکمت حاصل کرنیکی زیادہ رغبت ہونا
چاہیے افسوس ہے کہ ایک مدت دراز سے مسلمانوں کو حکمت کا شوق جاتا رہا نہ دنیا کی حکمت سیکھتے ہیں نہ دین
کی اور کفار حکمت سیکھکر انپر غالب ہو گئے عن ابن عباس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمتان
مغبون فیھما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت لوگ ان میں ٹوٹا پا رہے ہیں (یعنے انکی قدر نہیں کرتے اور علوم و فنون
شرعی اور دنیاوی حاصل کرنے میں مصروف نہیں ہوتے اور وقت کو ضائع کرتے ہیں) ایک تو تندرستی دوسرے
فراغت (بیفکری) **ف** جب دونوں باتیں اللہ سبحانہ وتعالی دیوے تو جلدی جلدی خوب عبادت کرے علم
حاصل کرے ایسا نہو یہ زمانہ گزر جاوے اور فکر اور بیماری میں گرفتار ہو پھر کچھ نہو سکیگا عن ابی ایوب
قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ علمنی واوجز قال اذا قمت فی صلوتک
فصل صلوۃ مودع ولا تکلم بکلام تعتذر منہ واجمع الیاس عما فی ایدی الناس ابوایوب سے روایت
ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو کوئی بات فرمایئے لیکن مختصر
(تاکہ میں اسپر عمل کیا کروں) آپ نے فرمایا جب تو نماز میں کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ گویا تو اب دنیا سے رخصت ہو رہا ہے
(اخیر نماز ہے مطلب یہ کہ دل لگا کر اور بعضوں نے یہ ترجمہ کیا ہے گویا تو نے ماسوی اللہ کو رخصت کر دیا ہے)
اور ایسی بات مونہہ سے مت نکال جس سے آیندہ عذر کرنا پڑے (جھوٹ یا سخت بات) اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے (مال
دولت دنیا کا سامان) اس سے مایوس ہو جا کسی چیز کی خواہش انسے مت کر عن ابی ہریرۃ رضہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یجلس یسمع الحکمۃ ثم لا یحدث عن صاحبہ الا بشر ما یسمع
کمثل رجل اتی راعیا فقال یا راعی اجزرنی شاۃ من غنمک قال اذھب فخذ باذن خیرھا فذھب
فاخذ باذن کلب الغنم قال ابو الحسن بن سلمۃ ثنا اسمعیل بن ابراھیم ثنا موسی ثنا حماد فذکر
نحوہ وقال وفیہ باذن خیرھا شاۃ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
بیٹھکر حکمت کی بات سنے پھر لوگوں سے وہی بات بیان کرے جو اسنے بری بات سنی ہے (ظرافت اور ہنسی کی

اور حکمت کی بات بیان نہ کرے اپنے ساتھی سے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص چرواہے پاس آیا اور اس سے کہا اے چرواہے مجھکو ایک بکری دے کاٹنے کے لیے وہ بولا جا اور گلہ میں سے اچھی بکری کا کان پکڑ کر لے جا پھر وہ گیا اور کتے کا کان پکڑ کر لے چلا (تو اس نے بہتر یعنے بکری کو تو چھوڑ دیا اور برے یعنی کتے کو لے لیا یہی مثال ہے اسکی جو ایک عالم یا حکیم سے اچھی اور بری دونوں طرح کی باتیں سُنے لیکن اچھی بات کو تو چھپا رکھے اور بری بات کو نقل کرے)

باب البراءة من الکبر والتواضع تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ دینے کا **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں نہ جاویگا جسکے دل میں رائی کے دانے کے برابر غرور ہو اور وہ شخص دوزخ میں نہ جاوے گا جسکے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو **ف** تو معلوم ہوا کہ اگر رائی کے دانے کے برابر بھی آدمی میں ایمان ہوگا تو وہ غرور نہ کرے گا اور جب وہ غرور کرتا ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ ذرہ برابر بھی اس میں ایمان نہیں ہے اور اسکا جنت میں جانا مشکل ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ سبحانه الکبریاء ردائی والعظمة ازاری من نازعنی واحدا منهما القیته فی جهنم ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میری ازار ہے (یعنے کبریا اور عظمت دونو مجھی کو سزاوار ہیں) پھر جو کوئی ان دونوں میں سے کسیکے لیے مجھ سے جھگڑے (یعنے وہ بھی کبریا اور عظمت کا دعوی کرے) میں اسکو جہنم میں ڈالونگا **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ سبحانه الکبریاء ردائی والعظمة ازاری فمن نازعنی واحدا منهما القیته فی النار ابن عباس سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عن** ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من یتواضع للہ سبحانه درجة یرفعه اللہ به درجة ومن یتکبر علی اللہ درجة یضعه اللہ به درجة حتی یجعله فی اسفل السافلین ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ جل جلالہ کی رضامندی کیواسطے ایک درجہ کا تواضع کرے تو اللہ تعالی اسکا ایک درجہ بلند کریگا اور جو کوئی اللہ تعالے کے سامنے ایک درجہ تکبر کرے تو اللہ تعالی اسکا ایک درجہ گھٹا دیگا (یعنے اسکو پست کر دیگا) یہانتک کہ اسفل السافلین میں اسکو رکھیگا (جتنا وہ تکبر کرتا جاوے گا اتنا اللہ تبارک وتعالی اسکو پست کرتا جاوے گا یہانتک کہ سب سے

نیچے ہو جاویگا۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنْ كَانَتِ الْاَمَةُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا يَنْزِعُ يَدَهٗ مِنْ يَدِهَا حَتّٰى تَذْهَبَ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَاجَتِهَا انس بن مالک سے روایت ہی مدینہ کی ایک لونڈی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتہ پکڑتی پہر آپ اپنا ہاتہ اسکے ہاتہ مین سے نکالتے نہ یہانتک کہ وہ آپ کو لیجاتی جہان چاہتی اپنے کام کے لیے **فائدہ** یہ آپکے تواضع کا حال تہا کہ ایک لونڈی کے ساتہ تشریف لیجاتے اسکے ہاتہ مین ہاتہ دیئے ہوئے اور اس کا کام کردیتے حالانکہ تمام مخلوقات مین آپ افضل اور اعلیٰ تہے اور بڑے بڑے دنیا کے بادشاہ درجہ مین آپکے غلام کے غلام سے کم تہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَكَانَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ عَلٰى حِمَارٍ وَيَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِرَسَنٍ مِنْ لِيْفٍ وَتَحْتَهٗ اِكَافٌ مِنْ لِيْفٍ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے (غریب ہو یا امیر مسلمان کی) اور جنازے کے ساتہ جاتے اور غلام اگر دعوت دیتا تو بہی قبول کرتے اور گدہے پر سوار ہوتے اور جس دن بنی قریظہ اور بنی نضیر کا واقعہ ہوا (ادن کو سزا دیگئی دغا کی) اسدن آپ ایک گدہے پر سوار تہے اور خیبر کے دن بہی آپ ایک گدہے پر سوار تہے اسکی رسی خرما کی چہال کی تہی اور آپکے نیچے ایک زین تہا خرما کے پوست کا جو گدہے پر رکہا تہا یہ سب امور آپ کی تواضع اور انکسار پر دلالت کرتے ہین اس زمانہ کے مغرور اور متکبر دنیادار گدہے پر سوار ہونا معیوب جانتے ہین اور غلام تو کیا غریب آدمی کی نہ دعوت مین جاتے ہین نہ اسکی عیادت کرتے ہین نہ اسکے جنازے کے ساتہ جاتے ہین شاید انکو قیامت کے دن مونہ کالا کر کے گدہے پر پہرایا جاویگا۔ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَطَبَهُمْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ عیاض بن حمار سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو خطبہ سنایا تو فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھکو وحی بہیجی کہ تواضع کرو یہانتک کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان پر فخر نہ کرے

بَابُ الْحَيَاءِ شرم کا بیان۔

فائدہ شرم یعنے حیا عمدہ صفت ہے جو آدمی کو بری کام اور گناہ کے کام کرنے سے روکتی ہے اور یہی حیا محمود ہے لیکن نیک کام مین حیا کرنا ضعف نفس سے ہوتی ہے اور وہ مذموم ہے اسیطرح دین کے مسائل دریافت کرنے مین حیا کرنا یہی برا ہے عورتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض اور نفاس کے مسائل بلا تکلف پوچہتین بہرحال حق اور عمدہ بات مین کوئی شرم نہ کرنا چاہیے اس زمانہ مین عجب حال ہوگیا ہے کہ نیک کام سے تو شرم کرتے ہین مثلاً محنت مزدوری کر کے روٹی کمانے سے شرم کرتے ہین اور چوری اور دغابازی اور رشوت خواری مین شرم

نہیں کرتے اسیطرح بعضی عورتیں نکاح ثانی میں جو سنت ہے اور ثواب ہے شرم کرتی ہیں اور پوشیدہ زنا اور حرام کاری کرتی ہیں اوس میں شرم نہیں کرتیں خاک پڑے انکی شرم پر **عن** ابی سعید الخدری رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرھا وکان اذا کرہ شیئا رئی ذلک فی وجھہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے تو آپکے مبارک چہرے میں اسکا اثر معلوم ہوتا **ف** یہ قلب کی صفائی پر دلالت کرتا ہے جس کا دل اور زبان مطابق ہو یعنے ظاہر اور باطن وہی آدمی ہے اور ظاہر کچھ باطن کچھ یہ اسلام کا شیوہ نہیں نفاق کی خصلت ہے اللہ تعالی بچاوے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل دین خلقا وخلق الاسلام الحیاء انس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین والوں میں ایک خصلت ہوتی ہے جو اس دین والوں پر غالب ہوتی ہے اور اسلام کی خصلت حیا ہے جو ہر ایک مسلمان میں ہونا چاہیے **عن** ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل دین خلقا وان خلق الاسلام الحیاء ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے **عن** عقبۃ بن عمرو ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولی اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ابو مسعود انصاری عقبہ بن عمرو رض سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پاس جو اگلے پیغمبروں کی کلام میں سے رہ گیا ہے وہ یہ ہے جب تو شرم نہ کرے تو جو جی چاہے وہ کر **ف** مصرع کا ترجمہ یہ ہے ع بیحیا باش وہرچہ خواہی کن - یعنی بری باتوں سے روکنے والی شرم ہے جب اسی کو آدمی نے اٹھا دیا تو آزاد ہو گیا اب جو جی چاہے سو کرے **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حیا ایمان میں داخل ہے اور فحش گوئی (جیسے گالی گلوج کرنا) جفا ہے اور جفا دوزخ میں جاوے گی **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کان الفحش فی شیء قط الا شانہ ولا کان الحیاء فی شیء قط الا زانہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس چیز میں فحش ہو اگرچہ بالفرض جانور یا پتھر میں سہی) وہ اسکو عیب دار کردیگا (تو انسان فحش سے ضرور عیب دار ہو جاویگا) اور حیا جس چیز میں جاوے وہ اسکو عمدہ کردیگی

باب الحلم

حلم اور بردباری کا بیان فائدہ وہ یہ ہے کہ آدمی جلد غصہ نہ ہو ذری ذری سی بات پر جیسے بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے بلکہ غصہ ہی نہ ہو دنیا کے لیے

البتہ خدا کی رضامندی کیواسطے غصہ ہو اسپر جو خلاف شرع کام کرے اور توبہ کی ساتھہ ہی پہر غصہ دور کر دیوے اسیطرح غصہ ہو
کافرون پر اور اللہ سبحانہ وتعالی کی رضامندی کے لیے ان سے لڑے اپنی ذات کے لیے غصہ نکرے جیسے منقول ہے کہ جناب
شیرخدا حضرت علی مرتضے کے روی مبارک پر ایک کافر نے تہوک دیا آپ اسکی سینے پر سے اوٹہ کہڑے ہوئے اور چہوڑ دیا
وہ متعجب ہوا اور بولا مین نے تو یہ اسلیے کیا تہا کہ آپ غصہ ہو کر جلد مجہہ کو مار ڈالیے آپنے اور چہوڑ دیا یہ کیا باعث شیرخدا
نے فرمایا کہ مین اپنی ذات کے لیے تجہپر غصہ نہ تہا اللہ سبحانہ وتعالی کی رضامندی کے لیے تجہے مارتا تہا جب تو نے میرے
منہ پر تہوکا تو نفس کا دخل ہو گیا مین نے خیال کیا اب اگر مارون گا تو یہ قتل خالص اللہ تعالے کے لیے نہ ہوگا بلکہ اس
مین نفسانیت شریک ہو جاویگی اسوجہ سے تجہہ کو چہوڑ دیا وہ کافر یہ حال دیکہکر اسیوقت مسلمان ہوا عَنْ مُعَاذِ
ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّنْفِذَهُ
دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا غصہ روک لیوے اور وہ طاقت رکہتا ہو اسکے چلانیکی (یعنے جسپر غصہ ہو
اسکو سزا دینے کی قدرت رکہتا ہو) تو اللہ تعالی اسکو قیامت کے دن لوگون کے سامنے بلاویگا اور اسکو اختیار دے گا
جس حور کو چاہے وہ پسند کر لیوے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَتْكُمْ وُفُوْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ وَمَا يُرٰى اَحَدٌ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءُوْا فَنَزَلُوْا
فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَقِيَ الْاَشَجُّ الْعَصَرِيُّ فَجَاءَ بَعْدُ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ وَوَضَعَ
ثِيَابَهُ جَانِبًا ثُمَّ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَشَجُّ
اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالتُّؤَدَةُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَشَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ اَمْ شَيْءٌ حَدَثَ لِيْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ شَيْءٌ جُبِلْتَ عَلَيْهِ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہے ہوئے تہے اتنے مین آپنے فرمایا عبد القیس (ایک قبیلہ ہے مشہور) کے قاصد
آن پہونچے اور کوئی اسوقت دکہلائی نہین دیتا تہا خیر ہم اسیحال مین تہے کہ اتنے مین عبد القیس کے قاصد آن پہنچے
اور اترے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے لیکن اُن مین ایک شخص تہا اشج عصری (اشج کہتے ہین اس
کو جسکے سر مین زخم لگا ہو اور عصر ایک قبیلہ کا نام ہے اس شخص کا نام منذر بن عائذ تہا) وہ سب کے بعد آیا اور ایک
مقام مین اترا اور اپنی اونٹنی کو بٹہایا اور اپنے کپڑے ایک طرف رکہے پہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا (بڑی
اطمینان اور سہولت سے) آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اشج تجہہ مین دو خصلتین ہین جنکو اللہ تعالی دوست

رکھتا ہے ایک تو حلم (بردباری) دوسرے تودہ (یعنے وقار اور تمکین سہولت اور اطمینان تودہ کی ضد ہولاپن ہے اور جلدبازی) اشج نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ صفتیں مجھ میں خلقی ہیں یا نئی پیدا ہوئی ہیں آپ نے فرمایا نہیں خلقی ہیں

ف اس سے معلوم ہوا کہ حلم اور وقار انسان میں خلقی ہوتا ہے اسیطرح غصہ اور جلدبازی ہولاپن یہ عیب بھی خلقی ہوتے ہیں لیکن اگر آدمی محنت اٹھاوے اور ریاضت کرے اور نفس پر بار ڈالے تو بری صفتیں دور ہوسکتی ہیں یا کم ہوسکتی ہیں محققین علماء اخلاق کا یہی قول ہے اور اگر بری اخلاق کا علاج ممکن نہوتا تو تعلیم اخلاق اور محنت اور ریاضت اور مجاہدہ کا کچھ فائدہ ہی نہ ہوتا لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ خلقی عیوب بہت مشکل سے جاتے ہیں یا کم ہوتے ہیں میری مزاج میں بچپنے سے غصہ اور جلدبازی ہے اور گھبراہٹ آج تک یہ صفتیں نہیں گئیں اللہ رحم فرماوے

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للاشج العصری ان فیک خصلتین یحبھما اللہ الحلم والحیاء ابن عباسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عصری سے فرمایا تجھ میں دو خصلتیں ہیں جنکو اللہ تعالی دوست رکھتا ہے حلم اور حیا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من جرعۃ اعظم اجرا عند اللہ من جرعۃ غیظ کظمھا عبد ابتغاء وجہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی گھونٹ پینے کا ثواب اللہ تعالی کے پاس اتنا نہیں ہے جتنا غصہ کا گھونٹ پینے کا اللہ کی رضامندی کے لیے (یعنے اللہ تعالی کی خوشی کے لیے غصہ روکنا اور اسکا پیجانا بڑا ثواب ہے)

باب الحزن والبکاء

غم اور رونیکا بیان عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اری ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون ان السماء اطت وحق لها ان تئط ما فیها موضع اربع اصابع الا وملک واضع جبهته ساجدا للہ واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرشات ولخرجتم الی الصعدات تجارون الی اللہ واللہ لوددت انی کنت شجرۃ تعضد ابوذر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جنکو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جنکو تم نہیں سنتے (معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سمع اور بصر میں اور لوگوں سے زیادہ قوت تھی) آسمان چرچر کر رہا ہے اور کیونکر چرچر نہ کرے گا اس میں چار انگل کی جاے باقی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوے اللہ تعالی کو سجدہ نہ کر رہا ہو قسم خدا کی اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اور تم کو بچھونوں پر اپنی عورتوں کے ساتھ مزہ نہ آتا اور تم جنگلوں کو نکل جاتے اللہ تعالے سے فریاد کرتے ہوئے اور دعا کرتے ہوئے چلاتے ہوئے (قسم خدا کی مجھے تو آرزو ہے کاش میں ایک درخت ہوتا جسکو لوگ کاٹ ڈالتے ف

بیان یہ اشکال ہوتا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اپنا جنتی ہونا اور مقبول بندہ اللہ کا ہونا اور بڑے بڑے درجہ اور
مرتبہ اپنے لیے حاصل ہونا معلوم تہا پہر آپ نے یہ کیسی آرزو کی کہ مین ایک درخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے اسکا جواب
یہ ہے کہ یہہ فقرہ مدرج ہے یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہین ابوذر رضی اللہ عنہ کا کلام ہے جو راوی ہین اس حدیث کے
ترمذی نے کہا اور ایک طریق مین یہہ منقول ہے کہ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایسا کہا اور ممکن ہے کہ یہ فقرہ اور بندون
کی حسب حال آپ نے فرمایا ہو یعنے مومن جب دنیا اور آخرت کے مصائب اور مشکلات اور افکار مین غور کرتا ہے تو اس
کی نزدیک یہہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کاش مین آدمی نہ ہوتا ایک درخت یا پتھر ہوتا اگرچہ اللہ سبحانہ و تعالی کی حکمت
وہی خوب جانتا ہے اور جو اس نے ہمکو بنایا اسمین کچھ فائدہ ضرور ہوگا پس ہم راضی ہین اسکی رضی اور تقدیر پر ه

سپردم بتو مایۂ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا
ولبكيتم كثيرا انس بن مالک سے روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جانتے وہ باتین جو مین جانتا
ہون البتہ تم تہوڑا ہنستے اور بہت روتے عن عامر بن عبد الله بن الزبير اخبره ان اباه اخبره انه لم
يكن بين اسلامهم وبين ان نزلت هذه الاية يعاتبهم الله بها الا اربع سنين ولا يكونوا كالذين
اوتوا الكتاب من قبل فطال عليهم الامد فقست قلوبهم وكثير منهم فاسقون عامر بن عبد اللہ بن
زبیر سے روایت ہے انکے باپ (عبد اللہ بن زبیر رض) نے بیان کیا کہ انکے اسلام مین اور اس آیت کے اترنے
مین جس مین اسنے ان پر عتاب کیا صرف چار برس کا فاصلہ تہا ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیہم
الامد فقست قلوبہم وکثیر منہم فاسقون ف یعنی ان لوگون کیطرح مت ہو جنکو اگلے زمانہ مین کتاب دی گئی تہی
پہر ان پر مدت دراز گذری تو ان کے دل سخت ہوگئے اور ان مین بہت سے لوگ فاسق ہین۔ اسی آیت کو حضرت سلطان
المشائخ نظام اولیا نے سحر کیوقت ایک موذن سے سنا اور انکے دل کو ایسی چوٹ لگی کہ اپنے شیخ حضرت بابا فرید شکر
گنج پاس حاضر ہوئے اور پہلے قضا کے عہدے کو طلب کرتے تہے وہ خیال چہوڑا اور حضرت شیخ نجیب الدین متوکل
سے یہ قصہ بیان کیا اونہون نے کہا تم قضا کے لائق نہین ہو تم سے حق تعالی کو دوسرا کام لینا ہے ایسا ہی ہوا کہ زہد اور تصوف
مین قدم رکہا اور مقتدای وقت ہوگئے اور بادشاہ ہوئے تمام مشائخ کے مین نے آپ کو خواب مین ایک گہوڑے پر
سوار دیکہا آپ کا سر منڈا ہوا تہا اور ایک ٹوپی پہنے تہے اور سانولے رنگ کے تہے کشادہ پیشانی پست قد رضی اللہ
عنہ وافاض علینا من فیوضہ وبرکاتہ وجمع بیننا وبینہ فی البرزخ والجنۃ آمین عن ابي هريرة قال قال رسول

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُکْثِرُوا الضِّحْکَ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الضِّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت مت ہنسو اسلیے کہ بہت ہنسنے سے دل مرجاتا ہے (یعنے دل مین نور نہین
رہتا غفلت چھاجاتی ہے عبادت مین مزا نہین آتا) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اقْرَأْ عَلَیَّ فَقَرَأْتُ عَلَیْہِ بِسُوْرَۃِ النِّسَاءِ حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ
عَلٰی ھٰؤُلَاءِ شَہِیْدًا فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ فَاِذَا عَیْنَاہُ تَدْمَعَانِ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھ کو قرآن سنا مین نے آپکو سورہ نساء سنائی جب مین اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل
امۃ بشہید اخیر تک یعنی اسوقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت پر ایک گواہ لاوین گے اور تجھ کو ان لوگون پر گواہ
کرکے لاوینگے مین نے آپکو دیکھا آپ کی آنکھون سے آنسو جاری تھے ف اپنی امت کے برے اعمال پر خیال
کرکے اور اسپر کہ مجھے انپر گواہی دینا پڑیگا اے مسلمانو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم کرو اور کوشش کرو کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نیک اعمال کے گواہ ہون اور آپ کو رنج مت دو بری اعمال کرکے اور ضد اور تعصب
اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ دو اور جو طریقہ حق ہے یعنے اتباع قرآن اور حدیث اسکو اختیار کرو تمہارے نبی تم سے
راضی رہینگے عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃٍ فَجَلَسَ عَلٰی شَفِیْرِ الْقَبْرِ
فَبَکٰی حَتّٰی بَلَّ الثَّرٰی ثُمَّ قَالَ یَا اِخْوَانِیْ لِمِثْلِ ھٰذَا فَاَعِدُّوْا براء سے روایت ہی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تھے ایک جنازے مین آپ قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگے یہانتک کہ مٹی گیلی ہوگئی آپکے آنسوؤن سے پھر آپنے
فرمایا اے بھائیو اسکے لیے طیاری کرو ف تم بھی اسیطرح ایکدن تنگ و تاریک قبر مین ڈالے جاوگے نہ
کوئی یار ہوگا نہ مددگار نئی راہ اور راہ بتانیوالا کوئی نہین ہندفقط صرف اپنے اعمال رفیق ہونگے باقی سب
چھٹ جاوینگے مال متاع زن اولاد وغیرہ سب یہین رہ جاوینگے اور مزے سے تمکو خاک مین دباکر لوٹ
کر عیش کرینگے جب یہ حال ہے تو تم انکی محبت مین خدا کو مت بھولو اعمال نیک کو ہرگز نہ چھوڑو اعمال نیک
کو اپنا وہ محبوب اور رفیق سمجھو جو عزیز و اقربا دوستون سی جو روسی اولاد سے ہزار درجہ بہتر ہے وہ تمہارا ساتھ
کبھی نہ چھوڑیگا ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کو دیکھکر اتنا روئے کہ زمین تر ہوگئی حالانکہ آپ کو اپنی نجات کا
یقین تھا تو ہم تو اگر آنسوؤن کی ندی بہاوین بلکہ ساری عمر رویا کرین تو زیبا ہے ہمکو معلوم نہین کہ وہان ہمارا
کیا حال ہوگا اللھم غفرا عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْکُوْا فَاِنْ
لَمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکَوْا سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روؤ اگر رونا نہ آوے تو

رونے کی صورت بناؤ اور آخرت کی یاد کرکے یعنے جہانتک ہو سکے رنج کرو **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مؤمن یخرج من عینیہ دموع وان کان مثل راس الذباب من خشیۃ اللہ ثم یصیب شیئا من حر وجھہ الا حرمہ اللہ علی النار عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان بندے کے آنکھ سے آنسو نکلیں اگرچہ مکھی کے سر برابر ہوں اللہ کے ڈر سے پھر وہ بہیں اسکے مونہہ پر تو اللہ تعالیٰ اسکو حرام کردیگا دوزخ پر **باب** التوقی علی العمل عمل کے قبول نہ ہونیکا ڈر کہنا **عن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ الذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ اھو الرجل الذی یزنی ویسرق ویشرب الخمر قال لا بنت ابی بکر او یا بنت الصدیق ولکنہ الرجل یصوم ویتصدق ویصلی وھو یخاف ان لا یتقبل منہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ الذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ سے کیا وہ لوگ مراد ہین جو زنا کرتے ہین اور چوری اور شراب پیتے ہین لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرتے ہین آپ نے فرمایا نہین اے ابوبکر کی بیٹی یا صدیق کی بیٹی اس سے وہ لوگ مراد ہین جو روزہ رکھتے ہین صدقہ دیتے ہین نماز پڑھتے ہین اور پھر ڈرتے رہتے ہین شاید ہمارے اعمال قبول نہون **عن** معویۃ بن ابی سفیان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال کالوعاء اذا طاب اسفلہ طاب اعلاہ واذا فسد اسفلہ فسد اعلاہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے مین نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اعمال صالحہ کی مثال برتن کی سی ہے جب برتن مین نیچے اچھا ہوگا تو اوپر بھی اچھا ہوگا اور جو نیچے خراب ہوگا تو اسکے اوپر بھی خراب ہوگا **ف** پس جو اعمال خلوص اور صدق دل سے کیے جاوین انکی تاثیر آدمی پر پڑتی ہے اور لوگ خواہ مخواہ ایسے شخص کو اچھا سمجھتے ہین لیکن جو اعمال ریا کی نیت سے کیے جاوین اسکے کرنے والے پر نور نہین ہوتا اور تامل سے اسکا خبث باطن عاقل آدمی پر ظاہر ہوجاتا ہے **مترجم** کہتا ہے مینے بہت سے عابدون اور زاہدون اور مشائخ کو دیکھا جو لوگون کو ٹھگنے کی نیت سے ظاہر مین پیر بنتے ہین اور بڑے کشف وکرامات اور خاندانی ہونیکا دعوی کرتے ہین لیکن انکی صحبت مین دل مین ذرا بھی نور نہین آتا ان مین سے کئی آدمیون کو مینے دیکھکر تعجب کیا اور چند روز تک انکے بری احوال معلوم نہین ہوئے پھر جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ریاکار ہین اور انکا مقصود دنیا کمانا ہے اور انکی برتاؤ اور معاشرت سے مین اس امر کو سمجھ گیا کیا معنے کہ فقیر بے وسیلہ سے توجہ کے ساتھ نہ ملنا اور اغنیا کی زیادہ خاطرداری کرنا اور اپنے نفس کو معظم سمجھنا یہانتک کہ بعض اوقات خودستائی کے کلمات اپنی نسبت

باپ یا دادا کی نسبت کہنا جب میں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فقراء سے کوسوں دور ہے اور یہ ان ٹھگوں کی طرح جو مسافرت میں بھیس بدل کر لوگوں کو مار ڈالتے ہیں انکا مال لوٹ لیتے ہیں ان کی صحبت میں کیا خاک برکت ہوگی ان سے تو عام مسلمان جو صرف فرائض ادا کر لیتے ہیں اور شب و روز دنیا میں مشغول رہتے ہیں بمراتب بہتر ہیں اللہ تعالیٰ ایسے مکاروں سے بچاوے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا عَبْدِي حَقًّا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جب لوگوں کے سامنے نماز اچھی طرح سے ادا کرے اور تنہائی میں بھی اچھی طرح سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا سچا بندہ ہے **ف** یہ منتہیوں کا مرتبہ ہے انکے نزدیک آدمی اور دیوار برابر ہے خلوت اور جلوت دونو حال میں ان کی عبادت یکساں ہوتی ہے لیکن مبتدیوں کے لیے تو یہ بہتر ہے کہ لوگوں کے سامنے تو سادی ادنی درجہ کی نماز پڑھ لیویں اور تنہائی میں نماز خوب عمدہ ادا کریں تاکہ ریا کی جڑ کٹنا شروع ہو اور ملامتیہ تو لوگوں کے سامنے نماز قضا کر دیتے ہیں انکے گمان میں یعنے انکو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے نماز نہیں پڑھی لیکن فی الحقیقت قضا نہیں کرتے تنہائی میں نماز ادا کرتے ہیں اس میں یہ بھید ہوتا ہے کہ لوگ بے نمازی کہیں فاسق سمجھیں کوئی ان سے نیک اعتقاد نہ رکھے اور اللہ کے ساتھ جو معاملہ ہے وہ ہے یہ سب ابتدائی طریقہ ہیں اور اخیر میں صوفی کا حال وہی ہوتا ہے کہ ہر جگہ یکساں جیسا اس حدیث میں مذکور ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنَجِّيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو (عبادت میں یعنے جہاں تک خوشی سے ہو سکے کرو جب جی نہ لگے تو عبادت موقوف کر دے) اور صحیح رستہ مضبوط تھامو اسلیے کہ کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جسکا عمل اسکو نجات دیوے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکو بھی آپ کا عمل نجات نہیں دیگا آپنے فرمایا مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے **ف** قاربوا اور سددوا دونوں کے معنے قریب ہیں یعنے اعتدال کرو اور مضبوطی کرو میانہ روی پر بعضوں نے کہا قاربوا کا یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرب چاہو عبادت سے بعضوں نے کہا کثرت عبادت سے قرب حاصل کرو لیکن صحیح وہی ترجمہ ہے جو ہم نے اوپر لکھا اور وہی مناسب ہے اس عبارت کے کہ کسی کو اسکے اعمال نجات نہیں دینگے۔ اس حدیث سے فخر اور تکبر کی جڑ کٹ گئی اگر کوئی عابد اور زاہد ہو تو بھی اپنی عبادت پر گھمنڈ نہ کرے اور گنہگاروں کو ذلیل نہ سمجھے اسلیے کہ نجات فضل اور رحمت الٰہی پر موقوف ہے لیکن اس میں شک

نہیں کہ اعمال صالحہ قرینہ ہیں فضل اور رحمت الٰہی کے اور ان سے نجات کی امید قوی ہوتی ہے باقی اختیار مالک کے ہے اگر تیغ قہر برکشد انبیا و اولیا را ہم خوف است و اگر رحمت و فضل بکند اشقیا را ہم امید مغفرت ست

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ ریا اور شہرت کا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ لِي عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میں تمام ساجھی والوں میں زیادہ بے پرواہ ہوں ساجھی سے پھر جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں کسی اور کو شریک کرے (یعنے خالص میرے لیے نہ کرے بلکہ کسی اور کے دکھانے یا ناموری کے لیے کرے) تو میں اس عمل سے بیزار ہوں (کبھی اسکو قبول نہ کروں گا) وہ عمل اسی کے لیے ہے جس کو شریک کیا **عَنْ** أَبِي سَعْدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ ابوسعد بن ابی فضالہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن اکھٹا کرے گا یعنے اس دن جسکے ہونے میں کچھ شک نہیں تو ایک پکارنے والا پکارے گا جس نے کسی عمل میں خدا کے ساتھ اور کسیکو شریک کیا تو وہ اسکا ثواب بھی اللہ کے سوا دوسرے شخص سے مانگے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ تمام ساجھیوں کے ساجھے سے بے پرواہ ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ قَالَ قُلْنَا بَلَى فَقَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ہم دجال کا ذکر کر رہے تھے آپنے فرمایا میں تمکو وہ بات نہ بتلاؤں جسکا ڈر دجال سے زیادہ ہے تم پر میرے نزدیک (کیونکہ دجال کا فتنہ تو چند روز تک ایک خاص لوگوں پر ہوگا اور یہ ہر زمانہ میں ہر ایک شخص پر ہو سکتا ہے) ہمنے عرض کیا بتلائیے آپنے فرمایا پوشیدہ شرک وہ یہ ہے کہ آدمی کسیکو دیکھکر اپنی نماز کو زینت دیوے **ف** یعنے بہت آہستہ آہستہ ٹھیر کر پڑھے اور جب کوئی شخص نہ ہو تو جلدی جلدی پڑھ لیوے معاذ اللہ ریا کیا بری بلا ہے اسکو شرک فرمایا جیسے شرک بخشا نہ جاویگا ویسے ہی ریا کا عمل کبھی قبول نہ ہوگا فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحا ولا یشرک بعبادة ربہ احدا اس آیت میں شرک سے ریا ہی مراد ہے اور عمل صالح وہی ہے جو خالص خدا کی رضامندی کے لیے

عن شداد بن اوس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اخوف ما اتخوف علی امتی الاشراک بالله اما انی لست اقول یعبدون شمسا ولا قمرا ولا وثنا ولکن اعمالا لغیر الله وشهوة خفیة۔ شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ جسکا ڈر ہے مجھکو اپنی امت پر وہ شرک کا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج یا چاند یا بت کو پوجنے لگے (یعنے شرک جلی کرینگے) لیکن عمل کرینگے غیر خدا کے لیے (دکھلانے یا شہرت کے لیے) اللہ دوسرے جس چیز کا ڈر ہے وہ شہوت خفیہ کا ہے **ف** یعنی پوشیدہ شہوت کا وہ یہ ہے کہ ظاہر میں تو یہ بیان کرے کہ اسکو عورتوں کا بالکل خیال نہیں ہے اور جب تنہائی میں عورت ملجاوے تو اس سے حرام کا مرتکب ہو بعضوں نے کہا شہوت خفیہ ہر گناہ کو شامل ہے جسکے دل میں آرزو ہو اور مسند امام احمد اور نوادر الاصول اور مستدرک میں اسکی تفسیر خود حدیث میں وارد ہے لوگوں نے عرض کیا شہوت خفیہ کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ آدمی صبحکو اٹھے روزے کی نیت سے پھر شہوت اسپر غالب ہو اسکو پورا کرے اور روزہ کو ترک کرے (مصباح الزجاجہ مختصرا)

عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من یسمع یسمع الله به ومن یراء یراء الله به۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالی بھی اسکی رسوائی قیامت کے دن لوگوں کو سناویگا (یعنے سب کے سامنے اسکی ذلت کرے گا) اور جو کوئی ریا کرے گا اللہ تعالی بھی اسکی ذلت لوگوں کو دکھلاویگا عن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یراء یراء الله به ومن یسمع یسمع الله به۔ جندب سے بھی ایسے ہی روایت ہے

باب الحسد حسد کا بیان

ف حسد بڑی مذموم صفت ہے اور حاسد کو ہمیشہ رنج رہتا ہے آخر حسد میں معنی ہے وہ یہ ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت اور دولت کو دیکھکر رنج کرے اور اسکا زوال چاہے اگر زوال نہ چاہے صرف اپنے لیے بھی اس نعمت کی آرزو کرے تو وہ غبطہ اور رشک ہے اور غبطہ اور رشک اچھے کاموں میں جائز ہے عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا حسد الا فی اثنتین رجل اتاه الله مالا فسلطه علی هلکته فی الحق ورجل اتاه الله حکمة فهو یقضی بها ویعلمها عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد جائز نہیں ہے (یہاں حسد سے رشک مراد ہے) مگر دو شخصوں پر ایک تو اس شخص پر جسکو اللہ تعالی نے مال دیا ہے وہ اسکو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے دوسرے اس شخص سے جسکو اللہ سبحانہ وتعالی نے علم دیا ہے وہ اسپر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے **ف** معلوم ہوا کہ ان دونوں شخصوں کا مرتبہ بہت بڑا ہے اور دوسروں کو بھی انکی رشک کرنی جائز ہے یعنے یہ آرزو کرنی کہ اللہ تعالی ہمکو بھی اس شخص کیطرح

مال اور علم دیوے مگر اسکے لیے زوال کی آرزو کرنی کسیطرح جائز نہیں ہے۔ بعضی امر کے سبب ایسے گذرے ہین جنکو حق تعالیٰ نے ان دونون نعمتون سے سرفراز فرمایا تہا یعنے مال اور علم دونون سے اور انکا حال سُنکر آجتک رشک معلوم ہوتا ہے انہین مین سے تہے ہمارے مولانا ابو الطیب علامہ سید محمد صدیق حسن خان بہادر نور اللہ مرقدہ کہ غنی اور نواب تہے اور عالم بہی اور دونون طرحکے فیض اُنسے جاری تہے اُنکے علم کا فیض تو قیامت تک جاری رہیگا صدہا کتابین اُنکی علوم دینیہ مین یادگار ہین جن سے قیامت تک لوگ فائدہ اوٹہاتے رہینگے اور انکو ثواب ہوتا رہے گا اللھم اغفر لہ وارحمہ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٍ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ وَرَجُلٍ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَھُوَ یُنْفِقُہٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد نہین کرنا چاہیے مگر دو شخصون سے ایک تو وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے حافظ قرآن کیا ہے وہ اُسکو پڑہا کرتا ہے رات اور دن دوسرے وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو خرچ کیا کرتا ہے (نیک کامون مین) رات اور دن عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَالصَّلٰوۃُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد نیکیون کو کہا لیتا ہے جیسے انگار لکڑی کو کہا جاتی ہے (جلا کر خاک کر دیتی ہے) اور صدقہ گناہ کو بجہا دیتا ہے جیسے پانی انگار کو بجہا دیتا ہے اور نماز نور ہے مومن کی اور روزہ سپر ہے دوزخ کی (یعنے اسکی سبب سے دوزخ کی آگ سے بچا رہوگا) بَابُ الْبَغْیِ بغاوت اور سرکشی کا بیان ف یعنے امام برحق کی اطاعت نکرنا اور اس سے مقابلہ کرنے کے لیے مستعد ہونا اور بعضون نے کہا بغی سے یہان ظلم مراد ہے یعنے لوگون کو ستانا انکی حق تلفی کرنا عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰہُ لِصَاحِبِہِ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَۃِ الرَّحِمِ ابو بکرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی گناہ ایسا نہین ہے جس سے آخرت کے عذاب کے ساتہ جو اللہ نے اسکے لیے طیار رکہا ہے دنیا مین بہی عذاب دینا لائق ہو بغاوت اور ناتا توڑنے سے (یعنے بغاوت اور قطع رحم کرنے والے کو آخرت کے عذاب کے ساتہ دنیا کا بہی عذاب ہوگا) عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُ الْخَیْرِ ثَوَابًا الْبِرُّ وَصِلَۃُ الرَّحِمِ وَاَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوْبَۃً الْبَغْیُ وَقَطِیْعَۃُ الرَّحِمِ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا رب سے جلد جسکا ثواب پہنچتا ہے (یعنے دنیا ہی مین فائدہ ہوتا ہے) وہ نیکی کرنا ہے اور ناتا جوڑنا اور سب سے جلد جسکا عذاب آتا ہے وہ بغاوت ہے اور ناتا توڑنا عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کو یہ برائی کافی ہے اسکی تباہی کے لیے کہ اپنے بہائی مسلمان کو حقیر جانے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا وَلَا يَبْغِيْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ انس بن مالک سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجہہ کو وحی بھیجی کہ آپس مین ایک دوسرے سے تواضع کرو (یعنے عاجزی سے ملو غرور مت کرو) اور کوئی دوسرے پر بغاوت (ظلم) اور سرکشی نہ کرے

بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوٰى تقوی اور پرہیزگاری کا بیان

عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ الْبَاْسُ عطیہ سعدی سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی پرہیزگاروں کے درجہ کو نہین پہونچتا (یعنے پرہیزگار نہین ہوتا) یہانتک کہ جس کام مین برائی نہ ہو اسکو چہوڑ دے اس کام کے ڈر سے جس مین برائی ہو ف یعنے مباح کو ترک کردے حرام سے بچنے کے لیے جب اس مباح مین کوئی اندیشہ ہو کہ اسکی وجہ سے حرام مین پڑ جاویگا مثلاً اجنبی عورت سے بات کرنا درست ہے یا روزے مین بوسہ لینا درست ہے یا حیض کی حالت مین اوپر کے جسم کی مہ درست ہے مگر ان باتون سے بچے اس ڈر سے کہ کہین ذریعہ نہون حرام کیطرف تب وہ متقی کہلاتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ فِيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کونسا آدمی افضل ہے آپنے فرمایا صاف دل (یعنی حسد اور کبر اور بغض اور خیانت سے خالی ہو) زبان کا سچا لوگون نے کہا زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہین لیکن صاف دل کون ہے آپنے فرمایا پرہیزگار پاک صاف جسکے دل مین نہ گناہ ہو نہ بغاوت نہ بغض نہ حسد عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ اَشْكَرَ النَّاسِ وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَاَقِلَّ الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابوہریرہ تو پرہیزگاری کر (یعنے حرام سے بچ) سب سے زیادہ عابد تو ہوگا اور تو قناعت کر سب سے زیادہ شاکر تو ہوگا اور تو لوگون کے لیے وہی چاہ جو اپنے لیے چاہتا ہے تو مومن ہوگا اور جو تیرا ہمسایہ ہو اُس سے نیک سلوک کر تو مسلمان ہوگا اور ہنسی کم کر اسلیئے کہ بہت ہنسنا دل کو مار ڈالتا ہے عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ کَالْکَفِّ وَلَا حَسَبَ کَحُسْنِ الْخُلُقِ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تدبیر کے برابر کوئی عقلمندی نہین (یعنے اصلاح معاش اور معاد کے لیے محنت کرنا اور انجام ہر کام کا سوچنا) اور کوئی پرہیزگاری اسکی مثل نہین ہے کہ آدمی حرام سے باز رہی اور کوئی حسب اسکے برابر نہین ہے کہ آدمی کے اخلاق اچھے ہون **ف** حسب لوگون کے نزدیک تو یہ ہے کہ آدمی مالدار ہو لیکن فی الحقیقت ایسا نہین ہے خوش خلقی یہی حسب ہے پس بدخلق اور بدرویہ گو کتنا ہی مالدار ہو صاحب حسب نہین ہو سکتا عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی سمرہ بن جندب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسب مال ہے اور کرم تقوی **ف** بعضون نے کہا حسب دوہیال کی شرافت کا نام ہے اور بعضون نے کہا مجد اور شرف آباؤ اجداد کی شرافت سی ہوتا ہے اور حسب اور کرم آدمی مین بالطبع ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ کَلِمَۃً وَقَالَ عُثْمَانُ اٰیَۃً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ کُلُّہُمْ بِہَا لَکَفَتْہُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَّۃُ اٰیَۃٍ قَالَ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین ایک کلمہ جانتا ہون یا ایک آیت جانتا ہون اگر سب آدمی اسپر عمل کرین تو کافی ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی آیت ہی آپنے فرمایا یہ آیت ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا یعنے جو کوئی اللہ سے ڈری اللہ اسکے لیے ایک راہ نکال دیگا (گندا اوقات کی اور اُسکی فکر دور کر دیگا) **بَابُ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ** لوگون کا تعریف کرنا عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ زُہَیْرِ الثَّقَفِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّبَاوَۃِ اَوِ الْبَنَاوَۃِ قَالَ وَالنَّبَاوَۃُ مِنَ الطَّائِفِ قَالَ یُوْشِکُ اَنْ تَعْرِفُوْا اَھْلَ الْجَنَّۃِ مِنْ اَھْلِ النَّارِ قَالُوْا بِمَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّیِّئِ اَنْتُمْ شُہَدَاءُ اللّٰہِ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ابوزہیر ثقفی سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا نباوہ یا بناوہ مین (یعنے بہ تقدیم با علے النون یا بہ تقدیم نون علی البا اور قاموس مین دوسرا قول مذکور ہے) جو ایک مقام ہے طائف مین آپنے فرمایا قریب ہے کہ تم جنت والون کو دوزخ والون سی تمیز کرو گے لوگون نے عرض کیا یہ کیونکر ہوگا یا رسول اللہ آپنے فرمایا تعریف کرنے سے اور برائی کرنے سے اچھی سلمان

تعریف کریں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہوگا اور جسکی برائی کریں وہ اللہ کے نزدیک بھی برا ہوگا مثل مشہور ہے زبان خلق نقارہ خدا ہے تم اللہ کے گواہ ہو ایکدوسرے پر **فائدہ** اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ مومنین صالحین اور خدا پرست متقی پرہیزگار لوگ جسکی تعریف کریں وہ عمدہ ہی ہوگا اور یہ ظاہر ہے اور یہ مراد نہیں کہ فساق فجار تعریف کریں یا ہجو کیونکہ فساق فجار اور اہل بدعت تو ہمیشہ اہل حق کی برائی کرتے ہیں اور انکی دشمنی پر کمر باندھے ہیں چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں زمین میں **مترجم** کہتا ہے جو شخص متقی اور پرہیزگار اور خداترس اور عادل اور منصف اور رحم دل غریب پرور متواضع منکسر المزاج ہوتا ہے اسکی لوگ ضرور تعریف کرنے لگتے ہیں ہرچند تعصب مذہبی سے بعضے لوگ اسکو برا کہیں لیکن اکثر لوگ اسکی مدح اور ثنا ہی کرتے ہیں اور یہ بھی اسکی حالت حیات میں لیکن مرنیکے بعد تو سب تعریف کرتے ہیں یہانتک کہ دشمن بھی اور یہہ تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے سید علامہ مولانا ابو الطیب کو حالت حیات میں بعضے دین کے دشمن برا بھی کہتے تھے لیکن انکے وفات کے بعد دوست دشمن سب متفق اللفظ کہتے ہیں کہ اب ایسا شخص جو امارت کے ساتھ ایسا خداترس اور علم دوست ہو ہرگز پیدا نہ ہوگا امام ہمام ابن تیمیہ کو اکثر اہل بدعت برا کہتے تھے جب انتقال فرمایا تو موافق اور مخالف سب روتے تھے اور کہتے تھے دنیا سے علم اٹھہ گیا اور زمانہ کو اور اہل زمانہ کو کیا کہیے کہ سب مردہ پسند ہیں اور مردہ دوست جبتک کوئی فی کمال ان میں زندہ رہتا ہے خواہ کتنے ہی بڑے درجہ کا شخص ہو اسکی قدر نہیں کرتے اور مرنیکے بعد قدر و منزلت کرتے ہیں ۔ قدر نعمت ست بعد زوال ۔

عَنْ كُلْثُومٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ أَنِّي قَدْ أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ أَنِّي قَدْ أَسَأْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ جِيرَانُكَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا قَالُوا إِنَّكَ قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ کلثوم خزاعی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کیونکر معلوم ہو جب میں نیک کام کروں کہ میں نے نیک کام کیا اور جب برا کام کروں تو برا کام کیا آپ نے فرمایا جب تیرے پڑوسی ہمسایہ تجھسے کہیں تو نے اچھا کیا تو تو نے اچھا کام کیا اور جب کہیں برا کیا تو سمجھ لے کہ برا کام کیا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ف** دنیا کیا ہے گویا چھلنی ایسی ہے کہ عمدہ چیز کو بری چیز سے دور کر دیتی ہے ممکن نہیں کہ کوئی آدمی برا ہو اور خلق خدا اسکی مدح اور ثنا پر اتفاق کرے اور اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ جن اگلے لوگوں کی لاکھوں کروڑوں آدمی اب تک مدح اور ثنا کر رہے ہیں وہ فی الواقع اچھے تھے اب دیکھیے کہ یزید پلید کی اور مروان کی اور حجاج کی کوئی تعریف نہیں کرتا اور امام حسن علیہ السلام اور علی مرتضی اور سارے ائمہ اہلبیت کے لاکھوں آدمی ثناخوان ہیں پس معلوم ہوا کہ واقع میں یہی لوگ اچھے تھے اور یزید اور مروان اور حجاج برے تھے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلَأَ اللهُ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا وَهُوَ يَسْمَعُ وَأَهْلُ النَّارِ مَنْ مَلَأَ اللهُ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا وَهُوَ يَسْمَعُ ابن عباس سے روایت ہے

ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت والا وہ شخص ہے جسکے کان بھرجاوین لوگون کی تعریف اور ثنا سے سنتی سنتے اور دوزخ
والا وہ شخص ہی جسکے کان بھرجاوین لوگون کی ہجو اور برائی سی سنتے سنتے (یعنی لوگ غائبانہ جسکی تعریف کرین وہ اچھا ہے
اور غائبانہ جسکی برائی کرین وہ برا ہے لیکن مونہہ پر تعریف کرنیکا اعتبار نہین اکثر لوگ خوشامد کے لیے برے آدمی کی بھی
تعریف کردیتی ہین پس آدمی کو چاہیے کہ پس پردہ رہکر لوگون کی گفتگو سنے کہ انکے باب مین کیا کہتے ہین اگر لوگ کسی عادت
کے شاکی ہون تو اس عادت کو دور کردیوے) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَہُ الرَّجُلُ یَعْمَلُ
الْعَمَلَ لِلّٰہِ فَیُحِبُّہُ النَّاسُ عَلَیْہِ قَالَ ذٰلِکَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ ابوذر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے
عرض کیا ایک آدمی خالص خدا کے لیے کوئی کام کرتا ہے لیکن لوگ اس سے محبت کرنی لگتے ہین اس کام کیوجہ سے آپ نے
فرمایا یہ نقد خوشخبری ہے مومن کے لیے (اور آخرت کی خوشخبری آگے ہونے کو ہے) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ
قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَعْمَلُ الْعَمَلَ فَیُطَّلَعُ عَلَیْہِ فَیُعْجِبُنِیْ قَالَ لَکَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَۃِ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی ایک شخص نے کہا یارسول اللہ مین ایک عمل کرتا ہون وہ مجھے اچھا لگتا ہے اسطرح
سے کہ لوگ اسکو سنکر میری تعریف کرتے ہین الیکن مینے اس عمل کو خالص خدا کے لیے کیا تہا نہ دکھلانے کے لیے نہ
لوگون کی مدح اور ثنا کے لیے پر لوگون نے بغیر میری نیت اور قصد کے خودبخود میری تعریف کی اور وہ مجھکو اچھی
لگی آپ نے فرمایا تجھکو دوہرا ثواب ملیگا ایک تو پوشیدہ عمل کرنے کا کیونکہ تونے خالص خدا کے لیے کیا تہا اور
تیری نیت لوگون کو خبر کرنے کی نہ تہی لیکن خودبخود وہ مشہور ہوگیا اور دوسرے علانیہ عمل کرنے کا بَابُ النِّیَّۃِ
باب نیت کے بیان مین عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضہ وَھُوَ یَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا
الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ وَمَنْ
کَانَتْ ھِجْرَتُہُ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہُ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ حضرت عمر سے روایت ہی وہ لوگون کو
خطبہ سنا رہے تہے تو کہا کہ مین نے سنا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے ہر ایک عمل کا ثواب نیت سی
ہوتا ہے (یا ہر ایک عمل کی صحت نیت پر موقوف ہے جیسے وضو اور نماز وغیرہ کہ نیت انمین فرض ہے) اور ہر ایک آدمی
کو وہی ہے جیسی وہ نیت کرے پہر جسکی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہو تو اسکی ہجرت اللہ اور رسول کیطرف ہوگی
اور جسکی ہجرت دنیا کمانے کی نیت سی ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی تو اسکی ہجرت انہی چیزون کی طرف ہوگی ف
اور اللہ و رسول کیطرف ہجرت کرنیکا اسکو ثواب حاصل نہ ہوگا یہ حدیث نہایت صحیح اور قوی اور مشہور ہے اور فقہانی
اس سے صدہا مسائل نکالے ہین اور وہ ایک بڑی اصل ہے دین کی اصلون مین سے اور امام بخاری اپنے شروع

صحیح میں اسی حدیث کو بیان لائے ہیں اور تفصیل اسی حدیث کی فتح الباری میں ہے عن ابی کبشۃ الانماری قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ہذہ الامۃ کمثل اربعۃ نفر رجل اتاہ اللہ مالا وعلما فھو یعمل
بعلمہ فی مالہ ینفقہ فی حقہ ورجل اتاہ اللہ علما ولم یؤتہ مالا فھو یقول لو کان لی مثل ہذا عملت فیہ مثل
الذی یعمل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھما فی الاجر سواء ورجل اتاہ اللہ مالا ولم یؤتہ علما فھو یخبط فی مالہ ینفقہ
فی غیر حقہ ورجل لم یؤتہ اللہ علما ولا مالا فھو یقول لو کان لی مثل مال ہذا عملت فیہ مثل الذی یعمل
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھما فی الوزر سواء ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اس امت کے لوگوں کی مثال چار شخصوں کی طرح ہے ایک تو وہ شخص جسکو اللہ تعالی نے مال اور علم دیا وہ اپنے علم کے موافق عمل کرتا
ہے اپنے مال میں اور اسکو خرچ کرتا ہے اپنے حق میں دوسرے وہ شخص جسکو اللہ تعالی نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا وہ کہتا ہے اگر
مجھ کو مال ملتا تو میں پہلے شخص کی طرح اس میں عمل کرتا آپ نے فرمایا یہ دونوں شخص برابر ہیں ثواب میں (کیونکہ دوسرے کی نیت مثل
عمل کی ہے بلکہ ایک حدیث میں ہے کہ مومن کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے) تیسرے وہ شخص جسکو اللہ نے مال دیا لیکن علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں
خبط کرتا ہے اسکو ناحق میں صرف کرتا ہے (اگلی بجائے اسراف اور فضول خرچی میں) چوتھے وہ شخص جسکو اللہ تعالی نے نہ
علم دیا نہ مال لیکن وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں تیسرے شخص کی طرح اسکو خرچ کرتا (ناحق اور اسراف میں) آپ نے
فرمایا یہ دونوں عذاب میں برابر ہیں **ف** یہ بظاہر مخالف ہے اس حدیث کے کہ اللہ تعالی نے میری امت کو دل کا وسوسہ معاف
کر دیا جب تک اس پر عمل نہ کرے یا منہ سے نہ نکالے اور جواب یہ ہے کہ وسوسے سے مراد وہ خیال ہے جو دل میں آوے اور چلا جاوے
جیسے بہتے پانی پر نجاست گذر گئی لیکن جو وسوسہ دل میں جم جاوے اور اعتقاد کی طرح ہو جاوے اس پر مواخذہ ہوگا اسلیے
کہ وہ نفس کی صفت ہو گیا اور تحقیق اسکی منبہ المعلم ترجمہ صحیح مسلم میں کی ہے عن ابن ابی کبشۃ عن ابیہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رض یعنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انما یبعث الناس علی نیاتھم ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کا حشر انکی نیتوں پر ہوگا **ف**
اگرچہ بری اور فاسق جماعت کے ساتھ اسپر بھی دنیا کا عذاب آجاوے لیکن آخرت میں ہر شخص اپنی نیت پر اٹھیگا جیسے اور ایک
طویل حدیث میں گذرا صفحہ سے عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس علی نیاتھم جابر سے بھی ایسے ہی مروی
ہے **باب** الامل والاجل انسان کی آرزو اور عمر کا بیان عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ خط
خطا مربعا وخط وسط الخط المربع خطوطا الی جانب الخط الذی وسط الخط المربع وخطا خارجا من الخط المربع
فقال اتدرون ما ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذا الانسان الخط الاوسط وہذہ الخطوط الی جنبہ

الاعراض تنهشه ان اخطاه هذا نهشه هذا من كل مكان فان اخطاه هذا اصابه هذا والخط المربع الاجل والخط الخارج الامل عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور اس مربع کے بیچ میں ایک اور خط کھینچا اور اس بیچ والے خط کے دونوں طرف بہت سے خط کھینچے اور ایک خط اس مربع کے باہر کھینچا جو مربع سے باہر نکل گیا (اس کی صورت یہ ہے) پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ بیچ کا خط آدمی ہے اور یہ جو اسکے دونوں طرف (باریک باریک) خط ہیں یہ بیماریاں اور آفتیں ہیں جو ہمیشہ اسکو کاٹتی اور ڈستی رہتی ہیں ہر طرف سے (اور اکثر انہی میں مر جاتا ہے اور عمر طبعی تک نہیں پہونچتا) اگر ایک آفت سے بچا تو دوسری آفت میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ جو چار خط اسکو گھیرے ہوئے ہیں (یعنے مربع کی لکیریں) یہ اسکی عمر ہے (کہ اس سے باہر نہیں نکل سکتا) اور وہ جو خط اس مربع سے باہر نکل گیا ہے وہ اسکی آرزو ہے **ف** اپنی عمر سے زیادہ آدمی آرزو کرتا ہے اور ایسے ایسے بندوبست کرتا ہے اور عمارات بناتا ہے جنکی تمام ہونے سے پہلے اسکی عمر گذر جاتی ہے **عن** انس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا ابن ادم وهذا اجله عند قفاه وبسط يده امامه ثم قال وثم امله انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے اور یہ اسکی عمر ہے اپنی گدی کے پاس ہاتھ رکھا اپنا ہاتھ آگے پھیلایا اور فرمایا یہانتک اسکی آرزو بڑھی ہوئی ہے **ف** مطلب حدیث کا یہ ہے کہ پہلے آپنے قد آدم تک اشارہ کیا کہ یہ آدمی ہے پھر ذرا کم کرکے تبلایا کہ یہ اسکی عمر ہے پھر اس سے بڑھا کر تبلایا کہ یہ آرزو ہے یعنی آرزو اسکی عمر سے بہت بڑھی ہوئی ہے **عن** ابي هريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلب الشيخ شاب في حب اثنتين في حب الحيوة وكثرة المال ابوہریرہؓ سے روایت ہے بوڑھے کا دل جوان ہوتا ہے دو چیزوں کی محبت میں ایک تو زندگی کی محبت میں دوسرے مال کی محبت میں **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يهرم ابن ادم ويشب منه اثنتان الحرص على المال والحرص على العمر انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو چیزیں اسمیں جوان ہوتی جاتی ہیں ایک تو مال کی حرص دوسرے عمر کی حرص **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو ان لابن ادم واديين من مال لاحب ان يكون معهما ثالث ولا يملأ نفسه الا التراب ويتوب الله على من تاب ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کے پاس دو وادی بھر کر مال ہو (یعنے دو راہیں بھر کر جو پہاڑوں کے بیچ میں ہوتی ہیں) البتہ اسکو خواہش ہوگی کہ ایک وادی مال کی اور ہو اور اسکے نفس کو کوئی چیز بھرنیوالی نہیں سوا مٹی کے (یعنے قبر کے سبب قبر میں جاویگا تو دل بھر جاویگا ساری خواہشیں دنیا کی مٹ جاوینگی) اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا اسکو بچا لیتا ہے (دنیا کی محبت اور حرص سے) **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اعمار امتي ما بين

السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَّجُوْزُ ذٰلِكَ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی اکثر عمریں ساٹھ سے لیکر ستر تک ہونگی اور ان میں کم لوگ ایسے ہونگے جو ستر سے تجاوز کریں **ف** اب حساب کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ فی لاکھ ایک آدمی اسی برس کی عمر تک پہونچا ہے اور فی کروڑ ایک آدمی سو برس کی عمر تک پہونچا ہے اور اوسط عمر انسان کی ۳۵ سال کی رکھی گئی ہے بھلا اتنی تھوڑی سی مدت کے لیے یہ جھگڑے اور قصہ کرنا چار دن کی زندگی اور ہزاروں برس کا بندوبست نری حماقت ہی حماقت ہے ذرا آنکھ کھول اور غور کر اگر تیری آنکھ کھلی جاوے تو رات دن ذکر الٰہی اور عزلت اور گوشہ نشینی میں گذارے گا اور صرف ضرورت کے موافق دنیا پر قناعت کریگا

بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ نیک کام کو ہمیشہ کرنا اگرچہ تھوڑا سا ہی ہو **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِنَفْسِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَاتَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ وَكَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَيْهِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا حضرت ام المومنین بی بی ام سلمہ سے روایت ہے قسم اسکی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیگیا (دنیا سے) آپنے انتقال نہیں فرمایا یہانتک کہ آپ اکثر نماز بیٹھ کر ادا کرتے (نوافل وغیرہ) اور آپ کو بہت پسندیدہ عمل ہوتا جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو **ف** جو عمل ہمیشہ کیا جاوے وہی بہت ہو جاتا ہے اگرچہ روز تھوڑا ہی ادا کیا جاوے اور جو بہت کیا جاوے لیکن ہمیشہ نہ ہو وہ تھوڑا ہی رہتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِيْ امْرَاَةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا قَالَتْ وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت میری پاس بیٹھی تھی اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپنے پوچھا یہ کون عورت ہے میں نے عرض کیا فلانی عورت جو رات کو نہیں سوتی (اسکی نماز کا ذکر کرنے لگیں کہ رات بھر نماز میں گذارتی ہے سوتی نہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چپ رہ ایسا عمل کرو جسکی طاقت رکھو اسکے نباہنے کی اور ہمیشہ کرنے کی کیونکہ قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نہیں تھکیگا ثواب دینے سے تم ہی تھک جاوگے عمل کرنے سے حضرت عائشہ نے کہا آپ کو وہ عمل بہت پسند تھا جسکو آدمی ہمیشہ کرے **عَنْ** حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ التَّمِيْمِيِّ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْيَ الْعَيْنِ فَقُمْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ فَضَحِكْتُ وَلَعِبْتُ قَالَ فَذَكَرْتُ الَّذِيْ كُنَّا فِيْهِ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ نَافَقْتُ نَافَقْتُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّا لَنَفْعَلُهٗ فَذَهَبَ حَنْظَلَةُ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ لَوْ كُنْتُمْ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ اَوْ عَلٰى طُرُقِكُمْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً

حنظلہ کاتب سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے جنت اور دوزخ کا بیان کیا گویا ہم ان دونوں کو دیکھنے لگے پھر میں اپنی گھروالوں اور بچوں کے پاس گیا اور ہنسا اور کھیلا بعد اسکے مجھے وہی خیال آیا جس میں میں پہلی تھا (یعنی جنت اور جہنم کا) میں نکلا اور ابوبکر صدیق سے ملا میں نے کہا میں تو منافق ہوگیا منافق ہوگیا (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں میرا دل اور طرح کا تھا اور اب اور طرح کا ہوگیا صحابہ اسیکو نفاق سمجھے انکی شان بہت عالی تھی) ابوبکر صدیق نے کہا ہمارا بھی یہی حال ہے پھر حنظلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اے حنظلہ اگر تم اس حال پر رہو جیسے میرے پاس تھے ہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہاری بچھونوں پر یا راستوں میں اے حنظلہ ایک ساعت ایسی ہے دوسری ایسی ہے **ف** آدمی کے لیے ایک ساعت حضور کی ہوتی ہے جس میں توجہ الی اللہ میں آدمی غرق ہوتا ہے دوسری ساعت غیبت کی ہوتی ہے جب اپنی بال بچوں یا دنیا کے کاموں میں مشغول ہوتا ہے انبیا اور اولیا کی بھی یہی حالت ہوتی ہے صرف فرق یہ ہے کہ انکی اکثر اوقات حضور میں گذرتے ہیں اور غیبت میں کم اور عوام کے اکثر اوقات غیبت میں گذرتے ہیں بالجملہ تجلی دائمی کا کوئی قائل نہیں ہوا اور اسمیں خدا کی مصلحت ہے ورنہ دنیا کے اکثر کام بند ہو جاویں اور عالم غیب اور عالم شہادت میں فرق نہ رہے اور حضرت مجدد رح نے تمام اگلے صوفیہ کے خلاف تجلی دائمی کو ثابت کیا ہے لیکن وہ بھی احوال کے فرق اور تفاوت کے قائل ہیں بصورت میں نزاع لفظی ہوگا **عن** ابی ہریرۃ رض یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلفوا من العمل ما تطیقون فان خیر العمل ادومہ وان قل ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ہی عمل کرو جتنی کی تم میں طاقت ہو اسلیے کہ بہتر وہی عمل ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو **عن** جابر بن عبد اللہ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل یصلی علی صخرۃ فاتی ناحیۃ مکۃ فمکث ملیا ثم انصرف فوجد الرجل یصلی علی حالہ فقام فجمع یدیہ ثم قال یایھا الناس علیکم بالقصد ثلثا فان اللہ لا یمل حتی تملوا جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گذرے جو ایک چٹان پر پتھر کے نماز پڑھ رہا تھا پھر آپ مکہ کے کسی طرف گئے اور تھوڑی دیر وہاں ٹھیرے جب لوٹ کر آئے تو دیکھا وہ شخص اسی حال پر نماز پڑھ رہا ہے آپ کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھوں کو ملایا اور فرمایا اے لوگو تم لازم کر لو اپنے اوپر میانہ روی کو اسلیے کہ اللہ تعالی نہیں تھکتا ثواب دینے سے تم ہی تھک جاتے ہو عمل کرنے سے

ف اس حدیث سے بعضوں نے انکار کیا ہے سخت مجاہدہ اور ریاضت کا جیسے صوفیہ اوائل میں کرتے ہیں اور یہہ کہا ہے کہ متابعت سنت کی بہتر ہے یعنی اسیقدر نماز اور روزہ اور وظائف پر مداومت کرنا جسقدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور منقول ہیں اور اس میں شک نہیں کہ سنت کی پیروی ہر حال میں بہتر اور باعث برکت اور نور ہے

مگر ابتدائی حال میں نفس کی قوت اور شوکت توڑنے کے لیے سخت مجاہدہ سے بہتر کوئی تدبیر نہیں اور یہ خلاف سنت نہیں ہے
کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت سے پہلے جبل نور میں سخت مجاہدہ اور چلہ کیا تھا اور ایک مدت تک آپ غار
میں رہا کرتے بستی سے دور اور لوگوں سے نفور البتہ جب نفس درست ہو جاوے اور شرارت اور سرکشی چھوڑ دے اس وقت اعتدال کی
رعایت رکھے اور بہتر طریقہ وہی ہے جو اوراد اور وظائف اور نوافل آنحضرت صلعم سے منقول ہیں انہی پر قناعت کرے اور اہل
وعیال اور دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ بھی مشغول رہے جیسے آنحضرت صلعم کرتے تھے **بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ** گناہوں
کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہمنے
عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمسے مواخذہ ہوگا ان اعمال کا جو ہمنے جاہلیت کے زمانہ میں کیے آپ نے فرمایا جس نے اسلام کے زمانہ
میں نیک کام کیے (یعنے دل سے مسلمان ہوا ارکان اسلام ادا کیے) اسکو جاہلیت کے عملوں کا مواخذہ نہ ہوگا (دوسری
حدیث میں ہے کہ اسلام گرا دیتا ہے ان سب گناہوں کو جو حالت کفر میں کیے تھے) اور جس نے برا کیا (دل سے ایمان نہ لایا) اس سے
اول اور آخر دونوں اعمال کا مواخذہ ہوگا کیونکہ وہ گویا کفر پر برابر قائم رہا اور اسکا اسلام صرف زبان سے کافی نہ ہوگا **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا ام المومنین عائشہ صدیقہ
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو ان گناہوں سے بچی رہ جنکو حقیر جانتے ہیں اسلیے کہ اللہ جل جلالہ انکا بھی
مواخذہ کریگا (مطلب یہ ہے کہ آدمی صغیرہ گناہ سے بھی بچتا رہے کیونکہ حساب میں وہ بھی لکھا جاویگا) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ فَإِنْ
زَادَ زَادَتْ فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ابو ہریرہ
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب گناہ کرتا ہے تو اسکے دل میں ایک سیاہ ٹپکا ہو جاتا ہے پھر اگر توبہ کرے
اور آئندہ کے لیے اس سے باز آوے اور استغفار کرے تو اسکا دل چمک کر صاف ہو جاتا ہے (یہ دھبہ (داغ) دور ہو جاتا ہے)
اور اگر اور زیادہ گناہ کرے تو یہ ٹپکا بڑھتا جاتا ہے (یہانتک کہ سارا دل کالا ہو جاتا ہے) اور ران سے یہی مراد ہے اس آیت
میں کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون (یعنے گناہ سے ڈر جاتا رہنا اور اسکی عادت ہو جانا) **عَنْ** ثَوْبَانَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا فَيَجْعَلُهَا
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا قَالَ ثَوْبَانُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا جَلِّهِمْ لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ
أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ انْتَهَكُوهَا

اِنْتَهَكُوْهَا ثوبان سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین جانتا ہون ان لوگون کو جو قیامت کے دن تہامہ (وہ ملک جس مین مکہ اور یمن ہے) کی پہاڑون کے برابر نیکیان لیکر آوینگے لیکن اللہ تعالیٰ انکو اس غبار کیطرح کر دیگا جو اوڑ جاتا ہے ثوبان نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگون کا حال ہم سے بیان کر دیجیے اور کھولکر بیان فرمایے (تاکہ ہم ان سے بچین) تاکہ ہم ان لوگون مین نہون نہ جانکر آپنے فرمایا تم جان لو کہ وہ لوگ تمہارے بھائیون مین سے ہین اور تمہاری قوم مین سے اور رات کو اسیطرح عبادت کرینگے جیسے تم عبادت کرتے ہو لیکن وہ لوگ یہ کرینگے کہ جب اکیلے ہونگے تو حرام کامون کا ارتکاب کرینگے (اور لوگون کے سامنے انکی شرم سے باز رہینگے اللہ تعالیٰ کا ڈر انکے دلون مین نہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْثَرُ مَا یُدْخِلُ الْجَنَّةَ قَالَ التَّقْوٰی وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ مَا اَكْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّارَ قَالَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اکثر لوگ کس چیز کی وجہ سے جنت مین جاوینگے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرنیکی وجہ سے اور حسن خلق سے اور پوچھا گیا کہ اکثر کس چیز کیوجہ سے دوزخ مین جاوینگے آپنے فرمایا منہ اور شرمگاہ کیوجہ سے (منہ سے بری باتین نکالینگے اور شرمگاہ سے حرام کرینگے)

بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ توبہ کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَّتِهِ اِذَا وَجَدَهَا ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ عزوجل تم مین سے کسیکی توبہ کرنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے کوئی اپنی گمی ہوئی چیز کے پانے سے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَخْطَاْتُمْ حَتّٰی تَبْلُغَ خَطَایَاكُمُ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ عَلَیْكُمْ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہونچ جاوین پھر تم توبہ کرو تو اللہ تمکو معاف کر دیوے (اسقدر اسکی رحمت وسیع ہے مگر یہ شرط ہے کہ توبہ صدق دل سے ہو تذلل اور انکسار کے ساتھ رو رو کر اپنے مالک سے گناہون کی معافی مانگے تو ضرور اسکی رحمت جوش مین آویگی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ رَجُلٍ اَضَلَّ رَاحِلَتَهٗ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَالْتَمَسَهَا حَتّٰی اِذَا اَعْیٰی تَسَجّٰی بِثَوْبِهٖ فَبَیْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةَ الرَّاحِلَةِ حَیْثُ فَقَدَهَا فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ فَاِذَا هُوَ بِرَاحِلَتِهٖ ابوسعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے توبہ کرنے سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جسکا اونٹ ایک بے آب و دانہ جنگل مین کھو جاوے وہ اسکو ڈھونڈتا رہے یہانتک کہ تھک کر اپنا کپڑا اوڑھ لیوے اور پڑ جاوے یہ سمجھکر کہ اب مرنے مین کوئی شک نہین کھانا پانی سب اسی اونٹ پر تھا اور اس جنگل مین پانی کا نام نہین اتنے مین وہ اونٹ کی آواز سنے اور کپڑا اپنے مونہہ پر سے اوٹھا کر دیکھے تو اسکا اونٹ آتا ہو

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے وہ جس نے گناہ نہیں کیا عن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون انس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ساری آدمی گنہگار ہیں اور بہتر گنہگار وہ ہیں جو بہت توبہ کرتے ہیں عن ابن معقل قال دخلت مع
ابی علی عبداللہ فسمعته یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الندم توبة فقال له ابی انت سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الندم توبة قال نعم ابن معقل سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ عبداللہ پاس گیا وہ
کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ندامت یعنی گناہ سے شرمندہ ہونا یہی توبہ ہے میرے باپ نے کہا تم نے آنحضرت صلعم سے
سنا ہے کہ ندامت توبہ ہے انہوں نے کہا ہاں عن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل لیقبل
توبة العبد ما لم یغرغر عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی بندی کی توبہ
قبول کرتا ہے جبتک اسکی جان حلق میں نہ آوے اسکے بعد پھر قبول نہیں ہے کیونکہ عالم آخرت کا ظہور شروع ہو گیا بعضوں نے کہا
یہ کافروں سے خاص ہے لیکن یہ تخصیص کوئی دلیل نہیں ہے عن ابن مسعود ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر انه اصاب من امرأة
قبلة فجعل یسأل عن کفارتها فلم یقل له شیئا فانزل اللہ عز وجل اقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من
اللیل ان الحسنات یذهبن السیات ذلك ذکری للذاکرین فقال الرجل یا رسول اللہ الی هذه فقال
هی لمن عمل بها من امتی ابن مسعود سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا کہ اس نے
ایک اجنبی عورت کو بوسہ دیا وہ اسکا کفارہ پوچھنے لگا آپ نے اس سے کچھ نہیں فرمایا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اقم
الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل اخیر تک یعنی دن کے دونوں کناروں میں نماز پڑھ اور رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں
دور کر دیتی ہیں برائیوں کو تب وہ شخص بولا یہ حکم خاص میرے لیے ہے (یعنی نماز سے میرا گناہ معاف ہونا) آپنے فرمایا
نہیں جو کوئی میری امت میں سے اسپر عمل کرے عن ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرف رجل علی
نفسه فلما حضره الموت اوصی بنیه فقال اذا انا مت فاحرقونی ثم اسحقونی ثم ذرونی فی الریح فی
البحر فواللہ لئن قدر علی ربی لیعذبنی عذابا ما عذبه احدا قال ففعلوا به ذلك فقال للارض ادی
ما اخذت فاذا هو قائم فقال له ما حملك علی ما صنعت قال خشیتك او مخافتك یا رب فغفر له لذلك
قال الزهری وحدثنی حمید بن عبدالرحمن عن ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت امرأة النار
فی هرة ربطتها فلا هی اطعمتها ولا هی ارسلتها تاکل من خشاش الارض حتی ماتت قال الزهری لئلا یتکل
رجل ولا ییأس رجل ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے گناہ کیے جب اسکی موت آن

پہر بھی اپنے بیٹون کو یہہ وصیت کی جب مین مرجاؤن مجھکو جلانا پہر پیسنا پہر زور کی ہوا مین میری خاک سمندر مین ڈالدینا
رتا کہ کچہ ہوا مین اڑجاوے کچہ سمندر مین پہیل جاوے) اسلیے کہ اگر اللہ تعالی مجھکو پکڑ پاویگا تو ایسا عذاب کریگا کہ ویسا عذاب
کسی کو نہین کیا خیر اسکے بیٹون نے ایسا ہی کیا اللہ تعالی نے زمین کو حکم دیا جو تو نے لیا ہے اس شخص کے اجزا مین سے اوس
حاضر کر حکم ہوتے ہی وہ شخص سامنے کہڑا تہا اپنے مالک کے مالک نے اس سے پوچہا تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا اے میرے داتا
تیرے ڈر سے آخر مالک نے اسکو بخشدیا۔ زہری نے کہا رجو اسحدیث کا راوی ہے) مجہہ سے حدیث بیان کی حمید بن عبدالرحمن
نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوزخ مین گئی ایک بلی کیوجہ سے جسکو اس نے باندہ رکہا تہا نہ اسکو
کہانا دیا نہ چہوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے کہاتی یہانتک کہ مرگئی زہری نے کہا ان دونون حدیثون سے یہ مطلب نکلتا ہے
کہ کسی آدمی کو اپنے اعمال پر بہروسا نہ کرنا چاہیے کہ ضرور ہم جنت مین جاوینگے اور نہ اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس ہونا چاہیے
فائدہ بلکہ امید اور ڈر دونون کے بیچ مین رہنا چاہیے۔ اس بڑہیا نے جو بلی کو بہوکا مار ڈالا اسکی وجہ سے جہنم مین
گئی ہماری زمانہ مین افضل الملک حاکم جترال نے اپنے بہتیجے کو جو ایک سال کا شیرخوار لڑکا تہا بہوکون مار ڈالا اسکی
انا کو منع کردیا کہ دودہ نہ پلاوے یہانتک کہ وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا اس بے رحمی کا بہی کچہ ٹہکانا ہے ضرور افضل الملک جہنم
مین گیا ہوگا اور دنیا مین اسپر یہ عذاب آیا کہ دو ماہ بہی سلطنت کرنے نہ پایا اسکا چچا شیر افضل افغانستان سے آیا اور
اس مردود کو واصل جہنم کیا۔ اسحدیث سے یہ بہی نکلتا ہے کہ آدمی مرتے ہی یا جنت مین جاتا ہے یا دوزخ مین **عن**
أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ
فَسَلُونِي الْمَغْفِرَةَ فَأَغْفِرَ لَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ وَكُلُّكُمْ
ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَ
مَيِّتَكُمْ وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَتْقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي لَمْ يَزِدْ فِي مُلْكِي
جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوِ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَشْقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ
حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ
مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهَا إِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ
مَاجِدٌ عَطَائِي كَلَامٌ إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ابوذر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب گنہ گار ہو مگر جسکو مین بچا رکہون تو مجہہ سے بخشش مانگو مین تمکو
بخشدونگا اور جو کوئی تم مین سے یہ جانے کہ مجہہ کو گناہ بخشنے کی طاقت ہے پہر مجہہ سے بخشش چاہے میری قدرت کیوجہ سے

تو مین اسکو بخشدون گا ف ای ہمارے مالک صاحب بخشش کی تو کیا تجھ کو تو ایسی قدرت ہی کہ تمام جہان کی گنہگارون کو ایک آن مین بخشدیوی اور انکا مرتبہ بڑی عابد زاہدون کی برابر کر دی اور تمام جہان کے عابد زاہدون کو دوزخ مین ڈالدیوی غرض تو جو چاہے وہ کر سکتا ہی ساری جہان مین کسی کی مجال نہین کہ تیرے حکم مین ذرا بہی چون وچرا کر سکے ہم یہ سمجھ کر تجھ سی اپنی گناہون کی مغفرت چاہتے ہین رحم کر ہم پر اور بخشدی ہمکو سوا تیرے کسی مین بخشنے کی طاقت نہین ف ای میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسکو مین راہ بتلاؤن تو مجھ سے راہ کی ہدایت مانگو مین تمکو راہ بتلاؤن گا اور تم سب محتاج ہو مگر جسکو مین مالدار کرون تو مجھ سی مانگو مین تمکو روزی دونگا اور اگر تم مین جو زندہ ہین جو مر چکے ہین اگلے اور پچھلے اور دریا والے اور خشکی والے یا تر اور خشک (یعنے شجر وحجر اگر یہ بہی سب انسان ہو جاوین) اور سب ملکر اس بندے کیطرح ہو جاوین جو میری سب بندون مین زیادہ پرہیزگار اور زیادہ متقی ہے (مثلا سب حضرت محمد صلعم کی طرح یا حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ کیطرح ہو جاوین اور کسی برگزیدہ بندہ کیطرح) تو میری سلطنت مین ایک پرپشہ (مچھر کے پر بازو) کی برابر زیادہ نہوگا (جو میری سلطنت ہے ویسی ہی رہیگی یہ نہ ہوگا کہ ان کروڑون اربون سنکہون مہا سنکہون کے مطیع اور تابعدار بن جانے سی کچھ میری قوت اور طاقت بہ نسبت سابق کے زیادہ ہو جاوی) اور اگر یہ سب ملکر اس بندے کیطرح ہو جاوین جو انتہا کا بدبخت (شقی) ہے میری بندون مین (مثلاً شیطان فرعون نمرود ہامان کیطرح ہو جاوین) تو میری سلطنت مین ایک پرپشہ مچھر کے بازو برابر کمی نہین ہو سکتی (یہ نہین ہو سکتا ان سنکہون مہا سنکہون کی مخالفت اور سرکشی اور بغاوت سی میری سلطنت مین بہ نسبت سابق کے ایک ذرہ برابر فتور اور ضعف آوی) اور اگر تم مین سی جو زندہ ہین جو مر چکے ہین اگلے پچھلے دریائی اور صحرائی یا تر وخشک سب ملکر جہانتک انکی آرزو پہونچے (جہانتک خیال ان کا بلند پروازی کر سکے) مجھ سی مانگین (اور مین ان سب کی مرادین پوری کر دون) تو میرے خزانہ دولت مین سے کچھ کم نہ ہوگا مگر اسقدر کہ جیسے کوئی تم مین سی سمندر کے کنارے پر گذرے اور اس مین ایک سوئی ڈبو دی پہر اسکو نکال لیوی (یہ بہی مثال کے لیے ہے ورنہ اللہ تعالی کا خزانہ اسقدر بہی کم نہ ہوگا کیونکہ اسکا خزانہ بے انتہا ہے اور سمندر کی انتہا ہے) اسکی وجہ یہ ہی کہ مین سخی ہون اور میرا دینا صرف کہدینا ہے جہان مین نے کوئی بات چاہی اس سی کہتا ہون ہو جا وہ ہو جاتی ہے ف جب یہ قدرت اور یہ طاقت اور یہ وسعت ہی تو اب کیا شبہ رہا کہ ادنی جنتی کی جنت دس دنیا کے برابر ہوگی دس دنیا کیا ہر جنتی کو وہ کروڑ دنیا کے برابر دے سکتا ہے صرف اسکی حکم کی دیر ہے اس حدیث سی فارسیون یعنے مجوس کا اعتقاد باطل ہوا کہ اہرمن یعنے شیطان اللہ تعالی کا مقابل بنگیا ہی اور معاذ اللہ اللہ تعالی نے اس سی عاجز ہو کر دنیا اسکی سپرد کر دی ہے وہ جسکو چاہتا ہے اپنی طرف گھسیٹتا ہے لاحول ولا قوۃ

اہرمن یعنی شیطان کا کیا وجود ہے اگر سنکہوں وہا سنکہوں اہرمن اور شیطان مل کر بڑی زور و قوت سے ہمارے مالک صاحب کا مقابلہ کریں تو وہ ایک کلمہ میں سب کو خاک سیاہ بنا دے اور سب کو فنا کر دے غرض اسکے سامنے کسی کا وجود نہیں اللہ ہی اللہ اللہ ہی بس۔ **باب** ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالِاسْتِعْدَادِ لَهُ موت کا بیان اور اسکے واسطے تیار رہنا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو مٹنے والی موت کا اکثر ذکر کیا کرو **ف** موت کی یاد سے دنیا کی بے ثباتی ذہن میں جمتے ہی آخرت کا خیال پیدا ہوتا ہے یہی فائدہ قبروں کی زیارت میں بھی ہے اور موت کو لذتوں کی مٹنے والی کہا یعنے دنیا کی جسمانی لذتیں میٹ دیتی ہے مثلاً مال کی لذت عہدہ اور حکومت کی لذت اولاد کی لذت اور مطلب نہیں ہے کہ موت سے بالکل لذتیں جاتی رہتی ہیں بلکہ موت کے بعد اچھے لوگوں کو تو وہ لذائذ حاصل ہوتے ہیں کہ دنیا کی لذات کی کچھ حقیقت نہیں ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ مومنین کے ارواح جنت کے میوے کھاتے پھرتے ہیں مگر یہ لذات دوسری طرح کے جسمانی روحانی ہیں اور دنیا کی لذات صرف جسمانی اور جنت کے اور جنت اور دنیا کے میوے صرف نام میں مشترک ہیں اور حقیقت بالکل جداگانہ ہے بعضی ظاہر میں اسکا انکار کرتے ہیں لیکن عنقریب انکو تصدیق ہو جاویگی اور مترجم نے جناب امام حسن علیہ السلام کی ساتھ برزخ میں کھانا کھایا ہے اور امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اہل برزخ کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور ملاقات کرتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں اور خوش رہتے ہیں واللہ اعلم **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ قَالَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا قَالَ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ قَالَ أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا أُولَئِكَ الْأَكْيَاسُ ابن عمر سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں ایک مرد انصاری آپکے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ کونسا مومن افضل ہے مومنوں میں آپنے فرمایا جسکے اخلاق اچھے ہوں پھر اس نے پوچھا کونسا دانا ہے ان میں (زیادہ عقلمند) آپنے فرمایا جو موت کو بہت یاد کرتا ہے اور موت کے بعد کے لیے اچھی طرح طیاری کرتا ہے وہی عقلمند ہے **عن** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللَّهِ شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مسخر کر لیوے (یعنی رام اور تابعدار اچھی بات کی سوا بری بات کی خواہش ہی نہ کرے) اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو نفس کی خواہش پر چلے (وہ گویا اپنے نفس سے ہار گیا) پھر اللہ جل جلالہ

برانہ دین لگاوے کہ وہ بخشنے والا ہی گناہ کرتے ہین تو کیا کر لو جیسے فساق اور فجار اور لمعہ فقیر کہا کرتے ہین) عَنْ اَنَسٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی شَابٍّ وَھُوَ فِی الْمَوْتِ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُکَ قَالَ اَرْجُو اللّٰہَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَاَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاہُ
اللّٰہُ مَا یَرْجُوْ وَاٰمَنَہٗ مِمَّا یَخَافُ انس سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پاس گئے وہ مر رہا تھا آپنے فرمایا
کیا حال ہے وہ بولا مین اللہ سے امید رکھتا ہون مغفرت کی یا رسول اللہ لیکن اپنے گناہون سے ڈرتا بھی ہون آپ نے فرمایا یہ
دو باتین اسوقت مین جس بندے کے دل مین جمع ہون (یعنے خوف ورجا) تو اللہ تعالی اسکو وہ دیگا جو اسکو امید ہوگی
اور جس سے وہ ڈرتا ہے (عذاب سے) اسکو محفوظ رکھیگا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْمَیِّتُ تَحْضُرُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِیْ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الطَّیِّبَۃُ کَانَتْ
فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُخْرُجِیْ حَمِیْدَۃً وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَرَیْحَانٍ وَرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا یَزَالُ یُقَالُ
لَھَا حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِھَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَھَا فَیُقَالُ مَنْ ھٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَیُقَالُ مَرْحَبًا
بِالنَّفْسِ الطَّیِّبَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُدْخُلِیْ حَمِیْدَۃً وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَرَیْحَانٍ وَرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ
فَلَا یَزَالُ یُقَالُ لَھَا ذٰلِکَ حَتّٰی یُنْتَھٰی بِھَا اِلَی السَّمَآءِ الَّتِیْ فِیْھَا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ
قَالَ اُخْرُجِیْ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اُخْرُجِیْ ذَمِیْمَۃً وَاَبْشِرِیْ بِحَمِیْمٍ وَغَسَّاقٍ وَاٰخَرَ مِنْ
شَکْلِہٖٓ اَزْوَاجٌ فَلَا یَزَالُ یُقَالُ لَھَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِھَا اِلَی السَّمَآءِ فَلَا یُفْتَحُ لَھَا فَیُقَالُ لَا
مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِیْثَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اِرْجِعِیْ ذَمِیْمَۃً فَاِنَّھَا لَا تُفْتَحُ لَکِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَیُرْسَلُ
بِھَا مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ ابو ہریرہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے پاس فرشتے
آتے ہین (یعنے مرنیکے قریب) اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو اس سے کہتے ہین نکل اے پاک جان جو پاک بدن مین تھی
نکلجا تو نیک ہے اور خوش ہوجا اللہ کی رحمت اور خوشبو سے اور اپنے مالک سے جو تیرا اوپر غصہ نہین ہے (بلکہ مہربان
ہے سبحان اللہ روح صدای بانی پر عاشق ہے یہ نغمہ سنتے ہی بدن کو چھوڑ چھاڑ نکل آتی ہے) برابر اس سے یہی
کہتے رہتے ہین (گویا فرشتے یہ نغمہ گاتے رہتے ہین صدقہ ای مالک تجھ پر سے ہماری کروڑ جانین تیری یاد فرمانے پر تصدق
ہین) یہانتک کہ جان بدن سے نکلجاتی ہے پھر فرشتے اسکو آسمان کیطرف چڑہا لے جاتے ہین آسمان کا دروازہ
کھلتا ہے وہان کے فرشتے پوچھتے ہین کون ہے یہ فرشتے جواب دیتے ہین (جو روح کے ساتھ ہوتے ہین) ا
فلان شخص ہے وہ کہتے ہین مرحبا ہے پاک نفس کو جو پاک بدن مین تھا اندر آ عمدہ کے ساتھ اور خوش ہوجا اللہ

کی رحمت سے اور خوشبو سے اور اس مالک سے جو تجہہ پر غصہ نہین ہے برابر اس سے یہی کہا جاتا ہی (یہہ آسمان پر) یہانتک کہ روح اُس
آسمان تک پہونچتی ہے جہان اللہ عزوجل (ہمارا مالک صاحب) ہی (یعنے عرش کے پاس) اور جب کوئی برا آدمی ہوتا ہے تو
فرشتے کہتی ہین (یعنے جمدوت جو روح قبض کرنے آتی ہین) اِلے ناپاک نفس جو ناپاک بدن مین تہا نکل برائی کے
ساتہہ اور خوش ہوجا گرم پانی اور پیپ اور اسکی شکل کی اور چیزون سے پہر اُس سے یہی کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ
نکلجاتا ہے (یعنی نفس) پہر اُسکو چڑہاتے ہین آسمان کیطرف وہان کا دروازہ نہین کہلتا وہان کے فرشتے پوچہتے
ہین کون ہی یہ فرشتے کہتی ہین فلان شخص ہے وہ کہتے ہین مرحبا نہین ہے اس ناپاک نفس کے لیے جو ناپاک بدن مین
تہا لوٹ جا برائی کے ساتہہ تیرے لیے آسمان کے دروازے نہین کہلینگے آخر اسکو چہوڑ دیتے ہین آسمان پر سے
وہ قبر کے پاس آجاتی ہے (اور وہان عذاب مین مبتلا رہتی ہے یا اللہ بچا) **ف** اس حدیث سے اللہ سبحانہ وتعالی کا آسمان
پر ہونا ثابت ہی اور جو لوگ شیطنت سے اسکا انکار کرتے ہین اور اہلحدیث اور اہل حق کو مشبہ اور مجسمہ کہتے ہین انکی روح
بہی اللہ تبارک وتعالی تک نہ جاسکیگی اور پہلے ہی آسمان سے لوٹائی جاویگی نہین تو برے اعتقاد سے توبہ کرین اور
اللہ جل جلالہ کا عرش پر ہونا مان لین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ
أَجَلُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ أَوْثَبَتْهُ إِلَيْهَا الْحَاجَةُ فَإِذَا بَلَغَ أَقْصَى أَثَرِهِ قَبَضَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ فَتَقُوْلُ الْأَرْضُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَبِّ هٰذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِيْ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
مین سے کسیکی موت کسی زمین مین مقرر ہوتی ہے (یعنے وہان کی مٹی ہوتی ہے) تو وہان جانیکی حاجت پڑتی ہے جب اپنے
انتہا کے مقام تک پہونچ جاتا ہے تو اللہ تعالی اُسکی روح قبض کرتا ہے اور قیامت کے دن وہان کی زمین کہے گی
اے مالک یہ تیری امانت ہی **ف** یعنی اسکے جسم کے اجزا حاضر کردیگی یہان ایک اشکال ہوتا ہے وہ یہ کہ انسان
کا جب حشر ہوگا تو اُسکے کونسے اجزا اعادہ کیے جاوینگے آیا وہ اجزا جو وفات کیوقت تہے یا وہ اجزا جو ولادت کے
وقت تہے یا وہ اجزا جو وفات کی بیماری سے پہلے تہے اول صورت مین لازم آتا ہے کہ انسان حشر مین نہایت ضعیف نحیف
مردے کی شکل مین اوٹہے کیونکہ وفات کے وقت اکثر لوگون کا یہی حال ہوجاتا ہے کہ بیماری سے گل گل کر پوست استخوان
رہجاتے ہین اور دوسری صورت مین لازم آتا ہے کہ انسان کا حشر نہایت چہوٹے بچہ کی صورت مین ہو جیسا کہ مان
کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت ہوتا ہے حالانکہ یہ خلاف پڑتا ہے دوسری احادیث کے تیسری صورت مین لازم آتا ہے کہ
انسان کا حشر اوسی عمر اور اسی حالت مین ہو جیسا وفات کے قریب تہا تو کوئی بوڑہا ہوگا ڈاڑہی والا اور کوئی بچہ
ہوگا کوئی جوان ہوگا بے ریش اور تینون صورتون مین جو اشکال لازم آتا ہے وہ یہ ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے

تو اسکے بدن کے اجزا گل سڑ کر مٹی مین شریک ہوجاتے ہین مگر بعض انسانون کے جیسے انبیا اور شہدا ہین اجزا نہ گلین یا بعضون کی زمین کی خاصیت کیوجہ سے مدت مین گلین لیکن اکثر گل سڑ کر خاک ہوجاتی ہین پہر یہ خاک نباتات مین شریک ہوتی ہے ان نباتات کو دوسرے حیوانات کہا جاتی ہین ان حیوانون کو پہر دوسرے انسان کہا جاتے ہین ہمیشہ یون ہی دو بدل ہوتا رہتا ہے اور بعض انسان ایسے بہی ہوتے ہین کہ انکے بدن کو مچہلی کہا جاتی ہے مچہلی کو آدمی کہا لیتے ہین بعض کو شیر کہا جاتا ہے پہر شیر خاک ہوکر اسکے اجزا ایک درخت مین شریک ہوجاتی ہین درخت کو حیوان کہا لیتا ہے حیوان کو آدمی کہا لیتا ہے جب ایسا ہوا تو حشر نا ممکن ہے کیونکہ ایک ہی اجزا بعینہ مختلف انسانون اور حیوانون مین شریک ہو چکی ہین اور کسی انسان کے اجزا اس سے خاص نہین ہین کہ انکے اجتماع سے وہ انسان پیدا ہوجاوے بلکہ ان اجزا سے لاکہون انسان اور حیوان اور کیڑے مکوڑے نباتات وغیرہ بن چکے ہین یہ اشکال ایسا سخت ہے کہ بہت سے اٹکل اور گمان کی پیروی کرنیوالے معاد جسمانی کے منکر ہوگئے اور صرف معاد روحانی کے قائل ہین اور کہتے ہین کہ البتہ یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالی دوسرا جسم دنیا کے جسم کی مثل ہر ایک انسان کی روح کو عطا فرماوے لیکن بعینہ مثلاً زید کے اجزا کا زید کو دینا اور عمرو کے اجزا کا عمرو کو دینا یہ تو متعذر ہے کیونکہ زید کے اجزا صرف زید کے نہین ہین بلکہ زید اور عمرو اور بکر اور خالد اور غیر اور کتا اور چوہا اور کوا اور درخت سب مین وہ اجزا باری باری شریک ہوچکے ہین اور جو لوگ معاد جسمانی کے قائل ہین وہ یہ کہتے ہین کہ انسان کے جسم مین ایک جزو اصلی ہے جسپر اور اجزا شریک ہوکر انسان کی صورت بن گئی ہے یہ جزو اصلی نہ گلتا ہے نہ سڑتا ہے نہ فنا ہوتا ہے نہ دوسرے حیوان یا نبات مین شریک ہوتا ہے اور اگر دوسرا حیوان کسی حیوان کو کہا جاتا ہے تو اسکا یا اصلی جزو اسکے پیٹ سے بجنسہٖ باہر نکل جاتا ہے اور زمین مین رہتا ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اسی جزو سے جو ہر انسان اور حیوان کا الگ الگ زمین مین امانت ہوگا پہر خلقت شروع کریگا اور اس جزو پر دوسری اجزا لگا کر ہر ایک انسان کو جیسے اسکی صورت دنیا مین وفات سے پہلے تہی اوٹہا کر کہڑا کر دیگا یہ حالت تو حشر کی ہوگی اب حشر کے بعد حساب و کتاب کے بعد جب لوگ جنت مین جاوینگے تو ان کو دوسرا بدن عنایت ہوگا جو مثل ملائکہ بہشتی کے ہوگا اور اسیلیے سب اہل جنت ایک سن اور ایک عمر اور ایک قد و قامت کے ہونگے جیسے دوسری روایت مین وارد ہے اب یہ جو قرآن شریف مین وارد ہے قال من یحیی العظام وہی رمیم یہ اسکے منافی نہین ہے کیونکہ عظام مین بہی ایسے اجزا اصلیہ ہونگے جنکے احیا کی اور ان پر ترکیب کرنے کی ضرورت ہوگی دوسرے یہ کہ اس جزو پر آخر دوسرے اجزا چڑہانے کی ضرورت ہوگی پس ممکن ہے کہ گلی ہڈیون کے اجزا ایکدم اسپر چڑہائے جاوین اور یہی جلانا ہے ان ہڈیون کا یعنے انکے اجزا زندہ مین شریک کرنا اور ممکن ہے کہ عظام سے یہی اجزا اصلیہ مراد ہون اور رمیم سے

یہ مراد ہو کہ خاک میں ملے ہوئے اور دلیل اس بیان کی یہ ہے کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ سب اجزا آدمی کے زمین کھا لیتی ہے مگر ریڑھ کی ہڈی اسی سے آدمی بنایا گیا اور اسی سے ترکیب دیا جاویگا قیامت کے دن اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ ہڈی بھی گل جاتی ہے چنانچہ پرانی قبروں کے کھودنے سے معلوم ہوا خصوصاً جہاں کی زمین شور ہوتی ہے کہ مردے کا کوئی عضو باقی نہیں رہا اور سب خاک ہوگیا تو ہم یہ کہیں گے کہ یہ ہڈی جو اصل ہے خلقت انسان کی نہایت صغیر ہے ایک نقطہ بلکہ جزء لایتجزے کیطرح اور جائز ہے کہ بوجہ صغر کے وہ ہمکو محسوس نہ ہوتی ہو لیکن اللہ تعالیٰ کا علم بے انتہا وسیع ہے وہ ان سب اجزا کو پہچانتا ہے اور ہر ایک پر وہی لباس چڑھا سکتا ہے جو دنیا میں اسپر چڑھا ہوا تھا غرض جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو مان لینا چاہیے باقی پوری حقیقت عالم آخرت کی وہ تو نہ کسی پر کھلی ہے نہ کھل سکتی ہے اسکا علم آخرت ہی میں وقوع کے بعد ہوگا ۵

حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معمارا

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللّٰهِ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ اِنَّمَا ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَمَغْفِرَتِهِ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَاِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اُس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ سے ملنا برا جانے اللہ بھی اُس سے ملنا برا جانیگا پھر آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اللہ سے ملنے کو برا جاننا یہ ہے کہ موت کو برا جانے اور ہم میں سے تو ہر کوئی موت کو برا جانتا ہے پس ہم سب برے ہوئے آپ نے فرمایا یہ موت کے وقت کا ذکر ہے جب ایک بندے کو خوشخبری دیجاتی ہے تو اللہ کی مغفرت اور رحمت کی تو وہ اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اُس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جب ایک بندے کو خبر دیجاتی ہے اللہ کے عذاب کی تو وہ اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ انس سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے اور جو اُسپر اترے اگر ایسا ہی موت کی خواہش ضرور ہے تو یوں کہے یا اللہ مجھکو جلا جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مجھکو اوٹھا لے جب مرنا میرے لیے بہتر ہو

باب ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْبِلٰى قبر کا بیان اور مردے کے گل جانے کا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا يَبْلَى اِلَّا عَظْمٌ وَاحِدٌ وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انسان میں سے سب چیز گل جاتی ہے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے دم کے پاس حیوان کے اسی سے ترکیب دی جاوے گی پیدائش قیامت کے دن **ف** ریڑہ کی ہڈی سب کے اخیر میں پیدا ہوتی ہے حیوان میں اور قیامت کے دن سب سے اول پیدا ہوگی اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ ریڑہ کی ہڈی کبھی نہیں گلتی کیونکہ یہ مشاہدہ کے خلاف ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ دیر میں گلتی ہے اور انسان میں یہ ہڈی سب سے پہلے پیدا ہوتی ہے اور پھر باقی رہتی ہے قیامت کی پیدائش اسی سے شروع ہوگی (مجمع) **عن** عَنْ هَانِئٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ يَبْكِي حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيْلَ لَهُ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ ہانی سے روایت ہے جو مولی تھا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا کہ حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو روتے یہاں تک کہ انکی داڑھی تر ہو جاتی لوگ انسے کہتے آپ جنت اور دوزخ کا بیان کرتے ہیں اور نہیں روتے اور قبر کو دیکھکر روتے ہیں انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اگر اس منزل میں آدمی نے نجات پائی (اور عذاب سے بچا) تو اسکے بعد کی منزلیں زیادہ آسان ہونگی اور اگر اس میں نجات نہیں پائی تو اسکے بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت ہونگی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کوئی چیز ہولناک نہیں دیکھی مگر قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے (یعنے جتنی ہولناک چیزیں میں نے دیکھی ہیں قبر ان سب میں زیادہ ہولناک ہے) **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ فَيُجْلَسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْغُوْفٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ كُنْتُ فِي الْاِسْلَامِ فَيُقَالُ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ رَاَيْتَ اللّٰهَ فَيَقُوْلُ مَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَرَى اللّٰهَ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ اِلَى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدُكَ وَيُقَالُ لَهُ عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَيُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِي قَبْرِهِ فَزِعًا مَشْغُوْفًا

فَيُقَالُ لَهُ فِيمَ كُنْتَ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ فَيُفْرَجُ لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مردہ قبر مین جاتا ہے تو جو شخص نیک ہوتا ہے وہ اپنی قبر مین بیٹھایا جاتا ہے نہ اسکو ہول ہوتا ہے نہ اسکا دل پریشان ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے دین اسلام پر پھر اس سے پوچھا جاتا ہے اس شخص کے باب مین تو کیا کہتا ہے (اسوقت مومن کو جمال نبوی نظر آتا ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیکر پوچھا جاتا ہے) وہ کہتا ہے محمد اللہ کے رسول ہین ہمارے پاس دلیلین اور کھلی نشانیان لیکر آئے اللہ کے پاس سے ہمنے ان کی تصدیق کی پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کیا تو نے اللہ کو دیکھا وہ کہتا ہے بھلا اللہ تعالی کو کون دیکھ سکتا ہے پھر اسکے لیے ایک طرف سے کھڑکی کھولی جاتی ہے دوزخ کیطرف وہ آگ دیکھتا ہے ایک اس مین سے دوسرے کو کھا رہی ہے (ز شدت اشتعال سے) اس سے کہا جاتا ہی دیکھ اللہ سبحانہ وتعالی نے تجھ کو اس سے بچایا پھر ایک دوسرا دریچہ جنت کی طرف کھولا جاتا ہے وہ وہان کی تازگی اور لطافت دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے یہی تیرا ٹھکانا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے تو یقین پر تھا (دنیا مین) اور یقین پر مرا اور یقین ہی پر اٹھیگا اللہ چاہے تو (حشر مین) اور برا آدمی قبر مین بٹھایا جاتا ہے اسکا دل پریشان گھبرایا ہوا اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہی مین نہین جانتا پھر پوچھا جاتا ہے اس شخص کے باب مین کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے مین نے لوگون کو کچھ کہتے سنا تو مین نے بھی ویسا ہی کہا **ف** یعنے انکی تقلید کی اور خود غور نہین کیا کہ آیا آپ سچے نبی ہین یا جیسا مشرکین بکتے تھے کہ آپ ساحر ہین یا کاہن یا شاعر ویسے ہین اس حدیث سے تقلید کی بڑی مذمت نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تقلید مین یقین نہین ہوتا **ف** پھر جنت کیطرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے وہ اسکی تازگی اور بہار جو اس مین ہے دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ سبحانہ وتعالی نے تجھے اس سے محروم کیا پھر ایک کھڑکی دوزخ کیطرف کھولی جاتی ہے وہ انگار کو دیکھتا ہے تلے اوپر ہو رہی ہے ایک کو ایک توڑ رہی ہے اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے تو شک مین تھا (دنیا مین) اور اسی پر مرا اور اسی پر اٹھیگا اگر اللہ چاہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بغیر یقین کے ایمان پورا نہین ہوتا اگر توحید یا نبوت یا معاد یا دین کے دوسرے اصول مین کسیکو شک ہو تو اسکا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اللہ تعالی بچاوے شک سے اور یقین پر قائم رکھے یقین ہی پر ماری۔ اس حدیث سے اور دوسری

حدیثون سے قبر کا عذاب ثابت ہوتا ہے اور کتاب و سنت سے اسپر بہت دلائل ہین اور عقل کے لحاظ سے بھی یہ نا ممکن نہین کہ اللہ بدن کے کسی جزو مین حیاۃ پیدا کر دیوے اسکو عذاب ہو اور مسلم اور بخاری اور اصحاب سنن نے اس باب مین بہت حدیثین نقل کی ہین اور اہل سنت کا یہی اعتقاد ہے لیکن خوارج اور اکثر معتزلہ اور بعض مرجیہ عذاب قبر کے منکر ہین اب اختلاف ہے کہ عذاب قبر اسی بدن پر ہوگا بعینہ یا اسکے ایکجزو پر اور اعادہ روح کل بدن کیطرف ہوگا یا اسکی ایک جزو کیطرف اور محمد بن جریر اور عبد اللہ بن کرام نے اعادہ روح کو شرط نہین کیا اور یہ فاسد ہے کیونکہ بغیر روح کے نہ الم ہو سکتا ہے نہ احساس اور میت کے اجزا کا منتشر اور متفرق ہو جانا یا جانور کا کھا جانا یا مچھلیون کا کھا جانا یا جلا کر راکھ ہوا مین اڑا دینا عذاب قبر کا مانع نہین ہے کیونکہ کسی حال مین اجزا فنا نہین ہو سکتے بس ممکن ہے کہ ایک جز مین اللہ تعالی حیات پیدا کرکے اسکو عذاب کرے اب اگر کوئی کہے کہ قبر مین جب مردہ رکھا جاتا ہے تو ویسا ہی پڑا رہتا ہے اور اس مین بیٹھنے کے موافق جائے بھی نہین ہوتی پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ بٹھایا جاتا ہے اسکو لوہے کی گرز پڑتی ہین حالانکہ ان چیزون کا اثر بھی دوسرون کو معلوم نہین ہوتا اُسکا جواب یہ ہے کہ سارے جسم مین حیوۃ کا پڑنا ضرور نہین صرف ایک چھوٹے سے جز مین حیاۃ کا ہونا عذاب کے لیے کافی ہے اور اسکے بیٹھنے کی موافق قبر مین بہت جائے ہے اب ہم لوگون کو جو یہ نظر نہین آتا تو اللہ تعالی کی عین عنایت ہے ورنہ مارے خوف کے سب انسان ہلاک ہو جاوین اور اس کی مثال یہ ہے کہ آدمی خواب مین کیا کیا ہولناک باتین دیکھتا ہے لیکن جو شخص اسکے پاس جاگتا بیٹھا ہو اسکو کچھ نظر نہین آتا اور بعضون نے کہا جسکو جانور کھا جاوے یا دریا مین ڈالدیا جاوے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہیگا بہر حال قبر آخرت کی منازل مین سے ہے اور آخرت کے امور کا بیان انکشاف کامل نہین ہو سکتا جتنا اللہ و رسول نے فرمایا اسکو مان لینا چاہیے فقط

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ براء بن عازب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی ثابت رکھتا ہے ایمان والون کو مضبوط قول پر یہ آیت قبر کے عذاب مین اتری میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور صدق آپکا یہی مراد ہے اس آیت سے یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى تُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے مرجاتا ہے تو اسکا ٹھکانا جہاں وہ آخرت میں رہیگا اسکے سامنے پیش کیا جاتا ہے صبح اور شام اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سہی اور اگر دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ والوں میں اور کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ تو اٹھے قیامت کے دن **عن** عبد الرحمن بن کعب الانصاری انه اخبره ان اباه کان یحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انما نسمة المؤمن طائر یعلق فی شجر الجنة حتی یرجع الی جسده یوم یبعث کعب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح ایک پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں میں چگتی پھرتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اپنے اصلی بدن میں ڈالی جاوے گی (اور بصورت انسان حشر ہوگی) **عن** ابی سفیان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا دخل المیت القبر مثلت الشمس عند غروبها فیجلس یمسح عینیه ویقول دعونی اصلی جابر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اسکو ایسا نظر آتا ہے جیسے سورج ڈوبنے کے قریب ہے وہ بیٹھتا ہے اپنی دونوں آنکھوں کو ملتے ہوئے اور کہتا ہے مجھکو نماز پڑھنے دو چھوڑ دو شاید اسکے عزیز واقربا دوسرے قبر والے اسکو نہ چھوڑتے ہوں ٹھہلے رکھتے ہوں تو وہ دنیا کی عادت کے خیال سے کہتا ہے مجھکو نماز پڑھنے دو سورج ڈوبا جاتا ہے عصر کی نماز قضا ہو جاویگی) **باب ذکر البعث** حشر کا بیان

عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان صاحبی الصور بایدیهما او فی ایدیهما قرنان یلاحظان النظر متی یؤمران ابوسعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صور والے دونوں فرشتے انکے ہاتھوں میں دو نرسنگے ہیں ہر وقت دیکھ رہے ہیں کب انکو حکم ہوتا ہے پھونکنے کا **ف** دوسری حدیث میں صور کا فرشتہ ایک ہی مذکور ہے یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام اور یہ حدیث کو صرف ابن ماجہ نے نکالا اسکی اسناد میں حجاج ضعیف ہے اور شاید مراد یہ ہو کہ حضرت اسرافیل کے داہنے اور بائیں جو فرشتے کھڑے ہیں وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے شاید یہ دونوں صور پھونکنے میں انکی مدد کریں گے۔ واللہ اعلم **عن** ابی هریرة قال قال رجل من الیهود بسوق المدینة والذی اصطفی موسی علی البشر فرفع رجل من الانصار یده فلطمه قال تقول هذا وفینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال قال الله عز وجل ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا ما شاء الله ثم نفخ فیه اخری فاذا هم قیام ینظرون فاکون اول من رفع راسه فاذا انا بموسی آخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادری ارفع راسه قبلی او کان ممن استثنی الله عز وجل ومن قال انا خیر من یونس بن متی

فقد کذب ابوہریرہ سے روایت ہے مدینہ منورہ کے بازار مین ایک یہودی نے کہا قسم اسکی جس نے حضرت موسی علیہ السلام کو تمام آدمیون
مین چنا ایک مرد انصاری نے یہ سنکر اسکو ایک طمانچہ جڑا اور کہا تو یہ کہتا ہے اور ہم مین اللہ کے رسول موجود ہین رجو حضرت موسی سے
سے درجہ مین زیادہ ہین پہر اسکا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپنے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے اور صور پہونکا جاوے گا تو
سارے آسمان اور زمین والے بیہوش ہو جاوینگے مگر جنکو اللہ چاہیگا وہ بیہوش نہونگے پہر دوسری بار پہونکا جاویگا تو یکایک سب لوگ کہڑے ہوئے ایک دوسرے
کو تکتے ہونگے آنحضرت نے فرمایا دوسرا صور پہونکے جانے کے بعد مین سب سے پہلے اپنا سر اوٹہاؤنگا تو مین دیکہونگا جناب موسی
علیہ السلام عرش کا ایک پایہ تہامے ہوئے ہین اب مین نہین جانتا کہ وہ مجہہ سے پہلے سر اوٹہاوینگے (مجہہ سے پہلے ہوش مین آجاوینگے
یا وہ انلوگون مین سے ہونگے جنکو اللہ تعالی نے مستثنی کیا اور فرمایا مگر جنکو اللہ چاہے گا وہ بیہوش نہونگے) اور جو کوئی یون کہے
مین حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہون اوسنے جہوٹ کہا **فائدہ** حضرت یونس علیہ السلام سے قصور ہوا تہا لیکن
وہ اللہ تعالی نے معاف کر دیا اور مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام انبیا کی شان بڑی ہے اور نبوت اور رسالت
کا مرتبہ سب کو حاصل ہے لہذا اپنی رائے سے ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو بعضون نے کہا یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے جب آپ
کو معلوم ہوا کہ آپ سردار ہین تمام انبیا کے اور انجیل مقدس مین مذکور ہے کہ جناب عیسی علیہ السلام نے آپکو فرمایا کہ اس جہان کا
سردار آتا ہے یا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ایک نبی کو دوسرے نبی پر اسطرح سے فضیلت مت دو کہ دوسرے نبی کی تحقیر یا توہین نکلے
کیونکہ کسی نبی کی تحقیر یا توہین کفر ہے اور اللہ تعالی تباہ کرے ان لوگون کو جو یہود اور نصاری کے رد کا بہانہ کر کے اپنی
کتابون مین ایسے کلمے لکہتے ہین جنسے بے ادبی جناب موسی اور جناب عیسی علیہما السلام کی ہوتی ہے افسوس ہے کہ یہ لوگ پرائے
شگون کے لیے اپنی ناک کٹاتے ہین رد کا ثواب جا کر انکو عذاب ہونیکا ڈر ہے اسیطرح بعض بے وقوف روافض یا خوارج
کے رد کا بہانہ کر کے جناب علی مرتضے شاہ ولایت اور جناب عثمان داماد حضرت رسالت کے حق مین بے ادبانہ تحریرات کرتے
ہین اور خدا اور اسکے رسول سے نہین شرماتے اور مجہے تعجب ہوا جب مینے یہ خبر سنی کہ سلطان روم کے سفیر نے جناب خاتم
رسالت کی نقل کرنے پر فرانس کے کافرون سے مزاحمت کی اور جناب عیسی کی نقل کرنے پر سکوت کیا ہائے یہ کیا غضب ہے
مسلمان تو جناب خاتم رسالت کی ساتہہ بے ادبی کرنیکو گوارا کرینگے نہ جناب عیسی کے ساتہہ نہ اور کسی اللہ کے نبی یا ولی کے ساتہ
اور جو کوئی جناب عیسی کے ساتہہ بے ادبی کرے گا اس مردود کو بہی ہم اسیطرح مارینگے اور قتل کرینگے جیسے کوئی جناب
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بے ادبی کرے اسکو مارینگے اور قتل کرینگے قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيَاتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ
تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِاَنَّهُمْ
كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَاْخُذُ الْجَبَّارُ

سَمٰوٰتِہٖ وَاَرَضِیْہِ بِیَدَیْہِ وَقَبَضَ بِیَدِہٖ فَجَعَلَ یَقْبِضُھَا وَیَبْسُطُھَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ قَالَ یَتَمَایَلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَی الْمِنْبَرِ یَتَحَرَّکُ مِنْ اَسْفَلِ شَیْءٍ مِنْہُ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ اَسَاقِطٌ ھُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ منبر پر تھے فرماتے تھے پروردگار تبارک وتعالی آسمانون اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لیگا اور آپنے مٹھی بند کرلی پھر کھولی پھر بند کی پھر کہیگا میں جبار ہون میں بادشاہ ہون کہان ہیں دوسرے جبار دوسرے متکبر (جو غلطی سے اپنے تئیں جبار سمجھتے تھے یعنے حاکم قاہر اور مغرور تھے) اور یہہ فرماکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جھکتے تھے داہنے اور بائین طرف یہانتک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے سے ہلتا تھا میں کہتا تھا کیا آپکو لیکر وہ گر پڑے گا عَنْ عَائِشَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ حُفَاۃً عُرَاۃً قُلْتُ وَالنِّسَاءُ قَالَ وَالنِّسَاءُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا یُسْتَحْیٰی قَالَ یَا عَائِشَۃُ الْاَمْرُ اَھَمُّ مِنْ اَنْ یَّنْظُرَ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ لوگ قیامت کے دن کیونکر حشر کیے جاوینگے آپنے فرمایا ننگے پاؤن ننگے بدن میں نے کہا عورتین بھی اسیطرح آپنے فرمایا اسیطرح میں نے کہا یارسول اللہ پھر شرم نہ آویگی آپنے فرمایا اے عائشہ وہان ایسی فکر ہوگی کہ کوئی دوسرے کیطرف نہ دیکھیگا **ف** اپنی جان بچانے کی فکر ہوگی ایسے وقت میں بدنظری کیسی ابھی ۱۸۵۷ء کے غدر میں میں نے ہندوستان میں بچشم خود دیکھا تھا کہ بڑی بڑی بیگمات حسینہ اور جمیلہ منہ کھولے ہوئے سینہ کھولے ہوے بھاگی جاتی تھیں پیچھے سے انگریز توپیں مارتے چلے آتے تھے کوئی ہر کسی عورت کو نہیں گھورتا تھا جان بچانیکی فکر میں مبتلا تھے عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِیْرُ وَاَمَّا الثَّالِثَۃُ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِہٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِہٖ ابوموسی اشعری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت کے دن تین بار پیش کیے جاوینگے دو پیشیون میں تکرار اور عذرات ہونگے (کوئی کہیگا ہمارے پاس پیغمبر نہیں آئے کوئی کہیگا ہمکو انکی حقیقت معلوم نہیں ہوئی کوئی گناہون کے اقرار کرکے معذرت کریگا) آخر تیسری پیشی میں تو کتابین اوڑکر ہاتھون آجاوینگی کسی کے داہنے ہاتھ میں کسیکے بائین ہاتھ میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ یَقُوْمُ اَحَدُھُمْ فِیْ رَشْحِہٖ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن لوگ کھڑے ہونگے سارے جہان مالک کے روبرو آپنے فرمایا نصف کانون تک اپنے پسینہ میں غرق کھڑے ہونگے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ

غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ ام المومنین جناب عائشہ سے روایت ہے میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ آیت جو ہے جسدن زمین اور آسمان بدلا جاوینگے تو لوگ اسدن کہاں ہونگے آپنے فرمایا
پلصراط پر ہونگے (زمین کا بدلنا یہ ہوگا کہ ٹیلے پہاڑ کھڈی دور ہو کر سب برابر صاف ہو جاویگی اور آسمان کا بدلنا یہ ہوگا کہ
سورج قریب آجاویگا گرمی کی شدت ہوگی اللہ رحم کرے) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُوْضَعُ
الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ عَلٰى حَسَكٍ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ ثُمَّ يَسْتَجِيْزُ النَّاسُ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْجٌ بِهٖ ثُمَّ نَاجٍ
وَمُحْتَبَسٌ بِهٖ وَمَنْكُوْسٌ فِيْهَا ابو سعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پلصراط جہنم کے دونوں کنارونپر رکھا
جاویگا (جیسے دریا کا پل دونوں کنارونپر ہوتا ہے) اسپر کانٹے ہونگے سعدان کے کانٹون کیطرح (ٹیڑھے سونہہ کی) پھر لوگ
اُسپر سے گذرنا شروع کرینگے بعضے تو آفت سے سلامت رہکر گذر جاوینگے (ان مین بعض بجلی کیطرح گذر جاوینگے بعض
ہوا کی طرح بعض سوار کیطرح بعض پیدل کیطرح) اور بعضے انکی کچھ اعضا کٹ کر جہنم مین گرینگے پھر نجات پاوینگے (یعنی
پار ہو جاوینگے) بعضے اسپر لٹکے رہینگے بعضے اوندھے سونہہ جہنم مین گرینگے عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا یَدْخُلَ النَّارَ اَحَدٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَةَ قَالَتْ قُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا قَالَ اَلَمْ تَسْمَعِیْهِ یَقُوْلُ
ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ام المومنین جناب حفصہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جو لوگ بدر کی لڑائی اور حدیبیہ کی صلح مین حاضر تھے ان مین سے کوئی جہنم مین نہ جاویگا اگر اللہ
چاہے مین نے عرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم مین سے کوئی ایسا نہین جو جہنم پر وارد نہو آپنے فرمایا اس کے بعد تو نے
نہین پڑھا پھر ہم نجات دینگے پرہیزگارون کو اور تمام ظالمون کو وہین چھوڑ دینگے (وہ کٹ کٹ کر جہنم مین گر جاوینگے
یا اللہ تو ہمکو بھی ان اچھون کے صدقہ اور طفیل مین پار کرا دیجیو آمین یا ارحم الراحمین) بَابُ صِفَةِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حضرت محمد کی امت کا حال عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنَ
الْوُضُوْءِ سِیْمَاءُ اُمَّتِیْ لَیْسَ لِاَحَدٍ غَیْرِهَا ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قیامت کے دن میرے پاس
آؤگے سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں وضو کے سبب سے یہ میری امت کا نشان ہوگا اور کسی امت مین یہ نشان نہوگا اگرچہ
وضو اگلی انبیا مین بھی تھا جیسے دوسری حدیث مین ثابت ہے مگر قیامت مین یہ نشانی اس امت سے خاص ہوگی عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ فَقَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ
قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا

نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِي اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ
الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک ڈیرے میں آپ نے فرمایا تم اس سے خوش نہیں ہوتے کہ جنت والوں کی چوتھائی تم لوگ
ہو گے (باقی اور امت والے) ہم نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے فرمایا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ جنت والوں کی تہائی
تم لوگ ہو ہم نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت والوں کے نصف
تم لوگ ہو گے (اور نصف میں باقی اور سب امتیں) اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جنت میں وہی روح جاویگی جو مسلمان ہے (یعنے
موحد ہے) اور تمہارا شمار مشرکوں میں ایسا ہے جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں ہو یا ایک کالا بال لال
بیل کی کھال میں ہو **ف** یہ آپ کا فرمانا بالکل صحیح نکلا اب تک مسلمانوں کا شمار مشرکین سے بہت گھٹا ہوا
ہے اور نصاری بھی جو تثلیث یعنی تین خدا کے قائل ہیں مثل مشرکوں کے ہیں اگر ان سب کو ملالو تو مسلمان اس
زمانہ میں بھی انکے آٹھواں حصہ ہونگے **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ
وَيَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ وَاَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَاَقَلُّ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ قَوْمَكَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُدْعَى
قَوْمُهُ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ لَا فَيُقَالُ مَنْ شَهِدَ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهُ فَتُدْعَى اُمَّةُ مُحَمَّدٍ
فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَ هٰذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ وَمَا عِلْمُكُمْ بِذٰلِكَ فَيَقُولُونَ اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا بِذٰلِكَ اَنَّ
الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغُوا فَصَدَّقْنَاهُ قَالَ فَذٰلِكُمْ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (ابوسعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
نبی (قیامت کے دن) آویگا اسکے ساتھ دو ہی آدمی ہونگے (اسکی امت کے) اور ایک نبی آویگا اسکے ساتھ تین آدمی
ہونگے اور کسی نبی کے ساتھ اس سے زیادہ اور اس سے کم ہونگے اس سے کہا جاویگا تو نے اللہ کا حکم اپنی قوم کو پہنچایا
تھا وہ کہیگا ہاں پھر اسکی قوم بلائی جاویگی انسے پوچھا جاویگا تم کو فلاں نبی نے اللہ کا حکم پہونچایا تھا وہ کہینگے
ہرگز نہیں (مکر جاوینگے) آخر اس نبی سے کہا جاویگا تمہارا گواہ کون ہے وہ کہے گا جناب محمد اور آپ کی امت
میرے گواہ ہیں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بلائی جاویگی انسے پوچھا جاویگا کیوں اس نبی نے اپنی امت کو
اللہ کا پیام پہونچایا تھا یا نہیں وہ کہیں گے بیشک پہونچایا تھا ان سے پوچھا جاویگا تم کو کیونکر معلوم ہوا وہ
کہیں گے ہمارے نبی نے ہمکو اسکی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیام پہونچایا اور ہم نے انکی بات کی
تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس آیت سے اسیطرح ہمنے تمکو متوسط امت کیا تا کہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارے

اور گواہ ہوا کہ تم نے اچھے اعمال کیے یا برے اُنکی بعد ۱ عن رفاعة الجهني قال صدرنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال والذي نفس محمد بيده ما من عبد يؤمن ثم يسدد الا سلك به في الجنة وارجو ان لا يدخلوها
حتى تبوءوا انتم ومن صلح من ذراريكم مساكن في الجنة ولقد وعدني ربي عز وجل ان يدخل الجنة
من امتي سبعين الفا بغير حساب رفاعہ جہنی سے روایت ہے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ لوٹے آپ نے فرمایا قسم
اسکی جسکے ہاتھہ میں محمد کی جان ہے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو ایمان لاوے پھر اسپر مضبوط رہے مگر اوسکو جنت میں لے
جاوینگے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ لوگ جنت میں نہ داخل ہونگے یہانتک کہ تم اور تمہاری اولاد میں سے جو نیک ہیں وہ
جنت میں اپنی اپنی ٹھکانے نہ بنالیں اور بیشک میرے مالک نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار
آدمیوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کریگا عن ابی امامة الباهلي يقول سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول وعدني ربي سبحانه ان يدخل الجنة من امتي سبعين الفا لا حساب عليهم
ولا عذاب مع كل الف سبعون الفا وثلاث حثيات من حثيات ربي عز وجل ابو امامہ باہلی سے
روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے مالک نے مجھسے وعدہ کیا کہ وہ میرے امت
میں سے ستر ہزار آدمیوں کو جنت میں داخل کریگا جنکا نہ حساب ہوگا نہ اونپر عذاب ہوگا اور ہر ہزار کے ساتھہ ستر ہزار
ہونگے اور انکے سوا تین ہتھیاں ہونگی میرے مالک کی مٹھیوں میں سے (پروردگار کی مٹھی کی مقدار وہی جانتا
ہے امید ہے کہ کروڑوں اس میں سما جاوینگے یا اللہ ان نیکوں کی طفیل سے ہمکو بھی جنت عنایت فرما آمین یا رب
العلمین) عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نكمل يوم القيامة سبعين
امة نحن اخرها وخيرها بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اونہوں نے دادا سے روایت کی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سنا آپ فرماتے تھے قیامت میں ستر امتیں پوری ہونگی اور سب میں ہم اخیر امت ہونگی اور سب میں بہتر ہونگے (اللہ کی عنایت سے جو اسکو ہمارے
پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے) عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول انكم وفيتم سبعين امة انتم خيرها واكرمها على الله اسی اسناد
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ستر امتوں کو پورا کیا یعنے سترہویں امت تم ہو اور تم
ان سب میں بہتر ہو اور اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ عزت رکھتے ہو یہ سب ہمارے پیغمبر کا تصدق ہے اور ہمارے
مالک کی عنایت ہے اس ضعیف امت پر) عن سليمان بن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون من هذه الامة واربعون من سائر الامم

بریدہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت والوں کی ایک سو بیس صفیں ہونگی انمیں اسی صفیں اس امت کی لوگوں کی ہونگی اور چالیس صفیں اور امتوں میں سے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ قال نحن اٰخر الامم واول من یحاسب یقال این الامۃ الامیۃ ونبیہا فنحن الاٰخرون الاولون ابن عباس سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اخیر امت ہیں لیکن حساب پہلے ہمارا ہوگا اور دوسری امتوں کا حساب ہوتا رہیگا ہم جنت میں چلے جاوینگے یا اللہ وہ دن ہمکو نصیب کر کہ حساب سے بھی معاف کیے جاوین اور جنت میں جانیکا حکم ہوجاوے پکارا جاویگا امی امت کہاں ہے اور اسکے نبی کہاں ہیں تو ہم سب اخیر ہیں (دنیا میں) اور سب سے اول ہیں احساب وکتاب اور دخول جنت میں **عن** ابی بردۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا جمع اللہ الخلائق یوم القیامۃ اذن لامۃ محمد فی السجود فیسجدون لہ طویلا ثم یقال ارفعوا رءوسکم قد جعلنا عدتکم فداءکم من النار ابو موسی اشعری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تمام مخلوقات کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو جناب محمد کی امت کو سجدہ کا حکم کرے گا وہ بڑی دیر تک اسکو سجدہ کرتے رہیں گے پھر حکم ہوگا اپنے سر اوٹھاؤ ہمنے تمہاری شمار کی موافق تمہارے فدیہ کردیے دوزخ سے **ف** وہ تمہارے بدل دوزخ میں جاوینگے اور تم آزاد ہوئے یہ فدیہ اللہ کافروں میں سے کرے گا جنکو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے۔ اگرچہ کوئی دوسرے کے اعمال کے بدل عذاب نہیں دیا جاتا مگر ہر شخص کے دو مکان اللہ نے بنائے ہیں ایک جنت میں ایک دوزخ میں پس جب کافروں کے لیے دوزخ کا حکم ہوگا تو مسلمان انکے مکانات کے جنت میں وارث ہوجاوینگے گویا کافر انکے فدیہ ہوئے جیسے اس آیت میں ہے اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان ہذہ الامۃ مرحومۃ عذابہا بایدیہا فاذا کان یوم القیمۃ دفع الی کل رجل من المسلمین رجلا من المشرکین فیقال ہذا فداؤک من النار انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ امت امت مرحومہ ہے (یعنی اسپر خدا کا رحم ہے) اور اسکا عذاب اسکے ہاتھوں سے ہوگا ایک دوسرے کو قتل کرینگے جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر ایک مسلمان کو ایک مشرک حوالہ کیا جاویگا اور اس سے کہا جاویگا یہ تیرا فدیہ ہے دوزخ سے **ف** اسکو اپنے بدل دوزخ میں بھیجدے تو جنت میں جا یہ پانچویں ثلاثی حدیث ہے جو ابن ماجہ نے روایت کی لیکن انکے شیخ وہی جبارہ بن مغلس ہیں جو ضعیف ہیں **باب** ما یرجی من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ اللہ کی رحمت جسکی امید کیجاتی ہے قیامت کے دن۔ **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ قال ان للہ مائۃ رحمۃ قسم منہا رحمۃ بین جمیع الخلائق

فَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى أَوْلَادِهَا وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی کی سو رحمتین ہین انمین سے اللہ نے ایک رحمت اپنی تمام مخلوقات کو دی ہے اسی کیوجہ سے وہ آپس مین محبت اور الفت کرتے ہین اور اسی کیوجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد سے الفت کرتی ہین اور مان اپنے بچہ سے اور ننانوے رحمتین اللہ تعالی نے اٹھا رکھی ہین قیامت کے دن اپنے بندون پر رحم کرنے کے لیے ف ان ننانوے رحمتون سے قیامت کے دن اپنے بندون پر رحم کرے گا گویا مان سے ننانوے درجہ زیادہ اسکو اپنے بندون سے الفت ہے اے مالک تیری اس الفت کے تصدق پہر تو ہمارا عذاب کیونکر گوارا کریگا اگر تو عذاب بہی کریگا تو بندون کے فائدے کے لیے انکو پاک کرنے کے لیے جیسے مان اپنے پیارے بچہ کو کڑوی دوا دیتی ہے امام ہمام ابن تیمیہ اور ایک جماعت علما نے ایسے حدیثون سے یہ نکالا ہے کہ جنت والے تو ہمیشہ جنت مین عیش کرینگے اور دوزخ والون کو ایک مدت دراز تک جسکو اللہ تعالی نے قرآن مین بہ لفظ خلود تعبیر کیا ہے عذاب ہوتا رہیگا جب وہ پاک صاف ہوجاوینگے تو دوزخ بہی فنا ہوجاویگی اور دوزخ والے بہی اسکی وجہ یہ ہی کہ عذاب دائمی چند روز کی خطاؤن پر اسکی رحمت اور کرم کے خلاف ہے لیکن جمہور علما اسکے خلاف ہین وہ یہ کہتے ہین کہ جسقدر موحد گنہگار ہین ان مین سے بعضون کو اللہ بخشدیگا اور بعضون کو چند روز دوزخ کا عذاب دیکر پہر دوزخ سے نکال لیگا اور صرف مشرک دوزخ مین رہجاوینگے اب دوزخ کا دروازہ بند ہوجاویگا اسیطرح جنت کا اور ہر ایک فرقہ اپنے اپنے مقام مین ہمیشہ رہیگا واللہ اعلم۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَجَعَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَالْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ وَالطَّيْرُ وَأَخَّرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا اللَّهُ بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ ابوسعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن اللہ تعالی نے آسمان زمین کو پیدا کیا اسیدن سو رحمتین پیدا کین اور زمین مین ان سو رحمتون مین سے ایک رحمت بہیجی اسیکی وجہ سے مان اپنے بچہ پر رحمت کرتی ہے اور چرند جانور ایک دوسرے پر اور پرند اور ننانوے رحمتون کو اسنے اوٹھا رکہا قیامت کے دن تک جب قیامت کا دن ہوگا تو اسدن ان رحمتون کو پورا کریگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي ابوہریرہ رض سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ

نے جب خلق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر یہ لکھا کہ میری رحمت غالب ہے میرے غضب پر یعنے رحمت زیادہ ہی غضب
سے اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم ایک دن بھی جی نہ سکتے تھے۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَنَا عَلٰى حِمَارٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ
معاذ بن جبل سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجہپر سے گذرے مین ایک گدہے پر سوار تہا آپنے فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے
اللہ کا حق اسکے بندون پر کیا ہے اور بندون کا حق اللہ پر کیا ہے (حالانکہ اللہ پر کوئی چیز واجب نہین ہے مگر یہ سب اسکے وعدے کے
روسے ہے گویا اس نے خود اپنے اوپر لازم کر لیا ہے لیکن اگر وہ چاہے تو اسکو توڑ دے کوئی اس سے پوچھنے والا نہین) مین نے
عرض کیا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا اللہ کا حق بندون پر یہہ ہے کہ اسکی عبادت کرین اسکے ساتھ کسی
کو شریک نہ کرین اور بندون کا حق اللہ پر یہہ ہے کہ جب وہ ایسا کرین تو انکو عذاب نہ کرے۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَاَةٌ تَحْصِبُ تَنُّوْرَهَا وَ
مَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَهَجُ التَّنُّوْرِ تَنَحَّتْ بِهٖ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ
بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَلَيْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ بِعِبَادِهٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰى قَالَتْ
فَاِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَاَكَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَيْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ
عِبَادِهٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِيْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ابن عمر سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد مین اتنے مین آپ کچہ لوگون پر سے گذرے فرمایا کون لوگ ہو وہ بولے ہم مسلمان ہین اور ان مین ایک
عورت تنور سلگا رہی تہی اسکا ایک بیٹا بہی اسکے ساتھ تہا جب تنور مین سے دہوان نکلا تو اسنے اپنے بیٹے کو سرکا دیا اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپسے کہا تم اللہ کے رسول ہو آپنے فرمایا ہان وہ بولی میری ماں باپ آپ پر صدقہ کیا اللہ سب
رحم کرنیوالون سے زیادہ رحم کرنیوالا نہین ہے آپنے فرمایا کیون نہین ہے وہ بولی کیا اللہ اپنے بندون پر اس سے زیادہ رحم نہین کریگا
جتنا ماں اپنے بچہ پر کرتی ہے آپنے فرمایا بیشک کریگا وہ بولی پہر ماں تو اپنے بچے کو انگارین نہین ڈالتی اگر وہ کتنی ہی شرارت
اور نافرمانی کرے یہ سنکر آپ نے سر جہکا لیا آپ روتے رہے پہر اپنا سر اوٹہایا اسکیطرف اور فرمایا بے شک اللہ تعالی انہی بندون
کو عذاب نہین کریگا مگر انہی بندون کو جو شریر سرکش ہین اور اللہ سے شرارت کرتے ہین اور لا آلہ الا اللہ کہنے سے انکار کرتے ہین
ف اے مالک تیرے یہ حدیث تیرے پیمبر کی خوب یاد کر لی ہے تو اپنے پیمبر کے کہے کی لاج رکھہ اور ہمکو عذاب مت کر ہمارے گناہ معاف
کر دے ہم صدق دل سے کہتے ہین لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ قائم رکھہ ہمکو اس کلمہ پر مرتے تک اور خاتمہ کر ہمارا اس کلمہ طیبہ

آمین یا رب العالمین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار الا شقی قیل یا رسول اللہ ومن الشقی قال
من لم یعمل للہ بطاعۃ ولم یترک لہ معصیۃ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ مین نہین جاویگا
مگر جو شقی ہوگا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ شقی کون ہے آپ نے فرمایا جس نے اللہ کی کبھی اطاعت نہین کی (یعنے کوئی نیک کام
نہین کیا) اور کوئی گناہ نہین چھوڑا **ف** اسپر یہ اعتراض نہوگا کہ کافر بھی کوئی نکوئی تو نیک کام کرتے ہین پھر وہ بھی دوزخ
مین نہ جاوینگے کیونکہ کافر جب توحید کی شہادت نہین دیتے تو انکا کوئی عمل مقبول نہین ہے بس گویا انہون نے کوئی نیک کام نہین کیا
اور ہر ایک گناہ کا مرتکب ہوے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ او تلا ھذہ الآیۃ ھو اھل التقوی و
اھل المغفرۃ فقال قال اللہ عز وجل انا اھل ان اتقی فلا یجعل معی الٰہ آخر فانا اھل ان اغفر لہ انس بن مالک
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ھو اھل التقوی واھل المغفرۃ پھر فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے مین لائق ہون اس
کے کہ بچون اس سے کہ میرے ساتھ کوئی دوسرا خدا مانا جاوے پھر جو کوئی اس سے بچے کہ میرے ساتھ کوئی دوسرا خدا مانے مین لائق ہون
اسکے کہ اسکو بخشدون **ف** اس حدیث مین تمام اہل توحید۔ بشارت کی خوشخبری ہے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال فی ھذہ الآیۃ ھو اھل التقوی واھل المغفرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ربکم انا اھل ان اتقی فلا یشرک
بی غیری وانا اھل لمن اتقی ان یشرک بی ان اغفر لہ ترجمہ وہی جو ابھی گذرا اسمین یہ ہے کہ جو کوئی میرے ساتھ شرک نکرے
مین لائق ہون اسکے کہ اسکو بخشدون **عن** عبد اللہ بن عمرو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصاح برجل من امتی یوم
القیامۃ علی رءوس الخلائق فینشر لہ تسعۃ وتسعون سجلا کل سجل مد البصر ثم یقول اللہ عز وجل ھل تنکر من ھذا
شیئا فیقول لا یا رب فیقول اظلمتک کتبتی الحافظون ثم یقول الک عن ذلک حسنۃ فیھاب الرجل
فیقول لا فیقول بلی ان لک عندنا حسنات وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج لہ بطاقۃ فیھا اشھد ان
لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قال فیقول یا رب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات فیقول
انک لا تظلم فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ قال محمد
بن یحیی البطاقۃ الرقعۃ واھل مصر یقولون للرقعۃ بطاقۃ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ایک شخص کی پکار ہوگی قیامت کے دن میری امت مین سے سب لوگون کے سامنے اسکے ننانوے دفتر پھیلائے
جاوینگے ہر دفتر اتنا لمبا ہوگا جہانتک نگاہ پہونچتی ہے پھر اللہ تعالی اس سے فرماویگا اس مین جو گناہ تیرے لکھے ہین تو ان مین
سے کسیکا منکر ہے وہ عرض کریگا نہین اے مالک پروردگار فرماویگا کیا میرے لکھنے والے فرشتون نے تیرے اوپر کچھ ظلم کیا ہے
پھر فرماویگا اچھا تجھے کچھ عذر ہے اچھا تیرے پاس کوئی نیکی بھی ہے وہ ڈر جاویگا اور کہیگا نہین مالک میرے پاس کوئی نیکی

نہیں ہے پروردگار فرماویگا نہیں تیری کئی نیکیاں ہیں ہمارے پاس اور آج کے دن تجھ پر ظلم نہیں کیا جاویگا پھر ایک پرچہ نکالا جاویگا اسمیں اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ لکھا ہوگا وہ بندہ عرض کریگا اے مالک ان دفتروں کے سامنے بھلا یہ پرچہ کیا کام آویگا پروردگار فرماویگا تجھ پر ظلم نہیں ہو سکتا پھر وہ سب دفتر ایک پلڑے میں (ترازو کی) رکھے جاوینگے اور وہ پرچہ ایک پلڑے میں وہ ساری دفتر اوٹھ جاوینگے اور پرچہ بھاری ہوگا محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث میں جو بطاقہ کا لفظ ہے اس سے رقعہ مراد ہے اور مصر والے رقعہ کو بطاقہ بولتے ہیں **ف** یہ حدیث مشہور ہے حدیث بطاقہ کے ساتھ اور اسمیں بڑی امید ہے عصاۃ مومنین کے لیے بشرطیکہ انکا خاتمہ ایمان پر ہو یا اللہ منظور رکھ ہمکو ایمان پر

باب ذکر الحوض حوض کوثر کا بیان

عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان لی حوضا ما بین الکعبة و بیت المقدس ابیض مثل اللبن آنیته عدد النجوم و انی لاکثر الانبیاء تبعا یوم القیامة ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا ایک حوض ہے کعبہ سے بیت المقدس تک (یعنی اتنا بڑا) اسکا پانی سفید ہے دودھ کیطرح اسکے برتن (پانی پینے کے جو اس حوض پر ہیں) آسمان کے تاروں کے شمار میں ہیں اور میرے تابعدار (یعنے امت کے لوگ) قیامت کے دن سب پیغمبروں کے تابعداروں سے زیادہ ہونگے **ف** اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ کی امت قیامت تک باقی ہے اور حضرت عیسیٰ کی امت آپکے پیدا ہونے سے ختم ہوگئی

عن حذیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی لابعد من ایلة الی عدن والذی نفسی بیدہ لآنیته اکثر من عدد النجوم ولهو اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل والذی نفسی بیدہ انی لاذود عنه الرجال کما یذود الرجل الابل الغریبة عن حوضه قیل یا رسول اللہ اتعرفنا قال نعم تردون علی غرا محجلین من آثار الوضوء لیست لاحد غیرکم حذیفہ سے روایت ہے میرا حوض ایسا بڑا ہے جیسے ایلہ سے عدن (ایلہ ایک مقام ہے ینبوع اور مصر کے درمیان یا ایک پہاڑ ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان) قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اسکے برتن شمار میں تاروں سے زیادہ ہیں اور اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں لوگوں کو اس حوض پر سے ہانک دونگا جیسے کوئی غیر اونٹوں کو اپنے حوض سے ہانک دیتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ہم لوگوں کو (یعنے اپنی امت والوں کو) پہچان لیں گے آپنے فرمایا ہاں تمہارے منہ اور ہاتھ پاؤں سفید ہونگے وضو کے نشان سے اور یہ نشان اور کسی امت کو نہ ہوگا

عن ابی سلام الحبشی قال بعث الی عمر بن عبد العزیز فاتیته علی برید فلما قدمت علیه قال لقد شققنا علیک یا ابا سلام فی مرکبک قال اجل واللہ یا امیر المومنین قال واللہ ما اردت المشقة علیک ولکن حدیث بلغنی انک تحدث به عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحوض فاحببت ان تشافهنی به قال فقلت حدثنی ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان حوضی ما بین عدن الی ایلة اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل اکاویبه کعدد نجوم السماء من شرب منه شربة لم یظمأ بعدها ابدا واول من

ردہ علی فقراء المهاجرین الدنس ثیابا الشعث رؤسا الذین لا ینکحون المتنعمات ولا یفتح لهم السدد قال
فبکی عمر حتی اخضلت لحیته ثم قال لکنی قد نکحت المتنعمات وفتحت لی السدد لاجرم انی لا اغسل ثوبی
الذی علی جسدی حتی یتسخ ولا ادهن رأسی حتی یشعث ابو سلام حبشی سے روایت ہے عمر بن عبد العزیز خلیفہ نے مجھ کو بلا
بھیجا مین گھوڑون کی ڈاک بٹھا کر آیا جلد پہونچنے کے لیے جب مین انکے پاس پہونچا تو انہون نے کہا ہم نے تجھکو تکلیف دی ای
ابو سلام تیری سواری مین مینے کہا بیشک اے امیر المؤمنین انہون نے کہا مین نے تجھکو تکلیف نہین دی مگر ایک حدیث سننے کے لیے
مینے سنا تو اسکو روایت کرتا ہے ثوبان سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی تھے حوض کوثر کے باب مین تو مینے یہ چاہا کہ حدیث
کو تیرے مونہہ سے سن لون مین نے کہا مجھ سے ثوبان نے بیان کیا جو مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے عدن سے ایلہ اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیرین ہے اسکے کوزے شمار مین آسمان
کے تارون کی مثل مین جو شخص اس مین سے ایک گھونٹ پی لیگا وہ اسکے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور سب سے پہلے جو لوگ اس حوض
پر پانی پینے کے لیے آوینگے وہ فقیر مہاجرین ہونگے میلے کچیلے کپڑے پریشان سر والے جو عمدہ عورتون سے نکاح نہین کرسکتے
اور انکے لیے دروازے نہین کھولے جاتے ابو سلام نے کہا یہ حدیث سنکر عمر بن عبد العزیز روئے یہانتک کہ انکی داڑھی تر ہوگئی پھر کہا
مینے تو عمدہ عورتون سے نکاح بھی کیا اور میرے لیے دروازے بھی کھلے اب مین ضرور یہ کرونگا کہ جو کپڑا پہنے ہون اسکو نہ دھوؤنگا
یہانتک کہ وہ میلا ہو جاوے اور اپنے سر مین تیل نہ ڈالونگا یہانتک کہ وہ پریشان ہو جاوے ف تاکہ مین بھی حوض کوثر سے
پینے کا مستحق ہو جاؤن سبحان اللہ اگلے لوگ حدیث کے کیسے عاشق تھے کہ ایک حدیث سننے کے لیے اتنی دور سے ایک شخص کو بلوایا
اور پھر سنتے ہی اسپر عمل کرنیکا قصد کیا حالانکہ خلیفہ اور بادشاہ وقت تھے اس حدیث سے عمر بن عبد العزیز کی بڑی فضیلت
اور خدا ترسی معلوم ہوئی تمام سلاطین بنی امیہ مین ایک یہی عادل اور حق پرست تھے اور انہون ہی نے تبرا جناب علی
مرتضی کا جو بر سر منبر ہوا کرتا تھا موقوف کرایا اور بجای اسکے اس آیت کے پڑھنے کا حکم دیا ان اللہ یامر بالعدل والاحسان
اخیر تک **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین ناحیتی حوضی کما بین صنعاء والمدینة او کما بین
المدینة وعمان انس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے دونون کنارون مین اتنا فاصلہ ہے جتنا
صنعا اور مدینہ مین ہے یا جیسے مدینہ اور عمان مین **عن** انس بن مالک قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یری فیه اباریق الذهب
والفضة کعدد نجوم السماء انس بن مالک سے روایت ہے حوض کوثر پر چاندی اور سونیکے کوزے مین آسمان کے تارون کے
شمار مین **عن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه اتی المقبرة فسلم علی المقبرة فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین
وانا ان شاء اللہ تعالی بکم لاحقون ثم قال وددنا انا قد راینا اخواننا قالوا یا رسول اللہ اولسنا اخوانک

قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانِی الَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَاَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ یَاْتِ مِنْ اُمَّتِکَ قَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَہٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَۃٌ بَیْنَ ظَهْرَانَیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَمْ یَعْرِفْهَا قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ ثُمَّ قَالَ لَیُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِیْ کَمَا یُذَادُ الْبَعِیْرُ الضَّالُّ فَاُنَادِیْهِمْ اَلَا هَلُمُّوْا فَیُقَالُ اِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَکَ وَلَمْ یَزَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ فَاَقُوْلُ اَلَا سُحْقًا سُحْقًا ابوہریرہ رضی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقبرے میں آئے اور سلام کیا مقبرہ والوں کو تو فرمایا اسلام علیکم دار قوم مومنین و انا انشاء اللہ تعالیٰ بکم لاحقون پھر فرمایا میں آرزو رکھتا ہوں کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھتا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں آپ نے فرمایا تم میرے صحاب ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو میری وفات کے بعد پیدا ہونگے اور میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیونکر پہچانیں گے ان لوگوں کو جو ابھی پیدا نہیں ہوئے آپ کی امت میں سے آپ نے فرمایا بھلا دیکھو اگر ایک شخص کے گھوڑے جو سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں ہوں خالص رنگ کی سیاہ گھوڑوں میں ملجاویں تو وہ اپنی گھوڑے کو نہیں پہچانیگا لوگوں نے عرض کیا بیشک پہچان لیگا کیونکہ اسکے گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں ہیں آپ نے فرمایا اسیطرح میری امت کے لوگ قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں ہوکر آوینگے وضو کے سبب سے یعنی وضو کا نور انکے چہروں اور ہاتھ پاؤں پر ہوگا پھر آپ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر یعنی تم سے آگے وہاں پہونچکر تمہاری پانی پلانے کی طیاری کروں گا پھر فرمایا چند لوگ ادھر بظاہر میری امت کے لوگ ہونگے میرے حوض سے ہانک دیجاوینگے جیسے بھولا بھٹکا اونٹ پرایا اونٹ ہانک دیا جاتا ہے اور میں انکو پکارونگا ادھر آؤ پھر مجھ سے کہا جاویگا ان لوگوں نے تمہارے بعد دین کو بدلدیا اور ہمیشہ اپنی ایڑیوں پر پھرتے رہے یعنی منحرف ہوتے رہے میں کہونگا (ایسا ہی) تو دور ہو تو دور ہو **ف** دوسری روایت میں ہے میں کہونگا یہ لوگ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں کہا جاویگا تم نہیں جانتے جو ان لوگوں نے تمہارے بعد نئی باتیں نکالیں یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ میری امت کے اعمال مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کو کیونکہ یہ پیشی مجملا ہوتی ہے کچھ نام بنام نہیں ہوتی اور اگر نام بنام بھی ہو تو آپ قیامت میں انکے نام سے واقف نہ ہونگے جب یہ کہا جاویگا کہ انلوگوں نے نئے نئے کام نکال لیے تھے دین میں اسوقت آپکو معلوم ہو جاویگا کہ یہ فلانے لوگ ہیں اور آپ بھی انکو فرما دینگے دور رہو دور رہو مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلعم کے بعد دین اسلام سے پھر گئے اگر صحابہ اصحاب سے مراد ہوں اور جو اصحاب کا لفظ ساری امت کو شامل ہو پھر تو کچھ اشکال نہیں اور ابن ماجہ کی روایت میں اصحاب کا لفظ ہی نہیں ہے وہ شامل ہے ہر ایک بدعتی کو جس نے آنحضرت کے دین کو بدل ڈالا اور اس طریقہ کو چھوڑ دیا جس پر آپ اور آپکے اہل بیت عظام اور صحابہ کرام تھے **باب ذِکْرِ الشَّفَاعَۃِ**

شفاعت کا بیان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ
وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی فھی نائلۃ من مات منھم لا یشرک باللہ شیئا ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت
صلعم نے فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے اپنی امت کے باب میں تو ہر نبی نے اپنی دعا جلدی کرکے دنیا ہی میں پوری
کرالی اور میں نے اپنی دعا کو پوشیدہ رکھا ہے اپنی امت کی شفاعت کے لیے تو میری شفاعت ہر ایک شخص کے لیے ہوگی میری امت کے جو مرا ہو
اس حال میں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو ف یعنی توحید پر مرا ہو اگر شرک میں مبتلا رہکر مرا تو حضرت کی شفاعت سے محروم رہیگا
دوسری روایت میں ہے کہ شفاعت میری ان لوگوں کے لیے ہوگی جنہوں نے کبیرہ گناہ کیے ہیں میری امت میں سے عن ابی سعید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم ولا فخر وانا اول من تنشق الارض عنہ یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول
شافع واول مشفع ولا فخر ولواء الحمد بیدی یوم القیامۃ ولا فخر ابوسعید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں سردار ہوں آدم کی اولاد کا اور کچھ فخر کی راہ سے یہ نہیں کہتا بلکہ اظہار واقع ہے اور بیان ہے اللہ کی نعمت کا اور سب سے پہلے قیامت
کے دن میں سے زمین پھٹے گی (یعنی میں قبر سے نکلوں گا) کچھ فخر کی راہ سے نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری
شفاعت قبول ہوگی کچھ فخر کی راہ سے نہیں کہتا اور حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا فخر کی راہ سے نہیں کہتا عن
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما اھل النار الذین ھم اھلھا فلا یموتون فیھا ولا یحیون ولکن ناس
اصابتھم نار بذنوبھم او بخطایاھم فاماتتھم اماتۃ حتی اذا کانوا فحما اذن لھم فی الشفاعۃ فجیء بھم ضبائر ضبائر
فبثوا علی انھار الجنۃ فقیل یا اھل الجنۃ افیضوا علیھم فینبتون نبات الحبۃ تکون فی حمیل السیل قال فقال
رجل من القوم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فی البادیۃ ابوسعید سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا دوزخ کے لوگ جو
دوزخ میں رہینگے وہ نہ اس میں مرینگے نہ جئینگے (یعنے آرام نصیب نہوگا تو گویا زندگی نہیں) لیکن بعض لوگ ایسے ہونگے کہ انکو گناہوں
اور خطاؤں کیوجہ سے دوزخ کی آگ پکڑیگی اور انکو مار ڈالیگی یہانتک کہ وہ کوئلہ کیطرح ہوجاوینگے اسوقت انکی شفاعت کا حکم ہوگا
وہ گروہ گروہ آوینگے اور جنت کی نہروں پر پھیلا دیے جاوینگے اور کہا جاویگا اے جنت کے لوگو ان پر جنت کا پانی ڈالو اور وہ اس پانی سے اگنے
لگے اس طرح اگیں گے جیسے دانہ نالیکے بہاؤ میں (جہاں کچرا وغیرہ جمع ہوتا ہے اگتا ہے بہت جلد بڑھتا ہے کھاد اور پانی کیوجہ سے)
ایک شخص یہ حدیث سنکر بولا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم گویا جنگل میں بھی رہے ہیں اور زراعت کا حال بھی جانتے ہیں کہ
فلاں مقام میں دانہ خوب اگتا ہے عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول شفاعتی یوم القیامۃ لاھل الکبائر
من امتی جابر سے روایت ہے آنحضرت صلعم فرماتے تھے قیامت کے دن میری شفاعۃ انلوگوں کے لیے ہوگی جو اہل کبائر ہیں میری امت سے
کیونکہ صغائر تو وضو اور نماز سے روزانہ معاف ہوجاتے ہیں اور شفاعت مغفرت ذنوب کے لیے ہوگی لیکن ترقی درجات کے لیے تو وہ

تمام صلحا اور اولیا کو ہے بسی ہوگی) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُیِّرْتُ بَیْنَ الشَّفَاعَۃِ وَبَیْنَ اَنْ یَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِی الْجَنَّۃَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ لِاَنَّھَا اَعَمُّ وَاَکْفٰی تَرَوْنَھَا لِلْمُتَّقِیْنَ لَا وَلٰکِنَّھَا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار ملا کہ یا شفاعت کروں یا میری آدھی امت کو جنت ملے اور آدھی دوزخ میں جاوے) تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا کیونکہ وہ عام ہوگی (اور اسکا فائدہ ہر ایک کو پہونچ سکتا ہے سبحان اللہ کیا شفقت ہے آپ کی اپنی امت پر) اور زیادہ کافی ہوگی تم سمجھتے ہو کہ شفاعت پرہیزگاروں کے لیے ہوگی نہیں گنہگاروں کے لیے خطاکاروں کے لیے قصوروں میں پھنسے ہوؤں کے لیے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُلْھَمُوْنَ اَوْ یَھُمُّوْنَ شَکَّ سَعِیْدٌ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ تَشَفَّعْنَا اِلٰی رَبِّنَا فَاَرَاحَنَا مِنْ مَکَانِنَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَاَسْجَدَ لَکَ مَلٰٓئِکَتَہٗ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّکَ یُرِحْنَا مِنْ مَکَانِنَا ھٰذَا فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ وَیَشْکُوْ اِلَیْھِمْ ذَنْبَہُ الَّذِیْ اَصَابَ فَیَسْتَحْیِیْ مِنْ ذٰلِکَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّہٗ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ سُؤَالَہٗ رَبَّہٗ مَا لَیْسَ لَہٗ بِہٖ عِلْمٌ وَیَسْتَحْیِیْ مِنْ ذٰلِکَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ اِبْرَاھِیْمَ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُوْسٰی عَبْدًا کَلَّمَہُ اللّٰہُ وَاَعْطَاہُ التَّوْرٰۃَ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ قَتْلَہُ النَّفْسَ بِغَیْرِ النَّفْسِ وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ وَکَلِمَۃَ اللّٰہِ وَرُوْحَہٗ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَنْطَلِقُ قَالَ فَذَکَرَ ھٰذَا الْحَرْفَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ فَاَمْشِیْ بَیْنَ السِّمَاطَیْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ ثُمَّ عَادَ اِلٰی حَدِیْثِ اَنَسٍ قَالَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِیْ ثُمَّ یُقَالُ ارْفَعْ یَا مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُہٗ بِتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَیُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِیَۃَ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِیْ ثُمَّ یُقَالُ لِیْ ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَحْمَدُہٗ بِتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَیُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَۃَ فَاِذَا رَاَیْتُ رَبِّیْ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِیْ ثُمَّ یُقَالُ ارْفَعْ

مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ قَالَ يَقُولُ قَتَادَةُ عَلَى أَثَرِ هَذَا الْحَدِيثِ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب مومنین اکٹھا ہونگے پھر اللہ اُن کے دل میں ڈال دیگا وہ کہینگے کاش ہم کسی کی سفارش اپنے مالک کو پہونچا دیں اور اس تکلیف سے راحت حاصل کریں (کیونکہ میدان حشر میں گرمی کی شدت پسینے کی کثرت پیاس حد سے زیادہ ہوگی) آخر وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں آوینگے اور کہیں گے آپ آدم ہیں سارے آدمیوں کے باپ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا (یعنے تحیت کا سجدہ نہ عبادت کا) اب آپ ہمارے سفارش کیجیے ہمارے مالک سے وہ ہم کو اس جگہ سے نکال کر کہیں آرام دیوے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں (یعنے میرا مرتبہ ایسا نہیں ہے کہ میں اس وقت میں مالک سے کچھ عرض کر سکوں) اور وہ اپنے گناہ کو یاد کر کے لوگوں سے بیان کرینگے اور ان کو شرم آویگی (مالک کے پاس ایسے وقت میں جانیکو) وہ کہیں گے البتہ تم لوگ نوح کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کے پاس بھیجا یہ سب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آوینگے (اور ان سے بھی یہی کہیں گے جو حضرت آدم علیہ السلام سے کہا تھا) وہ کہینگے میں اس لائق نہیں اور یاد کرینگے اپنے اس سوال کو جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دنیا میں کیا تھا جسکا انہیں علم نہ تھا اور شرم کرینگے (اس وقت میں مالک کے پاس جانے سے یہ سوال یہ تھا کہ طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ تو نے وعدہ کیا تھا مجھ کو اور میرے گھر والوں کو بچا دینے کا اب میرا بیٹا کہاں ہے جو شرارت سے کشتی پر سوار نہیں ہوا تھا اور ڈوب گیا تھا اس پر اللہ تعالے کا عتاب ہوا اور ارشاد ہوا کہ وہ تیرے گھر والوں میں سے نہ تھا اور جو بات تجھ کو معلوم نہیں ہے وہ مت پوچھ) اور کہیں گے البتہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس جاؤ جو اللہ کے دوست تھے یہ سب لوگ انکے پاس آوینگے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں (اور اپنے تین جھوٹ باتوں کو یاد کرینگے جو مصلحت سے انہوں نے بولی تھیں اور شرم کریں گے اس وقت میں اللہ تعالے کے پاس جانے سے البتہ

تم حضرت موسی علیہ السلام پاس جاؤ وہ اللہ تعالے کے ایسے بندے ہین جن سے اللہ تعالی نے بات کی اور ان کو توراۃ شریف عنایت کی یہ سب لوگ حضرت موسی علیہ السلام پاس آوینگے وہ کہینگے مین اس لائق نہین جو انہون نے دونیا مین جو ایک ناحق خون (قبطی کا) کیا تہا اسکو یاد کرینگے (حالانکہ یہ خون عمداً نہ تہا اونہون نے دہمکانے کے لیے ایک گہونسا لگایا تہا وہ مرگیا) البتہ تم حضرت عیسی علیہ السلام پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہین اور اللہ کا کلمہ اور روح ہین پہر یہ سب حضرت عیسی علیہ السلام پاس آوینگے وہ کہینگے مین اس لائق نہین البتہ تم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جاؤ اللہ تعالے نے انکی اگلے اور پچہلے قصور معاف کردیے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر یہ سب لوگ میرے پاس آوینگے مین چلون گا (آپ اُسیوقت مستعد ہونگے انکی خواہش پوری کرنے کے لیے صد آفرین آپ کی ہمت اور آپ کی شفقت پر) دو صفون کے درمیان (یعنے مومنین کی صفون کے بیچ مین) مین اپنے مالک سے اجازت مانگون گا باریابی کی مجہکو اجازت ملیگی مین جب اپنے مالک کو دیکہون گا اوسی وقت سجدے مین گر پڑون گا وہ جب تک اسکو منظور ہے مجہہ کو سجدے ہی مین رہنے دیگا پہر مجہے حکم ہوگا اے محمد سر اوٹہا اور کہہ جو تو کہیگا اسکو ہم سنینگے اور جو تو مانگیگا اسکو ہم دینگے اور جسکی تو سفارش کرے گا ہم قبول کرینگے (سبحان اللہ کیا عنایت ہے مالک کی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) مین اُسکی تعریف شروع کرون گا اُس طرح سے جو وہ خود مجہکو سکہلا دیگا اوسکی بعد شفاعت کرون گا لیکن میری شفاعت کے لیے ایک حد مقرر کردیجاوے گی (کہ جو لوگ ایسے اعمال کے ہون اونہی کی شفاعت کرو اس حدیث سے یہ نکلا کہ شفاعت کا اذن آپ کو قیامت کے دن حاصل ہوگا البتہ اللہ تعالے اسکا وعدہ آپ سے کرچکا ہے جو ضرور پورا ہوگا اب یہ سمجہنا کہ شفاعت کا اذن آپ کو حاصل ہوچکا ہے صریح جہل ہے اور احادیث صحیحہ کی مخالفت ہے) پروردگار اُن کو جنت مین داخل کرے گا (یعنے اُس حد تک جن لوگون کی مین شفاعت کرون گا اُن کو) بعد اسکے مین دوبارہ لوٹ کر اپنے مالک کے پاس آؤن گا اور اسکو دیکہتے ہی سجدے مین گر پڑون گا وہ جب تک اسکو منظور ہے مجہکو سجدے ہی مین رہنے دیگا پہر مجہہ سے کہا جاوے گا اے محمد سر اوٹہا اور کہہ تیری بات سنی جاویگی اور مانگ تجہکو دیا جاوے گا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی پہر اوسکی تعریف کرون گا جس طرح سے وہ خود مجہکو سکہلا دیگا بعد اسکے شفاعت کرون گا لیکن ایک حد مقرر کردی جاوے گی (جو پہلی حد سے زیادہ وسیع ہوگی) مالک ان لوگون کو بہی جنت مین داخل کرے گا پہر مین تیسری بار مالک کے پاس لوٹ کر آؤن گا اور اسکو دیکہتے ہی سجدے مین گر پڑون گا وہ جب تک اسکو

منظور ہی مجھکو سجدے مین پڑا رہنے دیگا پہر مجھے حکم ہوگا ای محمد سر اوٹہاؤ کہو تمہاری بات سُنی جاویگی مانگو تمکو دیا جاوے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی مین اپنا سر اوٹہاؤن گا اور اپنے مالک کی تعریف کرون گا جس طرح سے وہ خود مجھکو تعلیم کرے گا پہر مین شفاعت کرون گا لیکن ایک حد مقرر کردی جاوے گی (جو دوسری حد سے بہی زیادہ وسیع ہوگی اور بہت سے گنہ گار اُس مین داخل ہوجاوین گے) پروردگار اُن کو بہی جنت مین داخل کرے گا پہر مین چوتہی بار لوٹ کر آؤن گا اور عرض کرون گا اے مالک اب تو کوئی باقی نرہا صرف وہ لوگ باقی ہین جو قرآن کے روسے دوزخ مین رہنے کے لائق ہین۔ قتادہ (جو اس حدیث کے راوی ہین) اس حدیث کو بیان کرکے یہ کہتے تہے کہ ہمسے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا وہ شخص بہی دوزخ سے نکالا جاویگا جو لا آلہ الا اللہ کہتا ہوگا اور اُسکے دل مین ایک جو برابر بہی نیکی (یعنے ایمان) ہوگی اور وہ بہی دوزخ سے نکالا جاویگا جو لا آلہ الا اللہ کہتا ہوگا اور اسکے دل مین گیہون برابر بہی نیکی ہوگی اور وہ شخص بہی دوزخ سے نکالا جاویگا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہوگا اور اسکے دل مین ایک رتی یا چیونٹی برابر بہی نیکی ہوگی **ف** غرض اللہ جل جلالہ کے فضل سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بڑی امید ہی کہ کوئی موحد بہی جسکے دل مین رتی برابر بہی ایمان ہو ہمیشہ دوزخ مین نہ رہے گا **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تین لوگ شفاعت کرینگے انبیاء یعنے پیغمبر اور علماء (دین کے عالم باعمل جو پیغمبر کے نائب ہین) پہر شہداء **عَنِ** الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ ابی بن کعب سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو مین سارے انبیا کا پیغمبرون کا امام ہون گا اور اُنکا خطیب یعنے اُن کی طرف سے بات کرنیوالا جب وہ خاموش ہو جاوینگے) اور اُن کی شفاعت کرنے والا اور یہہ مین فخر کی راہ سے نہین کہتا (بلکہ حق تعالے نے یہ نعمت مجھے عطا فرمائی اسکو ظاہر کرتا ہون) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت کی وجہ سے کچھ لوگ جہنم سے نکالے

جاوینگے ان کا نام جہنمی ہوگا (نہ اون کی تحقیر کے لیے بلکہ ان کو زیادہ خوش کرنیکے لیے کیونکہ آخرت کے خیال سے نعمت کی زیادہ قدر ہوتی ہے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْجَدْعَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَاكَ قَالَ سِوَایَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا سَمِعْتُهٗ عبداللہ بن ابی الجدعاء سے روایت ہی اونہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے (وہ حضرت عثمان ہین یا جناب اویس قرنی رح) بنی تمیم سے زیادہ شمار مین لوگ جنت مین داخل ہونگے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے سوا یہ شخص بھی شفاعت کرینگے آپ نے فرمایا ہان میرے سوا عبداللہ بن شقیق نے کہا مین نے ابن ابی الجدعاء سے پوچھا تمنے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہی اونہون نے کہا ہان مین نے سنی ہے عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا خَيَّرَنِیْ رَبِّیْ اللَّيْلَةَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ خَيَّرَنِیْ بَيْنَ اَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِی الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِنْ اَهْلِهَا قَالَ هِیَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو میرے مالک نے آج کی رات کون سی دو باتون مین اختیار دیا مجھہ کو ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا پروردگار نے مجھہ کو اختیار دیا کہ یا مین تیری آدھی امت کو جنت مین داخل کر دیتا ہون یا تو شفاعت کو قبول کرین مین نے شفاعت کو اختیار کیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا فرمایئے کہ ہم کو آپ کی شفاعت نصیب کرے آپ نے فرمایا وہ تو ہر مسلمان کے لیے ہوگی

بَابُ صِفَةِ النَّارِ دوزخ کا بیان (اللہ تبارک وتعالے اوس سے محفوظ رکھے ہم کو اور سب مسلمانون کو) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَوْلَا اَنَّهَا اُطْفِئَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ مَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا وَاِنَّهَا لَتَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَّا يُعِيْدَهَا فِيْهَا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہاری دنیا کی آگ ایک جز ہے ستر جزون مین سے دوزخ کی آگ کے (یعنے دوزخ کی آگ حرارت مین ستر درجہ یہان کی آگ سے زیادہ ہے) اور اگر وہ دوبار

بجھائی نہ جاتی پانی سے تو تم اس سے فائدہ نہ لے سکتے اور اب بھی یہ آگ اللہ جل جلالہ سے دعا کرتی ہے کہ دوبارہ اسکو دوزخ میں نہ ڈالا جاوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا فَقَالَتْ یَا رَبِّ اَكَلَتْ بَعْضِیْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ فَشِدَّةُ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ مِنْ زَمْهَرِیْرِهَا وَشِدَّةُ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ سَمُوْمِهَا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخ نے اپنے مالک کی جناب میں شکایت کی تو اس نے عرض کیا اے مالک میں خود ایک دوسرے کو کھا گئی (زیادتی اشتعال سے) آخر مالک نے اس کو دو سانس لینے کا حکم دیا (راحت کے لیے) ایک جاڑے میں دوسرے گرمی میں تو تم جو سردی کی شدت پاتے ہو یہ دوزخ کے زمہریر طبقہ کی سردی ہے اور جو تم گرمی پاتے ہو یہ اسکی گرم ہوا سے ہے **فائدہ** الحدیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہری معنے پر رکھا ہے اور کہا ہے کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اہل سنت کے نزدیک اور کوئی مانع نہیں اس سے کہ اس میں نفس اور عقل ہو اور دوسرے لوگوں نے اسکی تاویل کی ہے کہ یہ بطور تشبیہ اور استعارے کے ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یرفعہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُوْقِدَتِ النَّارُ اَلْفَ سَنَةٍ فَابْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَتْ اَلْفَ سَنَةٍ فَاحْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَتْ اَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَاءُ كَاللَّیْلِ الْمُظْلِمِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ ہزار برس تک سلگائی گئی اسکی آگ سفید ہو گئی پھر ہزار برس تک سلگائی گئی تو اسکی آگ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس تک سلگائی گئی تو وہ سیاہ ہو گئی اب اس میں ایسی سیاہی ہے جیسے اندھیری رات میں ہوتی ہے (معاذ اللہ یہ تاریکی اور یہ گرمی اور یہ سختی عذاب کی اللہ بچا ہم کو اپنے فضل سے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْیَا مِنَ الْكُفَّارِ فَیُقَالُ اغْمِسُوْهُ فِی النَّارِ غَمْسَةً فَیُغْمَسُ فِیْهَا ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ اَیْ فُلَانُ هَلْ اَصَابَكَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا مَا اَصَابَنِیْ نَعِیْمٌ قَطُّ وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ الْمُؤْمِنِیْنَ ضُرًّا وَبَلَاءً فَیُقَالُ اغْمِسُوْهُ غَمْسَةً فِی الْجَنَّةِ فَیُغْمَسُ فِیْهَا غَمْسَةً فَیُقَالُ لَهٗ اَیْ فُلَانُ هَلْ اَصَابَكَ ضُرٌّ قَطُّ اَوْ بَلَاءٌ فَیَقُوْلُ مَا اَصَابَنِیْ قَطُّ ضُرٌّ وَلَا بَلَاءٌ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن

کافرون مین سے وہ شخص لایا جاویگا جس کی دنیا مین بڑی عیش سے گذری ہو اور کہا جاوے گا کہ اس کو ایک غوطہ دو جہنم مین اسکو ایک غوطہ جہنم مین دیکر نکال لین گے پھر اس سے پوچھین گے اے فلانے کبھی تونے راحت کبھی دیکھی ہے وہ کہیگا نہین مین نہین جانتا راحت کیا ہے اور ایک مومن کو لایا جاوے گا جسکی دنیا بڑی سختی اور تکلیف سے گذری ہے اور حکم ہوگا اسکو جنت مین ایک غوطہ دو (یعنے وہان کے لذائذ ذرا چکھا دو اور وہان کی نعمتین اور حورین اسکو دکھلا دو) پھر وہان سے نکالکر اسکو لاوین گے اور پوچھین گے ای فلانے تونے کبھی سختی اور تکلیف بھی دیکھی ہے وہ کہے گا نہین مجھے کبھی سختی اور بلا نہین پہونچی (جنت کی راحت اوٹھا کر پہلے کی سب تکلیف بھول جاوے گا) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْکَافِرَ لَیُعَظَّمُ حَتّٰی اِنَّ ضِرْسَہٗ لَاَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَفَضِیْلَۃُ جَسَدِہٖ عَلٰی ضِرْسِہٖ کَفَضِیْلَۃِ جَسَدِ اَحَدِکُمْ عَلٰی ضِرْسِہٖ ابو سعید خدری سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک کافر (دوزخ مین) بڑا کیا جاوے گا یہان تک کہ اسکا دانت احد پہاڑ سے بڑا ہوگا (اور اس سے اسکی صورت بگاڑنا اور دوزخ کا بھرنا منظور ہوگا) اور پھر اسکا سارا بدن دانت سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا تمہارا بدن تمہارے دانت سے بڑا ہے (تو بدن گویا ہزارون کوس کا ہوگا)۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ اَبِیْ بُرْدَۃَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَدَخَلَ عَلَیْنَا الْحَارِثُ بْنُ اُقَیْشٍ فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَیْلَتَئِذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِہٖ اَکْثَرُ مِنْ مُضَرَ وَاِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یُعَظَّمُ لِلنَّارِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَحَدَ زَوَایَاھَا عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین ایک رات ابو بردہ کے پاس تھا اتنے مین حارث بن اقیش ہمارے پاس آئے اور اس رات کو ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت مین بعضا شخص ایسا ہوگا جسکی شفاعت سے اتنے لوگ جنت مین جاوینگے کہ ان کا شمار مضر کی قوم سے زیادہ ہوگا اور میری امت مین سے بعضا وہ شخص ہوگا جو دوزخ کے لیے بڑا کیا جاوے گا یہانتک کہ وہ دوزخ کا ایک کونہ ہو جاوے گا **ف** اس حدیث سے اور کئی حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین سے بھی کچھ گنہگار لوگ دوزخ مین جاوین گے اور ان کو عذاب ہوگا جب تک اللہ سبحانہ وتعالی کو منظور ہوگا پھر اللہ تعالی انکو نکالیگا اور جنت عطا فرماوے گا جیسے اوپر ایک حدیث مین گذرا کہ انکا نام جہنمی ہوگا اور دوسری روایت مین ہے کہ جب حزن سے

پناہ مانگو جو ایک وادی ہے جہنم میں اور جہنم اس سے ہر روز چار سو بار پناہ مانگتا ہے اس میں ریاکار قاری داخل ہونگے لیکن حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اہل کبائر جب مومن ہوں تو دوزخ میں نہیں جاوینگے بلکہ قیامت کے میدان کی گرمی اور شدت یہی عذاب انکے لیے کافی ہوگا یا اور کچھ عذاب دیا جاوے گا پھر شفاعت سے جنت میں داخل کیے جاوینگے اور اسکی دلیل سوا انکے کشف کے اور کچھ نہیں ہے ان کے نزدیک اس حدیث سے مراد وہ لوگ ہوں گے جو آپ کی امت دعوت ہیں یعنے تمام کفار یا جو اسلام سے پھر گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یا وہ لوگ جو نام کے لیے مسلمان ہیں اور تمام رسوم اور عادات مشرکین کے سے کرتے ہیں جیسے ہندوستان میں جاہل مسلمان گاؤں اور دیہات کے واللہ اعلم (انجاح مختصرا) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلٰى اَهْلِ النَّارِ فَيَبْكُوْنَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ ثُمَّ يَبْكُوْنَ الدَّمَ حَتّٰى يَصِيْرَ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْاُخْدُوْدِ لَوْ اُرْسِلَتْ فِيْهِ السُّفُنُ لَجَرَتْ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں پر رونا بھیجا جاوے گا وہ رووینگے یہانتک کہ آنسو ختم ہوجاوینگی پھر خون رووینگے یہانتک کہ ان کے چہروں میں نالیوں کی کیطرح نشان بن جاوینگے گہرے ہوکر اگر ان میں کشتیاں چھوڑی جاویں تو وہ بہ جاویں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ وَلَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِي الْاَرْضِ لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيْشَتَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهٗ طَعَامٌ غَيْرُهٗ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یعنے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا حق اسکے ڈرنے کا ہے اور مت مرو مگر مسلمان رہکر اور فرمایا کہ اگر ایک قطرہ زقوم کا (جو خوراک ہے دوزخ والوں کی) زمین پر ٹپک آوے تو ساری دنیا والوں کی زندگی خراب کردے پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا (اللہ کی پناہ) جنکے پاس سوا اسکے اور کوئی کھانا نہ ہوگا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَاْكُلُ النَّارُ ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگار (دوزخ کی) آدمی کے سارے بدن کو کھائے گی مگر سجدے کا مقام چھوڑ دیگی اللہ نے انگار پر اسکا کھانا حرام

کر دیا ہے (یعنے جو اعضا سجدہ کرنے میں زمین پر لگتے ہیں ان میں سجدے کی مقام محفوظ رہجاوینگے اس سے بھی یہ نکلتا ہے کہ بعض مسلمان بھی دوزخ میں جاوینگے) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْمَوْتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُوْقَفُ عَلَی الصِّرَاطِ فَیُقَالُ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَطَّلِعُوْنَ خَائِفِیْنَ وَجِلِیْنَ اَنْ یُّخْرَجُوْا مِنْ مَّکَانِهِمُ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ فَیُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَیُؤْمَرُ بِهٖ فَیُذْبَحُ عَلَی الصِّرَاطِ ثُمَّ یُقَالُ لِلْفَرِیْقَیْنِ کِلَاهُمَا خُلُوْدٌ فِیْمَا تَجِدُوْنَ لَا مَوْتَ فِیْهَا اَبَدًا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو لاوینگے اسکو بلصراط پر کھڑا کرینگے اور کہا جاوے گا اے جنت والو وہ یہ آواز سنکر گھبرا کر ڈرتے ہوئے اوپر آوینگے ایسا نہو کہ وہ جہاں ہیں وہاں سے نکالے جاویں پھر پکارا جاویگا اے دوزخ والو وہ اوپر آوینگے خوش خوش کہ شاید انکے نکالنے کے لیے حکم ہوگا اتنے میں کہا جاوے گا تم اسکو پہچانتے ہو وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہی پھر حکم ہوگا اسکو بلصراط پر ذبح کر دینگے (وہ صورت ایک مینڈھے کے ہوگی اللہ تعالی کی قدرت سے) بعد اوس کے دونوں فرقوں سے (جنت والوں سے اور دوزخ والوں سے) کہدیا جاویگا اب دونوں فرقے ہمیشہ رہیں گے اپنے اپنے مقاموں میں اور موت کبھی نہ آویگی **بَابُ** صِفَةِ الْجَنَّةِ جنت کا بیان (اللہ تعالی ہمکو اور سب مسلمانوں کو وہ نصیب کرے) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَمِنْ بَلْهِ مَا قَدْ اَطْلَعَکُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ قَالَ وَکَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَقْرَءُهَا مِنْ قُرَّاتِ اَعْیُنٍ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ سامان اور لذتیں طیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنے دنیا کی آنکھ نے) اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر وہ گذرا ابوہریرہ نے کہا ان لذتوں کو تو چھوڑ دو جنکو اللہ تعالی نے تم سے بیان کر دیا اون کی سوا کتنی بے شمار لذتیں ہونگی اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو فلا تعلم نفس ما اخفی لہم اخیر تک ابوہریرہ اس میں قرات اعین پڑھتے تھے جمع کے ساتھ اور مشہور قرات قرۃ اعین ہے بصیغہ واحد یعنے کوئی نفس نہیں جانتا جو مومنین کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈکیں چھپا کر رکھی گئی ہیں یہ بدلہ ہے انکی نیک اعمال کا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

قَالَ لَشِبْرٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهَا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بالشت برابر جاگہ جنت میں ساری دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے اوس سب سے بہتر ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا سہل بن سعد سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک کوڑا رکھنے کے برابر جاگہ جنت میں بہتر ہے دنیا و مافیہا سے عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنَّ أَعْلَاهَا الْفِرْدَوْسُ وَإِنَّ أَوْسَطَهَا الْفِرْدَوْسُ وَإِنَّ الْعَرْشَ عَلَى الْفِرْدَوْسِ مِنْهَا تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ معاذ بن جبل سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جنت میں سو درجہ ہیں ہر درجہ کا فاصلہ دوسرے درجے سے اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کا فاصلہ اور سب درجوں سے اوپر جنت میں فردوس ہے اور بیچا بیچ بھی جنت کا وہی ہے اور عرش (اللہ جل جلالہ کا) فردوس پر ہے اسی میں سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں تو تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس کو مانگو (یا اللہ ہم کو فردوس عنایت کر) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ أَلَا مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّةِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا هِيَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نُورٌ يَتَلَأْلَأُ وَرَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ وَقَصْرٌ مَشِيدٌ وَنَهَرٌ مُطَّرِدٌ وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ وَزَوْجَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيلَةٌ وَحُلَلٌ كَثِيرَةٌ فِي مَقَامٍ أَبَدًا فِي حَبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ فِي دُورٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بَهِيَّةٍ قَالُوا نَحْنُ الْمُشَمِّرُونَ لَهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُولُوا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَضَّ عَلَيْهِ اسامہ بن زید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا کوئی شخص جنت کے لیے کمر نہیں باندھتا کمر باندھے اوٹھا کر نہیں باندھتا جیسے محنت کی وقت کیا کرتے ہیں اسلیے کہ جنت کی مثل دوسری کوئی شے نہیں ہے قسم خدا کی جنت میں نور ہے چمکتا ہوا اور خوشبودار پھول ہے جو جھوم رہا ہے اور محل ہے بلند اور نہر ہے جاری اور میوے ہیں بہت اقسام کے پکے ہوئے اور بی بی ہے خوب صورت خوش اخلاق اور جوڑے ہیں بہت سے اور ایسا مقام ہے جہاں ہمیشہ تازگی اور بہار ہے اور بڑا اونچا اور محفوظ اور روشن محل ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اسکے لیے کمر باندھتے ہیں آپ نے فرمایا انشاء اللہ کہو پھر جہاد کا بیان کیا اور اسکی رغبت دلائی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى ضَوْءِ أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ

وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ أَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ أَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ أَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اول جماعت جو جنت میں جاویگی موجود ہوں رات کے چاند کیطرح ہوگی پھر ان سے قریب ایک سب روشن تارے کیطرح آسمان پر نہ وہ پیشاب کرینگے نہ پاخانہ نہ ناک سنکیں گے نہ تھوکیں گے انکی کنگیاں سونے کی ہونگی اور ان کا پسینہ مشک ہوگا اور انکی انگیٹھیاں عود کی ہونگی (یعنے عود اُن میں جل رہا ہوگا) اُن کی بی بیاں بڑی آنکھ والی حوریں ہونگی ساری جنت والوں کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کی مثل ہوں گی (یعنے اختلاف عادات اور اخلاق نہ ہوگا) اور سب اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے ساٹھ ہاتھ کے لنبے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ مَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوْتِ وَالدُّرِّ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جنت میں اسکے دونوں سینڈیں سونے سے بنے ہوئے ہیں اور پانی بہنے کے مقام میں یاقوت اور موتی ہیں (بجائے مٹی اور ریت کے) اسکی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَلَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے (طوبیٰ نام) اسکے سایہ میں سوار (گھوڑے کا) سو برس تک چلتا رہے اور درخت تمام نہ ہو اتنا بڑا ہے اور تم اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو وظل ممدود یعنے جنت میں لنبا اور دراز سایہ ہے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ قَالَ سَعِيْدٌ أَوَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَ

منابر من لؤلؤ ومنابر من ياقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذهب ومنابر من فضة ويجلس أدناهم وما فيهم دني على كثبان المسك والكافور ما يرون أن أصحاب الكراسي بأفضل منهم مجلسا قال أبو هريرة قلت يا رسول الله وهل نرى ربنا قال نعم هل تتمارون في رؤية الشمس والقمر ليلة البدر قلنا لا قال كذلك لا تتمارون في رؤية ربكم عز وجل ولا يبقى في ذلك المجلس أحد إلا حاضره الله عز وجل محاضرة حتى أنه يقول للرجل منكم ألا تذكر يا فلان يوم عملت كذا وكذا يذكره بعض غدراته في الدنيا فيقول يا رب أفلم تغفر لي فيقول بلى فبسعة مغفرتي بلغت منزلتك هذه فبينما هم كذلك غشيتهم سحابة من فوقهم فأمطرت عليهم طيبا لم يجدوا مثل ريحه شيئا قط ثم يقول قوموا إلى ما أعددت لكم من الكرامة فخذوا ما اشتهيتم قال فنأتي سوقا قد حفت به الملائكة فيه ما لم تنظر العيون إلى مثله ولم تسمع الآذان ولم يخطر على القلوب قال فيحمل لنا ما اشتهينا ليس يباع فيه شيء ولا يشترى وفي ذلك السوق يلقى أهل الجنة بعضهم بعضا فيقبل الرجل ذو المنزلة المرتفعة فيلقى من هو دونه وما فيهم دني فيروعه ما يرى عليه من اللباس فما ينقضي آخر حديثه حتى يتمثل عليه أحسن منه وذلك أنه لا ينبغي لأحد أن يحزن فيها قال ثم ننصرف إلى منازلنا فتلقانا أزواجنا فيقلن مرحبا وأهلا لقد جئت وإن بك من الجمال والطيب أفضل مما فارقتنا عليه فيقول إنا جالسنا اليوم ربنا الجبار عز وجل ويحقنا أن ننقلب بمثل ما انقلبنا سعید بن المسیب سے روایت ہے وہ ابوہریرہ رضی سے ملے ابوہریرہ نے ان سے کہا میں اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں کو وہ مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں ملا دے سعید نے کہا کیا وہاں بازار ہے انہوں نے کہا ہاں مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جنت کے لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں اتریں گے اپنے اعمال کے درجوں کے لحاظ سے (یعنی ہر ایک کا مقام اسکے درجے کے لائق ہوگا) پھر انکو اجازت دیجاویگی ایک ہفتہ کے موافق دنیا کے دنوں کے حساب سے یا جمعہ کے دن کے موافق (کیونکہ جنت میں دنیا کیطرح دن اور رات نہ ہونگے اور بعضوں نے کہا جنت میں بھی جمعہ کا دن ہوگا) وہ اللہ جل جلالہ کی زیارت کرینگے اور پروردگار انکے لیے اپنا تخت ظاہر کریگا اور پروردگار خود نمود ہوگا جنت کے چمنوں میں سے (کیاریوں میں) سے ایک چمن میں اور لوگوں کے لیے منبر رکھے جاوینگے نور کے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زبرجد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یہ سب کرسیاں ہونگی اور مالک اپنے تخت شاہی پر جلوہ گر ہوگا یہ دربار عالی شان ہے ہمارے مالک جل جلالہ کا) اور

جو کوئی جنت والون مین کم درجہ ہوگا حالانکہ وہان کوئی کم درجہ نہین ہے اگر ملک دنیا کی نظر کرتے تو کم درجہ والا بہی یہان کے ہفت اقلیم
کے بادشاہ سے بہی زیادہ ہی وہ مشک اور کافور کے ٹیلون پر بیٹہینگے اور انکے دلون مین یہ ہوگا کہ کرسی والے ہم سے زیادہ نہین ہین
درجہ مین یعنی انکے بیٹھنے کا مقام ہمارے مقام سے افضل نہین ہے بلکہ ہر جنتی اپنا مقام ہی سب سے بہتر خیال کریگا چونکہ وہان رنج
اور ملال کسیطرح کا نہ ہوگا) ابوہریرہ نے کہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھینگے آپنے فرمایا ہان کیا
تم ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہو چودہوین رات کے چاند اور سورج کے دیکھنے مین ہمنے کہا نہین (چاند اور سورج کے دیکھنے مین
کیا جھگڑا ہوگا وہ ہر مقام سے ہر ایک کو بلا تکلف اور زحمت کے دکھلائی دیتا ہی) آپنے فرمایا اسیطرح اپنے مالک کے دیکھنے مین بہی جھگڑا
نہ کروگے اور اس مجلس مین کوئی ایسا باقی نہ رہیگا جس سے پروردگار مخاطب ہو کر بات نہ کرے یہانتک کہ وہ ایک شخص سے فرماویگا ای
فلانے بچہ کو یاد ہے تونے (دنیا مین) فلان فلان دن ایسا ایسا کام کیا تہا اسکو بعض گناہ اسکو یاد دلادیگا وہ کہیگا ای
میرے مالک کیا تونے میرے گناہ بخش نہین دیے پروردگار فرماویگا بیشک مینے بخشدیے اور میری بخشش کے وسیع ہونے ہی کی وجہ سے
تو اس درجہ تک پہنچا پہر وہ (جنت کے لوگ اہل دربار) اسی حال مین ہونگے کہ ناگہان ایک ابر اوپر سے آنکر اونکو ڈہانپ لیگا
اور ایسی خوشبو برساویگا کہ ویسی خوشبو اونہون نے کبہی نہین سونگھی پہر پروردگار فرماویگا اب اٹھو اور جو مینے تمہاری خاطر کیلیے
طیار کیا ہی اس مین سے جو تمہارے پسند آوے وہ لو ابوہریرہ نے کہا اسوقت ہم (یعنے جنت کے لوگ) ایک بازار مین جاوینگے جسکو ملائکہ
گہیرے ہونگے اور اس بازار مین ایسی چیزین ہونگی جنکی مثل نہ کبہی آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سنا نہ دلون پر انکا خیال گذرا اور جو
ہم چاہینگے وہ ہمارے لیے اوٹہا دیا جاویگا نہ وہان کوئی چیز بکے گی نہ خریدی جاویگی اور اسی بازار مین سب جنت والے ایک
دوسرے سے ملینگے پہر ایک شخص سامنے سے آویگا جسکا مرتبہ بلند ہوگا اور اس سے وہ شخص ملیگا جسکا مرتبہ کم ہوگا وہ اسکا لباس (اور
ٹاٹ باٹ) دیکھکر ڈر جاویگا لیکن ابہی اسکی گفتگو اس شخص سے ختم نہوگی کہ اسپر بہی (یعنے جو ادنی درجہ کا ہی) اس سے بہتر لباس پہنجاویگا
اور اسکی وجہ یہ ہی کہ جنت مین کسی کو رنج نہوگا ابوہریرہ نے کہا پہر ہم اپنے اپنے مکان مین لوٹینگے وہان ہماری بی بیان ہم سے
ملینگی اور کہینگی مرحبا و اہلاً یہ محاورہ ہی عرب کا جب کوئی آتا ہے تم تو ایسے حال مین آئے کہ تمہارا حسن اور جمال اور خوشبو اس سے
کہین عمدہ ہی جس حال مین تم ہمکو چہوڑ کر گئے تہے ہم انکے جواب مین کہینگے ہم آج اپنے پروردگار کے پاس بیٹہے اسکی درگاہ دربار
مین شریک ہوئے) اور ہمکو سزاوار تہا اسی حال مین لوٹنا جس حال مین لوٹے (یعنے حسن اور جمال مین اور خوشبو مین زیادہ ہوکر) عن
أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ إِلَّا زَوَّجَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً
ثِنْتَيْنِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَسَبْعِينَ مِنْ مِيرَاثِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ مَا مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ إِلَّا وَلَهَا قُبُلٌ شَهِيٌّ وَلَهُ ذَكَرٌ لَا يَنْثَنِي قَالَ
هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ مِنْ مِيرَاثِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَعْنِي رِجَالًا دَخَلُوا النَّارَ فَوَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ نِسَاءَهُمْ كَمَا وَرِثَتْ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

ابو امامہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریگا اسکو ستر پر دو یعنی بہتر بی بیان بڑی آنکھ والی
حوروں میں سے عنایت فرماویگا اور ستر بی بیان آگی جسکا وہ وارث ہوگا دوزخ والوں میں سے انمیں سے ہر ایک بی بی کی شرمگاہ نہایت
خوبصورت ہوگی اور اسکا ذکر ایسا ہوگا جو کبھی نہ جھکیگا ف یعنی جماع سے ضعف پیدا نہ ہوگا جیسے دنیا میں ہے زیادت کہ ستر بی بیان
اسکی جسکا وہ وارث ہوگا دوزخ والوں میں سے اسکو صرف ابن ماجہ نے نکالا اور اسکی اسناد میں خالد بن یزید نہایت ضعیف ہے یحییٰ بن معین
نے کہا وہ اپنے باپ پر جھوٹ کہنے سے نہیں خوش ہوا یہانتک کہ اسنے جھوٹ باندھا آنحضرت کے اصحاب پر بھی اور اس حدیث کی توجیہ
مشکل ہے کسلیے کہ کافروں کی عورتیں بھی کافر ہوتی ہیں پس وہ بھی دوزخ میں رہینگی اہل جنت کو کہاں سے ملنے لگیں یا ہر کافروں
کی وہ عورتیں جو مسلمان ہوگئیں تہیں اور انہوں نے نکاح نہیں کیا وہ قلیل ہیں ہر جنتی کو انمیں سے ستر عورتیں کیونکر ملنے لگیں میں کہتا
ہوں اوپر گذر چکا کہ ہر ایک شخص کے لیے دو مقام ہیں ایک جنت میں ایک جہنم میں پس ہر ایک کافر کی ستر عورتیں جنت میں
بھی ہیں جو مسلمانوں کے ہاتھ آوینگی مگر اس صورت میں ستر سے زیادہ آنی چاہییں کسلیے کہ کافروں کی تعداد مسلمانوں سے بہت زیادہ ہے
جیسے اوپر گذر چکا اور اس توجیہ پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس صورت میں یہ ستر عورتیں بھی حوروں میں سے ہونگی نہ دنیا کی عورتوں میں
سے پھر انکا عطف حور عین پر کیونکر جائز ہوگا اور ہشام بن خالد نے جو آگے اسکی تفسیر کی ہے وہ بھی اسکے خلاف ہے اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ ستر عورتیں دنیا کی عورتوں میں سے ہونگی جیسے آسیہ فرعون کی بی بی کو بھی انمیں سے گنا ہے اور ممکن ہے کہ یہ عام ہو شامل
ہو دونو قسم کی عورتوں کو واللہ اعلم ف ہشام بن خالد نے کہا راوی ہے اس حدیث کا دوزخ والوں سے وہ مرد مراد ہیں جو دوزخ
میں جاوینگے اور اہل جنت انکی عورتوں کے وارث ہوجاوینگے جیسے فرعون کی بی بی اسکے وارث بھی اہل جنت ہوجاوینگے کیونکہ وہ مومنہ
تہی۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَہَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَوَضْعُہٗ
وَسِنُّہٗ فِیْ سَاعَۃٍ وَّاحِدَۃٍ کَمَا یَشْتَہِیْ۔ ابو سعید سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا مومن جب اولاد کی خواہش کریگا جنت میں تو حمل
اور وضع حمل اور بچہ کا بڑا ہونا سب ایک ساعت میں ہوجاویگا اسکی خواہش کے موافق ف ترمذی نے کہا اس مسئلہ میں اختلاف ہے
بعضوں نے کہا جنت میں جماع ہوگا لیکن اولاد نہوگی طاؤس اور مجاہد اور نخعی سے ایسا ہی منقول ہے اور اسحاق نے کہا حدیث کا
مطلب یہ ہے کہ جو کوئی خواہش کریگا اسکو اولاد ہوگی لیکن کوئی خواہش ہی نکریگا پس اولاد بھی نہوگی اور ابو رزین سے مروی ہے مرفوعاً
کہ اہل جنت کی اولاد نہوگی (مصباح الزجاجہ) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَہْلِ النَّارِ خُرُوْجًا
مِنْہَا وَاٰخِرَ اَہْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ رَجُلٌ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَیُقَالُ لَہٗ اذْہَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ فَیَاْتِیْہَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہَا مَلْاٰی
فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُّہَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اذْہَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ فَیَاْتِیْہَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ
وَجَدْتُّہَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اذْہَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ فَیَاْتِیْہَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنَّہَا

مَلَأَى فَيَقُولُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ اَتَسْخَرُ بِي اَوْ تَضْحَكُ بِي وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَكَانَ يُقَالُ هٰذَا اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا مین جانتا ہون اسکو جو سب دوزخیون مین اخیر مین دوزخ سے نکلیگا اور سب جنتیون مین اخیر مین جنت مین جاویگا وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے گھسٹتا ہوا پیٹ اور ہاتھون کے بل نکلیگا اس سے کہا جاویگا جا جنت مین داخل ہو وہ وہان جاویگا اسکو معلوم ہوگا کہ جنت بہری ہوئی ہے اسمین کہین جا نہین ہے حالانکہ جنت بہت وسیع ہے کبہی بہر نہین سکتی وہ لوٹ کر آویگا اور عرض کریگا مالک مینے تو جنت کو بہرا ہوا پایا پہر مالک فرماویگا جا جنت مین داخل ہو وہ جاویگا اسکو بہری معلوم ہوگی وہ پہر لوٹ آویگا اور عرض کریگا مالک مین تو اسکو بہری ہوئی پاتا ہون پروردگار فرماویگا جا جنت مین جا وہ جاویگا اسکو بہری معلوم ہوگی وہ لوٹ آویگا اور عرض کریگا مالک وہ تو بہری ہوئی ہے پروردگار فرماویگا جا جنت مین داخل ہو تجہکو اتنی جگہ ملیگی جیسے دنیا تہی اور دس دنیا کے برابر یا یون فرماویگا تیری جا بجز دس دنیا کے برابر ہے وہ عرض کریگا اے مالک تو مجہہ سے ٹھٹہا کرتا ہے یا مجہہ سے ہنستا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے راوی نے کہا مینے دیکہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان کی تو آپ ہنسے یہانتک کہ آپکے اخیر کے دانت کہل گئے تو یہ کہا جاتا تہا کہ یہ شخص سب سے کم درجہ والا ہوگا جنتیون مین لیکن اسکی جنت دس دنیا کے برابر ہوگی تو عالی درجہ والون کی جنت کتنی بڑی ہوگی غور کیا چاہیے مالک کی قدرت کے سامنے سب ہیچ ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص تین بار جنت کو مانگے تو جنت کہتی ہے یا اللہ اسکو جنت مین داخل کر اور جو شخص تین بار دوزخ سے پناہ مانگے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ اسکو پناہ مین رکہہ دوزخ سے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا لَهُ مَنْزِلَانِ مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ فَاِذَا مَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ وَرِثَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهُ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے مگر اسکے دو ٹھکانے ہین (کافر ہو یا مسلمان) ایک جنت مین دوسرا جہنم مین جب وہ مر جاویگا اور دوزخ مین جاویگا تو جنت والے اسکا ٹھکانا ارث سمجھکر لینگے یہی مطلب ہے اس آیت کا اولٰئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس یعنے وہی وارث مین جو وارث ہون گے فردوس کے فقط

تمت الکتاب

الحمد للہ کہ کتاب رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ تمام ہوئی ١٢ تاریخ رجب ١٣١٠ ہجری روز پنجشنبہ کو شہر حیدرآباد دکن مین عصر کے وقت یا اللہ بخشدے اس کتاب کے مترجم کو اور اسکے آبا و اجداد اور اخوان اور اقارب اور احباب کو یا اللہ قبول کر اس کتاب کو یہ مینے خالص تیرے لیے لکہی ہے اور بضاعت کر میری یہ آخرت مین وصلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقہ ومظہر لطفہ سیدنا ومولانا ونبینا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

صحت نامہ جلد ثالث رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ

صفحہ	سطر	سہو	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۲	اشیکہ	اسکا	۵۹	۱۰	دی	دکہی	۹۶	۴	جسطرف کی	جسطرف کی	۱۷۴	۵	کہ اکثروں کی اس امت کا غلام لونڈی ہونگی اور یتیم	کہ اس تہ مین اور مستولی زیادہ غلام لونڈی ہونگی اور یتیم
۷	۱۷	رسالت	رسالت آب	۶۲	۶	لکڑی اور کہجور	لکڑی کہجور	〃	۲۳	حصرت	حضرت				
۹	۱۲	کیطرف	کیطرف	۶۳	۳	رکہا	رہا	〃	〃	تم لازم کر لو	تم				
۷	۲۱	المحدیث	المحدیث	۶۴	۱۰	معنے کہا	پہر مینے کہا	۹۸	۱۷	ضنیف ہے	ضعیف ہوگئی	۱۸۶	۴۲	دو گہری	دو تو گہرے
۸	۱۲	منع یہ	منع کیا	۶۵	۱۴	آزرو	آرزو	۹۹	۱۳	یتقفردا	یتفردا	۱۸۷	۲۳	کاجوسنا	کاجوسا
۱۰	۶	ہماکر	ہمایے	〃	۱۹	بائی	پائی	〃	۱۸	یتقفردا	یتفردا	۱۸۸	۱	ر	تو
〃	۲۲	کالن	کالی	۶۶	۱۱	جیرٹی	چہیڑی	۱۰۰	۲	نہیج	نیج	۱۸۷	۲	باکراہت	کہ کراہت
۱۱	۱۴	کہلانے	کہلانے	〃	۱۵	یہی یہ ہے	یہی ہے	۱۰۴	۱۷	آپ	اب	〃	۱۸	کتنا ہوا	کٹا ہوا
۱۲	۶	جابر عبداللہ	جابر بن عبداللہ	۶۷	۴	آپ سے	آپ نے	۱۰۹	۶	بچہیر	نچہینے	〃	۲۳	آیند	آیندہ
〃	۲۳	عفیقہ	عقیقہ	۶۸	۱	لحزی	لحزی	۱۱۰	۱	داع دیز	داغ دیز	۱۹۰	۱	نزدیک آ	نزدیک تو
۱۵	۱	یہ لغو	یہ بغو	۶۹	۱۵	بینے	پینے	۱۱۲	۹	قول	قول ہے	۱۹۱	۱۱	نعورت	نعورت
〃	۸	کرتے ہین	کمرتی ہین	۷۰	۲	خواہش	خواہش	〃	۱۷	اور سورہ	اور یہ سورہ	۱۹۲	۱۱	زیر ناف	زیر ناف کے
۱۸	۲۳	خدیجہ	خدیجہ	〃	۶	سلمان سے	سنا سلمان سے	۱۱۶	۳	خضرت	آنحضرت	۱۹۳	۷	ہین مین	امین
۲۰	۳	التغیرا	تغتیرا	〃	۱۷	ترک عما	ترک ما	۱۱۷	۶	رضای	برضای	۱۹۷	۲۰	نین	تین
۲۱	۸	درست	درست	۷۱	۸	ہین	ہمین	۱۱۹	۱۷	ما اخذ سان	ما اخذوا عادوا	۲۰۹	۲۱	سبحان	نفسہ سبحان
〃	۲۳	نو مجہہ	تم مجہہ	۷۳	۲	حدود سے	خدا سے	۱۲۴	۱۳	رحمۃ اسہ	رحمہ اللہ	۲۲۱	۲۲	تندرستی	عفو اور تندرستی
۲۳	۱۲	سدہتا	جوہتا	〃	۱۱	شورہ	شوردہ	۱۲۶	۴	صحیح ہو	صحیح نہین ہو	۲۳۰	۱۳	مین	ہمین
〃	۱۴	سے	ہے	۷۴	۲۳	سبھی	بھی	۱۲۷	۹	میں	مین ہے	۲۳۱	۱۹	اللہم	اللہم بت
〃	۲۲	بالنا	بالنا	۷۵	۱۷	کے	کے لیے	〃	۲۰	نقیف	تقیف	۲۳۳	۱۱	ہے	امکن
۲۹	۹	چہپ	چہبہ	۷۷	۲۳	حمہ	حمز	۱۲۹	۱۷	ہوگیا کہ	ہوگیا اسکو معلوم ہوتا تہا کہ	۲۴۳	۱۹	اور گیا	اور گیارہ
۳۴	۱۸	عزتیر	عزیز	〃	〃	سبب	سیب					۲۴۶	۹	ہمن	مین
۳۵	۲۰	رسول	رسول نے	۷۹	۴	گندر اور کہجور خشک	گندرہ اور خشک کہجور	۱۳۰	۱	ترکہجور	تر کہجور	۲۴۹	۱۰	پہو بچ	پہونچ
۳۹	۸	ناکان	ناکہان					۱۳۲	۱۳	کاسائہ	کاسایہ	۲۵۲	۱۳	ہوں	ہو
〃	۹	〃	〃	۸۰	۱۳	املک	اہلک	۱۴۰	۱	ہولی	ہولی	〃	۲۲	اوست	اوست سے
۴۳	۱۷	کہانا	کہاتا	۸۱	۱۷	گندر	گتدر	۱۴۲	۱۰	اجاعت	اجاجت	۲۵۴	۱۹	چیرا	چیرا
۴۴	۲۲	مفلس	مفلس	۸۲	۲۲	مین شراب	مین جنہین شراب	۱۴۳	۲۰	حبہ	جبہ	۲۵۶	۳	گمراہ ہو	گواہ رہ
۴۵	۱۷	کہانے	کہاتے	۸۳	۷	تیز ہوجاوے	تیز ہوجاوے	۱۴۴	۶	اور دلیل	وہ دلیل	۲۶۲	۱۳	میں	تیس
۵۱	۹	ہے کہ اس	ہو اور اس	۸۴	۱۹	وسلم	وسلم پاس	۱۴۶	۲۳	نہ ہو اور	نہو اور	۲۶۳	۱۵	پہیلے	پہیلے
[illegible]	۱۵	داریا	وآدانا	۸۶	۷	پائی	پینا	۱۵۶	۷	اخیر	خیر	〃	۱۶	بکر	بنکر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۶	۹	ہین	مین
۲۴۹	۱۰	پہونچ گیا	پہونچ گیا
۲۵۲	۱۳	ہون	ہو
"	۲۲	اوست	اوست کر
۲۵۴	۱۹	جیرا	جیرا
۲۵۶	۳	گواہ رہو	گواہ رہ
۲۶۲	۱۳	مین	نہیں
۲۶۳	۱۵	پہیلے	پہیلے
"	۱۶	بکر	بکر
۲۶۵	۱۶	لیں اس	لیں اس
۲۶۶	۸	شہبد	شہید
"	۱۴	البلاغ	البلاغ
۲۶۹	۲۳	یزید	یزید
۲۷۰	۱۶	سب وہ	وہ سب
۲۷۹	۱۱	لسی	کسی
"	۱۲	انتظار	انتظار
"	۱۸	مانکی	مانگی
۲۸۰	۶	قدیم	قدیم
۲۸۴	۱۷	حدث	حدیث
۲۸۶	۱۶	اطرح	اس طرح
۲۸۸	۱۰	مرثیہ	مرثیہ
"	۱۹	آنحضرت	آنحضرت
۲۸۹	۱۳	عنہا	عنہا سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۴	۲۳	اور ہر شخص دنیا کو اختیار کرے کا آخرت کو بھی اور ہر شخص	اور ہر شخص
۲۹۷	۱۱	اند	رند
۲۹۹	۲۳	رگھین	رنگین
۳۰۰	۶	اورکی	اورکی
۳۰۳	۱۷	جانتے	پاتے
۳۰۷	۱۴	نکہت	نکبت
۳۱۹	۲۰	ہیس	ہیں
۳۲۲	۳	حضرت عیسیٰ	اور حضرت عیسیٰ
۳۲۲	۱۴	شبہد ہوا	شبہ ہوا
"	۱۹	نم زمین	نم زمین
۳۲۶	۱۶	کیا حال [illegible]	[illegible]
۳۲۹	۲۰	بالی نہ پڑے	پانی نہ پڑے
۳۳۱	۲۱	لیدر یا ونگی	لیدر یا ونگی
۳۳۲	۱۶	لوگونسکے	لوگونکے
۳۳۴	۷	کلمیس	کلیس
"	۱۷	ڈھکوسلے	ڈھکوسلے
۳۳۷	۷	شیخ	شیخ
۳۳۸	۵	القیام یا ابکر نائب	العقیلم مین یا ابکر نائب
۳۳۹	۳	وجال کا	دجال کے
"	۲۱	نہ سکا	نہ سکا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۱	۱۲	کی	سے
۳۶۳	۵	رمس	رمیس
۳۶۵	۹	صدیقین نہ	صدیقین برین
۳۶۹	۱۴	بادشاہلن	بادشاہون
۳۷۰	۱۰	تزلاتا	تزلاتا
"	۲۱	اتری نم	اتری نم
۳۷۳	۱۴	حلت	حلبت
"	۹	برداہ سنگر تیگا	برداہ نگر تیگا
۳۷۵	۲۳	وہ تکیر	وہ تکبر
۳۷۶	۱۳	متنکیر	متکبر
۳۷۴	۲۳	دری	ذری
۳۷۱	۲۲	اوٹنی	اونٹنی
۳۷۹	۲	یازی	بازی
"	۱۳	لیجاتا	لی جاتا
۳۹۱	۲۲	ہوکا	ہوگا
"	۲۳	رو	ردو
۳۹۳	۱	سینے دیکھا	مینے یہ دیکھا
"	"	کیطرح ہیا	کی طرح ہین
"	۵	نمار	نماز
۳۹۴	۱۹	تنخصیر	تخص پر
"	۲۳	یرجوا	برجو
۳۹۸	۱۰	ددھیال	دھیال

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰۳	۲۲	اسجالت	اسجالت
۴۰۳	۲۳	اجزا اسلیہ	اجزا کے اسلیہ
۴۰۴	۱۶	دکھائی ہے تو اسکی	دکھائی ہے اسکی
"	۲۱	سوا جوابیر	سو جوا سیر
۴۰۹	۱۶	مرتقضے	مرتقضے
۴۱۰	۴	پروردگا	پروردگار
"	۱۹	پیمبر	پیمبر
"	۲۲	جہان مالک	جہان کے مالک
۴۱۳	۱	گواہ ہوا	گواہ ہو
"	۱۶	حکم	حکیم
"	۱۹	استاد	اسناد
۴۱۴	۶	اخیرمین	اخیر مین
۴۱۴	۱۲	ذریے	ذریے
۴۱۶	۱۷	مانیاب	مان باپ
۴۱۷	۱۰	توحید [illegible]	[illegible]
۴۱۹	۴	تکلیف	تکلیف
"	۱۴	درسری	دوسرے
۴۲۰	۲۰	ادرہو	دور ہو
۴۲۴	۲	جوانہون نے	اور انہون نے
۴۲۹	۱۵	ٹیک	ٹیک
۴۳۰	۱۷	وسلم	وسلم نے